[illegible]

www.KitaboSunnat.com

ضیاء الکلام

شرح

عمدۃ الاحکام من کلام خیر الانام

تالیف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ناشر

[illegible] پبلشرز لاہور

NOMANI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب

ضیاءُ الکلام

فی شرح

عمدۃ الاحکام من کلام خیر الانام ﷺ

تالیف

الحافظ تقی الدین ابی محمد عبدالغنی المقدسی
الجماعیلی الحنبلی المتوفی ۶۰۰ھ

مترجم

ابوضیاء محمود احمد غضنفر

طابع

محمد حفیظ

تعداد

ناشر

ضیاء احسان پبلشرز لاہور

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹ ... جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
۱۷ جون ۲۰۰۰
نمبر 17885

Copy Right

All Rights reserved

Exclusive rights by Nomani Kutab Khana, Lahore. Pakistan No part of this publication my be translated, reproduced, distributed, in any Form or by any means, or stored in a data base retrieval system, with out the prior written permission of the publisher. www.KitaboSunnat.com

NOMANI KUTAB KHANA

HAQ STREET URDU BAZAR

LAHORE.2 PAKISTAN TEL: 042- 7321865

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاہا فأداہا کما سمعہا
(حدیث شریف)

www.KitaboSunnat.com

ضیاء الکلام

فی شرح

عمدۃ الأحکام من کلام خیر الأنام علیہ الصلوٰۃ والسلام

تالیف

الحافظ تقی الدین ابی محمد عبد الغنی المقدسی الجماعیلی الحنبلی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ٦٠٠ الہجرۃ

ترجمہ تفہیم و تشریح

ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

نظر ثانی

حافظ محمد انور زاہد

حروف سپاس

مولانا ارشاد الحق اثری

مولانا مبشر احمد ربانی

NOMANI

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز ○ لاہور

ملنے کا پتہ: نعمانی کتب خانہ۔ حق سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور پاکستان

فون: ۷۳۲۱۸۶۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● عرض ناشر ۱۳
● حروف سپاس ۱۵
● درود ابراہیمی ۲۱
● خطبہ مسنونہ ۲۲
● حدیث دل ۲۳
● علم حدیث اسلامی علوم کی شہہ رگ ہے ۲۵
● صحاح ستہ اوران کے مرتبین ۲۹
● امام بخاری ۲۹
● امام مسلم ۳۳
● امام ترمذی ۳۶
● امام نسائی ۳۹
● امام ابوداؤد ۴۱
● امام ابن ماجہ ۴۴
● اصطلاحات حدیث ۴۶
● محدث اور فقیہہ صحابہ ۵۲
● کتب حدیث کی اقسام ۵۳
● کتب حدیث اوران کے مولفین ۵۵

کتاب الطہارت

باب ۱

● اخلاص نیت ۵۷
● وضو ۶۱

باب ۲

● بیت الخلاء میں داخل ہونا اور استنجاء کرنا ۷۵

باب ۳

● مسواک ۸۴

باب ۴

● موزوں پر مسح ۹۰

باب ۵

● مذی ۹۳

باب ۶

● غسل جنابت ۱۰۱

باب ۷

● تیمم ۱۱۱

باب ۸

● حیض ۱۱۶

کتاب الصلوۃ

باب ۹

● اوقات نماز ۱۲۲

باب ۱۰

● نماز کے ممنوعہ اوقات ۱۳۳

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۱
● فوت شدہ نمازوں کی قضاء ۱۳۶
باب ۱۲
● نماز باجماعت کی فضیلت ۱۳۸
باب ۱۳
● عورتوں کی مسجد میں حاضری ۱۴۳
باب ۱۴
سنن راتبہ کا بیان ۱۴۵
باب ۱۵
● اذان اور اقامت ۱۴۸
باب ۱۶
● قبلہ کی طرف منہ کرنا ۱۵۴
باب ۱۷
● صف بندی ۱۵۸
باب ۱۸
● امامت ۱۶۴
باب ۱۹
● نبی ﷺ کی نماز کے اوصاف ۱۷۳
باب ۲۰
● رکوع اور سجود میں اطمینان ۱۹۰
باب ۲۱
● نماز میں قرأت ۱۹۳
باب ۲۲
● سجدہ سھو ۲۰۱
باب ۲۳
● نمازی کے سامنے سے گزرنا ۲۰۵
باب ۲۴
● تحیۃ المسجد ۲۱۰
باب ۲۵
● نماز میں گفتگو کی ممانعت ۲۱۲
باب ۲۶
● سخت گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرنا ۲۱۴
باب ۲۷
● فوت شدہ نماز کی قضاء ۲۱۷
باب ۲۸
● نوافل پڑھنے والے کی فرائض پڑھنے والوں کی امامت
کرانا ۲۱۹
باب ۲۹
● نماز میں کندھوں کو ڈھانپنے کا حکم ۲۲۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۳۰
● لہسن اور پیاز کے بارے میں ۲۲۱

باب ۳۱
● تشہد ۲۲۴

باب ۳۲
● نبی کریم ﷺ پر درود وسلام ۲۲۶

باب ۳۳
● آخری تشہد کے بعد دعا ۲۲۸

باب ۳۴
● وتر کا بیان ۲۳۲

باب ۳۵
● نماز کے بعد اذکار مسنونہ ۲۳۶

باب ۳۶
● نماز میں خشوع ۲۴۲

باب ۳۷
● دوران سفر دو نمازوں کا جمع کرنا ۲۴۴

باب ۳۸
● دوگانہ نماز (نماز عصر) ۲۴۵

باب ۳۹
● جمعہ ۲۴۶

باب ۴۰
● نماز عیدین ۲۵۶

باب ۴۱
● نماز کسوف ۲۶۴

باب ۴۲
● نماز استسقاء ۲۷۱

باب ۴۳
● نماز خوف ۲۷۶

کتاب الجنائز

باب ۴۴
● غائبانہ نماز جنازہ ۲۸۱

باب ۴۵
● کفن ۲۸۴

باب ۴۶
● میت کا غسل ۲۸۶

باب ۴۷
● امام کس جگہ کھڑا ہو ۲۹۲

باب ۴۸
● ناراضگی کا اظہار ۲۹۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الزکوۃ

باب ۴۹

● زکوۃ ۳۰۰

باب ۵۰

● زیر استعمال چیزوں کی زکوۃ ۳۰۳

باب ۵۱

● صدقہ فطر ۳۱۰

کتاب الصیام

باب ۵۲

● رمضان کے روزے ۳۱۳

باب ۵۳

● سفر میں روزہ ۳۲۲

باب ۵۴

● روزہ میں افضل عمل ۳۳۶

باب ۵۵

● لیلۃ القدر ۳۴۵

باب ۵۶

● اعتکاف ۳۵۰

کتاب الحج

باب ۵۷

● المواقیت ۳۵۷

باب ۵۸

● احرام ۳۶۱

باب ۵۹

● تلبیہ ۳۶۴

باب ۶۰

● عورت کا محرم کے بغیر سفر ۳۶۶

باب ۶۱

● فدیہ ۳۶۸

باب ۶۲

● مکہ کی عظمت ۳۷۱

باب ۶۳

● حرم میں جسے قتل کرنا جائز ہے ۳۷۷

باب ۶۴

● مکہ معظمہ اور بیت اللہ میں داخلہ ۳۷۹

باب ۶۵

● طواف ۳۸۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۶۶
● تمتع ۳۹۰
باب ۶۷
● ھدی ۳۹۸
باب ۶۸
● محرم کا غسل ۴۰۴
باب ۶۹
● حج فسخ کر کے عمرہ کرنا ۴۰۷
باب ۷۰
● تقدیم رمی قربانی سر منڈانا اور طواف اضافہ ۴۱۳
باب ۷۱
● جمرہ عقبہ پر رمی کی کیفیت ۴۱۵
باب ۷۲
● سر منڈانے کی فضیلت اور بال کترانے کا جواز ۴۱۷
باب ۷۳
● طواف افاضہ اور طواف وداع ۴۱۹
باب ۷۴
● منیٰ میں رات گزارنا ۴۲۲
باب ۷۵
● مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا ۴۲۴
باب ۷۶
● محرم غیر محرم کا شکار کھا سکتا ہے ۴۲۶

کتاب البیوع

باب ۷۷
● کتاب البیوع ۴۳۰
باب ۷۸
● ناجائز خرید و فروخت ۴۳۳
باب ۷۹
● العرایا ۴۴۳
باب ۸۰
● بیع سلم ۴۴۸
باب ۸۱
● بیع میں شرطیں ۴۵۰
باب ۸۲
● سود ۴۵۷
باب ۸۳
● سامان گروی رکھنا ۴۶۳
باب ۸۴
● لقطہ (گری پڑی چیز) ۴۷۹

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۸۵
● الوصایا ۴۸۲
باب ۸۶
● الفرائض ۴۸۸

کتاب النکاح
باب ۸۷
● نکاح ۴۹۳
باب ۸۸
● حق مہر ۵۱۱

کتاب الطلاق
باب ۸۹
● طلاق ۵۱۶
باب ۹۰
● عدت ۵۲۱
باب ۹۱
● لعان ۵۲۸

کتاب الرضاع
باب ۹۲
● رضاع ۵۴۱
باب ۹۳
● کتاب القصاص ۵۵۰
باب ۹۴
● کتاب الحدود ۵۶۶
باب ۹۵
● چوری کی حد ۵۸۰
باب ۹۶
● شراب نوشی کی حد ۵۸۴

کتاب الایمان والنذور
باب ۹۷
● کتاب الایمان والنذور ۵۸۷
باب ۹۸
● نذر کا بیان ۵۹۸
باب ۹۹
● فیصلہ ۶۰۴

کتاب الاطعمه
باب ۱۰۰
● کتاب الاطعمہ ۶۱۲
باب ۱۰۱
● شکار کا بیان ۶۲۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۰۲

● قربانی ۶۳۲

کتاب الاشربہ

باب ۱۰۳

● کتاب الاشربہ ۶۳۴

کتاب اللباس

باب ۱۰۴

● کتاب اللباس ۶۳۸

کتاب الجہاد

باب ۱۰۵

● کتاب الجہاد ۶۴۵

باب ۱۰۶

● غلام آزاد کرنا ۶۶۵

باب ۱۰۷

● مدبر غلام کو فروخت کرنا ۶۶۷

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

تیرے نام سے ....

وَمَا تَوْفِيْقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ امابعد :

مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی سے جو تعلق ہے اس نے نہ صرف دنیا کو علم کی کئی جہتیں عطاء کی ہیں بلکہ یہ تعلق کئی علم وفنون کا باعث بنا ہے۔ اور مسلم علماء و مفکرین نے علمی دنیا کو فکر و جستجو کے نئے زاویوں سے روشناس کرایا ہے۔ یہ تعلق اساسی طور پر دو چیزوں پر مشتمل ہے ایک قرآن مجید جو اپنے یوم نزول سے آج تک محفوظ و مصئون ہے اور قیامت تک رہے گا۔ دوسری چیز احادیث رسولؐ ہیں۔ جن کی اشاعت کا خاص بندوبست اللہ تعالیٰ نے خیر والقرون میں ہی فرمادیا۔ اس عہد مبارک کے بعد آئمہ محدثینؒ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی اور انہوں نے روایات کو صراحت کے ساتھ صحیح و مستند مجموعوں میں مدون کر دیا۔ ان مجموعہ ہائے احادیث میں باعتبار سند و اعتبار امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل کی صحیح بخاری اور امام مسلم بن حجاج قشیریؒ کی صحیح مسلم ہیں۔

زیر نظر کتاب "ضیاء الکلام فی شرح عمدۃ الاحکام من کلام خیر الانام" انہیں دونوں مجموعہ احادیث کا انتہائی عمدہ انتخاب ہے۔ جسے اپنے عہد کے امام حافظ عبدالغنی المقدسیؒ نے بڑی عمدگی سے ترتیب دیا ہے اور موصوف نے انتخاب کی بنیاد اس چیز کو قرار دیا ہے کہ صحیحین (بخاری شریف اور مسلم شریف) میں جس قدر احکام کی احادیث موجود ہیں ان سب کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے تاکہ عامۃ الناس اپنی روزمرہ زندگی سنت کے مطابق گزار سکیں اور انہیں نقد و تحقیق کی لمبی چوڑی بحثوں میں پڑنے کی ضرورت نہ رہے۔ کیونکہ امام بخاری اور امام مسلم کے مرتب کردہ مجموعہ ہائے حدیث کی صحت پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔ عمدۃ الاحکام کو اردو قالب میں ڈھالنے اور اس کی شرح عام فہم انداز میں کرنے کی سعادت محمود احمد غضنفر نے حاصل کی ہے جن کے قلم سے بیشتر کتابیں منظر عام پر آ کر دادِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

ہمارے اشاعتی ادارہ "نعمانی کتب خانہ" لاہور نے اپنے سلسلہ تراجم کتب احادیث کا آغاز اپنے قیام کے فوراً بعد ہی کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق اور والد گرامیؒ کی انتھک کوششوں سے گزرتے وقتوں کے ساتھ ساتھ بحمد اللہ صحیح مسلم شریف۔ ۳ جلد۔ تیسر الباری شرح صحیح بخاری شریف۔ ۶ جلد سمیت تقریباً پورے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحاح ستہ کی کتب کو انتہائی محدود وسائل میں اپنے تمام تر صوری اور معنوی حسن کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ کیا گیا۔ یہی تراجم پاکستان بھر کی بیشتر دینی اور علمی حلقوں اور لائبریریوں کی زینت ہیں۔

بحمد اللہ موجودہ دور میں بھی "نعمانی کتب خانہ" لاہور۔ انہیں تابندہ روایات کو جاری رکھتے ہوئے زیر نظر کتاب کو عامۃ الناس کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

یوں تو مارکیٹ میں تراجم احادیث کے کئی مجموعے موجود ہیں مگر یہ کتاب درج ذیل منفرد خصوصیات کی بناء پر بجا طور سے آپ کی نگاہ کا گوہر نایاب ثابت ہوگی۔ (انشاء اللہ)

① متن حدیث کمپوز کرتے ہوئے بیان راوی تک لکھائی کا فونٹ باریک رکھا گیا ہے۔ اور جہاں سے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم شروع ہوتا ہے وہاں سے لکھائی کو جلی کیا گیا ہے تاکہ متن حدیث کا مرکزی حصہ نمایاں طور پر سامنے نظر آئے انشاء اللہ اس طرح قارئین کو حدیث رسول ﷺ کا ترجمہ سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

② اسی طرح احادیث کے متن کے فوراً بعد نیچے ہی صحیحین سے مکمل حوالہ جات نقل کر دیئے ہیں تاکہ قاری کو حوالہ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

③ معنی الحدیث، مفردات الحدیث، مفہوم الحدیث کے دلکش عنوانات کے ساتھ ساتھ حدیث سے مستنبط ہونے والے احکام کو 1، 2، 3، نمبروں کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔

کتاب کو حتی المقدور اغلاط سے پاک رکھنے کی سعی کی گئی ہے مگر چونکہ تمام تر کاوشوں کے باوجود بشری تقاضوں کی وجہ سے غلطی کا امکان بہرحال موجود رہتا ہے اس لئے قارئین کتاب میں کسی قسم کی کوئی کمی کوتاہی سے آگاہ ہوں تو فوری ناشر و مترجم کو آگاہ فرما کر اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم پائیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ التماس بھی کی جاتی ہے کہ ہر وہ شخص جو اس مجموعہ حدیث کی قندیل سے اپنی زندگی میں روشنی پائیں۔ اس کو سنے۔ اس پر عمل کرے۔ وہ اپنی قیمتی دعاؤں میں میرے والدین، مؤلف، مترجم، ناشر اور دیگر معاونین کو ضرور یاد رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو ہمارے دین اور ہمارے اشاعتی ادارے کی سربلندی و ترقی کا ذریعہ بنادے اور ہم سب کو اپنی خوشنودی اور رضامندی سے پُر نعمت باغات بہشت میں داخل فرمادے۔ بے شک وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ اور کارساز ہے

www.KitaboSunnat.com

ناشر
ضیاء الحق نعمانی
پروپرائٹر نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 7321865

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ و الصلوٰۃ و السلام علی رسول اللہ اما بعد۔

یہ بات اب کوئی راز نہیں کہ تدوین حدیث کا آغاز عہد نبوی سے شروع ہوا۔ صحابہؓ و تابعینؒ کے دور میں پروان چڑھا اور ائمہ محدثین کے دور میں پھلا پھولا۔ حتیٰ کہ پانچویں صدی ہجری میں اپنے تہذیبی و ترتیبی مراحل سے گزر کر پایہ تکمیل کو پہنچا۔ یہی وجہ ہے کہ امام بیہقیؒ نے فرمایا ہے کہ آج اگر کوئی شخص کسی ایسی حدیث کو بیان کرے جو ذخیرہ حدیث میں نہیں پائی جاتی تو وہ حدیث قبول نہیں کی جائے گی۔ " (تدریب الراوی وغیرہ) احادیث کے حفظ و جمع کی تکمیل کے بعد بھی یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا احوال و ظروف کے مطابق اور مختلف عناوین کے تحت اس کی تہذیب و ترتیب کا سلسلہ بہرنوع جاری رہا۔ انہی عناوین میں ایک موضع "احادیث احکام" کو جمع کرنا ہے۔ www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس موضوع پر سب سے پہلے امام عبدالحقؒ اشبیلی ۵۸۱ھ نے "احکام الکبریٰ" کے نام سے ایک عظیم کتاب مرتب کی جو چھ جلدوں پر مشتمل تھی۔ پھر خود ہی "احکام الوسطیٰ" اور "احکام الصغریٰ" کے نام سے اس کے دو اختصار لکھے۔ ان کے بعد اس موضوع پر امام تقی الدین عبدالغنیؒ المقدسی ۶۰۰ھ کی "عمدۃ الاحکام عن سید الاحکام" علامہ مجد الدین عبدالسلام ابن تیمیہؒ ۶۵۴ھ کی المنتقیٰ من الاخبار المصطفیٰ" علامہ ابن دقیق العید کی "الالمام فی احادیث الاحکام"[1] حافظ ابن عبدالہادیؒ ۷۴۴ھ کی "المحرر فی احادیث الاحکام" اور حافظ ابن حجر ۸۵۲ھ عسقلانی کی "بلوغ المرام من احادیث الاحکام" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

"عمدۃ الاحکام" کے مصنف امام ابو محمد تقی الدین بن عبدالغنی عبدالواحد المقدسیؒ چھٹی صدی ہجری کے عظیم محدث، فقیہ، عابد اور زاہد بزرگ تھے یہ وہ زمانہ تھا جس میں منکرات کے علاوہ فقہی موشگافیوں نے طوفان کھڑا کر رکھا تھا۔ امام مقدسیؒ جہاں منکرات کے خلاف سیف براں تھے وہاں احیاء سنت کا جذبہ صادقہ رکھتے تھے۔

---

[1] علامہ ابن دقیق العید کی مایہ ناز تصنیف بالکل اسی انداز میں مصابیح الخیام فی احادیث الاحکام کے نام سے مولانا محمود احمد غضنفر کے اردو ترجمہ و تفہیم کے ساتھ عنقریب نعمانی کتب خانہ لاہور پاکستان کی طرف سے قارئین کی خدمت میں پیش کی جائیگی (انشاء اللہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عمدۃ الاحکام" ان کے اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ جس میں انہوں نے صرف صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث احکام کو فقہی ترتیب سے جمع کیا تاکہ قاری بلادھڑک آنکھیں بند کر کے سنت صحیحہ پر عمل پیرا ہو سکے۔ اس کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ نصف درجن سے زائد اس کی شروع و حواشی لکھے گئے۔ جن میں سب سے زیادہ مشہور امام ابن دقیق العیدؒ کی "احکام الاحکام شرح عمدۃ الاحکام" ہے۔

ایک عرصہ سے "عمدۃ الاحکام" کے ترجمہ اور احادیث کی لابدی توضیح و تشریح کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے ہمارے فاضل دوست نامور ادیب و مصنف حضرت مولانا محمود احمد غضنفر صاحب۔ زادہ اللہ عزا شرفا و وفقہ بما یحب و یرضی کو جنہوں نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور اپنے معروف ادبیانہ اسلوب میں اس کا ترجمہ کیا۔ اور کتاب کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے مشکل الفاظ کے معانی' خلاصہ کے طور پر حدیث کا مفہوم اور پھر اس سے ثابت شدہ احکام و مسائل کو علیحدہ علیحدہ عناوین سے جمع کیا تاکہ لغت عرب سے ناواقف حضرات اس سے کامل طور پر مستفید ہو سکیں۔

ترجمہ کی ثقاہت کے لئے مولانا محمود احمد غضنفر حفظہ اللہ کا نام ہی کافی ہے۔ وہ اس وادی کے پرانے شہسوار ہیں اور بہت سی کتابوں کے مترجم و مصنف ہیں۔ کتاب کی ابتداء میں "عظمت حدیث" کے بارے میں مورخ اسلام علامہ سید سلیمان ندویؒ کی ایک یادگار تحریر اور حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی متعنا اللہ بطول حیاتہ کے گوہربار قلم سے اصحاب "صحاح ستہ" اقسام کتب الحدیث اور اصطلاحات محدثین کا ایک مفید اضافہ ہے۔ تاکہ قارئین کرام حضرات محدثینؒ اور ان کی مساعی جمیلہ کی ایک جھلک دیکھ سکیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مولانا محمود احمد غضنفر صاحب کی اس خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے اسے شہرت دوام عطا فرمائے اور رجوئندگان راہ حق کے لئے مینارہ نور بنائے (آمین)

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

www.KitaboSunnat.com

ارشاد الحق اثری عفی عنہ
ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

www.KitaboSunnat.com

حروفِ سپاس

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

دین اسلام کی اساس و بنیاد دو چیزوں پر ہے۔ ۱۔ کتاب اللہ ۲۔ حدیث و سنت۔ رسول کریم ﷺ نے انہیں دو کے متعلق فرمایا: کہ میں تم میں دو امر چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم انہیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب دوسرا اس کے نبی کی سنت (موطأ للمالکؒ ' المستدرک علی الصحیحین للحاکمؒ) ایک اور مقام پر فرمایا۔ لا الا انی او تیت القران و مثلہ معہ۔ لوگو سن لو مجھے قرآن اور اس کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے (ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ مسند احمد) معلوم ہوا کہ ہمارے شرعی مسائل کا حل کتاب و سنت یعنی قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن حکیم کی حفاظت کے اسباب پیدا کئے اسی طرح احادیث رسول کو محفوظ کرنے کے لئے بہت سے اسباب پیدا کئے۔ صحابہ کرامؓ ' تابعین عظامؒ ' اور تبع تابعینؒ وغیرہم سے اللہ تعالیٰ نے احادیث نبویہ ؐ کو محفوظ کروالیا کئی لوگوں نے اسے سن کر اپنے سینوں میں جمع کیا اور کئی حضرات نے انہیں قلمبند کر دیا۔ ابو ہریرہؓ کا قلمبند کروایا ہوا صحیفہ آج بھی صحیفہ ہمام بن منبہ کے نام سے مطبوع ہے اور مارکیٹ سے آسانی کے ساتھ دستیاب ہو سکتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپؐ کی احادیث کی حفاظت فرمایا کرتے تھے ' پھر اسی طرح امام مالکؒ کی الموطا ' امام شافعیؒ کی مسند الشافعی اور کتاب الام۔ امام احمد بن حنبلؒ کی المسند۔ امام عبد الرزاقؒ کی المصنف۔ امام ابو بکر ابن ابی شیبہؒ کی المصنف۔ امام عبد اللہ بن وھبؒ کی الجامعؒ۔ امام الربیع بن حبیبؒ کی الجامع الصحیح المعروف مسند امام الربیع۔ امام بخاریؒ کی الجامع الصحیح۔ امام مسلمؒ کی الجامع الصحیح اور سنن اربعہ یعنی سنن ابی داؤد ' سنن النسائی ' سنن الترمذی ' سنن ابن ماجہ اور سنن الدار قطنی ' سنن الدارمی ' سنن کبری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للبیھقی، معرفۃ السنن والاشار للبیھقی۔ المعجم الکبیر، المعجم الاوسط، المعجم الصغیر للطبرانی وغیرھا جیسی کتب احادیث میں رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی کے لمحات کو مدوّن کیا گیا ہے۔ اور کتب احادیث میں سے امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی مرتب کردہ "الجامع الصحیح" کو جو مقام و مرتبہ ملا وہ کسی دوسری کتاب کو حاصل نہ ہو سکا ان کتب کی منصہ شہود پر آمد کے بعد تقریباً تمام ائمہ اہل حدیث و سنت اس بات پر متفق ہو گئے کہ قرآن حکیم کے بعد یہ دونوں کتب صحیح ترین ہیں پھر صحیح مسلم سے صحیح بخاری کو زیادہ شہرت و مقام حاصل ہوا کتنے ہی محدثین نے اس پر مستخرجات، استدراک، شروحات اختصارات لکھے۔ انہیں محدثین میں سے امام تقی الدین ابو محمد عبدالغنی، بن عبدالواحد المقدسی الحافظ ہیں جنہوں نے صحیح البخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ احادیث الاحکام کو ایک کتاب میں جمع کیا جس کا نام "عمدۃ الاحکام" رکھا۔

امام حافظ عبدالغنی المقدسی ۵۴۱ھ میں پیدا ہوئے اور ان کا سن پیدائش مشہور امام "الموفق بن قدامہ" کے مطابق ہے اور ان دونوں کے درمیان درسی صحبت و زمالت موجود ہے لیکن ابن قدامہ فقہ کی طرف اور عبدالغنی حدیث کی طرف میلان رکھتے ہیں اور ۵۵۰ھ کے بعد بچپن ہی میں علم حدیث کے لئے دمشق کی طرف ہجرت کی اور وہاں کے افاضل علماء اور اجلہ محدثین سے سماع حدیث کیا دمشق میں ابو مکام بن ھلال، بغداد میں ابو الفتح ابن البطی وغیرہ اور سکندریہ میں سلفی اور اس طبقے کے علماء سے استفادہ کیا اسی طرح اصبہان کی طرف بھی رحلت کی حافظ ضیاء مقدسی نے ان کی سیرت دو اجزاء میں مرتب کی۔ ابن ناصرالدین فرماتے ہیں "ھو محدث الاسلام واحد الائمہ المبرزین الاعلام ذو ورع وعبادۃ وتمسک بالاثار وامر بالمعروف ونھی عن المنکر لہ کتاب المصباح فی ثمانیۃ واربعین جزءً ا وغیرہ من المصنفاف" وہ اسلام کے محدث اور بڑے بڑے ائمہ میں سے ایک ہیں۔ تقوے اور عبادت والے تھے۔ انہوں نے آثار واحادیث سے تمسک کیا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیا ان کی ایک المصباح نامی کتاب ۴۸ اجزاء پر مشتمل ہے اور اس کے علاوہ بھی ان کی کتب ہیں۔

حافظ عبدالغنی کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور انہیں امتحان میں ڈالنے کی کوشش کی گئی اور کہا گیا کہ وہ کہیں کہ "لفظی بالقرآن مخلوق ہے" تو انہوں نے انکار کر دیا جس کی بنا پر حدیث بیان کرنے پر ان پر پابندی عائد کر دی گئی اور اصحاب تاویل نے ان کا خون بہانے کا فتویٰ صادر کر دیا انہوں نے مصر کا سفر کیا اور وفات تک وہیں مقیم رہے ابو نزار ربیعہ بن الحسن نے ان کی مدح میں یہ اشعار کہے۔

یااصدق الناس فی بدو وحضر　　　واحفظ الناس فیما قالت الرسل

ان یحسدوک فلا تعبأ بقائلھم　　　ھم الغثآء وانت السید البطل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے دیہات و شہر میں سکونت پذیر ہونے والے سب لوگوں سے زیادہ سچے۔ اور جو کچھ رسولوں نے کہا اسے سب سے زیادہ محفوظ کرنے والے۔ لوگ تجھ سے حسد کرتے ہیں تو ان کی باتوں کی کوئی پرواہ نہ کر۔ وہ کوڑا کرکٹ ہیں اور تو جلیل القدر سردار آقا ہے۔ ضیاء مقدسی فرماتے ہیں ما أعرف احدمن اهل السنة رای الحافظ عبد الغني الا احبه حبا شديدا و مدحه مدحا كثيرا۔ میں اہل السنہ میں سے کسی شخص کو نہیں پہچانتا جس نے حافظ عبد الغنی کو دیکھا مگر اس نے اس سے بہت زیادہ محبت کی اور کافی زیاد تعریف کی ہے۔ انہیں امیر المومنین فی الحدیث کا لقب دیا گیا انہوں نے اپنے دور میں سلاطین 'قضاۃ اور مبتدعین کے ساتھ ٹکرلی جس وجہ سے انہیں مبتدعین اور گمراہ و باطل پرستوں کی طرف سے کافی اذیت و عداوت کا سامنا کرنا پڑا اور مصلحین قوم کی یہی روش ہوتی ہے۔

انہوں نے چالیس سے زائد چھوٹی بڑی کتب تالیف کیں اور سب کی سب علوم حدیث توحید 'فقہ ' مواعظ و اخلاق اور بعض بڑی شخصیات کے تراجم پر مشتمل ہیں ان کی وفات بروز سوموار ۲۳ ربیع الاول ۶۰۰ھ میں ہوئی اللهم اغفرله وارحمه وعافه واعف عنه ان کے تفصیلی حالات کے لئے "شذرات الذهب" لابی الفلاح عبدالحی بن العماد الحنبلی اور حافظ ابن رجب کے "طبقات" کا مطالعہ کریں۔ اور ان کی زیر نظر کتاب "عمدۃ الاحکام 'نہایت ہی بہترین اور صحیحین کی روایات پر مشتمل ہے جس میں فقہی ترتیب کے لحاظ سے انہوں نے بخاری و مسلم کی احادیث کو جمع کیا ہے اور شرعی احکام پر مشتمل ان احادیث کو اپنے حسن اختیار جودت فہم ' رزانت علم کے ساتھ مدون کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کی بھی کئی ایک شروحات ائمہ حدیث اور اہل علم نے لکھی ہیں جن میں سے شیخ الاسلام ابو الفتح الشہیر بابن دقیق العید المتوفی ۷۰۲ھ کی "احکام الاحکام شرح عمدۃ الاحکام" اور شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن آل بسام کی "تیسیر العلام شرح عمدۃ الاحکام" مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

چونکہ یہ دونوں شروح عربی زبان میں ہیں جن سے عام لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے اس لئے ضرورت تھی کہ اردو زبان میں اس کا ترجمہ اور تشریح کر کے عوام الناس کو فائدہ اٹھانے کا بھرپور موقعہ دیا جاتا۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کام کے لئے اپنے صالح بندوں میں سے فضیلۃ الشیخ مؤلف کتب کثیرۂ حضرت العلام مولانا محمود احمد غضنفر صاحب کا انتخاب کیا۔ اس سے قبل عمدۃ الاحکام کا اردو زبان میں صرف ترجمہ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب حفظہ اللہ کا مارکیٹ میں موجود ہے لیکن مولانا محمود احمد غضنفر صاحب نے احادیث کا عام فہم ترجمہ "معنی الحدیث" کے خوبصورت عنوان سے کرنے کے علاوہ حدیث کے الفاظ کے معنی "مفردات الحدیث" کے تحت اور حدیث کا مطلب اور مقصود "مفہوم الحدیث" اور حدیث سے نکلنے والے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام اور مسائل کو "احکام الحدیث" جیسے پیارے اور دلکش عنوان کے تحت جمع کیا ہے۔

مولانا کی اردو زبان میں سلاست و روانی اور شگفتگی تو ہر اس شخص پر عیاں ہے جنھوں نے ان کی کتب "جرنیل صحابہ" 'حیات صحابہؓ کے درخشاں پہلو' حیات تابعین کے درخشاں پہلو' صحابیات مبشرات وغیرھا کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن زیر نظر تالیف "ضیاء الکلام فی شرح عمدۃ الاحکام" میں ان کا طرز استنباط اور فقہ الحدیث بھی کھل کر سامنے آجاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار صلاحیتوں سے نوازا ہے اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید برکت نازل فرمائے اور دین متین کا ان سے مزید کام لے۔ "ضیاء الکلام" جیسی عمدہ کتاب ہر مکتب ولائبریری اور گھر کی زینت ہونی چاہئے۔ کتاب کی سلاست و روانی' ترجمہ و تشریح' احکام و مسائل' استنباط و اجتہاد اپنی مثال آپ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے مؤلف' ناشر' معاونین' راقم الحروف اور ہر مسلمان کی نجات کا ذریعہ بنادے۔ لغزش وخطا سے کوئی بھی امتی مستثنیٰ نہیں اللہ سب کی خطائیں معاف کردے اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین۔ www.KitaboSunnat.com

ابو الحسن مبشر احمد ربانی

۲۰۰۰-۹-۲۹ بروز جمعۃ المبارک

جامع مسجد ابوبکر صدیق رحیم مارکیٹ

سکیم موڑ ملتان روڈ لاہور فون نمبر ۷۸۴۴۸۹۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ مسنونہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ

وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ

اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ

اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ- اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا

"يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ

وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا" "يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ-"

"يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا

سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ

فَوْزًا عَظِيْمًا-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حدیثِ دل

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَعْدُ

اُمت مسلمہ اس اعتبار سے خوش نصیب ہے کہ اس کے پاس دو ایسی نعمتیں ہیں جن سے دیگر اقوام عالم محروم اور تہی دامن ہیں۔

ایک قرآن حکیم اور دوسری احادیث رسول علیہ الصلاۃ والسلام۔ یہ دونوں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے نازل کردہ ہیں۔ دونوں کی بنیاد وحی الٰہی ہے۔ یہ دونوں ایسے نور ہیں جن سے قلب وذہن کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں۔

ایک کی باقاعدہ تلاوت کی جاتی ہے۔ جبکہ دوسری کی تلاوت تو نہیں کی جاتی البتہ اس کے یاد کرنے اور دوسروں تک پہنچانے والے کی زندگی میں تروتازگی پیدا ہو جاتی ہے۔

حدیث رسول ﷺ کی خدمت بہت بڑی سعادت ہے۔ اور یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق سے ہی میسر آتی ہے۔

میں نے احادیث رسول ﷺ کی خدمت کے لئے پہلے مرحلے پر احادیث قدسیہ کا انتخاب کیا اسے اردو قالب میں ڈھالا اور پھر خوبصورت انداز میں زیور طباعت سے آراستہ کرنے کا اہتمام کیا۔ جس کے متعدد ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں۔

اس کے بعد میں نے "عمدۃ الاحکام" کا انتخاب کیا یہ احادیث رسول اللہ ﷺ کا ایک عمدہ' اعلیٰ اور مستند مجموعہ ہے جس میں جملہ احادیث سند کے اعتبار سے صحیح درج کی گئی ہیں۔ اور اس کتاب کو علامہ حافظ عبد الغنی مقدسی رحمہ اللہ نے فقہی انداز میں ترتیب دیا ہے۔ جس میں انسان کو زندگی میں پیش آنے والے بیشتر مسائل کو اختصار کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے اسے اردو قالب میں ڈھالتے ہوئے درج ذیل ترتیب کو پیش نظر رکھا ہے۔

سب سے پہلے حدیث کا متن درج کیا۔ پھر اس کا ترجمہ بعد ازاں حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ کا ترجمہ الگ درج کیا اور اسے میں نے مفردات الحدیث کا عنوان دیا۔ چونکہ حدیث کے صرف ترجمے میں تشنگی محسوس ہوتی تھی اسے دور کرنے کے لئے میں نے مفہوم الحدیث کے عنوان سے حدیث کا خلاصہ عام فہم انداز میں بیان کیا اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار احکام الحدیث کے عنوان سے بیان کئے۔ اس طرح ہر حدیث کو آسان پیرائے میں پیش کرنے کی ایک ادنیٰ سی کوشش کی ہے۔ تاکہ احادیث کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میں نے یہ کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

یہ تو خدمت حدیث کا ایک انداز ہے جسے اختیار کرنے کی سعادت محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میرے نصیب میں آئی ہے۔

میں نے اس کتاب کا نام "ضیاء الکلام شرح عمدۃ الاحکام" تجویز کیا ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب ہر مرد و زن کے لئے انمول تحفہ ثابت ہوگی۔ اور ہر لائبریری کی زینت میں اضافے کا باعث بنے گی۔

میری یہ ادنیٰ سی کاوش قارئین کرام کی خدمت میں حاضر ہے۔ امید ہے اسے علمی' ادبی اور دینی حلقوں میں پسند کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ جملہ احباب سے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ میرے مرحوم والدین کی بخشش اور بلندی درجات کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔

اور میری دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

www.KitaboSunnat.com

ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم حدیث اسلامی علوم کی شہ رگ ہے

علم القرآن اگر اسلامی علوم میں دل کی حیثیت رکھتا ہے۔ تو علم حدیث شہ رگ کی۔ یہ شہ رگ اسلامی علوم کے تمام اعضاء و جوارح تک خون پہنچا کر ہر آن ان کے لئے تازہ زندگی کا سامان پہنچاتا رہتا ہے۔ آیات کا شان نزول اور ان کی تفسیر' احکام القرآن کو تشریح و تعیین' اجمال کی تفصیل' عموم کی تخصیص' مبہم کی تعین' سب علم حدیث کے ذریعے معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح حامل قرآن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور حیات طیبہ اور اخلاق و عادات مبارکہ اور آپ کے اقوال و اعمال اور آپ کے سنن و مستحبات اور احکام و ارشادات اسی علم حدیث کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں۔ اسی طرح خود اسلام کی تاریخ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے احوال اور ان کے اعمال و اقوال اور اجتہادات و استنباطات کا خزانہ بھی اسی کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے۔ اس بنا پر اگر یہ کہا جائے تو صحیح ہے۔ کہ اسلام کے عملی پیکر کا صحیح مرقع اسی علم کے بدولت مسلمانوں میں ہمیشہ کے لئے موجود و قائم ہے۔ اور انشاء اللہ تاقیامت قائم و دائم رہے گا۔ مسلمانوں نے آغاز اسلام سے قرآن پاک کے بعد علم حدیث کو اپنے سینے سے لگایا اور اپنی پوری محنت' قابلیت اور اخلاص و عقیدت کے ساتھ اس کی ایسی خدمت کی کہ دنیا کی کوئی قوم اپنی قدیم روایات و اسناد کی حفاظت کی ایسی مثال نہیں پیش کر سکتی اور ایسا ہونا ہی ضروری تھا کیونکہ اسلام قیامت تک کی زندگی لے کر آیا ہے۔ اس لئے اس کے صحیفہ آسمانی اور حیات نبوی ﷺ کا رشتہ بھی قیامت کے دامن سے وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی حقیقت کا اظہار قرآن پاک کی اس آیت میں فرمایا ہے۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيَاتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ۔

اور تم کیسے اللہ کے ساتھ کفر کر سکتے ہو حالانکہ تم کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ اور تم میں اس کا رسول موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت پاک سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دائمی ہدایت کے لئے دو ایسی مشعلیں روشن کر دیں ہیں جو قیامت تک بجھنے والی نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک تو اللہ کی آیات ہیں۔ یعنی قرآن پاک اور دوسری چیز رسول اللہ ﷺ کا وجود با مسعود حقیقی وجود بھی اور مجازی بھی۔ ظاہر ہے کہ کوئی انسان بھی اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے نہیں آیا۔ اور نہ رسول اللہ ﷺ یہاں ہمیشہ کے لئے آئے البتہ آپ کی رسالت کو دائمی قرار دیا گیا۔ چنانچہ قرآن پاک نے اس حقیقت کو ظاہر کر دیا ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ○ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۔

اور ہم نے آپ سے پہلے کسی کے لئے بھی ہمیشہ کی حیات دنیا نہیں رکھی۔ ○ آپ بھی فوت ہو جائیں گے اور وہ بھی فوت ہو جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ تو تریسٹھ سالہ زندگی بسر کر کے اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے ہر حرف کو دوام بخشا اور علوم حدیث کے اوراق میں اہل علم اور اہل بصر کو آپ چلتے پھرتے اور بولتے چالتے دکھائی دیتے ہیں۔

اسی لئے علمی حلقوں میں یہ مقولہ مشہور ہے۔ کہ جس گھر میں حدیث کا مجموعہ ہے۔ گویا اُس گھر میں نبی کریم ﷺ تکلم فرما رہے ہیں۔

اس بات کو نبی کریم ﷺ نے اس پیرائے میں بیان فرمایا۔

اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَ سُنَّةُ رَسُوْلِهٖ۔

میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم انہیں مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول کی سنت۔

اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے پاس قرآن پاک اور سُنت نبوی دونوں مل کر قیامت تک یہ ہدایت کا سرچشمہ رہے گا۔

دوسری بات اس سے یہ واضح ہوتی ہے۔ کہ اسلام کی صحیح تصویر اور اسلام کی صحیح تعلیم کتاب اور سنت کی باہمی توفیق و تطبیق سے معلوم ہوگی۔ اور جن لوگوں نے یہ چاہا یا چاہیں گے کہ ان دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کریں اور ایک کو مانیں اور دوسرے کا انکار کریں وہ صراط مستقیم سے دور ہوئے اور رہوں گے۔

جن لوگوں کی نظر ملل و نحل اور علم کلام و عقائد اور تاریخ فِرَق پر ہے وہ آسانی سے اس بات کو مان لیں گے کہ اسلام میں جتنے بدعتی فرقے پیدا ہوئے وہ وہی ہیں جنہوں نے کتاب کو سنت سے یا سنت کو کتاب سے الگ کرنا چاہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوارج نے کتاب کو مانا اور سنت سے انحراف کیا۔ اور ان کے مقابل کے فرقے نے کتاب کو محرف بنا کر چھوڑا اور صرف اپنے آئمہ کی سنت کی پیروی کا دعوی کیا۔ اسی طرح معتزلہ نے قرآن کو تاویل کے ساتھ تسلیم کیا اور احادیث سے اعراض کیا اور راہ راست سے دور ہوئے۔ جو کچھ پہلے ہوا وہ آج بھی ہو رہا ہے۔

سرسید کے زمانے سے احادیث کا فن ناآشنایان فن کا تختہ مشق بنا ہوا ہے۔ چونکہ ان کے خود ساختہ عقل کے معیار پر جو چیز پوری نہیں اُترتی۔ اگر قرآن پاک کی کوئی آیت ہے۔ تو اُس کی دور از کار تاویل اور اگر حدیث ہے تو اس سے انکار کر کے اپنے زعم میں اسلام کے چہرہ سے خلاف عقل ہونے کا داغ مٹانا چاہتے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ داغ سمجھ سمجھ کر اللہ جانے اسلام کی صحیح تصویر کے کتنے اجزاء کو مٹا چکے ہیں۔

قرآن پاک کے فہم کے نئے دعوے دار اس زمانے میں اور بھی پیدا ہو گئے ہیں جو قرآن پاک کو ہر ضرورت اور ہر حکم اور ہر مسئلے کے لئے کافی اور اپنی عقل اور اپنی فہم کو اس کی تفسیر اور تشریح کے لئے کافی تر سمجھتے ہیں۔ اور اس طرح وہ یہ چاہتے ہیں کہ احادیث اور فقہ کا سارا دفتر مٹ جائے اور ان کی جگہ ان کے "اجتہادات" اور "استنباطات" قرآن پاک کا حقیقی ایڈیشن اور اسلام کی صحیح تعلیمات کا مستند مخزن قرار پا جائیں۔

افسوس در افسوس۔ ان بدعتیوں اور گمراہوں نے مستشرقین یورپ کے سفیہانہ اعتراضات کو جو فن حدیث پر انہوں نے کئے ہیں۔ اپنا کر سرے سے اس فن کی بیخ کنی شروع کر دی۔ انہیں سے سن کر یہ کہا جاتا ہے کہ حدیثیں تو نبی کریم ﷺ کے اڑھائی سو برس بعد قلم بند ہوتی ہیں ان کا کیا اعتبار اور کبھی حدیث کے فن رجال کی ثقاہت پر اعتراضات کئے جاتے ہیں اور کبھی عقلی حیثیت سے ان پر اعتراضات پیش کئے جاتے ہیں۔ اور ان سب کے نتیجے کے طور پر کوئی نماز کے اوقات کو اور کوئی نماز کے ارکان کو اور کوئی روزوں کی تعداد کو اور کوئی حج کے ارکان کو' کوئی قربانی کو' کوئی سمت قبلہ کو' کوئی وضوء کی ہیئت یا ضرورت کو' کوئی مسلمانوں کے اصول وراثت کو بدلنا چاہتے ہیں۔ اور لوگوں کو ایک نئے اسلام کی دعوت دینا چاہتے ہیں۔ ان میں سے بعض آگے بڑھ کر' عقائد میں بھی کتر بیونت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ بعض تو حیات برزخ کا انکار' گنہگاروں کی شفاعت اور بخشش کا انکار اور رسول اللہ ﷺ پر عدم ایمان سے عدم نجات کے مسلمہ عقائد کا انکار کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت کا جو وعدہ فرمایا ہے۔ اس کی کھلی شہادت اس سے ملتی ہے کہ صحابہ کے آخری زمانے سے لے کر اس وقت تک سینکڑوں چھوٹے بڑے' بدعتی فرقے پیدا ہوئے جنہوں نے اسلام کے چاند پر خاک ڈالنے کی کوشش کی۔ اور اسلام کے منور آئینے کو مکدر کر دینا چاہا' مگر اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں ایسے لوگوں کو پیدا کیا جنہوں نے بتائید الٰہی ان گرد بیزوں کی ساری آرزوؤں کو خاک میں ملا دیا۔ اور ان کے بدعات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گرد وغبار کو ہٹا کر اس آئینے کو ہمیشہ روشن رکھا۔

اس زمانے میں بھی ان بدعتیوں کے مقابلے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص بندوں کو ہمت' جرات' بصیرت اور اہلیت و استعداد بخشی جنہوں نے ان کے ہر نیزے کو اپنے سپر سے روکا۔ ان کے ہر حملے کا جواب دیا۔ ان کے ہر اعتراض کو دور کیا اور ان کے ہر شبے کا ازالہ کیا۔

اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قیامت تک جاری رہے گا۔

اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں سے کتاب و سنت کی خدمت کا کام لیتا رہے گا۔

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْر۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد اسحاق بھٹی

صحاح ستہ اور اُن کے مرتبین

حدیث کی مشہور چھ کتابیں جنہیں اصطلاح میں "صحاح ستہ" کہا جاتا ہے۔ نہ صرف برصغیر کے درس نظامی میں شامل ہیں۔ بلکہ پوری دنیا کے اسلامی و دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں اور مسائل دینیہ کا بنیادی ماخذ ہیں۔ وہ چھ کتابیں ہیں۔ ① صحیح بخاری، ② صحیح مسلم، ③ جامع ترمذی، ④ سنن نسائی، ⑤ سنن ابی داؤد اور ⑥ سنن ابن ماجہ۔ مندرجہ ذیل سطور میں ان کتب کا اور ان کے عظیم المرتبت مرتبین کا مناسب اختصار کے ساتھ تعارف کرایا جاتا ہے۔

اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

اِمام بخاری کا نسب نامہ یہ ہے محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم مغیرہ بن احنف جعفی بخاری۔ اِمام بخاری کے دادا۔ مغیرہ دراصل مجوسی تھے۔ بخارا کے حکمران ایمان جعفی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اسی مناسبت سے انہیں جعفی کہا جانے لگا۔ اِمام بخاری ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔ قد درمیانہ، نہ زیادہ لمبا نہ چھوٹا۔

محدثین کرام میں ان کا مقام بہت بلند تھا، بلکہ کہنا چاہیے کہ امیرالمحدثین تھے۔ امام مسلم ان کے پاس آتے تو کہتے، مجھے ان کے دونوں پاؤں چومنے کو جی چاہتا ہے اس لیے کہ فن حدیث میں یہ سب سے اونچے درجے پر فائز ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے ان جیسا فاضل نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے انہیں پوری امت کی زینت بنا دیا ہے۔ ابن خزیمہ کا کہنا ہے کہ اس نیل گوں آسمان کے نیچے ان سے زیادہ فن حدیث کی جانچ پرکھ والا اور ان سے زیادہ حفظ حدیث سے متصف اور کوئی نہیں۔ ان کے والد (اسماعیل) اپنے زمانے کے صلحاء میں سے تھے۔ عبداللہ بن مبارک کے ساتھ ان کے مراسم تھے، اہل روایت بھی تھے۔ والدہ ماجدہ سے متعلق مشہور ہے کہ وہ مستجاب الدعوات تھیں۔

ہمارے قدما کا حافظہ اِنتہائی قوی تھا۔ اُس وقت کتابیں بہت کم ملتی تھیں، زیادہ تر انھیں یادداشت پر تکیہ کرنا پڑتا تھا۔ لیکن امام بخاری اس سلسلے میں سب سے بازی لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو چونکہ ان سے اشاعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث کی غیر معمولی خدمت لینا تھی' لہٰذا انھیں ایسا حیرت انگیز حافظہ عطا فرمایا جو ہزاروں حدیثوں کا نشیمن بنا۔ اس کی صرف دو مثالیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حامد بن اسمٰعیل ان کے ایک ہم عصر تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک عرصے تک دیکھتا رہا کہ وہ اساتذہ کے ہاں جاتے ہیں' حدیثیں سنتے ہیں اور چلے آتے ہیں۔ مگر احادیث قلم بند نہیں کرتے۔ حالاں کہ میں خود اور ان کے تمام ہم سبق اساتذہ سے جو کچھ سنتے تھے لکھ لیتے تھے۔ ایک دن مجھ سے نہ رہا گیا' میں نے قدرے فہمائش کے انداز میں کہا کہ اس زحمت سفر سے کیا فائدہ؟ تم حدیث ایک کان سے سنتے ہو اور دوسرے کان سے نکال دیتے ہو۔ جب تک اس ذخیرے کو ضبط تحریر میں نہیں لاؤ گے' تمھارا یہ اساتذہ کے پاس آنا جانا بے سود قرار پائے گا۔

امام بخاری نے اس وقت تو میری اس بات پر کوئی توجہ نہ فرمائی البتہ دو' تین ہفتے کے بعد مجھے کہا آؤ' تمھاری تحریرات اور اپنے حافظے کا جائزہ لیتے ہیں۔ میں اس وقت تک قریب قریب پانچ ہزار حدیثیں لکھ چکا تھا۔ امام بخاری نے وہ سب اس طرح بلاکم و کاست سنادیں کہ میں حیران رہ گیا' بلکہ میں نے اپنی لکھی ہوئی حدیثوں کی تصحیح ان سے کی۔

۲۔ جب امام بخاری بغداد آئے تو یہاں ان دنوں علوم حدیث کا بڑا چرچا تھا وہاں کے علماو محدثین نے ان کا امتحان لینے کا فیصلہ کیا۔ طے یہ ہوا کہ سو حدیثیں دس آدمیوں پر بانٹ دی جائیں۔ پھر ہر آدمی مجلس درس میں اس طرح ان احادیث سے متعلق پوچھے کہ ان کا کوئی سر پیر نہ ملے۔ اس حدیث کے اسناد کے ساتھ یہ متن ٹانکا جائے اور اس متن کے ساتھ ان اسناد کو نتھی کیا جائے۔ چنانچہ اس سازش کے مطابق ان پر یکے بعد دیگرے سوالوں کی بوچھاڑ ہوئی۔ امام ایک ایک حدیث کو صبر و سکون سے سنتے جاتے اور کہتے جاتے کہ یہ میرے علم میں نہیں۔ جب سو کی سو احادیث سنائی جاچکیں' تب امام نے ایک ایک حدیث کو لیا' ہر متن کے ساتھ اس کی صحیح اسناد کو جوڑا اور ہر اسناد کے آگے صحیح متن بڑھایا اور بتایا کہ یہ ہیں وہ سو حدیثیں جو مجھے معلوم ہیں۔

امام بخاری کھاتے پیتے گھر کے فرد تھے۔ والد ماجد کی طرف سے ترکے کی بہت بڑی مقدار ملی۔ مگر سب آمدنی محتاجوں اور غریبوں میں تقسیم ہو جاتی۔ خود کھانے پینے میں یہ حال تھا کہ نان خشک اور آب خنک کے سوا کبھی کسی چیز کو منہ نہ لگایا۔

نماز میں اتنا خشوع ہوتا کہ بھڑ کے بار بار کاٹنے اور ڈسنے پر بھی یکسوئی قائم رہتی۔

ایک دفعہ امیر بخارا نے درخواست کی کہ مجھے بھی اپنی صحیح یہاں آکر پڑھا جائیے۔ فرمایا' میں نبی ﷺ کی حدیث کی بے حرمتی نہیں کرنا چاہتا۔ آپ یہاں تشریف لائیے' میں نہایت مسرت کے ساتھ خدمت تدریس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجام دوں گا۔

اِمام فرماتے ہیں' مجھے توقع ہے میرے اعمال میں ایک گناہ بالکل نہیں ہو گا اور وہ ہے غیبت۔ میں نے عمر بھر کبھی اس گناہ کا ارتکاب نہیں کیا۔

اِمام کی تصنیفات میں الجامع الصحیح (یعنی صحیح بخاری) کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں شامل ہیں۔

ادب مفرد' رفع الیدین فی الصلوۃ' قراءۃ خلف الامام' برالوالدین' تاریخ کبیر' تاریخ اوسط' تاریخ صغیر' خلق افعال العباد' کتاب الضعفاء' جامع کبیر' مسند کبیر' کتاب الاشربہ' کتاب ہبہ' کتاب وجدان' کتاب علل' کتاب کنی' کتاب مبسوط۔

یہ تمام تصنیفات نہایت اہم اور انتہائی قابل قدر ہیں۔ مگر جو قبول عام ان کی کتاب الجامع الصحیح کو ہوا' وہ کسی حدیث کی کتاب کو نصیب نہ ہوا۔ اسے ان کی تصنیفات کا شاہکار کہنا چاہئے۔ یہ عظیم الشان کارنامہ ہے جو انہوں نے سرانجام دیا۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ علم حدیث پر ان کی نظر کتنی وسیع' کتنی گہری' کتنی دقیق اور کتنی پختہ تھی۔

عام نظروں میں امام بخاری صرف محدث ہیں' اور محدثین سے متعلق یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ یہ صرف جامع ہیں' فقہ' استدلال سے ان کو کوئی لگاؤ نہیں ہوتا۔ بلکہ حدیث کا جامع ہونا بعض حضرات کے نزدیک کچھ ایسا عیب ہے کہ اس کے ساتھ فقہ و استدلال کی خوبیاں بالکل جمع نہیں ہو پاتیں۔ (علوم حدیث میں کم مائیگی کو چھپانے کے لیے یہ کتنی اچھوتی توجیہ ہے) یہی وجہ ہے کہ محدثین کرام کو عطار اور فقہاء کرام کو طبیب اور جانچ پڑتال کے ماہر کہہ کر انہوں نے اپنی کمزوریوں کو چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ان سب لوگوں کے لیے نہایت غور و فکر کے ساتھ صحیح بخاری کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

اس کی اسنادی خوبیوں کے علاوہ ابواب کی ترتیب دیکھئے۔ اس میں فقہ و تفسیر اور لغت و ادب کا کتنا بڑا ذخیرہ پنہاں ہے۔

امام نے جب احادیث کو پیش فرمایا اُس وقت فقہی مذاہب مدون ہو کر شہروں میں پھیل چکے تھے۔ تفسیری علوم نے بھی شہرت حاصل کر لی تھی' الفاظ قرآن کی لغوی و ادبی تشریحات کی بوقلمونی نے بھی اپنے حلقوں میں رنگ جما رکھا تھا۔ عقلی فتنوں کا آغاز بھی ہو چکا تھا۔ اعتزال و جہمیت کا کثرت سے لوگ شکار ہو رہے تھے۔ چنانچہ خود محدثین کو چھیڑا جاتا اور پوچھا جاتا تھا کہ آپ خلق قرآن سے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں۔

ان تمام علوم کو نگاہ میں رکھیئے جو زمانے کے ارتقاء سے پیدا ہو چکے تھے۔ اور پھر امام بخاری کے قائم کردہ ابواب پر ایک سرسری نظر ڈالیے' ان میں کتنی جامعیت ہے کہ فقہ کے ایک ایک سوال کو سامنے رکھا ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن و حدیث سے اس کا مقابلہ کر کے اپنے مسلک کی تائید فرمائی ہے۔

اگر ایک لفظ قرآن کا کئی معانی کا حامل ہے تو اس موزونیت سے 'قرآن کی آیت لے آتے ہیں کہ واضح ہو جاتا ہے کہ صحیح معنی کی تعیین ہو گئی ہے۔ پھر قرآنی نگینوں کو اس طرح باب اور حدیث کے درمیان جڑتے چلے گئے ہیں کہ خود بخود نئے معنی ذہن میں اترنا شروع ہو جاتے ہیں۔ وقت کے عقلی فتنوں کا بھی خوب جواب دیا ہے اور بتایا ہے کہ قران حکیم اور حدیث نے ان کے مقابلے میں کس عقیدے کی تبلیغ کی ہے۔

تفصیل کا یہ مقام نہیں غرض یہ ہے کہ صحیح بخاری صرف حدیث کی کتاب نہیں ہے۔ اس میں تفسیر بھی ہے 'فقہ و استدلال کے عمدہ نمونے بھی ہیں اور دقیق متکلمانہ بصیرت بھی۔

امام بخاری نے ۲۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِمام مُسلم رحمۃ اللہ علیہ

مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری بن دردبن کرشاد النیشاپوری-۲۰۶ھ میں پیدا ہوئے-

طلب حدیث کے لیے حجاز' شام' عراق اور مصر تک تگ و تاز فرمائی-بغداد کئی مرتبہ گئے-آخری مرتبہ ۲۵۹ھ میں بغداد جانا ہوا-امام احمد بن اسحٰق بن راہویہ' یحیٰی بن یحیٰی نیشاپوری اور عبداللہ بن مسلمہ القعنبی ایسے جلیل القدر ائمہ حدیث سے شرف سماعت حاصل کیا-خود ان سے جن لوگوں نے استفادہ کیا' وہ کسی طرح ان کے مرتبے سے کم نہیں-مثلاً ابوحاتم رازی' موسیٰ بن ہارون' احمد بن سلمہ اور ابوبکر بن خزیمہ وغیرہم-

تاریخ کی کتابوں میں ان کے ذاتی اخلاق و عادات سے متعلق بہت کم مواد ملتا ہے-اس ایک واقعہ سے البتہ جو اکثر بیان کیا گیا ہے' دو باتیں سمجھ میں آتی ہیں-ایک ان کی علمی غیرت و حمیت-دوسرے وضع داری-امام بخاری اور اِمام ذہلی دونوں ان کے استاذ ہیں اور دونوں سے کسب علم کا سلسلہ جاری ہے-اتفاق سے اِمام بخاری سے اِمام ذہلی اتنی سی بات پر ناراض ہو جاتے ہیں کہ انھوں نے خلق قرآن کے مسئلے میں یہ کیوں کہہ دیا کہ ''لفظی بالقرآن مخلوق ہے''یعنی جہاں تک ان الفاظ کا تعلق ہے' جو میری زبان کے زیر و بم سے پیدا ہوتے ہیں' وہ بلاشبہ زبان کی تخلیق ہیں-لیکن ''کلام اللہ غیر مخلوق'' ہے یعنی اللہ کا کلام یقیناً مخلوق نہیں-

یہ بحث فتنہ اعتزال نے اُٹھائی تھی-

اِمام ذہلی کی قوت ایمان نے' اتنی تنقیح کو بھی اعتزال کی تائید قرار دیا اور اتنا بگڑے کہ ملنا جلنا تک ختم ہو گیا-پھر یہ تکدر یہاں تک پہنچا کہ اپنے تلامذہ کو بھی امام بخاری کے حلقہ درس میں جانے سے روک دیا-ایک دن فرمایا کہ جو ہمارے درس میں شامل ہوتا ہے' اس کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کہ وہ ایسے شخص کے پاس بھی جائے جو ''لفظی بالقرآن مخلوق'' کا قائل ہے-

اِمام مُسلم نے یہ سن کر عبا سنبھالی اور مجلس درس سے باہر نکل گئے-پھر اب تک جو کچھ ان سے پڑھا تھا' وہ ایک پشتارے کی شکل میں مزدور کی پشت پر لاد کران کے گھر پہنچا آئے کہ صاحب لیجئے' آپ کا پڑھایا ہوا حاضر ہے-امام بخاری سے مراسم منقطع نہیں ہو سکتے-

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان میں کتنی علمی غیرت تھی اور کس درجہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ عقیدت تھی-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ذہلی کے اس تکدر کا اِمام بخاری پر صرف اتنا اثر ہوا کہ وہ جب ان سے روایت کرتے ہیں' ان کا نام صراحت سے نہیں لیتے' یعنی یہ نہیں کہتے کہ حدثنا محمد بن یحییٰ الذہلی بلکہ صرف حدثنا محمد پر اکتفا کرتے ہیں۔ کبھی کبھی محمد بن عبداللہ بھی کہتے ہیں۔ اللہ اللہ ان لوگوں کی ناراضی و عتاب میں بھی کتنی احتیاط ہے۔ خفا ہیں' بظاہر مقاطعہ ہے' ایک دوسرے کے خلاف بھی ہیں۔ پھر بھی آنحضرت کی حدیث بہرکیف' پہنچائی جا رہی ہے۔

حدیث میں ان کے شغف و انہماک کا حال اس سے بھی عجیب تر ہے۔ ایک مجلس مذاکرہ میں ایک شخص نے کسی حدیث سے متعلق سوال کیا۔ اتفاق سے حدیث حافظے سے اتر گئی۔ گھر آکر کتابوں کا جائزہ لیا۔ سامنے کھجوریں پڑی تھیں۔ ان میں سے ایک ایک کھجور اُٹھاتے اور کھاتے جاتے' ساتھ ساتھ کتابوں کی ورق گردانی بھی ہوتی جاتی۔ اتفاق کی بات یہ ہے کہ حدیث اس وقت ملی' جب آخری کھجور کو اُٹھا کر منہ میں رکھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہی انہماک موت کا باعث ہوا۔

ان کی کتاب صحیح مسلم کی بعض خصوصیات ایسی ہیں جن کی بنا پر بعض لوگوں کو یہ کہنا پڑا۔

"ما تحت ادیم السمآء اصح من کتاب مسلم"

کہ آسمان کے نیچے صحیح مسلم سے زیادہ اور کوئی اصح کتاب نہیں۔

کتب حدیث کے شناور جانتے ہیں کہ اس سے مُراد مراتب صحت میں صحیح مسلم کو اصح قرار دینا نہیں' اس لیے کہ اس باب میں جو مقام صحیح بخاری کو حاصل ہے وہ اور کسی کتاب کو حاصل نہیں ہو سکا' بلکہ اس سے مُراد بعض دوسری خصوصیات ہیں مثلاً۔

اِمام مُسلم کو یہ موقع ملا کہ انھوں نے اپنے اکثر شیوخ کے سامنے ان کی زندگی میں اپنی صحیح مرتب کرلی' جب کہ بخاری نے اپنے خداداد حفظ پر اعتماد کیا۔ چنانچہ انھوں نے خود فرمایا کہ بعض حدیثیں میں نے بصرہ میں سنیں لیکن شام میں جاکر لکھیں۔

امام بخاری کی تبویب نہایت علمی اور دقیق ہے بخلاف صحیح مسلم کے کہ اس کے ابواب میں ایک نوع کی سہولت و تیسیر پائی جاتی ہے۔ امام بخاری استدلال کے لیے مختلف حدیثوں کو اتنے مختلف ابواب کے تحت لاتے ہیں کہ مناسبت کا معلوم کرنا دشوار ہو جاتا ہے' امام مسلم ایسا نہیں کرتے۔ ان کے ہاں ایک باب کے تحت حدیث کے تمام طریق آجاتے ہیں۔

صحیح مسلم کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ اس میں موقوفات کو استدلال کے لیے نہیں پیش کیا جاتا۔ اگر کہیں موقوف کا تذکرہ کیا بھی ہے تو اصالتاً نہیں بلکہ تبعاً کیا ہے۔

غرض یہ ہے کہ حسن وضع' جودت ترتیب اور تناول و استفادے کے اعتبار سے صحیح مسلم کو ترجیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہے۔ اسی بنا پر دار قطنی کو اپنی تاریخ میں اعتراف کرنا پڑا "لم یضع احد مثلہ" کہ اور کسی کو وضع و ترتیب کا یہ سلیقہ میسر نہیں ہوا۔

علامہ ابن حزم بھی انہی وجوہ کے پیش نظر صحیح مسلم کی فضیلت کے قائل تھے۔

اِمام مُسلم نے ۲۶۱ ہجری میں وفات پائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِمام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی ترمذی ۲۰۹ء میں مقام ترمذ میں پیدا ہوئے۔ اور بقول بعض تذکرہ نگار آپ کی وفات بھی یہیں واقع ہوئی۔ اس لئے آپ اس بستی کی طرف ہی منسوب ہوئے۔

سمعانی نے کہا ہے کہ قصبہ ترمذ دریائے جیحوں کے کنارے واقع ہے۔ اس کے اعراب میں اختلاف ہے بعض "ت" کو زیر کے ساتھ، بعض زبر کے ساتھ بعض پیش کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ لیکن ت اور میم کا زیر زیادہ مشہور ہے۔ یعنی تِرْمِذیْ۔

ابن خلکان نے ایک ایسے شخص سے جس نے یہ شہر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا پوچھا کہ اس کا محل وقوع کہاں ہے؟ خوارزم کے نواح میں یا ماوراء النہر کے اطراف میں؟ اس نے جواب میں کہا "ماوراء لنہر کی طرف"۔

اِمام ترمذی بہت بڑے محدث ہیں۔ امام بخاری کے شاگرد رشید ہیں بلکہ ان کے بعض شیوخ کے بھی شریک درس رہے۔

نہایت زاہد و متوارع تھے۔ خوف خدا سے اکثر گریاں رہتے یہاں تک کہ روتے روتے بینائی جاتی رہی تھی اور نابینا ہو گئے تھے۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے جس شخص کی آنکھیں اللہ کے ڈر سے بینائی سے محروم ہو جاتی ہیں وہ نابینا کب ہے؟ وہ تو ایسا بینا ہے اور اس کے دل کی آنکھیں ایسی روشن ہیں کہ اس پر جسم کی یہ ہزار آنکھیں قربان ہیں۔

خدا کا یہ ڈر، خشیت الٰہی کا یہ انداز، محدثین کے مقام کو اتنا اونچا لے جاتا ہے کہ عام مصنفین وہاں تک نہیں پہنچ پاتے۔ جو لوگ اللہ سے اس طرح کا معاملہ رکھتے ہوں، وہ حدیث کی صیانت و حفظ اور اشاعت میں کتنے محتاط اور ذمہ دار ہوں گے۔ اس کا احساس ان لوگوں کو قطعاً نہیں ہو سکتا جو علم کے ساتھ عمل کو ضروری نہیں سمجھتے، جو قرآن پڑھتے ہیں، اس کے علوم و معارف کی اشاعت کا دم بھی بھرتے ہیں، مگر اللہ سے انھوں نے کبھی لو نہیں لگائی اور اس کے ساتھ محبت و سوز کے مراسم پیدا نہیں کیے۔

اِمام ترمذی کا حافظہ اس درجہ مضبوط تھا کہ جو بات ایک مرتبہ سن لی، دل میں اتر گئی۔ ان کے متعلق یہ حکایت مشہور ہے کہ ایک دفعہ مکے کے راستے میں ایک شیخ سے ملاقات ہوئی۔ ان سے حدیث کے دو جزسن کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کر لیے۔ لیکن عرض و قرأت کی فرصت نہیں میسر ہوئی تھی۔ ان سے سماع کی درخواست کی جو انھوں نے منظور کرلی۔ اور کہا وہ دو جز لیتے آیے تاکہ آپ کو ان سے مقابلہ کرنے کی آسانی ہو۔ لیکن سوئے اتفاق سے وہ دونوں جز گم ہو چکے تھے۔ مجبوراً خالی ہاتھ جا کر تلامذہ کے حلقے میں بیٹھ گئے۔ شیخ نے حدیث بیان کرنا شروع کی۔ اچانک ان کی نظر جو پڑی تو کیا دیکھتے ہیں کہ امام ترمذی سفید کاغذ ہاتھوں میں لیے حدیث سن رہے ہیں۔ شیخ اس پر بگڑے کہ تم ہم سے مذاق کر رہے ہو۔ مرقوم جز کہاں ہیں؟ امام ترمذی نے کہا حضور وہ تو گم ہو گئے ہیں۔ البتہ وہ حدیثیں لوحِ قلب پر مرتسم ہیں اور مرتسم بھی ایسی کہ کاغذ کا کیا حوصلہ جو ان کو یوں سینے میں محفوظ رکھ سکے! شیخ نے فرمایا اچھا سناؤ۔ اِمام ترمذی نے اسی آن دونوں جز سنا دیے۔ اس پر شیخ کو حیرت ہوئی۔ انھوں نے کہا ممکن ہے یہ احادیث آپ کو پہلے سے یاد ہوں۔ فرمایا: اس میں کیا ہے۔ اسی نشست میں امتحان ہو جائے۔ چنانچہ شیخ نے چالیس حدیثیں ایسی منتخب کیں جو دوسروں کے پاس نہیں ہو سکتی تھیں۔ وہ سنائیں اور ان کے اعادہ کا مطالبہ کیا۔ آپ نے پورے اسناد کے ساتھ من و عن سب احادیث سنا دیں اس پر شیخ نے ان کے غیر معمولی حافظے کی داد دی۔

اِمام نے جامع ترمذی مرتب کی تو ان تمام جید علمائے حدیث پر اسے پیش کیا جو عراق‘ حجاز اور خراسان میں علم و فضل کی بڑی بڑی مسندوں پر فائز تھے۔ ان سب نے بہ یک زبان کہا کہ کتاب کیا ہے‘ ایسا معلوم ہوتا ہے خود نبی ﷺ بول رہے ہیں۔

اس کتاب کی خصوصیات کے پیش نظر بعض حضرات نے صحیحین سے اس کو زیادہ سودمند قرار دیا ہے۔ چنانچہ ابو اسمٰعیل ہروی کہتے ہیں کہ ”هو عندي انفع من الصحيحين“ اس کے فوائد بخاری اور مسلم سے زیادہ ہیں۔

علمائے اندلس نے تو خاص طور سے اس کی بے حد تعریف کی ہے۔ ایک صاحب کی مشہور نظم ہے جس کا مطلع یہ ہے کہ

”كتاب الترمذي رياض علم حكمت ازهار زهر النجوم“

یعنی ترمذی علم کا چمنستان ہے جس کے پھول اور گل ہائے عجیب ستاروں سے چشمک زنی کرتے ہیں۔

اس کی بڑی بڑی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1. ترتیب نہایت سادہ اور سہل‘ کہیں تکرار و اعادہ نہیں۔
2. اس دور کے تمام فقہی مذاہب کی ترجمانی‘ ان کے دلائل اور وجوہ استدلال کا تذکرہ اور پھر اپنی رائے کا اِظہار۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3. نواع حدیث کی وضاحت کہ یہ حدیث کس درجے کی ہے۔
4. راویوں کے نام' ان کی کنیتیں اور القاب کا استیعاب رجال سے متعلق وضاحت اور فوائد علمیہ کا بیان۔
5. ترتیب کی یہ خوبی کہ ہر شخص استفادہ کر سکے' وہ بھی جو مرتبہ اجتہاد پر فائز ہے اور وہ بھی جو زیادہ پڑھا لکھا نہیں ہے۔

آپ نے ۲۷۹ھ ۱۳/ رجب پیر کی شب وفات پائی۔اس وقت آپ کی عمر ستر سال تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِمام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر نسائی۔

اِمام نسائی ۲۱۴ھ میں خراسان کے ایک گاؤں نساء میں پیدا ہوئے۔

طلب حدیث کے لیے اس وقت کے تمام علمی مرکزوں کو چھانا' خراسان تو اپنا وطن ہی تھا' حجاز و عراق تک استفادے کے لیے گئے اور پھر اس سے آگے بڑھ کر شام و مصر اور جزیرہ تک کے شیوخ حدیث اور اساتذہ فن کی خدمت میں حاضری دی۔

پندرہ برس کی عمر میں پہلے پہل قتیبہ بن سعید بلخی کے سامنے زانوئے شاگردی تہہ کیا۔ ایک سال کے قریب یہاں رہے اور ان سے حدیث پڑھی۔ اس کے بعد اسحاق بن راہویہ' علی بن خشرم محمود بن غیلان اور ابوداؤد سجستانی ایسے جلیل القدر محدثین کی صحبت اختیار کی' ان سے حدیث پڑھی اور روایت فرمائی۔

امام احمد بن حنبل کے صاحب زادے عبداللہ سے بھی ملاقات ہوئی۔

ابو علی نیشاپوری نے جن چار محدثین کو وطن و سفر میں دیکھا' ان میں امام نسائی کا اسم گرامی خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ اِمام حاکم کا کہنا ہے کہ اِمام نسائی اپنے عہد کے تمام شیوخ سے زیادہ فقیہ تھے۔ صحیح و سقیم اور آثار و رجال کی پہچان کا جو ملکہ انہیں حاصل ہے' دوسرا کوئی اس میں ان کا حریف نہیں۔

حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ حفظ حدیث و فقہ میں ان کا مقام امام مسلم سے بھی اونچا ہے۔

دار قطنی کا قول ہے کہ جب علم حدیث اور اس کے متعلقات کا تذکرہ ہوگا تو اس میں اِمام نسائی کا نام مقدم ہوگا۔

اِمام نسائی کے لائق تکریم معاصرین کی وسیع فہرست میں حارث بن مسکین کا نام بھی آتا ہے جو اس وقت مصر میں عہدہ قضا پر فائز تھے اور بہت بڑے عالم اور شیخ تھے۔ اِمام سے ان کے تعلقات کسی وجہ سے مکدر ہوگئے۔ دیانت کا تقاضا یہ تھا کہ ان کے پاس جو حدیث سے ذخیرہ ہے وہ دوسروں تک ضرور پہنچے اور اِمام نسائی کی وساطت سے پہنچے۔ لیکن باہمی تکدر و ملال براہ راست روایت کی راہ میں رکاوٹ تھا اس لیے انہوں نے طریق روایت میں ایک لطیف تبدیلی کی اور ان سے اس طرح روایت کی کہ "قُرِئَ عَلَیْهِ وَ اَنَا اَسْمَعُ" یعنی ان کے سامنے کسی نے پڑھا اور میں نے سنا' "حدثنا یا اخبرنا" کا پیرایہ روایت اختیار نہیں فرمایا' جس کے معنی یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں کہ فلاں شیخ یا استاد نے ہم سے حدیث بیان کی۔

تخریج احادیث میں اِمام نسائی کے ہاں کچھ ڈھیل اور وسعت پائی جاتی ہے۔یعنی یہ اس وقت تک ترک روایت نہیں کرتے' جب تک اس کے ترک پر تمام محدثین کا اتفاق نہ ہو جائے۔

محدثین فقہ و مسائل میں کسی تقید و تقلید کے پابند نہیں ہوتے تھے' البتہ ترجیح مسائل میں بعض ائمہ سے ان کا مسلک موافقت اختیار کر جاتا تھا۔اس اعتبار سے اِمام نسائی کا زیادہ رجحان شوافع کی طرف ہے' جیسا کہ مسائل سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔

اِن کی تصنیفات میں سنن کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔یہاں تک کہ بخاری و مسلم کے بعد اسی کا نام لیا جاتا ہے۔یہاں ایک بات یاد رکھنے کی ہے' وہ یہ کہ خطیب اور حافظ ابو علی نے ان کی شرائط روایت کو مسلم کی شرائط سے بھی زیادہ سخت قرار دیا ہے۔حالانکہ بقاعی نے الفیہ میں صراحت کی ہے کہ نسائی میں مجہول العین اور مجہول الحال اشخاص سے بھی روایات موجود ہیں۔اس کی تطبیق اس طرح دی جائے گی کہ سنن کے دو مجموعے ہیں ایک السنن الکبرٰی دوسرا السنن الصغرٰی جسے المجتبٰی یا المجتنٰی بھی کہتے ہیں السنن الصغرٰی السنن الکبرٰی کا اختصار ہے۔

زندگی کے آخری دور میں اِمام نسائی مصر چلے گئے تھے اور وہیں اقامت اختیار کر لی تھی۔مصر میں اس وقت بنوامیہ کی حکومت تھی اور حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے مداحین کے درمیان بحث و نزاع کا سلسلہ جاری تھا۔امام نے حضرت علی کے مناقب پر بھی کتاب لکھ ڈالی۔لوگوں نے سوال کیا:

حضرت معاویہ کے مناقب پر کچھ رقم فرمایا؟

اِمام نے اس سوال کا جو جواب دیا اس سے عوام میں اشتعال پیدا ہو گیا اور ان پر شیعیت کی تہمت لگائی گئی۔لوگوں نے جامع مسجد میں امام کو پیٹنا شروع کر دیا اور اس قدر بے رحمی سے پیٹا کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔اسی حالت میں ان کے معتقدین انہیں اُٹھا کر گھر لے آئے۔

ہوش آیا تو فرمایا: مجھے مکہ مکرمہ لے چلو۔میں وہیں مرنا چاہتا ہوں۔چنانچہ اس عاشق حدیث اور محدث جلیل کو مکے پہنچا دیا گیا اور وہیں ان کی روح نے قفس عنصری سے رہائی پائی اور انہیں صفا و مروہ کے درمیان دفن کیا گیا۔

اِمام نسائی نے شعبان ۳۰۳ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِمام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ

سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی سجستانی سجستان کی طرف منسوب ہے ۲۰۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔

دوسرے محدثین کی طرح طلب حدیث میں اپنے وقت کے تمام علمی مرکزوں کے چکر لگائے۔ بالآخر بصرے میں سکونت اختیار کی۔ اساتذہ میں امام احمد، قعنبی، ابوالولید طیالسی، مسلم بن ابراہیم اور یحییٰ بن معین ایسی جلیل القدر شخصیتوں کے نام آتے ہیں۔ شاگردوں میں بڑے بڑے ائمہ حدیث شامل ہیں، مثلاً امام ترمذی، امام نسائی خود ان کے صاحب زادے ابوبکر بن عبداللہ، پھر ابن اعرابی، لؤلؤی وغیرہم۔

امام احمد کتنے بڑے جلیل القدر امام اور محدث ہیں اور ان کے شیوخ میں ہیں، لیکن ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ موسیٰ بن ہارون اس زمانے کے بہت بڑے بزرگ ہیں ان کا کہنا ہے کہ ابوداؤد دنیا میں اشاعت حدیث کے لیے اور عقبیٰ میں بہشت کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔

ابو حاتم بن حیان کا قول ہے کہ فقہ و علم اور حفظ و بزرگی میں ابوداؤد امامِ زمانہ ہیں۔ سہل بن عبداللہ تستری ان کے ایک معاصر ہیں، زہد و ورع میں جن کی بڑی شہرت ہے۔ انھوں نے جس انداز میں امام ابوداؤد کو اِشاعت حدیث کے سلسلے میں داد دی، اس سے امام کے علو مرتبت کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگوں میں کس درجہ اخلاص پایا جاتا تھا۔ یہ ایک روز تشریف لائے اور فرمایا: ابواؤد! میں ایک درخواست لے کر آیا ہوں اور چاہتا ہوں کہ یہ درخواست منظور کی جائے۔ امام نے فرمایا: اگر میرے مقدور میں ہوا تو آپ کی بات ضرور مانوں گا۔ فرمایا جس زبان سے تم حدیث رسول بیان کرتے ہو ذرا وہ دکھاؤ تو تاکہ میں اس پر عقیدت و محبت کا ایک بوسہ ثبت کر سکوں۔ انھوں نے زبان باہر نکال دی اور سہل بن عبداللہ نے سچ مچ آگے بڑھ کر اسے چوم لیا۔ اللہ اللہ معاصرت کے باوجود ان بزرگوں میں کتنی اخلاقی جرات تھی اور کس درجہ دوسروں کی خوبیوں کے اظہار میں دلیری کا مظاہر کرتے تھے۔

اِمام ابوداؤد کا بہت بڑا کارنامہ سنن کی ترتیب و تسوید ہے۔ یہ خدمت جب مکمل ہو چکی تو توثیق کے لیے اسے اِمام احمد کے حضور پیش کیا گیا۔ حضرت امام نے اس کی تصدیق کی اور اسے پسند فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن زکریا کا کہنا ہے کہ اصل اسلام کتاب اللہ ہے اور ابوداوُد کو ستون دین کی حیثیت حاصل ہے۔

حسن بن محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں آنحضرت کو دیکھا آپ نے فرمایا اگر میرے سنن کی تعلیم حاصل کرنا چاہو تو سنن ابی داوُد پڑھو۔

ابن الاعرابی کا قول ہے کہ کتاب اللہ اور سنن ابی داوُد پر گہری نظر ہو تو مقدمات دین اور امور اجتہاد میں اس کے لیے بڑی آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

ابن سبکی نے سنن ابی داوُد کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ دواوین اسلام میں سے ہے اور محدثین اس پر برملا صحیح کا اطلاق کرتے ہیں۔ اس کے کئی نسخے ہیں۔ ایک نسخہ ابو علی محمد بن احمد بن عمرو اللؤلؤی کا ہے۔ دوسرا ابو بکر بن محمد بن بکر بن عبد الرزاق بن واسہ البصری کا ہے اور تیسرا ابن الاعرابی کا۔

مشرق میں لولوی کا نسخہ رواج پذیر ہوا اور مغاربہ میں ابن واسہ کا۔ حافظ منذری (متوفی ۶۵۶) نے مجتبیٰ کے نام سے اس کا اختصار کیا ہے جس کی حافظ ابن القیم نے ۷۵۱ میں تہذیب کی۔

سنن ابی داوُد کی متعدد شرحیں ہیں۔ ایک شرح سیوطی نے لکھی۔ قطب الدین احمد بن حسین رملی مقدسی نے چار بڑی بڑی جلدوں میں اس کے مطالب بیان کیے۔ ابو زرعہ احمد بن عبد الرحیم عراقی نے سات جلدوں میں اس کی شرح رقم فرمائی۔

حدیث و سنت پر امام ابوداوُد کی نظر اتنی وسیع تھی کہ لاکھوں احادیث کی چھان بین کے بعد سنن کا یہ نسخہ مرتب فرمایا، جس میں پانچ ہزار کے قریب حدیثیں درج ہیں، لیکن ان کی اپنی رائے یہ تھی کہ اگر آدمی عقل و فراست سے کام لے تو اس کی دنیا اور عقبیٰ کی فلاح صرف چار حدیثوں کے فہم و عمل پر موقوف ہے جو یہ ہیں۔

① "انما الاعمال بالنیات"
(اعمال کا اجر و صلہ نیت کے ساتھ وابستہ ہے)

② "من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ"
آدمی کا حسن اسلام یہ ہے کہ غیر ضروری اشیا کو ترک کر دے۔

③ "لا یکون المومن مؤمنا حتی یرضی لاخیہ ما یرضاہ لنفسہ"
(مومن اس وقت تک مومن نہیں ہو پاتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی برتاؤ نہیں کرتا جسے وہ خود اپنے لیے پسند کرتا ہے)

④ "الحلال بین والحرام بین وبین ذالک مشتبہات"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حلال واضح ہے ' حرام بھی واضح ہے ' البتہ اس کے درمیان کچھ مشتبہات ہیں -)

غرض یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ضروریات دین سے واقف ہے اور اُن موٹی موٹی باتوں پر عمل پیرا ہے جو بنیادی اور اساسی ہیں تو ان چار حدیثوں کو مدنظر رکھنے سے جو در حقیقت زندگی کے چار اصول ہیں اس کی دنیا و عقبیٰ کی تمام الجھنیں دور ہو جائیں گی ' اور وہ دنیا میں اس طرح رہے گا جیسے پھول ' اور جنت میں تو بہرحال اس کا ایک مقام ہو گا ہی -

حدیث "انما الاعمال" میں زندگی کے اس زرین اصول کی طرف رہنمائی کی گئی ہے کہ اس کارخانہ تگ و دو میں اصل شئی نیتوں کا اخلاص ہے ' اعمال کا حجم یا ضخامت نہیں - بسا اوقات ایک عمل جو اپنے پھیلاؤ اور وسعت کے اعتبار سے پہاڑ کی طرح نمایاں اور بلند ہے ' اخلاص نہ ہونے کی بنا پر حقیر ذرہ سے بھی کم ہے - ٹھیک اسی طرح یہ ہو سکتا ہے کہ ایک عمل جو بظاہر حقیر دکھائی دیتا ہے اخلاص و حسن نیت کی وجہ سے عنداللہ بڑے سے بڑے عمل کا درجہ حاصل کر لے -

دوسری حدیث مسلمان کے ذہن میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ اگر انسان غور کرے تو اس دنیا میں واجبات و فرائض کی فہرست اتنی طویل ہے کہ غلط امور کے ارتکاب کے لیے اسے کوئی وقت ہی نہیں ملتا -

تیسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ معاملات میں ایک مضبوط بنیاد تک سب کی رسائی ہو جائے - یعنی اگر ہر شخص اس اصول کو سامنے رکھے کہ اس کے مقابلے میں دوسرا انسان اس سے کس نوع کے معاملے کی توقع رکھ سکتا ہے اور اس پر اس انداز سے غور کرے کہ اگر میرا معاملہ ہو تو میں اپنے لیے کیا طرز عمل اختیار کروں گا ' تو بدمعاملگی ایذا رسانی اور فریب دہی کے سلسلے بالکل بند ہو جائیں -

اسی طرح چوتھی حدیث میں ایک بہت بڑا سبق ہے اور وہ یہ کہ ہر مسلمان زندگی کے اس پہلو کو پیش نگاہ رکھے کہ حلال و حرام کے ارتکاب میں وہ کن اصولوں کو مانتا ہے - جو جائز اور درست امور ہیں وہ سب کو معلوم ہیں ' اسی طرح ممنوعات بھی نظروں سے اوجھل نہیں - احتیاط اور تقوے کا تقاضہ یہ ہے کہ جائز و ممنوعات کے درمیان کی اُن صورتوں پر غور کیا جائے جو حلال و حرام کے بین بین ہیں - اگر یہاں احتیاط برتی گئی تو پھر دامن واقعی حرام کے ارتکاب سے محفوظ ہو گیا - ورنہ حرام و ممنوع کے حدود تک پہنچ جانے کا خطرہ بہرحال رہتا ہے -

اِمام ابوداوٗد نے ۲۷۵ ہجری میں وفات پائی - رحمتہ اللہ علیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ

ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ ربعی '۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۷۳ھ میں اس دنیائے فانی سے منہ موڑ کر عالم جاودانی کا رُخ کیا۔

ابو یعلیٰ خلیلی کا قول ہے۔ کہ ابن ماجہ بہت بڑے محدث ہیں اور روایت میں ثقہ ہیں۔ احادیث میں ان سے استدلال کیا جاتا ہے 'سنت کی باریکیوں کو سمجھتے ہیں اور حفظ و اتقان میں ان کا پایہ بڑا بلند ہے۔

اساتذہ میں جبارۃ بن مفلس' ابراہیم بن منذر' ابن نمیر اور ہشام بن عمار ایسے شیوخ حدیث شامل ہیں۔ ان کے سنن کے راوی ابو الحسن قطان ہیں جو اُن کے لائق ترین شاگردوں میں سے ہیں۔

کسی کتاب کی اہمیت کتنی بڑی ہے؟ اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ اس کی کتنی شرحیں لکھی گئیں اور کون کون اہل علم اور اصحاب فن اس کے شارحین میں شامل ہیں۔ کن کن حضرات نے اس کے فوائد کو نکھارا اور اس کی گہرائیوں کو اجاگر کیا ہے۔ شارحین و مصنفین کسی کتاب کو خصوصیت سے مرکز توجہ نہ ٹھہرائیں تو بے شک وہ کتاب واقعتاً کتنی ہی مفید ہو' قبول عام کی سند حاصل نہیں کر پاتی۔ یہی حال سنن ابن ماجہ کا ہے۔

صحیحین پر جو کچھ لکھا گیا اور جس انداز سے لکھا گیا وہ سب کو معلوم ہے۔ ترمذی' ابوداؤد اور نسائی سے متعلق تعلیقات و شروح کا جو سلسلہ چلا اس سے بھی پڑھے لکھے لوگ خوب آگاہ ہیں۔ لیکن علمائے امت نے ابن ماجہ کو زیادہ مرکز توجہ نہیں قرار دیا۔ اس کی ظاہر وجہ یہ ہے کہ حافظ ابن ماجہ نے سنن کی ترتیب میں اس احتیاط اور اس معیار کا خیال نہیں رکھا جو دوسرے اصحاب سنن کے سامنے رہا۔ یہی سبب تھا کہ نووی اور حافظ ابن صلاح نے صحاح کو پانچ ہی کتابوں تک محصور رکھا' ابن ماجہ کا ذکر نہیں کیا۔ پہلے پہل مقدسی نے اس کو صحاح ستہ میں شمار کیا۔ ان کا خیال یہ ہے کہ اس کے ابواب میں فقہ و اجتہاد کے لیے اکثر روشن بنیادیں ملتی ہیں اور اس میں احادیث کا ذخیرہ موطا سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کے بعد متعدد حضرات نے ان کی اس رائے سے اتفاق کیا اور یہ کتاب صحاح ستہ میں محسوب ہونے لگی۔

جن اہل علم نے اس کی شروح سپرد قلم کیں ان میں ایک بزرگ حافظ ابو عبداللہ علاؤ الدین مغلطائی بن قلیچ نے ۷۶۲ھ میں اس کے ایک حصے کی شرح لکھی جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے اور "دار الکتب المصریہ" میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا ایک نسخہ تین جلدوں میں محفوظ ہے۔ اس کا نام ہے "الاعلام بسنۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام" (یہ کتاب اب طبع ہو چکی ہے)

شیخ سراج الدین عمر بن احمد علی ابن الملقن الشافعی (المتوفی ۸۰۴ھ) نے آٹھ جلدوں میں اس کے زوائد کی شرح لکھی۔ اس کا نام "ما تمس الیہ الحاجۃ علی سنن ابن ماجۃ" ہے۔

اس میں مشکل ناموں کو ضبط کیا' غریب ونادر الفاظ کی وضاحت کی اور کنیتوں کے بارے میں بتایا ہے۔

حافظ محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ بن علی الکمال ابو البقاء الدمیری نے ۸۰۰ھ میں پانچ جلدوں میں "الدیباجہ" کے نام سے ایک شرح لکھی۔ لیکن اسے مکمل کرنے اور صاف کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔

صاحب "کشف الظنون" نے لکھا ہے کہ حافظ ابراہیم بن محمد بن خلیل البرہان ابو الوفاء الطرابلسی نے بھی ابن ماجہ کی شرح لکھی' لیکن حافظ سخاوی نے الضوء اللامع میں بتایا ہے کہ انہوں نے صرف اس پر تعلیق رقم فرمائی ہے۔

حافظ جلال الدین سیوطی نے مصباح الزجاجہ کے نام سے اس کی شرح لکھی۔

حافظ ابو الحسن محمد بن عبد الہادی سندھی المتوفی ۱۱۳۸ھ نے ایک شرح لکھی جو مصر اور ہندوستان میں چھپ چکی ہے۔

مفتاح الحاجہ کے نام سے اس کی شرح شیخ محمد بن عبداللہ پنجابی نے رقم فرمائی جو ۱۳۲۶ھ کے پس وپیش فوت ہوئے۔ یہ بزرگ شیخ حسین بھی محسن انصاری کے شاگرد تھے۔ یہ شرح اب تک تین مرتبہ چھپ چکی ہے۔ پہلی دفعہ ۱۳۱۵ھ میں لکھنؤ میں چھپی۔ دوسری دفعہ ۱۳۹۴ھ میں سرگودھا سے اور تیسری دفعہ بھی ۱۳۹۸ھ میں سرگودھا سے چھپی۔ ناشر ہیں مولانا محمد صدیق مرحوم' ادارہ احیاء السنۃ النبویہ۔ سیٹلائٹ ٹاؤن' سرگودھا۔

محمد اسحاق بھٹی

۲۶۔ نومبر ۱۹۹۸ء ---- ۶۔ شعبان ۱۴۱۹ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِصطلاحات حدیث

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ وَبَعۡدُ:

حدیث

سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، خاتم النبین، رسول رب العالمین ﷺ کے قول، عمل اور تقریر کو محدثین کی اصطلاح میں حدیث کہتے ہیں۔ تقریر کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اقدس ﷺ کے سامنے کوئی کام کیا گیا اور آپ نے وہ کام سرانجام دینے والے کو روکا نہ ہو۔

سند اور متن

ہر حدیث دو حصوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ سند اور متن۔ حدیث کے راویوں کے سلسلے کو سند کہتے ہیں اور حدیث کی عبارت کو متن کہا جاتا ہے۔

خبر متواتر

متواتر اُس حدیث کو کہتے ہیں جسے ہر دور میں اتنی بڑی تعداد نے روایت کیا ہو جس کا کذب بیانی پر متفق ہونا محال نظر آتا ہو۔

خبر متواتر سے یقینی علم حاصل ہوتا ہے ایسا یقینی علم کہ انسان اس کی تصدیق کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبرواحد

خبرواحد اُس حدیث کو کہتے ہیں جس کے راوی تعداد میں تواتر کے درجے کو نہ پہنچتے ہوں۔
خبرواحد صحیح سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے اور عقائد و اعمال میں حجت ہے۔
محدثین کے نزدیک خبرواحد کی تین قسمیں ہیں۔ مشہور' عزیز اور غریب۔

مشہور

مشہور اُس حدیث کو کہتے ہیں۔ جس کی سند یعنی سلسلہ روایت کے ہر طبقہ میں تین یا تین سے زائد راوی ہوں۔ بشرطیکہ تین سے زائد کی تعداد حد تواتر کو نہ پہنچے۔

عزیز

عزیز اُس حدیث کو کہتے ہیں جس کو روایت کرنے والے کسی بھی دور میں دو سے کم نہ ہوں۔

غریب

غریب اُس حدیث کو کہتے ہیں جسے صرف ایک راوی نے روایت کیا ہو۔

صحیح

اصول حدیث کی اصطلاح میں کسی قوی حافظہ والے پاکیزہ کردار شخص کا اپنے ہی طرح کے حامل صفات شخص سے ایسی حدیث نقل کرنا جو ابتداء سے انتہاء تک پاکیزہ کردار قوی حافظہ والے اشخاص سے منتقل ہوتی ہوئی پہنچے اور اُس میں شذوذ یعنی کسی زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت نہ ہو اور نہ ہی اُس میں کوئی علت پائی جائے۔
اصحاب حدیث' اہل اصول اور فقہاء کے نزدیک صحیح حدیث پر عمل کرنا واجب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحَسَن

حسن اُس حدیث کو کہتے ہیں جس میں صحیح حدیث کی مذکورہ تمام صفات پائی جائیں صرف راوی کا حافظہ قدرے کمزور ہو۔

دلیل کے طور پر استعمال کرنے میں اس کا درجہ صحیح کے برابر ہے۔ اگرچہ قوت میں اس سے قدرے کم ہے اس وجہ سے جملہ فقہاء نے اس سے استدلال کے ساتھ ساتھ اس پر عمل بھی کیا ہے۔ بہت سے اصولیوں اور محدثین نے اس سے صرف استدلال کیا ہے البتہ بعض شدت پسند علماء نے اس سے بھی احتراز کیا ہے۔ اور بعض نرم رویہ اِختیار کرنے والوں نے "حسن" کو حاکم' ابن حبان اور ابن خزیمہ وغیرہ کی تصانیف میں مندرج صحیح حدیث کا درجہ دیا ہے۔ البتہ انہوں نے ساتھ ہی یہ بات بھی کہہ دی ہے کہ اس کا درجہ صحیح سے کم ہے۔

ضعیف

اصول حدیث کی اِصطلاح میں ضعیف ہر اُس حدیث کو کہتے ہیں۔ جس میں حسن کی ضروری شرائط میں سے کوئی ایک شرط موجود نہ ہو۔

موضوع

اصطلاح میں موضوع حدیث اس کو کہتے ہیں جو اپنی طرف سے بنالی جائے اور پھر اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کردی جائے۔ محدثین کا اس پر اجماع ہے۔ کہ جو شخص حدیث کے موضوع ہونے کا علم رکھتا ہو۔ اس کے لئے کسی بھی ایسی حدیث کا بیان کرنا جائز نہیں ہے تاوقتیکہ کہ اس کا موضوع ہونا بھی بیان نہ کر دے۔

مسلم شریف میں ہے کہ "مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ فَهُوَ يَرَى اَنَّهٗ كِذْبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ" "جس شخص نے میری طرف نسبت کر کے جان بوجھ کر کوئی جھوٹی حدیث بیان کی تو ایسا شخص جھوٹوں میں سے ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُعَلَّق

اصولِ حدیث کی اصطلاح میں معلق اُس سند کو کہتے ہیں جس کی اِبتداء سے ایک یا ایک سے زائد راویوں کا لگاتار نام چھوٹ جائے۔

معلق حدیث قابل قبول نہیں ہوتی اس لئے کہ شرائط قبول میں سے اہم شرط اتصال سند ہے جو اس میں موجود نہیں ہوتی کیونکہ اس کی سند میں ایک یا ایک سے زائد راوی محذوف ہوتے ہیں ان کا ہمیں کچھ علم نہیں۔

مُرْسَل

اصطلاح حدیث میں مرسل وہ حدیث ہے جس کی سند کا آخری حصہ یعنی تابعی سے اُوپر کا راوی ساقط ہو۔

مرسل حدیث اتصال سند کی لازمی شرط کے مفقود ہونے کے باعث ضعیف اور ناقابل قبول ہوتی ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اس محذوف کا حال معلوم نہیں ہوتا۔ ہو سکتا ہے وہ محذوف غیر صحابی ہو چنانچہ ایسی صورت میں اس کے ضعیف ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

مُعْضَل

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں اُس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند سے پے در پے دو یا زیادہ راوی ساقط ہو گئے ہوں۔

منقطع

اصولِ حدیث میں منقطع اُس حدیث کو کہتے ہیں۔ جس کی سند متصل نہ ہو اور یہ انقطاع خواہ کسی بھی وجہ سے ہو۔

محدثین اس پر متفق ہیں کہ منقطع حدیث ضعیف ہے اس لئے کہ اس میں محذوف راوی کا حال معلوم نہیں ہوتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُدَلَّس

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں مدلس اُس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند کے عیب کو مخفی رکھا جائے اور ظاہری شکل کو حسین بنادیا جائے۔

مُعَلَّلْ

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں مُعَلَّلْ وہ حدیث ہے جس کی کسی ایسی کمزوری کی اِطلاع ہو جائے جو اس کی صحت کو مجروح کردے۔

علت کسی حدیث کے اندر ایک ایسا مخفی باریک نقص ہے جو اس کی صحت کو مجروح کر دیتا ہے۔

مُدْرَج

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں مدرج اُس حدیث کو کہتے ہیں۔ جس کے سلسلہ سند کو بدل دیا گیا ہو یا متن حدیث میں باہر سے ایسے الفاظ شامل کر دیئے گئے ہوں جن کے متن حدیث سے علیحدہ ہونے کی کوئی صورت باقی رہنے نہ دی گئی ہو۔

مُضْطَرِب

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں مضطرب وہ حدیث ہے۔ جو مختلف طرق سے مروی ہو اور سب طرق قوت میں مساوی ہوں اور ان میں ترجیح کی کوئی صورت نہ ہو۔

شاذ

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں شاذ اُس حدیث کو کہتے ہیں جسے مقبول راوی نے روایت کیا ہو۔ لیکن یہ روایت اس سے بہتر روایت کی مخالف ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثِ قُدسی

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں حدیث قدسی اُس حدیث کو کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے روایت ہو کر ہم تک اِس طرح پہنچے کہ آپ ﷺ نے اس کی نسبت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف کی ہو۔

قرآن لَفظًا وَ مَعنًا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے۔

لیکن حدیث قدسی کا مفہوم اللہ کی جانب سے ہوتا ہے اور الفاظ رسول اقدس ﷺ کے ہوتے ہیں۔

قرآن مجید کی تلاوت عبادت ہے جبکہ حدیث قدسی کی تلاوت عبادت متصور نہیں ہوتی۔

احادیث قدسیہ کی تعداد احادیث نبویہ کی نسبت بہت کم ہے۔ان کی تعداد دو سو سے کچھ زائد ہے۔

مرفوع

ہر وہ قول، عمل، تقریر یا صفت جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی جائے اسے حدیث مرفوع کہتے ہیں۔

موقوف

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں ایسا قول، فعل یا تقریر جس کی نسبت صحابی کی طرف کی گئی وہ حدیث موقوف کہلاتا ہے۔

مقطوع

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں مقطوع اس قول فعل کو کہتے ہیں جس کی نسبت تابعی کی طرف کی گئی ہو۔

مسند

اصولِ حدیث کی اِصطلاح میں مسند وہ روایت ہے۔ جس کی سند اتصال کے ساتھ رسول اللہ ﷺ تک مرفوع ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

مندرجہ ذیل چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے بکثرت احادیث مروی ہیں۔

1. حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ

ان سے پانچ ہزار تین صد چوہتر احادیث مروی ہیں---(۵۳۷۴)

2. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

ان سے دو ہزار چھ سو تیں احادیث مروی ہیں---(۲۶۳۰)

3. حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

ان سے دو ہزار دو سو چھیاسی احادیث مروی ہیں---(۲۲۸۶)

4. ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ان سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں---(۲۲۱۰)

5. حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

ان سے ایک ہزار چھ سو ساٹھ احادیث مروی ہیں---(۱۶۶۰)

6. حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

ان سے ایک ہزار پانچ صد چالیس احادیث مروی ہیں---(۱۵۴۰)

زیادہ فتوی دینے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

1. حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
2. حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
3. حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
4. حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
5. حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ
6. حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب حدیث کی اقسام

اَلجَامِعُ

حدیث کی جس کتاب میں تمام مسائل مثلاً عقائد' عبادات' معاملات' سیر' تفسیر' مناقب' رقاق' فتن اور آخرت وغیرہ کے بارے میں احادیث جمع کردی جائیں اسے محدثین کی اصطلاح میں جامع کہتے ہیں۔

اَلسُّنَنُ

حدیث کی وہ کتاب جو فقہی تبویب کے انداز میں لکھی گئی ہو تاکہ مسائل و احکام کے استنباط میں فقہاء کا مصدر و مرجع بن سکیں۔

اَلمُسنَد

حدیث کی وہ کتاب جس میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث کو یکجا کردیا گیا ہو اسے اصطلاح محدثین میں مسند کہا جاتا ہے۔ جیسے مسند امام احمد وغیرہ۔

اَلمُعجَمُ

حدیث کی وہ کتاب جس میں مولف احادیث لکھنے کی ترتیب اپنے شیوخ واساتذہ کے اسماء پر رکھتا ہے۔ اور ان کی اکثر وغالب ترتیب حروف تہجی کی ترتیب پر ہوتی ہے جیسے کہ طبرانی کی معجم کبیر' معجم اوسط اور معجم صغیر۔

اَلعِلَلُ

حدیث کی وہ کتاب جو معلول احادیث پر مشتمل ہو۔ جیسے کہ ابن ابی حاتم کی العلل یا دار قطنی کی العلل۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجُزء

حدیث کی وہ کتاب جس میں ایک موضوع سے متعلق تمام احادیث جمع کردی جائیں جیسے کہ امام بخاری کی جزء رفع الیدین فی الصلوۃ

تجرید

جس کتاب میں غیر مکرر احادیث کو جمع کیا جائے اور مکرر کو صرف ایک بار لکھا جائے۔ جیسے تجرید بخاری۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب حدیث اور ان کے مؤلفین

(1) الجامع الصحیح للبخاری ← ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن المغیرۃ البخاری ولادت ۱۹۴ھ ' وفات ۲۵۶ھ

(2) الجامع الصحیح للمسلم ← مسلم بن الحجاج نیشاپوری۔ پیدائش ۲۰۴ھ وفات ۲۶۱ھ

(3) سنن ابی داود ← ابو داؤد سلیمان بن اشعث الازدی السجستانی پیدائش ۲۰۲ھ وفات ۲۷۵ھ

(4) جامع ترمذی ← محمد بن عیسیٰ السلمی الترمذی پیدائش ۲۰۹ھ وفات ۲۷۹ھ

(5) سنن نسائی ← احمد بن علی بن شعیب النسائی پیدائش ۲۱۴ھ وفات ۳۰۳ھ

(6) سنن ابن ماجہ ← ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی پیدائش ۲۰۷ھ وفات ۲۷۵ھ

(7) سُنَنْ دار قطنی ← امام علی دار قطنی وفات ۳۸۵ھ

(8) سُنَنْ بیہقی ← امام ابو بکر احمد بیہقی وفات ۴۵۸ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(9) **موطا امام مالک** ⬅ امام مالک بن انس وفات ۱۷۹ھ

(10) **سنن دارمی** ⬅ بو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی ۲۵۵

(11) **مسند احمد** ⬅ امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل ۲۴۸ھ

(12) **مشکوۃ المصابیح** ⬅ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب وفات ۵۱۶

وصلی اللہ علی النبی محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

ابو ضیاء محمود احمد غفنفر
مدیر: جامعہ الفیصل الاسلامیہ
بانی و خطیب مسجد ریاض الجنہ
فیصل کالونی۔ مرغزار روڈ پوسٹ آفس
اعوان ٹاؤن ملتان روڈ۔لاہور
پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 1

کتاب الطہارت

اِخلاصِ نیّت

حدیث: 1

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

"اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِیءٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُه اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلٰی امْرَأَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی

رواہ مسلم: کتاب الامارہ باب قولہ ﷺ انما الاعمال بالنیة

معنی الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں: "اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور بلاشبہ ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی تو جس شخص کی ہجرت ارادہ کے اعتبار سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے' اس کی ہجرت اجر و ثواب کے اعتبار سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے۔ اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اس کام کے لئے ہے جس کی خاطر اس نے ہجرت کی۔ (بخاری' مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اَلْاَعْمَالُ﴾ العمل کی جمع اس کا معنی کام ہے ❷ ﴿نِیَّاتٌ﴾ نِیَّةٌ کی جمع اس کا معنی ہے ارادہ' قصد ❸ ﴿اِمْرِءٌ﴾ شخص ❹ ﴿هِجْرَةٌ﴾ ترک وطن ❺ ﴿اِمْرَءَةٌ﴾ عورت ❻ ﴿مَانَوٰی﴾ جو اس نے نیّت کی۔

مفہومُ الحدیث: یہ عظیم الشان حدیث اِسلام کے ایک بنیادی قاعدے پر مشتمل ہے۔ یہ اعمال کی قبولیت و عدم قبولیت اور ان کے ثواب کی کثرت و قلت کو جانچنے کے لئے ایک صحیح پیمانہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو اس حقیقت سے آگاہ کیا ہے کہ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اگر نیّت نیک ہو یعنی عمل خالصتہ اللہ کی رضا کے لئے کیا گیا ہو تو وہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو گا۔ اگر اس کے برعکس ہوا تو عمل مردود ہو گا۔

نبی کریم ﷺ نے ہجرت کی مثال دیتے ہوئے اُمت کے سامنے اس نکتے کی وضاحت کی کہ جس شخص نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور شریعت پر عمل پیرا ہونے کے لئے دارالکفر سے ہجرت اختیار کی اللہ تعالیٰ اسے ثواب عطا کرے گا۔ جس نے کسی دنیاوی مقصد کے لئے ہجرت اختیار کی اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ اگر ہجرت کرنے کا مقصد کسی معصیت کا ارتکاب ہو تو اس پر سزا ملے گی۔ نیت کی تبدیلی سے اعمال کے نتائج بدل جاتے ہیں جیسا کہ عبادات کے باب میں فرائض' نوافل اور وتر کا تعین نیت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

امام بخاری نے اپنی کتاب کے شروع میں یہ حدیث درج کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ مسائل میں سے ہر مسئلے پر نیت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور اس حدیث کو کتاب کے آغاز میں لانے سے اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ ہر وہ عمل جو اللہ کی رضا کے لئے نہ کیا جائے وہ باطل ہے نہ اس کا پھل دنیا میں ملے گا نہ آخرت میں۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ایک تہائی دینی علم کے برابر ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اسلام کی بنیاد تین احادیث پر مبنی ہے ان میں ایک حدیث یہی ہے ﴿اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ﴾ جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دوسری حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ﴿مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا مَالَیْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ﴾ اور تیسری حدیث حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے ﴿اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَیِّنٌ﴾

امام ابو داؤد طیالسی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ لاکھ احادیث رسول ﷺ جمع کیں اور ان میں سے چار ہزار آٹھ سو اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں درج کیں لیکن انسان کو اپنے دین کے حوالے سے ان میں صرف چار احادیث کافی ہیں:-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1. ﴿ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ﴾ ''اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے''
2. ﴿ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ ﴾ ''فضول کاموں کو چھوڑ دینا انسان کے اچھا مسلمان ہونے کی علامت ہے''
3. ﴿ لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰى يَرْضٰى لِاَخِيْهِ مَا يَرْضٰى لِنَفْسِهٖ ﴾ ''کوئی مومن صحیح معنوں میں اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''
4. ﴿ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ ﴾ ''حلال اور حرام واضح ہیں''

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے اِرشاد فرمایا: کہ جس نے جہاد میں اس نیت سے حصہ لیا کہ اسے مال غنیمت ملے گا تو اسے وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''لوگوں کو میدانِ محشر میں اِن کی نیتوں کے مطابق اُٹھایا جائے گا''

علاوہ ازیں صحیح مُسلم میں حضرت ابوہریرہ کے حوالے سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ : ''روز قیامت' لوگوں میں سے سب سے پہلے جس کے خلاف فیصلہ سنایا جائے گا' وہ شخص ہوگا' جسے دنیا میں شہید کیا گیا' اسے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے' تو وہ ان نعمتوں کا اعتراف کرے گا تو اللہ تعالیٰ اِرشاد فرمائیں گے۔ تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا کام سَرانجام دیا' تو وہ کہے گا کہ: میں نے تیرے لئے جنگ کی' یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے جھوٹ بولا: تو نے تو جنگ محض اس لئے کی تھی کہ تجھے بہادر کہا جائے' تو وہ کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ تو اسے مُنہ کے بل گھسیٹا جائے گا' یہاں تک کہ اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور دوسرے اس شخص کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا' جس نے علم حاصل کیا' اور تعلیم دی اور قرآن مجید پڑھا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے' تو وہ ان نعمتوں کا اعتراف کرے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا کارنامہ سرانجام دیا؟ تو وہ کہے گا کہ میں نے علم حاصل کیا' لوگوں کو تعلیم دی' تیرے لئے قرآن مجید پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا' تو نے تو علم اس لئے حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے' تو یہ کہدیا گیا' پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اسے مُنہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اور تیسرا وہ شخص اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا' جسے اللہ تعالیٰ نے فراوانی عطا کی اور اسے ہر قسم کا مال عطا کیا' اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ ان نعمتوں کا اعتراف کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اِرشاد فرمائیں گے' تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا کارنامہ سرانجام دیا؟ تو وہ کہے گا: یااللہ! میں نے کوئی ایسی راہ نہیں چھوڑی' جہاں خرچ کرنا تجھے پسند ہو اور میں نے نہ کیا ہو! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا' تو نے تو یہ اس لئے کیا کہ تجھے سخی کہا جائے تو یہ کہہ دیا گیا' پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا' پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

بخاری و مُسلم میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: کہ اللہ کی رضا کے لئے جو بھی آپ خرچ کریں گے اس پر ثواب دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اگر اپنی بیوی کے مُنہ میں لقمہ ڈالو گے تو اس پر بھی ثواب ملے گا۔"

یاد رہے! کہ دل کی اِصلاح عمل کی اِصلاح پر مبنی ہے اور عمل کی اِصلاح نیت کی اِصلاح پر مبنی ہے۔ جسے یہ بات پسند ہے کہ اِس کا عمل کامل ہو تو اُسے اپنی نیت کو دُرست کر لینا چاہیئے۔ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک چھوٹے سے عمل کو نیت بڑا کر دیتی ہے اور ایک بھاری بھرکم عمل کو نیت چھوٹا کر دیتی ہے۔

أحکام الحدیث: مذکورہ حدیث میں درج ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:-

1. صحت و فساد' کمال و نقص اور اطاعت و معصیت کے لحاظ سے تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔
2. عمل کے حوالے سے نیت بنیادی شرط ہے۔
3. نیت کا محل دل ہے نہ کہ زبان۔
4. ریاء کاری' شہرت طلبی اور دنیاوی غرض سے کوئی عمل بجالانے سے ہر مسلمان کو اِجتناب کرنا چاہیئے کیونکہ یہ تینوں عادات عبادات کی تباہی و بربادی کا باعث بنتی ہیں۔
5. اللہ کی رضا کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف ہجرت اختیار کرنا افضل ترین عبادت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وُضوء

حدیث: 2

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"لَايَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء باب لا تقبل صلوۃ بغیر طهور
رواہ مسلم: کتاب الطہارۃ' باب وجوب الطہارۃ للصلوۃ

معنی الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "اللہ تم میں سے کسی ایک کی نماز اُس وقت تک قبول نہیں کرتا جب وہ بے وُضوء ہو جائے یہاں تک کہ وہ وُضوء کرلے"۔ (بخاری' مُسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَايَقْبَلُ اللّٰهُ﴾ اللہ قبول نہیں کرتا۔ ❷ ﴿صَلَاةَ﴾ نماز ❸ ﴿اَحَدِكُمْ﴾ تُم میں سے کسی ایک کی ❹ ﴿اَحْدَثَ﴾ وہ بے وُضوء ہوا ❺ ﴿يَتَوَضَّاُ﴾ وہ وُضوء کرتا ہے۔ ❻ ﴿حَتّٰى﴾ یہاں تک کہ

مفہُوم الحدیث: شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی اُمت کے نام یہ پیغام ہے کہ جو کوئی نماز ادا کرنے کا اِرادہ کرے اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جسم' لباس اور جگہ کی پاکیزگی کو ملحوظ خاطر رکھے۔ نماز کی صورت میں بندہ مومن اپنے رب سے ملاقات کرتا ہے۔ یہ ملاقات پاکیزہ ماحول میں ہونی چاہئے۔ نماز کی حالت میں اِنسان اپنے رب تعالیٰ سے محو گفتگو ہوتا ہے۔ اِس لئے طہارت اور وُضوء کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پاکیزگی اِختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔ اور اپنے بندے کی اس ادا کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو یہ اطلاع دی کہ بغیر وُضوء کے اللہ تعالیٰ نماز کو شرف قبولیت عطا نہیں کرتے' بلکہ ایسی نماز جو بغیر وُضوء کے ادا کی جائے اسے بارگاہ الٰہی میں مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اَحکام الحدیث: ❶ بے وُضوء انسان کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ ناپاکی وضوء کو توڑ دیتی ہے اور نماز کو باطل قرار دے دیتی ہے۔
❸ یہاں نماز کی عدم قبولیت سے نماز کا درست نہ ہونا مُراد لیا گیا ہے۔
❹ طہارت نماز کی صحت و درستی کے لئے ضروری ہے۔

حدیث: 3

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاَبِی هُرَیْرَةَ وَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

"وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب العلم، باب مع رفع صوتہ بالعلم

رواہ مسلم: کتاب الطہارۃ، باب وجوب غسل الرجلین بکمالھما۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "ایڑیوں کے لئے آگ کا عذاب ہے" ۔(بخاری، مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿وَیْلٌ﴾ عذاب، ہلاکت، تباہی، بربادی۔ ❷ ﴿اَعْقَابِ﴾ عِقِبٌ کی جمع اعقاب پاؤں کا پچھلا حصہ جسے ایڑی کہتے ہیں۔ اعقاب سے مُراد ایڑیوں والے ہیں۔

❸ ﴿اَلنَّارِ﴾ آگ، جہنم۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے وُضوء میں سستی، کاہلی اور کوتاہی کرنے والے کو تنبیہ کی ہے اور وُضوء کامل کرنے کی تلقین کی ہے۔ ایڑیوں کا خاص طور پر تذکرہ اس لئے کیا گیا ہے کہ عام طور پر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جو لوگ وُضوء کرتے وقت لاپرواہی سے کام لیتے ہیں ان کی ایڑیاں خشک رہ جاتی ہیں، ایسا شخص جو شرعی طہارت کی تکمیل کا خیال نہیں رکھتا تو اس کے اِن اعضاء کو مبتلائے عذاب کیا جائے گا جو وُضوء کرتے وقت خشک رہ جاتے ہیں۔

اَحکام الحدیث: ❶ اَعضاء وُضوء کو اچھی طرح دھونے کا اہتمام کرنا۔

❷ وُضوء کے دوران اَعضاء وُضوء کے بعض حصوں کو دھوئے بغیر چھوڑ دینے پر وعید۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 وُضوء کے دوران پاؤں کو دھونا واجب ہے۔ اِس سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے جو وُضوء کے دوران پاؤں پر مسح کرنے کے قائل ہیں جیسا کہ شیعہ حضرات کا عمل ہے۔ یاد رہے! کہ وُضوء کے دوران پاؤں کے غسل کے وجوب پر پوری اُمت کا اِجماع ہے۔

حدیث: 4

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ فِیْ اَنْفِهٖ مَاءً ثُمَّ لِیَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ وَاِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْیَغْسِلْ یَدَیْهِ قَبْلَ اَنْ یُدْخِلَهُمَا فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ"

وَ فِیْ لَفْظٍ لِمُسْلِمٍ: "فَلْیَسْتَنْشِقْ بِمَنْخَرَیْهِ مِنَ الْمَآءِ" وَفِیْ لَفْظٍ: "مَنْ تَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْشِقْ"۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء، باب الاستجمار وترا۔
رواہ مسلم: کتاب الطهارة، باب الایتار فی الاستنثار والاستجمار۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "جب تُم میں سے کوئی ایک وُضوء کرے تو وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر اسے چھینک دے اور جو کوئی مٹی کے ڈھیلے استنجاء کے دوران اِستعمال کرے تو وہ طاق اِستعمال کرے اور جب تمہارا کوئی خود اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ برتن میں اپنے ہاتھ ڈالنے سے پہلے انہیں تین مرتبہ دھوئے کیونکہ تُم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری" مُسلم کے الفاظ یہ ہیں "وہ اپنے نتھنوں کے ذریعے ناک میں پانی چڑھائے" ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں "جو وُضوء کرے وہ ناک میں پانی چڑھائے"۔ (بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿تَوَضَّأَ﴾ اس نے وُضوء کیا۔ ❷ ﴿اَنْفًا﴾ ناک۔ ❸ ﴿لِیَسْتَنْثِرْ﴾ چاہئے کہ وہ ناک سے پانی نکالے یعنی جھاڑے" ❹ ﴿اِسْتَجْمَرَ﴾ اس نے مٹی کے ڈھیلے استعمال کئے۔ ❺ ﴿فَلْیُوْتِرْ﴾ چاہئے کہ وہ طاق اِستعمال کرے۔ ❻ ﴿اِسْتَیْقَظَ﴾ وہ بیدار ہوا۔ ❼ ﴿اَلْاِنَاءُ﴾ برتن۔ ❽ ﴿بَاتَتْ﴾ اس نے رات گذاری۔ ❾ ﴿فَلْیَسْتَنْشِقْ﴾ چاہئے کہ وہ ناک میں پانی چڑھائے۔ ❿ ﴿بِمَنْخَرَیْهِ﴾ اپنے دونوں نتھنوں سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث:

یہ حدیث تین نکات پر مشتمل ہے اور ہر نکتے میں ایک خاص حکم پایا جاتا ہے:-

1. جب وُضوء کرنے والا وُضوء کا آغاز کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر اسے نکالے چہرے کے دھونے کے ضمن میں استنشاق و استنثار کا تذکرہ خاص طور پر اس لئے کیا گیا ہے کہ ناک چونکہ چہرے کا حصہ ہے لہٰذا چہرے کو دھوتے ہوئے ظاہری طور پر یہ بھی دُھل جاتا ہے لیکن ناک کے اندرونی حصے کی طہارت کے لئے ضروری تھا کہ اس عمل کا الگ حکم دیا جاتا۔
2. استنجاء کے لئے اگر مٹی کے ڈھیلے اِستعمال کئے جائیں تو کم از کم تین ڈھیلے اِستعمال کئے جائیں۔ اگر تین سے نجاست زائل نہ ہو تو تین سے زیادہ اِستعمال کئے جائیں لیکن ڈھیلے اِستعمال کرنے کے ضمن میں طاق تعداد کو پیش نظر رکھا جائے۔
3. نیند سے بیدار ہونے والا شخص کسی برتن میں ہاتھ ڈالنے یا کسی تر چیز کو چھونے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھولیا کرے۔ گہری نیند میں انسان کے ہاتھ کے ناپاک ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اسے یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ نیند کے دوران اس کا ہاتھ کہاں لگتا رہا لہٰذا نفاست و نظافت کا تقاضہ یہی ہے کہ بیدار ہوتے ہی سب سے پہلے اپنے ہاتھ دھوئے۔ پھر کسی چیز کو ہاتھ لگائے۔

اَحکامُ الحدیث:

1. وُضوء کے دوران چہرہ دھوتے وقت ناک میں پانی داخل کرنا اور پھر اسے باہر نکال پھینکنا جسے حدیث کی اصطلاح میں استنشاق و استنثار کہا جاتا ہے واجبات میں سے ہے۔
2. ناک کے ظاہری حصے کا غسل چہرے کے ضمن میں آجاتا ہے جس کے لئے قرآن حکیم میں یہ حکم ہے۔
   "فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ" "اپنے چہرے دھوؤ"
3. استنجاء کرتے وقت مٹی کے ڈھیلے طاق اِستعمال کرنے چاہئیں۔ طاق کی تعداد کم از کم تین ہو اگر بعض حالات میں تین سے طہارت مکمل نہ ہوتی ہو تو تین سے زائد ڈھیلے اِستعمال کرے لیکن اس ضمن میں طاق ڈھیلے اِستعمال میں لانا سُنت ہے۔
4. نیند سے بیدار ہونے کے بعد ہاتھوں کا دُھونا مستحب ہے ہاتھ دھوئے بغیر انہیں کسی برتن میں داخل کرنا ممنوع ہے۔
5. گہری نیند سے وُضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ لہٰذا نیند سے بیداری کے بعد اگر نماز پڑھنے کا اِرادہ ہو تو از سرِ نو وُضوء کرلیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 5

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ" وَلِمُسْلِمٍ "لَا یَغْتَسِلُ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ" - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء، باب البول فی الماء الدائم۔

رواہ مسلم: کتاب الطھارۃ، باب النھی عن البول فی الماء الراکد

معنی الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تمہارا کوئی فرد کھڑے پانی میں جو جاری نہیں پیشاب نہ کرے پھر اس سے وہ نہاتا بھی ہے۔" مسلم کی روایت میں ہے کہ "تمہارا کوئی فرد ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے اس حال میں کہ وہ جنبی ہو"۔

(بخاری، مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَا یَبُوْلَنَّ﴾ قطعاً پیشاب نہ کرے۔ (اس میں "نون ثقیلہ" تاکید کے لئے ہے۔) ❷ ﴿الدَّائِمِ﴾ ٹھہرا ہوا۔ ❸ ﴿لَا یَجْرِیْ﴾ چلتا نہیں، رواں دواں نہیں۔ ❹ ﴿یَغْتَسِلُ﴾ وہ نہاتا ہے۔ ❺ ﴿جُنُبٌ﴾ جنبی (وہ شخص جو حالت جنابت میں ہو پلید ہو ناپاک ہو)

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے یا جنابت کی صورت میں نہانے سے منع کر دیا ہے۔

وہ مقامات جہاں استعمال کے لئے پانی جمع کیا جاتا ہے مثلاً تالاب، ٹینک، جوہڑ وغیرہ ان مقامات میں پانی ایک جگہ پر ٹھہرا رہتا ہے۔ یہاں بول و براز کرنا یا حالت جنابت میں غسل کرنا شرعاً منع ہے کیونکہ اس سے پانی میں زہریلے جراثیم پیدا ہونے کی بناء پر خطرناک بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

اس سے کہیں یہ مفہوم اخذ نہ کر لیا جائے کہ رواں دواں پانی میں بول و براز درست ہے۔ اس سے بھی اجتناب کرنا چاہئے نظافت و نفاست کا تقاضہ یہی ہے۔

ایسے مقامات پر جنبی کے لئے غسل کرنے کا احسن طریقہ یہ ہے کہ کسی برتن میں یہاں سے پانی لے اور ایسی جگہ بیٹھ کر غسل کرے جہاں سے استعمال شدہ پانی جمع شدہ پانی میں نہ گرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أحکام الحدیث: ❶ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا شرعاً منع ہے۔

❷ ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی شخص کا ڈبکی یا غوطہ لگا کر نہانا منع ہے البتہ وہاں سے پانی حاصل کر کے ایک طرف بیٹھ کر نہائے۔

❸ جاری پانی میں اگر کسی نے پیشاب کر دیا یا کسی جنبی نے اس میں نہالیا اس سے وہ پانی پلید نہیں ہو گا۔ البتہ ایسا کرنے سے اجتناب کرنا نظافت و نفاست کے اعتبار سے ضروری ہے۔

❹ مسلمان کو ہر ایسے عمل سے اِجتناب کرنا چاہئے جس سے دوسرے مسلمانوں کو تکلیف پہنچے۔

❺ غلاظت کو پھیلانا ناپسندیدہ عمل ہے جس سے ہر مسلمان کو اِجتناب کرنا چاہئے۔

حدیث: 6

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا" وَّلِمُسْلِمٍ "اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ" وَلَهُ فِیْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعًا وَعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الوضؤ باب الماء الذی یغسل به شعر الانسان۔

رواه مسلم: کتاب الطهارة' باب حکم ولوغ الکلب

معنی الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "جب تمہارے کسی فرد کے برتن سے کتا پی لے تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے" مسلم کی روایت میں ہے کہ "پہلی مرتبہ مٹی سے رگڑے" اور مُسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مغفل سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کتا برتن میں منہ ڈال لے تو تُم اسے سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ اسے مٹی سے رگڑو"۔ (بخاری، مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿اِذَا شَرِبَ﴾ جب پیتا ہے۔ ❷ ﴿اَلْكَلْبُ﴾ کتا۔ ❸ ﴿اِنَاءِ﴾ برتن۔ ❹ ﴿فَلْيَغْسِلْهُ﴾ چاہئے کہ وہ اسے دھولے۔ ❺ ﴿اَلتُّرَابُ﴾ مٹی۔ ❻ ﴿وَلَغَ فِی الْاِنَاءِ﴾ اس نے برتن میں منہ ڈالا ❼ ﴿عَفِّرُوْهُ﴾ اسے رگڑو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: کتا ایک قبیح' پلید اور موذی جانور ہے۔ اس کے منہ میں مہلک جراثیم وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں اس لئے نبی کریم ﷺ نے اُمت کو یہ حکم دیا کہ اگر کتا کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو قابلِ اِستعمال بنانے کے لئے سات مرتبہ پانی سے دھوئے اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے رگڑے۔

اس طرح وہ برتن مہلک جراثیم سے پاک ہو جائے گا۔ اور اس کا اِستعمال کسی خطرناک بیماری کا باعث نہیں بنے گا۔ وہ برتن اس نجاست سے پاک ہو جائے گا جو کتے کے منہ ڈالنے کی وجہ سے اس میں پیدا ہو چکی تھی۔

اَحکامُ الحدیث:

1. کتا پلید جانور ہے اور اس کے منہ میں مہلک جراثیم پائے جاتے ہیں لہٰذا اگر وہ کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس وقت تک وہ برتن اِستعمال میں نہ لایا جائے جب تک اسے سات مرتبہ پانی سے دھو نہ لیا جائے جبکہ ایک مرتبہ مٹی سے رگڑا جائے۔ تاکہ جراثیم کا قطعی خاتمہ ہو جائے۔
2. کتے کے برتن میں منہ ڈالنے' اس میں موجود چیز کھانے پینے سے برتن ناپاک ہو جاتا ہے۔ بایں صورت برتن میں موجود کھانے پینے کی چیز کو ضائع کر دیا جائے اور پھر مندرجہ بالا ہدایات کے مطابق برتن کو صاف کیا جائے۔
3. برتن میں کتا اگر منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ پانی سے دھونا واجب ہے۔
4. برتن کو ایک مرتبہ مٹی سے رگڑنا واجب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے مٹی سے رگڑا جائے اور پھر سات مرتبہ دھویا جائے۔
5. امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ برتن کو صاف کرنا مقصود ہے خواہ وہ کسی چیز سے بھی کر دیا جائے مٹی سے رگڑنا کوئی ضروری نہیں اگر مٹی کے متبادل کوئی چیز صفائی کے لئے اِستعمال کر لی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔
6. امام شافعی رحمہ اللہ مٹی کے اِستعمال کو برتن کی صفائی کے لئے ضروری قرار دیتے ہیں کیونکہ حدیث میں صریح نص کا تقاضہ یہ ہے کہ مٹی ہی اِستعمال کی جائے۔
7. میدانِ طب میں جدید تحقیق سے یہ بات منکشف ہو چکی ہے کہ کتے کے منہ میں اِنتہائی مہلک جراثیم پائے جاتے ہیں جن کا صرف پانی سے صاف ہونا ممکن نہیں۔ مٹی میں یہ صلاحیت پائی جاتی ہے کہ اس کے رگڑنے سے ان جراثیم کا قطعی خاتمہ ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 7

عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ' اَنَّهُ رَاٰی عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْهِ مِنْ اِنَائِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ یَمِیْنَهٗ فِی الْوَضُوْءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ' وَیَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ کِلْتَا رِجْلَیْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا وَ قَالَ۔

"مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الوضؤ باب المضمضۃ فی الوضؤ۔

رواہ مسلم: کتاب الطہارۃ' باب صفۃ الوضوء و کمالہ۔

معنی الحدیث: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران سے مروی ہے کہ: اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے پانی منگوایا پھر اپنے اس برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا اور انہیں تین مرتبہ دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈالا- پھر کلی کی' ناک میں پانی چڑھایا اور اسے جھاڑا' پھر اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین مرتبہ دھوئے' پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر اپنے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے۔

پھر فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے میرے اس وُضوء کی طرح وُضوء کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"جس نے میرے اس وُضوء کی طرح وُضوء کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی اور ان دو رکعتوں میں اپنے دل سے کوئی بات نہ کی اللہ نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔- (بخاری' مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿وَضُوْءٍ﴾ واؤ پر اگر زبر ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے وہ پانی جس سے وُضوء کیا جائے- واؤ پر اگر پیش ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے شرعی حکم کے مطابق ہاتھ' منہ' پاؤں دُھونا' وُضوء' وَضَاءَۃٌ سے ہے اس کا مطلب ہے حسن' نظافت نماز کے لئے مذکورہ اعضاء کے دھونے کا نام وُضوء اس لئے رکھا گیا کہ اس سے نظافت اور پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ ❷ ﴿اَفْرَغَ﴾ اس نے انڈیلا: الٹایا۔ ❸ ﴿فَغَسَلَهُمَا﴾ ان دونوں کو دھویا۔ ❹ ﴿ثَلَاثَ مَرَّاتٍ﴾ تین مرتبہ۔ ❺ ﴿تَمَضْمَضَ﴾ اس نے کلی کی۔ ❻ ﴿اِسْتَنْشَقَ﴾ اس نے ناک میں پانی چڑھایا۔ ❼ ﴿اِسْتَنْثَرَ﴾ اس نے ناک سے پانی جھاڑا۔ ❽ ﴿مِرْفَقَیْنِ﴾ دونوں کہنیاں۔ ❾ ﴿لَا یُحَدِّثُ﴾ وہ بات نہیں کرتا۔ مُراد اس سے یہ ہے کہ دل میں کوئی وسوسہ نہیں لاتا۔ ❿ ﴿نَحْوَ وُضُوْئِیْ﴾ میرے وُضوء کی مانند۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تعلیم و تفہیم کی خاطر عملاً وُضوء کرکے دکھلایا اور بتایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح وُضوء کرتے ہوئے دیکھا ہے- انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی تھا- اس برتن میں ہاتھ نہیں ڈالا بلکہ اپنے ہاتھوں پر پانی انڈیلا اور انہیں تین مرتبہ دھویا- یہاں تک کہ وہ اچھی طرح صاف ہو گئے- اس کے بعد دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور پانی لیا- کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور چھینکا پھر اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے' پھر ایک مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا' پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے-

یہ عمل مکمل کرنے کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اِرشاد فرمایا میں نے بالکل اسی طرح رسول اقدس ﷺ کو وُضوء کرتے ہوئے دیکھا ہے- اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے وُضوء مکمل کرنے کے بعد یہ اِرشاد فرمایا:

"جس نے میرے اس وُضوء کی مانند وُضوء کیا اس کے بعد دو رکعت کامل یکسوئی سے نماز ادا کی اس انداز میں کہ اس کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا نہیں ہوا- تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے کامل وُضوء اور ایسی کامل نماز کے بدلے اس کے سارے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے-

اَحکامُ الحدیث: 1 وُضوء کرتے وقت برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے انہیں دُھونا مشروع ہے-

2 وُضوء کرتے وقت دائیں اعضاء کو پہلے دھونا سُنت ہے-

3 بالترتیب کلی کرنا' ناک میں پانی چڑھانا' اور پھر اسے چھینکنا مشروع ہے ہر عمل تین مرتبہ دُہرانا مسنون ہے-

4 چہرے کو تین مرتبہ دھونا مسنون ہے- چہرے کا اطلاق لمبائی میں پیشانی کے بالوں کی جڑوں سے لے کر تھوڑی تک اور چوڑائی میں ایک کان سے لے کر دوسرے کان تک ہوتا ہے-

5 دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دُھونا مسنون ہے-

6 ایک مرتبہ سر کا مسح کرنا واجبات وُضوء میں سے ہے- مسح اس طرح کیا جاتا ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کے شروع یعنی پیشانی سے آغاز کیا جائے اور سر کے پیچھے بالوں کی اِنتہا تک انہیں لے جایا جائے اور پھر دونوں ہاتھوں کو پیشانی تک لایا جائے-

7 نماز کے لئے وُضوء شرط ہے بغیر وُضوء کے نماز نہیں ہوتی-

8 کامل وُضوء گناہوں کی تلافی کا سبب بنتا ہے-

9 نماز کے دوران اخلاص' یکسوئی' کامل توجہ اور وسوسوں سے دل کو محفوظ رکھنا نماز کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضا کا باعث بنتا ہے۔

10 وُضوء کرنے سے چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں کبیرہ گناہوں کے لئے توبہ کرنا ضروری ہے۔

حدیث: 8

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

شَهِدْتُّ عَمْرَو بْنَ اَبِي الْحَسَنِ سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُّضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ لَهُمْ وُضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكْفَأَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غُرُفَاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي التَّوْرِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ بِهِمَا رَاْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ" وَفِيْ رِوَايَةٍ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَهٗ مَاءً فِيْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ" "التَّوْرُ شِبْهُ الطَّسْتِ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الوضؤ باب مسح الرأس مرۃ۔

رواہ مسلم: کتاب الطہارۃ، باب وضوء النبی ﷺ۔

معنی الحدیث: عمرو بن یحییٰ مازنی نے اپنے باپ سے روایت کی اس نے کہا کہ میں عمرو بن ابی الحسن کے پاس حاضر ہوا اس نے عبداللہ بن زید سے نبی کریم ﷺ کے وُضوء کے بارے میں سوال کیا۔ اس نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اس کے سامنے نبی کریم ﷺ کے وُضوء کی مانند وُضوء کیا: اس طرح کہ پیالے سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا، اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا ہاتھ پیالے میں داخل کیا، پھر تین چلوؤں کے ساتھ الگ الگ تین مرتبہ کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور چھنکا، پھر اپنا ہاتھ پیالے میں ڈالا تو اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھ داخل کئے اور انہیں دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا، پھر اپنے ہاتھ داخل کئے اور ان سے اپنے سر کا مسح کیا، اس طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک مرتبہ آگے لائے اور پیچھے لے گئے، پھر اپنے دونوں پاؤں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھوئے۔

ایک روایت میں ہے اپنے سر کے اگلے حصے سے شروع کیا اور انہیں سر کے پیچھے اپنی گدی تک لے گئے پھر انہیں لوٹایا یہاں تک کہ اس جگہ پر واپس لے آئے۔ جہاں سے شروع کیا تھا۔

ایک روایت میں ہے۔ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہم نے آپ کی خدمت میں تانبے کے پیالے میں پانی پیش کیا۔

پیالہ تھال سے ملتا جلتا تھا:۔ (بخاری، مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿تَوْرٌ مِنْ مَآءٍ﴾ پانی کا پیالہ۔ ❷ ﴿اَكْفَأَ عَلٰى يَدَيْهِ﴾ اس نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ ❸ ﴿صُفْرٌ﴾ تانبہ۔ ❹ ﴿قَفَاهُ﴾ گدی۔ سر کا پچھلا حصہ۔
❺ ﴿مَسَحَ رَأْسَهُ﴾ اس نے اپنے سر کا مسح کیا۔

مفہومُ الحدیث: اس حدیث میں بھی نبی کریم رسول اللہ ﷺ کے وُضوء کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ لیکن اس میں وُضوء کے حوالے سے چند مزید وضاحتیں ملتی ہیں جن کا تذکرہ پہلی حدیث میں نہیں تھا اور اس حدیث میں درج ذیل اَحکام بیان کئے گئے ہیں۔

اَحکامُ الحدیث: 1 اس حدیث میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانے کا عمل تین مرتبہ کیا جائے اور تینوں مرتبہ الگ الگ تین چلوؤں سے پانی لیا جائے۔

2 اس حدیث میں ذکر ہے کہ اپنا ایک ہاتھ پانی میں داخل کیا اور اس سے اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا یہ مُسلم کی روایت ہے اور بخاری میں بھی اس کا تذکرہ ہے علامہ نووی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایسا کرنا سُنت ہے۔ جبکہ جمہور کے نزدیک آسان طریقہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ دھونا ہے۔

3 سابقہ حدیث میں "ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ" کے الفاظ مذکور تھے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ سر کے کچھ حصے کا مسح کیا: لیکن اس حدیث میں مکمل سر کا مسح کرنے کا حکم ہے۔

4 سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

5 دونوں پاؤں کا دھونا وُضوء کے واجبات میں سے ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 9

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِیْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ وَفِیْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: الوضوء' باب التیمن فی الوضوء والغسل۔

رواہ مسلم: کتاب الطھارۃ' باب التیمن فی الطھور وغیرہ

معنی الحدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کو دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا اپنا جوتا پہننے' کنگھی کرنے' وُضوء کرنے اور اپنے تمام کاموں میں۔

(بخاری' مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿يُعْجِبُهُ﴾ اس کو پسند ہے۔ ❷ ﴿اَلتَّيَمُّنُ﴾ دایاں۔ ❸ ﴿فِیْ تَنَعُّلِهٖ﴾ اپنا جوتا پہننے میں۔ ❹ ﴿تَرَجُّلِهٖ﴾ اپنے سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا۔ ❺ ﴿وَفِیْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ﴾ اور اپنے تمام کاموں میں۔ ❻ ﴿وَطُهُوْرِهٖ﴾ اور اپنے وُضوء یا غسل میں۔

مفہوم الحدیث: اس 'حدیث میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ عادات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: کہ آپ جوتا پہنتے وقت دایاں پاؤں پہلے پہنتے' سر یا داڑھی میں کنگھی کرتے وقت دائیں طرف سے آغاز کرتے اسی طرح قمیص پہنتے وقت' سوتے وقت' کھاتے پیتے وقت دائیں طرف سے آغاز کیا کرتے تھے۔

پاکیزہ اُمور کو سرانجام دیتے وقت دائیں طرف سے آغاز کرنا چاہئے جبکہ غیرپاکیزہ اُمور کو بائیں ہاتھ پاؤں سے سرانجام دینا مستحب ہے۔ مثلاً استنجاء وغیرہ بائیں ہاتھ سے کیا جائے۔ اسی طرح ناک وغیرہ بائیں ہاتھ سے صاف کیا جائے۔

اَحکام الحدیث: ❶ پاکیزہ اُمور کو سرانجام دیتے وقت شرعی' عقلی اور طبی اعتبار سے دائیں ہاتھ کو اِستعمال کرنا افضل ہے۔ جبکہ غیرپاکیزہ اُمور کو بائیں سے سرانجام دینا مستحب ہے۔

❷ ناپاک کاموں کو سرانجام دیتے وقت بائیں کا اِستعمال شرعی اور عقلی اعتبار سے مستحب ہے۔

❸ شریعت لوگوں کو تہذیب سکھلانے اور نقصان دہ کاموں سے بچانے کے لئے نازل کی گئی ہے۔

❹ وُضوء میں دائیں اعضاء کو پہلے دھونا افضل ہے۔ اور یہی سنت طریقہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 10

عَنْ نُعَیْمِ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

"اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ فَلْیَفْعَلْ۔

وَ فِیْ لَفْظٍ اٰخَرَ: رَئَیْتُ أَبَاهُرَیْرَةَ یَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ حَتّٰی کَادَ یَبْلُغُ الْمَنْكِبَیْنِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ حَتّٰی رَفَعَ إِلَی السَّاقَیْنِ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "اِنَ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ وَتَحْجِیْلَهٗ فَلْیَفْعَلْ:

وَفِیْ لَفْظٍ لِّمُسْلِمٍ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء' باب فضل الوضوء۔

راوہ مسلم: کتاب الطھارۃ' باب استحباب اطالۃ الغرۃ والتحجیل والوضوء

معنی الحدیث: حضرت نعیم مجمر حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اِرشاد فرمایا:

"یقیناً میری اُمت کو قیامت کے دِن اِس حالت میں بلایا جائے گا کہ ان کے ہاتھ 'پاؤں اور چہرے وُضوء کے اثرات کی وجہ سے چمکتے ہوں گے لہٰذا تُم میں سے جو کوئی اپنی چمک کو لمبا کرنا چاہے تو وہ ایسا کرلے۔"

دوسری روایت میں یہ مذکور ہے: میں نے دیکھا کہ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ وُضوء کر رہے ہیں تو آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ کندھوں تک پہنچ جائیں۔ پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے یہاں تک کہ دونوں پنڈلیوں تک لے گئے۔ پھر فرمایا:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے ہیں:

"یقیناً میری اُمت کو قیامت کے دِن اس حال میں بلایا جائے گا کہ ان کے ہاتھ 'پاؤں اور چہرے وُضوء کے اثرات کی وجہ سے چمکتے ہوں گے تُم میں سے جو یہ طاقت رکھتا ہے کہ وہ اپنی چمک دمک کو لمبا کرے تو اُسے ایسا کرلینا چاہیئے۔"

اور مُسلم میں یہ الفاظ ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں نے اپنے خلیل ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں۔ مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وُضوء پہنچے گا۔"۔(بخاری، مُسلم)

مُفردَاتُ الحَدیث: ❶ ﴿یُدْعَوْنَ﴾ انہیں بلایا جائے گا۔ ❷ ﴿غُرًّا﴾ چمک، دمک، وہ سفیدی جو گھوڑے کی پیشانی پر ہوتی ہے اس کا اطلاق اہل جنت کے چہروں کے نور پر ہوتا ہے۔ جو وُضوء کی وجہ سے قیامت کے دِن پیدا ہو گا۔ ❸ ﴿مُحَجَّلِیْنَ﴾ "تَحْجِیْل" اس سفیدی کو کہتے ہیں جو گھوڑے کے چاروں پاؤں میں ہوتی ہے۔ اور اس سے مُراد وہ نور ہے جو وُضوء کی برکت سے اہل جنت کے اعضاء پر دِکھائی دے گا۔ ❹ ﴿آثَارَ﴾ اثر کی جمع ہے نشانی کو کہتے ہیں۔ ❺ ﴿اَلْحِلْیَۃُ﴾ زیور۔ ❻ ﴿یُطِیْلُ﴾ وہ لمبا کرتا ہے۔

مفہُومُ الحدیث: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو یہ خوشخبری دی ہے کہ قیامت کے دِن آپ کی اُمت دوسری اُمتوں سے ممتاز دیکھائی دے گی ان کے ہاتھ، پاؤں، چہرے چمکتے دمکتے ہوں گے۔ اور یہ خوشنما منظر اس عبادت کی وجہ سے نصیب ہو گا جو وہ وُضوء کی صورت میں بار بار دُھراتے رہے۔ اس لئے کہ اس نظافت و پاکیزگی سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔ اجر و ثواب میسر آئے اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن وُضوء کے بدلے ان اعضاء میں نور پیدا کر دیں گے جو عبادت کے لئے بار بار پانی سے دھوئے جاتے رہے۔ جس کو ہم شرعی اصطلاح میں وُضوء کہتے ہیں۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ وُضوء ایک عبادت ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں اسی لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ وُضوء کرنے والوں کو قیامت کے دِن اس صورت میں انعام عطا کریں گے کہ ان کے ہاتھ، پاؤں اور چہرے چمکتے ہوں گے جس سے وہ تمام اُمتوں میں ممتاز دیکھائی دیں گے۔

❷ وُضوء کی دوسری برکت یہ ہو گی کہ قیامت کے دِن یہ محبوب عمل کرنے والوں کو عزت و تکریم کے ساتھ بلایا جائے گا۔

❸ وُضوء کرتے وقت حدبندی سے تجاوز کرتے ہوئے اعضاء کو دھونا شرعاً جائز ہے۔ بلکہ دھونے میں طوالت اختیار کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

❹ وُضوء کرنے سے دنیا و آخرت میں برکات حاصل ہوں گی۔

❺ وُضوء کرنے سے دنیا میں بھی چہرے میں چمک اور کشش پیدا ہوتی ہے اور آخرت میں بھی چہرے اور دیگر اعضاء وُضوء سے منور ہوں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 2

بیت الخلا میں داخل ہونے اور استنجاء کرنے کا بیان

حدیث: 11

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ قَالَ:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء، باب مایقول عند الخلاء۔

رواہ مسلم: کتاب الحیض، باب مایقول اذا دخول الخلاء۔

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتے:

"الٰہی میں تیرے حضور پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جننیوں سے۔"۔(بخاری، مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿الخُبُثُ﴾ خاء اور باء پر پیش یہ خبیث کی جمع ہے۔اور "الخَبَائث" الخبیثة کی جمع ہے۔ اس سے مُراد شیاطین ہیں خواہ وہ نر ہوں یا مادہ۔ ❷ ﴿اِذَا دَخَلَ الخَلاءَ﴾ اس سے مُراد یہ ہے کہ جب آپ بیت الخلاء میں داخل ہونے کا اِرادہ کرتے۔اِمام بخاری نے اپنی کتاب ادب المفرد میں یہ الفاظِ ذکر کئے ہیں:اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ الْخَلاَء اس روایت سے مفہوم واضح ہوگیا کہ جب آپ بیت الخلاء میں داخل ہونے کا اِرادہ کرتے۔ ❸ ﴿الخَلاَءُ﴾ الخلاء سے مُراد وہ جگہ جو قضائے حاجت کے لئے تیار کی گئی ہو۔

مفہوم الحدیث: اس حدیث میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قضائے حاجت کے وقت عادت مبارکہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:چونکہ آپ اکثر و بیشتر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے طلبگار رہتے۔ لہٰذا قضائے حاجت کے وقت بھی شیاطین کے شر سے حفاظت کی دُعا مانگتے' اس سے یہ معلوم ہوا کہ ایسے مواقع پر جہاں نجاست کی آمیزش ہوتی ہے شیاطین کی جانب سے شرارت کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں لہٰذا اُمت کو یہ تعلیم دی گئی کہ قضائے حاجت کا جب کوئی اِرادہ کرے تو "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" پڑھ لیا کرے: اس دُعا کے اثر سے شیاطین میں شر پہنچانے کی صلاحیت سلب ہو جاتی ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کا زندگی بھر یہ معمول رہا تو اُمت کے ہر فرد کو تو اور زیادہ اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔

اَحکام الحدیث: ❶ بیت الخلاء میں داخل ہونے کا اِرادہ کرنے والے کے لئے "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ" کا پڑھنا سُنت ہے۔ تاکہ وہ ان شیاطین سے محفوظ رہے جو اس کی نماز خراب کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔

❷ شیاطین کی جانب سے ایذاء رسانی کی ایک صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ قضائے حاجت کرنے والے کی طبیعت میں تساہل پیدا کر دیتے ہیں تاکہ وہ اچھی طرح پاکیزگی اختیار نہ کر سکے۔ ظاہر بات ہے کہ اگر نجاست باقی رہی تو وُضوء نہیں ہو گا اور اگر وُضوء نہ ہوا تو نماز نہ ہو گی۔

❸ نجاست سے اپنے آپ کو پاک رکھنا ہر مسلمان کے لئے واجب ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ جو پیشاب کرتے وقت چھینٹوں سے بچاؤ کی تدبیر اختیار نہیں کرتا وہ قبر کے عذاب میں مبتلا ہو گا۔

حدیث: 12

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اِذَا اَتَيْتُمُ الغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا "وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا" قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ "فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ نَحْوَالْكَعْبَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الصلوۃ' باب قبلة اهل المدينة واهل الشام۔

رواہ مسلم: کتاب الطهارة' باب الاستطابة۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جب تُم قضائے حاجت کے لئے آؤ تو بول و براز کرتے وقت نہ قبلے کی طرف مُنہ کرو اور نہ ہی پیٹھ البتہ مشرق یا مغرب کی طرف رُخ کرو" ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام آئے تو وہاں ہم نے بیت الخلا دیکھے کہ وہ کعبہ رُخ بنائے گئے ہیں' تو ہم قبلہ کی طرف سے مُنہ پھیر لیتے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دُعا کرتے-- (بخاری مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿اَلْغَائِطُ﴾ قضائے حاجت کے لئے مخصوص کی گئی جگہ- ❷ ﴿فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ﴾ بول و براز کرتے وقت قبلے کی طرف مُنہ نہ کرو- ❸ ﴿وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا﴾ اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کرو- ❹ ﴿اَلْمَرَاحِيْضَ﴾ مِرْحَاض کی جمع ہے- ٹائلٹ کو کہتے ہیں- ❺ ﴿شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوْا﴾ مشرق کی طرف مُنہ کرو یا مغرب کی طرف-

مفہومُ الحدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کے آداب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ بول و براز کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ مُنہ کیا جائے اور نہ ہی پیٹھ اس لئے کہ قبلہ تعظیم و تکریم کی جگہ ہے' نماز پڑھتے وقت اس کی طرف رُخ کیا جاتا ہے- لہٰذا ادب و احترام کا تقاضا یہ ہے کہ بول و براز کرتے وقت اس کی طرف نہ رُخ کیا جائے اور نہ ہی پیٹھ کی جائے- البتہ مشرق و مغرب کی طرف رُخ کیا جائے لیکن اس صورت میں کہ مشرق و مغرب میں قبلہ واقع نہ ہو جیسا کہ اہل مدینہ کے لئے قبلہ شمالاً جنوباً پڑتا تھا- اس لئے آپ نے مدینے میں رہنے والوں کو بول و براز کرتے وقت مشرق و مغرب کی جانب رُخ کرنے کا حکم دیا-

اَحکامُ الحدیث: ❶ قضائے حاجت کے وقت قبلہ رُخ ہو کر بیٹھنا یا اس کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنا منع ہے-

❷ قضائے حاجت کی صورت میں قبلہ سے انحراف کا حکم ہے-

❸ شریعت کے احکامات اور منہیات کا اطلاق بالعموم پوری اُمت پر ہوتا ہے البتہ بعض حالات میں احکامات کا اطلاق مخصوص ہوتا ہے جیسا کہ اہل مدینہ کے لئے مشرق و مغرب کی طرف رُخ کرنے کا حکم ہے- چونکہ ان کے لئے قبلہ شمالاً جنوباً واقع ہے-

اصل مدعا اور مقصود یہ ہے کہ قضائے حاجت کی صورت میں ادب و احترام کا تقاضا یہ ہے کہ قبلہ کی طرف نہ مُنہ ہو اور نہ ہی پیٹھ: تشریق و تغریب یا تشمیل و تجنیب کا تعین قبلے کی بنیاد پر ہو گا-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 13

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

رَقِیْتُ یَوْمًا عَلٰی بَیْتِ حَفْصَةَ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْکَعْبَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاری: کتاب الوضوء، باب التبرز فی البیوت۔

رواه مسلم: کتاب الطهارة، باب الاستطابة۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ میں ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر چڑھا میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ شام کی طرف منہ کئے اور کعبہ کی جانب پیٹھ کئے قضائے حاجت کر رہے ہیں۔۔(بخاری، مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿رَقِیْتُ﴾ میں چڑھا۔ ❷ ﴿مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ﴾ سرزمین شام کی طرف رُخ کرکے۔ ❸ ﴿مُسْتَدْبِرَ الْکَعْبَةِ﴾ کعبہ کی جانب پیٹھ کئے ہوئے۔

مفہوم الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں ایک روز اپنی بہن ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر آیا اور مکان کی چھت پر چڑھ گیا میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ سرزمین شام کی طرف منہ کئے اور کعبہ کی جانب پیٹھ کئے ہوئے قضائے حاجت کر رہے تھے۔

قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنا یا پیٹھ کرکے بیٹھنے' کے سلسلے میں اختلاف ہے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ 'مجاہد' امام نخعی' اور امام ثوری تو قضائے حاجت کرتے وقت قبلے کی جانب منہ یا پیٹھ کرنے کو قطعی طور پر حرام قرار دیتے ہیں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ 'ربیعہ' داؤد ظاہری حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہوئے قضائے حاجت کے وقت استقبال و استدبار قبلہ کو جائز قرار دیتے ہیں۔

امام مالک' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' امام شعبی اور اسحاق کھلی فضاء میں قضائے حاجت کے وقت استقبال و اِستِدبارِ قبلہ کو حرام قرار دیتے ہیں البتہ اگر قضائے حاجت کسی بلڈنگ میں ہو تو قبلہ رُخ ہو کر یا قبلہ کی جانب پیٹھ پھیر کر بیٹھنا جائز ہے۔

سابقہ دونوں حدیثوں میں یہ ایک بہترین تطبیق ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکَامُ الحَدیث: ① عمارت کے اندر قضائے حاجت کرتے وقت استدبار کعبہ میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں لیکن ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے احتراز بہتر ہے۔

② قضائے حاجت کرتے وقت بیت المقدس کی جانب رُخ کر کے بیٹھنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

حدیث: 14

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ نَّحْوِيْ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَّعَنَزَةً فَيَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ" اَلْعَنَزَةُ: اَلْحَرْبَةُ الصَّغِيْرَةُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الوضوء' باب حمل العنزة مع الماء في الاستنجاء۔

رواه مسلم: كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالماء من التبرز۔

مَعنَی الحَدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو میں اور میرے جیسا ایک دوسرا لڑکا پانی کا برتن اور چھوٹی برچھی اُٹھائے ہوئے ہوتے آپ پانی سے استنجاء کرتے: اَلْعَنَزَةُ سے مُراد چھوٹی برچھی یا چھوٹا نیزہ ہے۔ -(بخاری' مُسلم)

مُفرداتُ الحَدیث: ① ﴿اَلْخَلَاءَ﴾ بیت الخلاء۔ ② ﴿أَحْمِلُ﴾ میں اُٹھاتا۔ ③ ﴿اِدَاوَةً﴾ برتن۔ ④ ﴿عَنَزَةً﴾ چھوٹی برچھی۔

مفہُومُ الحَدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو میں اور مجھ جیسا ایک اور نوجوان پانی اور پردے کا اہتمام کرتے استنجاء کے لئے پانی کا برتن اور پردہ تاننے کے لئے برچھی سے کام لیا جاتا۔

اَحکَامُ الحَدیث: ① استنجاء کرنے کے لئے پانی پر انحصار کرنا جائز ہے اگر کوئی مٹی کے ڈھیلے اور پانی استنجاء کے لئے دونوں اکٹھے اِستعمال کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ایسا کرنے سے بہتر صفائی کی صورت پیدا ہوتی ہے لیکن اگر کوئی صرف پانی پر ہی اکتفاء کرنا چاہے تو جائز ہے اصل مقصد کامل صفائی ہے' خواہ وہ پانی سے ہو یا ڈھیلوں سے یا دونوں سے۔

② ہر مسلمان کو قضائے حاجت کرنے سے پہلے طہارت کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 قضائے حاجت کرتے وقت پردے کا اہتمام کرنا بھی ضروری ہے تاکہ کوئی اسے برہنہ حالت میں دیکھ نہ سکے۔ عمداً کسی کو برہنہ دیکھنا حرام ہے۔

4 چھوٹے بچوں سے ایسے مواقع پر پانی اور پردے کا اہتمام کرنے کے لئے خدمت لینا جائز ہے۔

5 لفظ غلام کا اطلاق بالغ آدمی پر مجازاً ہو سکتا ہے۔

حدیث: 15

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا يُمْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُوْلُ وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء، باب النہی عن الاستنجاء بالیمین۔

رواہ مسلم: کتاب الطہارۃ، باب النہی عن الاستنجاء بالیمین۔

معنی الحدیث: ابو قتادہ حارث بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سے کوئی پیشاب کرتے وقت اپنے دائیں ہاتھ سے اپنا ذکر نہ پکڑے۔ نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ ہی پانی پیتے وقت برتن میں سانس لے۔ (بخاری، مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَا يُمْسِكَنَّ﴾ ہرگز نہ پکڑے۔ ❷ ﴿وَهُوَ يَبُوْلُ﴾ اس حال میں کہ وہ پیشاب کرتا ہے۔ ❸ ﴿وَلَا يَتَنَفَّسْ﴾ اور نہ سانس لے۔ ❹ ﴿الْإِنَاءُ﴾ برتن۔

مفہوم الحدیث: تہذیب و تمدن اور آداب و اخلاق کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس حدیث میں رسول اقدس ﷺ نے اُمت کو تین قیمتی نصیحتیں کی ہیں۔

پہلی نصیحت یہ ہے کہ کوئی شخص پیشاب کرتے وقت اپنا آلہ تناسل دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔

دوسری نصیحت یہ ہے کہ بول و براز کے بعد صفائی اپنے دائیں ہاتھ سے نہ کرے۔ کیونکہ دایاں ہاتھ پاکیزہ اُمور کے سرانجام دینے کے لئے اِستعمال ہونا چاہئے۔

تیسری نصیحت اُمت کے نام یہ ہے پانی یا کوئی بھی مشروب پینے کے دوران برتن میں سانس نہ لے یہ عمل صحت کے لئے مضر ثابت ہو سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو ہر اچھا بہتر اور مفید کام کرنے کی تلقین کی اور نقصان دہ کاموں سے اِجتناب کرنے کا حکم دیا۔

اَحکام الحدیث: ❶ پیشاب کرتے وقت آلہ تناسل کو دائیں ہاتھ سے چھونا یا پکڑنا منع ہے۔

❷ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا منع ہے۔

❸ مشروب پیتے وقت برتن میں سانس لینا منع ہے۔

❹ گندگی کو چھونے سے اِجتناب کیا جائے ہاں البتہ اگر اضطراری صورت ہو تو گندگی کا ازالہ بائیں ہاتھ سے کیا جائے۔

❺ اس حدیث میں دائیں ہاتھ کی بائیں ہاتھ پر فضیلت واضح ہوتی ہے۔

❻ نظافت' صفائی' پاکیزگی کا ہر صورت میں خیال رکھا جائے بالخصوص ماکولات و مشروبات میں کیونکہ ان میں نجاست کی آمیزش سے صحت کا نقصان ہوتا ہے۔

❼ اِسلامی شریعت کا یہ کمال ہے کہ اس میں ہر مفید کام کے کرنے کا اور ہر نقصان دہ کام سے اِجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حدیث: 16

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ:

"اِنَّھُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ"

فَاَخَذَ جَرِیْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّھَا نِصْفَیْنِ فَغَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّہٗ یُخَفَّفُ عَنْھُمَا مَالَمْ یَیْبَسَا" - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء' باب من ابواب ماجاء فی غسل البول۔

رواہ مسلم: کتاب الطھارۃ' باب الدلیل علی نجاسۃ البول۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے تو آپ نے اِرشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے۔ دونوں کو کسی بڑے جرم میں عذاب نہیں دیا جارہا: ان میں سے ایک پیشاب کرتے ہوئے اس کے چھینٹوں سے بچتا نہیں تھا اور دوسرا چغل خور تھا آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے ایک تر و تازہ ٹہنی لی اسے دو حصوں میں چیرا اور ہر دو قبر پر ایک ایک ٹہنی گاڑ دی۔"
صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ آپ نے فرمایا ہو سکتا ہے جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے۔" (بخاری، مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ نبی ﷺ گزرے۔ ❷ ﴿قَبْرَيْنِ﴾ دو قبریں۔ ❸ ﴿إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ﴾ بلاشبہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ ❹ ﴿وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ﴾ کسی بڑے جرم کی پاداش میں عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ❺ ﴿لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ﴾ پیشاب کے چھینٹوں سے بچتا نہیں۔ ❻ ﴿يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ﴾ چغل خوری کرتا پھرتا ہے۔ ❼ ﴿جَرِيْدَةً﴾ کھجور کی ٹہنی۔ ❽ ﴿رَطْبَةً﴾ تر و تازہ۔ ❾ ﴿غَرَزَ﴾ گاڑ دیا۔ ❿ ﴿فَشَقَّهُمَا﴾ دونوں کو چیرا۔ ⓫ ﴿مَا لَمْ يَيْبَسَا﴾ جب تک دونوں خشک نہ ہوں۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ اپنے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تشریف لے جا رہے تھے آپ کا گزر قبرستان کے پاس سے ہوا آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے معلوم ہوا کہ دو قبر والے عذاب میں مبتلا ہیں تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا۔ کہ ان دونوں کو کسی بڑے گناہ کی پاداش میں عذاب نہیں ہو رہا بلکہ ان میں سے ایک پیشاب کرتے وقت اس کے چھینٹوں سے بچنے کا کوئی اہتمام نہیں کیا کرتا تھا۔ جس سے اس کے کپڑے اور جسم کے بعض حصے پلید ہو جایا کرتے تھے۔

اور دوسرا لگائی بجھائی میں بڑا تیز تھا۔ ایسا خطرناک چغل خور کہ دیکھتے ہی دیکھتے رشتہ داروں اور دوستوں کے درمیان چغل خوری کا حربہ اِستعمال کرتے ہوئے لڑائی، جھگڑا اور عداوت پیدا کر دیتا۔

نبی کریم ﷺ نے شفقت کا دلفریب انداز اختیار کرتے ہوئے کھجور کی ایک سبز ٹہنی لی اسے دو حصوں میں تقسیم کیا دونوں قبروں پر ایک ایک گاڑ دی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول ﷺ آپ نے یہ عمل کیوں کیا، چھڑی قبر پر گاڑنے سے کیا فائدہ ہو گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہو سکتا ہے کہ ان کے خشک ہونے تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

احکام الحدیث: ❶ اس حدیث سے عذاب قبر کا ثبوت ملتا ہے۔ اور یہ عذاب اسی قبر میں ہے جو زمین میں کھودی جاتی ہے۔

❷ پیشاب کرتے وقت اس کے چھینٹوں سے بچاؤ کا اہتمام ضروری ہے۔

❸ چغل خوری حرام ہے یہ عذاب قبر کا سبب بنتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4 نبی کریم ﷺ اپنی اُمت کے لئے سراپا رحمت ہیں اور اُمت کے ہر فرد کو شر سے بچانے کے لئے کوشاں ہیں۔

5 گناہوں اور عیبوں پر پردہ ڈالا جائے اسی لئے نبی کریم ﷺ نے دو قبر والوں کے نام نہیں لئے انہیں صیغہ راز میں رکھا۔

www.KitaboSunnat.com

6 پیشاب کے چھینٹے اور چغل خوری بظاہر اتنے بڑے جرم دیکھائی نہیں دیتے لیکن پہلے جرم سے غلاظت اور دوسرے سے باہمی نفرت پھیلتی ہے۔ اس لئے ان دونوں جرائم سے اِجتناب از بس ضروری ہے۔

7 نبی کریم ﷺ کو بعض اوقات کشف کے ذریعے پوشیدہ امور سے آگاہ کر دیا جاتا تھا۔

8 اس حدیث سے قبروں پر پھول وغیرہ ڈالنے کا کوئی جواز نہیں نکلتا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 3

مسواک

حدیث: 17

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الجمعة' باب السواك يوم الجمعة۔

رواه مسلم: کتاب الطهارة' باب السواك۔

مَعْنَى الْحَدِيْث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی اُمت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت پر وضوء کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيْث: ❶ ﴿لَوْلَا﴾ اگر نہ یہ حرف پہلے کے وجود کی بنا پر دوسرے کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ ❷ ﴿أَنْ أَشُقَّ﴾ کہ میں مشقت ڈالوں۔ ❸ ﴿عَلٰى أُمَّتِيْ﴾ اپنی اُمت پر۔ ❹ ﴿لَأَمَرْتُهُمْ﴾ میں ضرور انہیں حکم دیتا۔ ❺ ﴿بِالسِّوَاكِ﴾ مسواک کا۔ ❻ ﴿مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ﴾ ہر وضوء کے ساتھ۔ ❼ ﴿عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ﴾ ہر نماز کے وقت۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِيْث: اس حدیث میں اُمت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت' شفقت اور ہمدردی کا دلکش منظر سامنے آتا ہے۔ نہایت حکیمانہ انداز میں مسواک کی اہمیت کو اجاگر کردیا گیا: کہ اس کی افادیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے امت کا ہر فرد از خود مسواک کرنے کی عادت کو اپنائے۔

ہر نماز کے وقت وُضوء کرتے ہوئے مسواک کرنے کا حکم اس لئے نہیں دیا کہ اس سے اُمت مشکل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مبتلا ہو جاتی- البتہ انداز بیان ایسا اختیار کیا گیا کہ لوگوں کے سامنے مسواک کی اہمیت و افادیت واضح ہو جائے-

أحکام الحدیث: ❶ مسواک کرنا مستحب ہے-

❷ وُضوء کرتے وقت مسواک کے اِستعمال سے منہ ہر قسم کی ناگوار بو سے پاک ہو جاتا ہے- اور عبادت کے دوران منہ کی پاکیزگی فرشتوں کے قرب اور اللہ کی رضا کا باعث بنتی ہے-

❸ جس نماز کے لئے وضوء میں مسواک اِستعمال کی جائے وہ زیادہ فضیلت والی ہوتی ہے-

❹ مسواک کو فرض اس لئے نہیں کیا گیا تاکہ اُمت مشقت میں مبتلا نہ ہو جائے-

❺ نبی کریم ﷺ اپنی اُمت کے حق میں کمال درجے کے مہربان' شفیق اور ہمدرد تھے-

❻ اسلامی شریعت آسان ہے مشکل نہیں اور نہ اس میں کسی کو اُس کی ہمت سے بڑھ کر تکلیف دی جاتی ہے-

❼ مفاسد کو دور ہٹانا مصالح کو حاصل کرنے سے پہلے ضروری ہے-

حدیث: 18

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ الَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الوضوء' باب السواك-

رواه مسلم: كتاب الطهارة' باب السواك-

معنی الحدیث: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نیند سے بیدار ہوتے تو اپنے منہ میں مسواک ملتے-- (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿إِذَا قَامَ﴾ جب اٹھتے' بیدار ہوتے- ❷ ﴿يَشُوْصُ﴾ رگڑتے' ملتے- ❸ ﴿فَاهُ﴾ اپنا منہ-

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ ہر دم نظافت کا خاص خیال رکھا کرتے تھے- جب آپ رات کو نیند سے بیدار ہوتے تو منہ کی صفائی کے لئے مسواک کا استعمال کیا کرتے تھے- اپنے دانتوں پر مسواک ملتے تاکہ نیند کے اثرات زائل ہو جائیں-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکام الحدیث: ❶ نیند سے بیداری کے بعد مسواک کا استعمال مشروع ہے اس سے منہ میں نظافت پیدا ہوتی ہے۔

❷ مسواک کا استعمال اللہ رب العزت کی رضا اور منہ کی پاکیزگی کا باعث بنتا ہے۔

❸ ہر حالت میں نظافت و نفاست کو اختیار کرنا سنت ہے۔

حدیث: 19

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

دَخَلَ عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُسْنِدَتُهٗ اِلٰى صَدْرِیْ' وَمَعَ عَبْدِالرَّحْمَانِ سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهٖ فَاَبَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ فَاَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَضَمْتُهٗ وَ طَيَّبْتُهٗ ثُمَّ دَفَعْتُهٗ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهٖ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا اَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا اَنْ فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهٗ اَوْاِصْبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ: (فِی الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى:) ثَلَاثًا ثُمَّ قَضٰى عَلَيْهِ۔

وَكَانَتْ تَقُوْلُ: مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ"

وَفِیْ لَفْظٍ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ؟ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب المغازی' باب مرض النبی ﷺ و وفاتہ

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا:

عبدالرحمان بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے پاس آیا میرے سینے کے ساتھ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ عبدالرحمان کے پاس تازہ مسواک تھی جو وہ اپنے دانتوں پر مل رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے اپنی نظر اس کی طرف اٹھائی میں نے مسواک پکڑی اسے چبایا صاف کیا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کی آپ ﷺ نے مسواک کی میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے بہتر انداز میں مسواک کرتے ہوئے نہیں دیکھا رسول اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ مسواک سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ آپ نے اپنا ہاتھ یا انگلی اوپر اٹھائی اور تین مرتبہ یہ جملہ اِرشاد فرمایا۔
(فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى)

پھر آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

حضرت عائشہ فرمایا کرتی تھیں:

"آپ ﷺ نے میری گود اور ٹھوڑی کے درمیان وفات پائی"

ایک روایت میں ہے کہ میں نے دیکھا کہ آپ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں اور میں نے پہچان لیا کہ آپ مسواک پسند کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی کیا میں آپ کے لئے یہ لے لوں؟ تو آپ نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں:

یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مُسلم کی روایت بھی اس کی ہم معنی ہے۔(بخاری و مُسلم)

مُفردَاتُ الحدیث: ❶ ﴿دَخَلَ عَبْدُالرَّحْمَانِ﴾ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔
❷ ﴿صَدْرِيْ﴾ میرا سینہ۔ ❸ ﴿أَنَا مُسْنِدَتُهٗ﴾ میں آپ کی ٹیک بنی ہوئی تھی۔ ❹ ﴿سِوَاكٌ رَطْبٌ﴾ تازہ مسواک۔ ❺ ﴿قَضَمْتُهٗ﴾ میں نے اسے چبایا۔ ❻ ﴿طَيَّبْتُهٗ﴾ میں نے اسے پاک صاف کیا۔ ❼ ﴿دَفَعْتُهٗ﴾ میں نے اسے ادا کیا۔پیش کیا۔ ❽ ﴿اِسْتَنَّ بِهٖ﴾ آپ نے اپنے دانتوں پر ملا۔ ❾ ﴿اِسْتَنَّ اسْتِنَانًا﴾ اس نے مسواک کی۔ ❿ ﴿اِصْبَعُ﴾ انگلی۔ ⓫ ﴿قَضٰى عَلَيْهِ﴾ اللہ کو پیارے ہوئے۔روح پرواز کر گئی۔ ⓬ ﴿بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَ ذَاقِنَتِيْ﴾ میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان۔ ⓭ ﴿يُحِبُّ السِّوَاكَ﴾ آپ مسواک کو پسند کرتے ہیں۔ ⓮ ﴿أَنْ نَعَمْ﴾ کہ ہاں۔

مفہُومُ الحدیث: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک روز میرا بھائی عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ میرے گھر آیا میرے سرتاج نبی کریم ﷺ میرے سینے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے آپ بیماری سے نڈھال تھے اس لئے آپ نے میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ میرے بھائی کے پاس تازہ مسواک تھی جو وہ اپنے دانتوں پر مل رہا تھا نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف غور سے دیکھا میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں میں نے عرض کیا آپ کے لئے اس سے مسواک لے لوں: آپ نے سر کا اشارہ کیا کہ ہاں:

میں نے آپ کی دلی رغبت دیکھتے ہوئے اپنے بھائی سے مسواک لی اسے صاف کیا اپنے دانتوں سے اسے خوب چبایا اچھی طرح نرم کیا اور آپ کے ہاتھ میں پکڑا دی۔ آپ ﷺ نے بہت عمدہ اور بہتر انداز میں مسواک کی اس سے پہلے اتنے اچھے 'بہتر اور عمدہ انداز میں مسواک کرتے ہوئے میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسواک کرنے سے جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو اپنی انگلی یا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر تین مرتبہ یہ فرمایا: اب بس رفیق اعلیٰ کے پاس- تین دفعہ یہ جملہ دہرانے کے بعد ابدی نیند سو گئے- اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اکثر یہ بیان کیا کرتی تھیں کہ رسول کریم ﷺ نے میری گود میں وفات پائی-

اَحکامُ الحدیث: 1 تازہ مسواک سے دانت صاف کئے جائیں-

2 دانتوں پر ملنے کے لئے مسواک کو تیار کیا جائے-

3 کسی دوسرے کی مسواک کو صاف کر کے اِستعمال کرنا جائز ہے-

4 اشارہ گفتگو کے قائم مقام ہوتا ہے- جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک سر سے اثباتی اشارہ فرمایا اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس پر عمل درآمد کر دیا:

5 نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی مسواک کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا-

حدیث: 20

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ بِسِوَاكٍ رَطْبٍ قَالَ: وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: اُعْ اُعْ، وَالسِّوَاكُ فِيْ فِيْهِ! كَاَنَّهُ يَتَهَوَّعُ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء، باب السواك-

رواہ مسلم: کتاب الطهارة، باب السواك-

مَعْنَى الحدیث: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا آپ تازہ مسواک کر رہے تھے- فرمایا: مسواک کی طرف آپ کی زبان پر تھی- اور آپ اُعْ اُعْ کہہ رہے تھے، مسواک آپ کے منہ میں تھی گویا کہ آپ قے کر رہے ہیں-- (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: 1 ﴿اُعْ اُعْ﴾ یہ وہ آواز ہے جو قے کرنے والے کے منہ سے نکلتی ہے- 2 ﴿يَسْتَاكُ﴾ وہ مسواک کرتا ہے- 3 ﴿سِوَاكٌ رَطْبٌ﴾ تر و تازہ مسواک-

مفہومُ الحدیث: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک روز نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا- میں نے بچشم خود یہ منظر دیکھا کہ آپ کے دست مبارک میں تازہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسواک ہے اور آپ ﷺ اسے خوب اچھی طرح اپنے منہ میں مل رہے ہیں۔ مسواک آپ ایسے انداز میں کررہے تھے کہ اس عمل کے دوران آپ کے منہ سے اُغ اُغ کی آواز نکل رہی تھی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آپ قے کر رہے ہیں۔

احکام الحدیث: ❶ تازہ مسواک سے دانتوں اور منہ کی صفائی شرعی اور طبی اعتبار سے زیادہ بہتر ہے۔

❷ مسواک میں مبالغہ آرائی مسنون ہے اس سے منہ کی زیادہ صفائی ہوتی ہے۔

❸ مسواک کو دانتوں کے علاوہ زبان پر پھیرنا بھی مسنون ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 4

موزوں پر مسح

حدیث: 21

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: دَعْهُمَا، فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ، فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الوضوء، باب اذا دخل رجليه وهما طاهرتين۔

رواه مسلم: كتاب الطهارة باب المسح على الخفين۔

معنی الحدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ میں جھکا تاکہ آپ کے موزے اُتاروں آپ نے فرمایا: انہیں چھوڑیئے رہنے دیجئے میں نے پاکیزہ، صاف پاؤں ان میں داخل کئے ہیں۔ تو آپ نے ان دونوں پر مسح کیا۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿فِيْ سَفَرٍ﴾ ایک سفر میں۔ ❷ ﴿أَهْوَيْتُ﴾ میں جھکا۔ ❸ ﴿لِاَنْزِعَ﴾ تاکہ میں اُتاروں۔ ❹ ﴿خُفَّيْهِ﴾ آپ کے دونوں موزے۔ ❺ ﴿دَعْهُمَا﴾ ان دونوں کو چھوڑیئے۔ ❻ ﴿طَاهِرَتَيْنِ﴾ دو پاکیزہ صاف ستھرے۔ ❼ ﴿مَسَحَ﴾ مسح کیا۔

مفہوم الحدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک سفر تھے جب آپ ﷺ وضوء کرنے لگے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے موزے اُتارنے کے لئے جھکے آپ نے یہ منظر دیکھتے ہوئے اِرشاد فرمایا: مغیرہ موزوں کو رہنے دیجئے نہ اتاریئے کیونکہ میں نے وضوء کرکے یہ پہنے تھے۔ اس کے بعد ان پر مسح کرلیا: بعض روایات میں آتا ہے کہ یہ واقعہ غزوہ تبوک میں نماز فجر کے وقت پیش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا-

اَحکامُ الحدیث: ❶ موزوں پر مسح کرنا مسنون ہے بشرطیکہ وہ وضوء کرکے پہنے گئے ہوں-

❷ مسح ایک ہاتھ سے موزے کی بالائی جانب کیا جائے نا کہ نچلی جانب-

❸ علماء، فضلاء، مشائخ اور بزرگوں کی خدمت مستحب عمل ہے-

حدیث: 22

عَنْ حُذَيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَالَ، وَتَوَضَّأَ! وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ مُخْتَصِراً-

رواه البخاري: كتاب الوضوء باب البول قائما وقاعدا

رواه مسلم: كتاب الطهارة باب المسح على الخفين

مَعْنَی الحدیث: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا- آپ نے پیشاب کیا اور وضوء کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا: یہ حدیث اِنتہائی اختصار کے ساتھ بیان کی گئی ہے-

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿فَبَالَ﴾ تو پیشاب کیا- ❷ ﴿تَوَضَّأَ﴾ اس نے وضوء کیا- ❸ ﴿مَسَحَ﴾ اس نے مسح کیا- ❹ ﴿عَلٰی خُفَّيْهِ﴾ اپنے دونوں موزوں پر-

مفہومُ الحدیث: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ایک سفر میں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک سفر تھے وہ اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں- کہ آپ نے ایک جگہ پیشاب کیا اس کے بعد وضوء اور اپنے موزوں پر مسح کیا-

یہ حدیث اِنتہائی اختصار کے ساتھ بیان کی گئی ہے یہ حدیث بخاری مسلم میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اسطرح بیان کی گئی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ قوم کی ایک کوڑا کرکٹ کی جگہ تشریف لائے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں پیچھے ہٹ گیا آپ نے فرمایا قریب ہو جا- میں آپ کے قریب ہو کر آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے وضو کیا- دونوں موزوں پر مسح کیا-

17885

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: ❶ وضوء کے وقت موزوں پر مسح کرنا جائز ہے بشرطیکہ موزے پہلے وضوء کرکے پہنے گئے ہوں۔

❷ مسافر تین دن تین راتیں موزوں پر مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات بشرطیکہ اس دوران غسل واجب نہ ہوا ہو۔ یہ مسئلہ احادیث سے ثابت ہے۔

❸ پیشاب کے بعد وضوء کرتے وقت موزوں پر مسح کرنا جائز و درست ہے۔

❹ اور دیگر کئی ایک احادیث سے ہر حدث اصغر سے موزوں پر مسح کرنا بھی ثابت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 5

مذی وغیرہ کا بیان

حدیث: 23

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنْتُ رَجُلًا مَّذَّآءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ مِنِّيْ فَامَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ. وَلِلْبُخَارِيِّ "اغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وَلِمُسْلِمٍ" "تَوَضَّأْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ"

رواه البخاری: کتاب الوضوء، باب من لم یر الوضوء الا من المخرجین من القبل۔

رواه مسلم: کتاب الحیض۔ باب المذی۔

معنی الحدیث: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں بہت زیادہ مذی والا شخص تھا۔ میں شرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھوں ان کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے میرے ساتھ رشتے کی وجہ سے میں نے مقداد بن اسود کو حکم دیا۔ اس نے آپ سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"وہ اپنا آلہ تناسل دھولے اور وضوء کرے"

بخاری میں یہ الفاظ ہیں: "اپنا آلہ تناسل دھو اور وضوء کرو۔"

مسلم کے الفاظ ہیں "وضوء کرو اور اپنی شرم گاہ پر پانی کے چھینٹے مار۔" (بخاری و مسلم)

نوٹ: بخاری کی روایت میں "تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ" وضوء کر اور ذکر کو دھولے۔ کے الفاظ ہیں یعنی اس باب کی حدیث میں جو ترتیب الفاظ ہیں بخاری میں اس کے اُلٹ ہیں لیکن یاد رہے کہ واؤ ترتیب کے لئے لازم نہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ (النحل:۷۸) اس سے یہ قطعاً مراد نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ماں کے بطن سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نکالا پھر بعد میں کان آنکھیں اور دل بنائے بلکہ یہ سب کچھ رحم مادر میں بنا کر باہر نکالا ہے اس لئے واؤ میں ترتیب لازم نہیں ہوتی۔ اس بنا پر پہلے آلہ تناسل دھوئے بعد میں وضو کرے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿مَذَّآءً﴾ زیادہ مذی والا۔ ❷ ﴿وَانْضَحْ فَرْجَكَ﴾ اپنی شرم گاہ پر چھینٹے مارو۔ اپنی شرم گاہ کو دھو۔ ❸ ﴿يَغْسِلُ﴾ وہ دھوتا ہے یا وہ دھولے۔ ❹ ﴿اِسْتَحْيَيْتُ﴾ میں شرمایا۔ ❺ ﴿مَذْيٌ﴾ وہ رقیق مادہ جو طبیعت شہوانی میں ہیجان پیدا ہونے کی وجہ سے آلہ تناسل سے خارج ہوتا ہے۔

مفہوم الحدیث: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ مجھے کثرت سے مذی آیا کرتی تھی۔ جب بھی یہ صورت پیش آتی تو میں غسل کرتا کیونکہ میں مذی کو بھی منی کی مانند جانتا تھا۔ لیکن بار بار غسل بڑی مشقت کا باعث تھا۔ چونکہ اس مسئلے کا تعلق شرم گاہ سے تھا آپ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا میرے عقد میں تھی۔ اس لئے مجھے مسئلہ پوچھنے میں شرم محسوس ہوئی۔ تو حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے میں نے کہا آپ رسول اقدس ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں اس نے میرے کہنے پر دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کہ وہ اپنا آلہ تناسل دھو کر وضوء کر لیا کرے مذی کے خارج ہونے کی صورت میں غسل کرنے کی ضرورت نہیں اس سے صرف وضوء ٹوٹتا ہے۔

احکام الحدیث: ❶ مذی خارج ہونے کی صورت میں وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

❷ مذی خارج ہونے کی صورت میں آلہ تناسل کو دھو کر وضوء کیا جائے۔ غسل ضروری نہیں۔

❸ مذی کی نجاست کو زائل کرنے کے لئے ڈھیلے کا استعمال کفایت نہیں کرے گا پانی سے دھونا ضروری ہے۔

حدیث: 24

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

شُكِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْئَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ "لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْيَجِدَ رِيْحًا"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الوضوء، باب لا يتوضأ من الشك حتى يستيقن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ مسلم: کتاب الحیض' باب الدلیل علی ان من تیقن الطہارۃ ثم شك فی الحدث فله ان یصلی بطہارۃ تلك۔

معنی الحدیث: حضرت عباد بن تمیم نے عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کی ہے۔ فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی گئی کہ ایک شخص کو خیال آتا ہے کہ وہ نماز کے دوران کچھ محسوس کرتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تُم میں سے کوئی ایک نہ پھرے یہاں تک کہ وہ آواز سنے یا پھر بو محسوس کرے۔"۔(بخاری و مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿شُكِيَ﴾ شکایت کی گئی۔ ❷ ﴿يُخَيَّلُ اِلَيْهِ﴾ اسے خیال آتا ہے۔ ❸ ﴿يَجِدُ الشَّيْئَ فِي الصَّلَاةِ﴾ وہ نماز میں کوئی چیز پاتا ہے یعنی اسے پیٹ سے ہوا وغیرہ خارج ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ ❹ ﴿لَا يَنْصَرِفُ﴾ نہ پلٹے نہ پھرے۔ ❺ ﴿صَوْتٌ﴾ آواز ❻ ﴿رِيْحٌ﴾ ہوا۔

مفہوم الحدیث: حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ سوال کیا کہ اگر کسی شخص کو نماز کے دوران یہ محسوس ہو کہ اس کے پیٹ سے ہوا خارج ہوئی ہے تو کیا وہ نماز توڑ دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک وہ آواز نہ سنے یا بو محسوس نہ کرے اس وقت تک اُسے نماز توڑنی نہیں چاہئے۔ صرف خیال کی بنیاد پر نماز توڑنا درست نہیں۔

اَحکام الحدیث:
❶ شک کی بنیاد پر نہ وُضوء ٹوٹتا ہے اور نہ نماز باطل ہوتی ہے۔
❷ بلا سبب نماز کو توڑنا شرعاً ممنوع ہے۔
❸ دُبر سے ہوا خارج ہونے سے وُضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ ہوا خواہ آواز سے خارج ہو یا بغیر آواز سے۔
❹ آواز یا بو پیٹ سے ہوا خارج ہونے کی علامتیں ہیں۔

حدیث: 25

عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ اَنَّهَا

أَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ۔ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ۔ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ عَلٰى ثَوْبِهٖ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

وَفِي حَدِيثِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلِمُسْلِمٍ "فَأَتْبَعَهُ بَوْلَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء باب بول الصبیان۔

رواہ مسلم: کتاب الطہارۃ، باب حکم بول الطفل الرضیع۔

معنی الحدیث: حضرت اُم قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو رسول پاک ﷺ کی خدمت میں لائی جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھایا تو اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اسے اپنے کپڑے پر چھڑکایا اسے دھویا نہیں اور اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بچے کو لایا گیا۔ تو اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

مسلم کی روایت میں ہے "آپ ﷺ نے پانی کو اس کے پیشاب پر بہایا اور اسے دھویا نہیں:"

(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿أَجْلَسَهُ﴾ آپ نے اُسے بٹھایا۔ ❷ ﴿فِي حِجْرِهِ﴾ اپنی گود میں۔ ❸ ﴿فَبَالَ﴾ تو اُس نے پیشاب کر دیا۔ ❹ ﴿عَلَى ثَوْبِهِ﴾ اُس کے کپڑے پر۔ ❺ ﴿دَعَا بِمَاءٍ﴾ اُس نے پانی منگوایا۔ ❻ ﴿نَضَحَهُ﴾ اُس کے چھینٹے مارے۔ ❼ ﴿لَمْ يَغْسِلْهُ﴾ اُسے دھویا نہیں۔ ❽ ﴿أَتْبَعَهُ﴾ اُس کے پیچھے لگایا۔

مفہوم الحدیث: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حصول برکت کے لئے اپنے بچوں کو رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں لایا کرتے تھے اور آپ بھی بچوں سے بہت پیار کرتے۔ محبت و شفقت سے پیش آتے اور کبھی کبھی انہیں اپنی گود میں بٹھالیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ حضرت اُم قیس رضی اللہ عنہا اپنے چھوٹے سے دودھ پیتے بچے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ نے بچے کو اپنی گود میں بٹھالیا۔ اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔

آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس جگہ چھڑکایا جہاں بچے نے پیشاب کیا تھا۔ کپڑے کی اس جگہ کو دھویا نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أحكام الحديث: 1 دودھ پیتا بچہ جس نے ابھی کھانا شروع نہ کیا ہو اگر کسی کے کپڑوں پر پیشاب کر دے تو اس جگہ پر پانی چھڑکا دیا جائے جہاں اُس نے پیشاب کیا ہے۔ اِسے دھونا ضروری نہیں: صرف چھڑکاؤ سے نجاست زائل ہو جاتی ہے۔

2 نبی کریم ﷺ چھوٹے بچوں سے انتہائی محبت' پیار اور شفقت سے پیش آیا کرتے تھے۔

3 حصول برکت کے لئے بچوں کو نیک' صالح' متقی بزرگوں کے پاس لے جانا اچھا عمل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن سے یہ عمل ثابت ہے۔

حدیث: 26

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِيْ طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِنْ مَآءٍ فَاُهْرِيْقَ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الطهارة' باب يهريق الماء على البول۔

رواه مسلم: كتاب الطهارة' باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات

معنى الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: ایک بدوی آیا تو اُس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اُسے ڈانٹا نبی کریم ﷺ نے انہیں روک دیا جب اُس نے پورا پیشاب کر لیا: نبی کریم ﷺ نے پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم دیا تو اِس پر اُنڈیل دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحديث: ① ﴿اَعْرَابِيٌّ﴾ بدوی' جنگل کا باسی۔ ② ﴿فِيْ طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ﴾ مسجد کے کونے میں۔ ③ ﴿فَزَجَرَهُ النَّاسُ﴾ لوگوں نے اُسے ڈانٹا۔ ④ ﴿بِذَنُوْبٍ مِنْ مَآءٍ﴾ پانی کا ایک ڈول۔ ⑤ ﴿اُهْرِيْقَ عَلَيْهِ﴾ اُس پر اُنڈیل دیا گیا۔ ⑥ ﴿قَضٰى بَوْلَهُ﴾ اُس نے اپنا پیشاب پورا کیا۔

مفهوم الحديث: ایک روز نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک بدوی مسجد میں داخل ہوا اور اُس نے ایک کونے میں پیشاب کرنا شروع کر دیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی یہ نازیبا حرکت دیکھی تو اُسے ڈانٹ پلانا شروع کر دی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم کو ڈانٹنے سے منع کر دیا اور فرمایا کہ اُسے اپنا عمل مکمل کر لینے دو جب وہ فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور اس جگہ پر اُنڈیل دینے کا حکم دیا جہاں بدوی نے پیشاب کیا تھا۔

اَحکامُ الحدیث: 1 زمین پر اگر کوئی پیشاب کر دے تو اُسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اُس پر پانی بہا دیا جائے۔ وہاں سے مٹی کھرچنے کا حکم نہیں ہے۔

2 مساجد کا احترام کیا جائے اور اِنہیں پاک رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔

3 پیشاب کرتے ہوئے کسی کو درمیان میں ہی روکنا نہیں چاہئے۔ طبی اِعتبار سے یہ نقصان دہ ہے۔

4 نبی کریم ﷺ بدوی کے ساتھ بڑی شفقت، پیار اور محبت سے پیش آئے۔ حالانکہ اُس نے مسجد میں پیشاب کرنے جیسی نازیبا حرکت کا ارتکاب کیا تھا۔

5 نبی کریم ﷺ کی وسعت نظر اور لوگوں کی طبیعتوں کی پہچان بہت عمدہ و اعلیٰ تھی۔

6 تہذیب و تمدن سے ناآشنائی جہالت اور گنوار پن کا باعث بنتی ہے۔

7 جاہل اِنسان کو اِنتہائی نرمی سے سمجھایا جائے تو اُس کے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

8 بخاری شریف میں مذکور ہے کہ اس بدوی نے نبی کریم ﷺ کا حسن سلوک دیکھ کر یہ دُعا کی تھی اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَ مُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا"

اِلٰہی مجھ پر اور حضرت محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کرنا۔

حدیث: 27

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ وَالْاَسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب اللباس، باب تقليم الاظفار۔

رواه مسلم: كتاب الطهارة، باب خمس من الفطرة۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں: فطرتی عمل پانچ ہیں۔ ختنے کروانا' زیر ناف ریزر اِستعمال کرنا' مونچھیں کترنا' ناخن کاٹنا' زیر بغل بال نوچنا۔ (بخاری و مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿اَلْفِطْرَةُ﴾ طبعی عادت ❷ ﴿خَمْسٌ﴾ پانچ۔ ❸ ﴿الْخِتَانُ﴾ ختنے کروانا۔ ❹ ﴿اَلْاِسْتِحْدَادُ﴾ اُسترا یا بلیڈ اِستعمال کرنا۔ ❺ ﴿قَصُّ الشَّارِبِ﴾ مونچھوں کو کترنا۔ ❻ ﴿تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ﴾ ناخن تراشنا۔ ❼ ﴿نَتْفُ الْاِبِطِ﴾ بغل کے بال نوچنا۔

مفہومُ الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ اِرشاد فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ خصلتیں ایسی ہیں جن کا دین اسلام کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی فطرت کے عین مطابق نازل کیا ہے۔

اِسلام نے صفائی' پاکیزگی اور طہارت کو لازم پکڑنے پر بہت زور دیا ہے۔

ختنہ کروانا طبی اعتبار سے بہت مفید ہے ورنہ پیشاب کرتے وقت نجاست کے باقی رہنے کا اندیشہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔

زیر ناف بالوں کی صفائی طہارت' اور پاکیزگی کے لئے از بس ضروری ہے۔ ورنہ بالوں کے ساتھ نجاست کے باقی رہنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

مونچھوں کو اگر کترا نہ جائے تو یہ بڑھ کر مونہہ میں داخل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ مشروب پیتے وقت ان مونچھوں کے بھیگنے سے بعض خطرناک جراثیم کے مشروب کے ساتھ پیٹ میں جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جو مختلف بیماریوں اور عوارض کا باعث بنتا ہے۔

بڑھے ہوئے ناخن بھی بیماری پھیلانے کا باعث بنتے ہیں لہٰذا اِنہیں کاٹتے اور تراشتے رہنا چاہئے۔

اَحکام الحدیث: ❶ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ ہر اچھا کام کیا جائے اور ہر برے کام سے اِجتناب کیا جائے۔

❷ دین اسلام' نظافت' پاکیزگی اور طہارت اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

❸ ناخن بڑھانا فطرت کے منافی عمل ہے اس سے ہر مسلمان مرد اور عورت کو اِجتناب کرنا چاہئے۔

❹ زیر ناف بالوں کی صفائی کا اہتمام ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ ورنہ نظافت تامہ حاصل نہیں ہو سکے گی۔

❺ بڑی بڑی مونچھیں رکھنا غیر فطری عمل ہے۔ آتش پرست اس کے عادی تھے۔ مسلمانوں کو ایسا کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6 بغلوں کے بال اکھیڑنا فطرت میں ہے' کسی بھی حدیث صحیح میں بغلوں کے بال مونڈنے کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن موجودہ دور میں اکثر علماء و عوام بغلوں کے بال اکھیڑنے کی بجائے مونڈتے ہیں۔ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ انہیں نوچا اور اکھیڑا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 6

غسل جنابت

حدیث: 28

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ! قَالَ: فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ جِئْتُ! فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟، قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَاَنَا عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ! فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ! اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الوضوء، باب عرق الجنب وان المسلم لا ینجس۔

رواه مسلم: کتاب الحیض، باب الدلیل علی ان المسلم لا ینجس۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مدینے کے ایک راستے میں ملے اور یہ جنبی تھے فرمایا کہ میں آپ کے پاس سے چھپ کر کھسک گیا، غسل کیا پھر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ابو ھریرہ تم کہاں تھے؟" عرض کی میں جنبی تھا میں نے ناپسند کیا کہ میں آپ کے پاس ناپاک حالت میں بیٹھوں، تو آپ نے فرمایا: "سبحان اللہ مومن پلید نہیں ہوتا"۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اِنْخَنَسْتُ﴾ پیچھے ہٹا، کھسکا، آنکھ بچا کر نکلا۔ ❷ ﴿كُنْتُ جُنُبًا﴾ میں جنبی تھا۔ ❸ ﴿لَا يَنْجُسُ﴾ پلید نہیں ہوتا۔ ❹ ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ﴾ اللہ پاک ہے۔ یہ کلمہ تعجب کے وقت بولا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: ایک روز حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ کے کسی راستے پر نبی کریم ﷺ سے آمنا سامنا ہوا تو یہ آنکھ بچا کر کھسک گئے کیونکہ یہ اس وقت جنبی تھے۔ اُنھوں نے اَدب و اِحترام اور تعظیم و تکریم کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے۔ آپ کے پاس بیٹھنا مناسب نہ سمجھا یہ غسل کرنے کے بعد آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے دریافت فرمایا ابو ھریرہ کہاں چلے گئے تھے۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں جنبی تھا اس لئے میں نے پہلے غسل کیا اور پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے اچھا نہ لگا کہ میں پلید حالت میں آپ کے پاس بیٹھوں آپ نے اس کی بات سن کر ارشاد فرمایا: "سبحان اللہ مومن پلید نہیں ہوتا۔"

ایسی حالت میں ایک دوسرے سے ملاقات میں کوئی شرعاً مضائقہ نہیں۔

اَحکامُ الحدیث:

1. جنابت کوئی ایسی نجاست نہیں کہ جس کی وجہ سے اِنسانی جسم کے جملہ اعضاء پلید ہو جاتے ہوں۔
2. مومن بِذَاتِہٖ نجس نہیں ہوتا البتہ اگر کوئی پلید چیز اِس کے جسم کو لگ جائے اِس کا ازالہ ضروری ہے۔ جنبی ہونے کی صورت میں عبادت کے لئے تو غسل واجب ہے البتہ حالت جنابت میں ملاقات اور کھانے پینے میں شرعاً مضائقہ نہیں۔
3. جنابت کے غسل میں تاخیر اچھی نہیں۔
4. اہل علم و فضل اور بزرگوں کی تعظیم و تکریم اور ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھنا اِسلامی اخلاق کا حصہ ہے۔
5. تابع کو چاہئے کہ اپنے متبوع کو اطلاع دے کر کہیں جائے تاکہ اس کے دل میں کوئی رنجش پیدا نہ ہو۔

حدیث: 29

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَ هُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدَيْهِ شَعْرَهُ! حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهُ قَدْ اَرْوٰى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ الْمَاءَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ

وَ كَانَتْ تَقُوْلُ : كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ نَّغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواه البخاري: كتاب الغسل ' باب تخليل الشعر.
رواه مسلم: كتاب الحيض ' باب صفة غسل الجنابة.

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل کرتے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر نماز کے وُضوء کی مانند وُضوء کرتے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں میں خلال کرتے۔ یہاں تک کہ آپ کو یقین ہو جاتا کہ آپ نے اپنی جلد کو پانی سے تر کر دیا ہے۔ تو اپنے اُوپر تین مرتبہ پانی اُنڈیلتے پھر اپنا سارا جسم دھوتے' اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے نہاتے ہم اس برتن سے ایک ساتھ چلو بھرتے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ﴾ جب غسل جنابت کا اِرادہ کرتے۔ ❷ ﴿يُخَلِّلُ بِيَدَيْهِ شَعْرَهُ﴾ اپنے ہاتھوں سے بالوں میں خلال کرتے۔ ❸ ﴿إِذَا ظَنَّ﴾ غالب رجحان' یقین ہو جاتا۔

❹ ﴿أَفَاضَ عَلَيْهِ﴾ اپنے اوپر انڈیلتے' بہاتے۔ ❺ ﴿أَرْوَى بَشْرَتَهُ﴾ اپنی جلد تر کرلی ہے۔ سیراب کرلی ہے۔ ❻ ﴿سَائِرَ جَسَدِهِ﴾ اپنا پورا جسم۔

مفہوم الحدیث: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر نماز کی طرح وُضوء کرتے چونکہ آپ کے سر اور داڑھی کے بال گھنے تھے' اس لئے ہاتھوں میں پانی لے کر بالوں میں اچھی طرح خلال کرتے جب آپ کو یقین ہو جاتا کہ پانی سے جلد تر ہو گئی ہے تو تین مرتبہ سر اور سارے جسم پر پانی اُنڈیلتے اس طرح آپ کامل غسل کرتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بسا اوقات میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے نہاتے ایک ساتھ اس سے چلو بھرتے اور اپنے جسموں پر پانی اُنڈیلتے۔

احکام الحدیث: ❶ غسل جنابت ضروری ہے۔ خواہ جنابت کا سبب انزال منی ہو یا خلوت کامل۔

❷ غسل جنابت میں پہلے ہاتھ دھوئے جائیں' پھر وُضوء کیا جائے' پھر بالوں میں خلال کیا جائے اور پھر باقی سارے بدن کو دھویا جائے۔

❸ میاں بیوی کا ایک ہی برتن سے اکٹھے غسل کرنا جائز ہے۔

❹ غسل جنابت کے وقت ابتداء میں وُضوء کرتے وقت پاؤں نہ دھوئے بلکہ وہ غسل کے آخر میں دھوئے جائیں اس کا تذکرہ آئندہ حدیث میں آئے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 30

عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ:

وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَأَ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى يَسَارِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا! وَ غَسَلَ فَرْجَهٗ! ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوِالْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا! ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَاَتَيْتُهٗ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَآءَ بِيَدَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الغسل، باب من توضاء فی الجنابۃ ثم غسل سائر جسدہ

رواہ مسلم: کتاب الحیض، باب صفۃ غسل الجنابۃ۔

معنی الحدیث: نبی کریم ﷺ کی بیوی حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کیلئے پانی رکھا۔ تو آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی ڈالا، پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار پہ دو یا تین مرتبہ ملا پھر کلی کی ناک میں پانی چڑھایا، پھر اپنا چہرہ اور دونوں بازو دھوئے۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ پھر اپنا سارا جسم دھویا پھر الگ ہوئے تو اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ میں آپ کے پاس کپڑے کا ٹکڑا لائی آپ نے اس کا ارادہ نہ کیا آپ پانی اپنے ہاتھوں سے جھاڑنے لگے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَفْرَغَ﴾ انڈیلا، جھکایا۔ ❷ ﴿ضَرَبَ يَدَهٗ﴾ اس نے اپنا ہاتھ مارا۔ ❸ ﴿اَفَاضَ﴾ بہایا، انڈیلا۔ ❹ ﴿يَنْفُضُ﴾ وہ جھاڑتا ہے۔

مفہوم الحدیث: ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے پانی رکھا تاکہ آپ غسل جنابت کر سکیں آپ نے پہلے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا دونوں ہاتھ دو یا تین مرتبہ دھوئے۔ پھر آپ نے استنجاء کیا پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار کے ساتھ ملا پھر دو یا تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔ پھر اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر سارے جسم پر پانی بہایا پھر آپ غسل کی جگہ سے قدرے ایک طرف ہوئے۔ اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ میں آپ کی خدمت میں ایک کپڑے کا ٹکڑا لے کر حاضر ہوئی تاکہ اس سے آپ اپنا جسم خشک کر لیں آپ نے کپڑے سے بدن خشک کرنے کی بجائے اپنے ہاتھوں سے پانی جھاڑنا شروع کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: 1 پہلی حدیث میں مطلق ہاتھوں کے دھونے کا تذکرہ تھا اور اس میں دو یا تین مرتبہ ہاتھ دھونے کا ذکر ہے۔

2 شرم گاہ دھونے کے بعد اگر ہاتھ زمین یا دیوار پر رگڑ لئے جائیں تو اس سے طہارت اور صفائی اچھی طرح ہو جاتی ہے شہروں میں بالعموم غسل خانے پختہ ہوتے ہیں لہٰذا ہاتھوں کو صاف کرنے کا کام صابن یا صرف وغیرہ سے لیا جاسکتا ہے۔

3 غسل جنابت کا جب کوئی ارادہ کرے تو پہلے وضوء کرے البتہ پاؤں مکمل غسل کے بعد دھوئے جائیں۔

4 غسل کر لینے کے بعد جسم خشک کرنے کے لئے تولئے یا کپڑے کا استعمال ضروری نہیں ہاتھوں سے اگر پانی جھاڑ دیا جائے تو یہ بھی کافی ہے۔ تاہم معلوم ہوا تولیہ وغیرہ اس وقت بھی استعمال کیا جاتا تھا اس لئے ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کپڑا لے کر آئیں۔

5 غسل سے پہلے اگر وضوء کر لیا جائے تو وہ نماز کے لئے کافی ہوگا اس کے لئے الگ وضوء کرنے کی ضرورت نہیں بشرطیکہ شرم گاہ کو چھوا نہ ہو۔

حدیث: 31

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الغسل، باب نوم الجنب۔

رواه مسلم: کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء۔

مَعنَی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم میں سے کوئی ایک سو سکتا ہے اس حال میں کہ وہ جنبی ہو؟

آپ نے فرمایا: ہاں: جب تم میں سے کوئی ایک وضوء کر لے تو وہ سو جائے۔۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: 1 ﴿يَرْقُدُ﴾ وہ سوتا ہے۔ 2 ﴿جُنُبٌ﴾ جنبی۔ 3 ﴿أَحَدُنَا﴾ ہم میں سے کوئی ایک۔ 4 ﴿اِذَا تَوَضَّاَ﴾ جب وضوء کر لیتا ہے۔ 5 ﴿نَعَمْ﴾ ہاں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ابا جان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ سوال کیا کہ اگر کوئی جنبی ہو جائے تو کیا غسل کیے بغیر سو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں سو سکتا ہے البتہ وہ سونے سے پہلے وضوء کر لیا کرے تو بہتر ہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ جنبی غسل کیے بغیر سو سکتا ہے البتہ وہ سونے سے پہلے وضوء کر لے۔

❷ سونے سے پہلے جنبی کے لیے وضوء کرنا مشروع ہے۔

❸ کمال طہارت یہ ہے کہ غسل کر کے سوئے اس لیے کہ وضوء پر اکتفا صرف رخصت ہے۔ بسا اوقات صبح غسل کی بنا پر نماز جماعت سے فوت ہو جاتی ہے طبیعت میں کسلان، سستی و کاہلی جنم لے لیتی ہے۔ اس لیے غسل کر کے سوئے تاکہ طبیعت میں چستی و نشاط پیدا ہو۔

حدیث: 32

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:

جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ- اِمْرَاَةُ اَبِیْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِیْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْءَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا هِیَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ اِذَا هِیَ رَاَتِ الْمَاءَ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الغسل، باب اذا احتلمت المرأۃ۔

رواہ مسلم: کتاب الحیض، باب وجوب غسل المرأۃ بخروج المنی منھا

معنی الحدیث: نبی کریم ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بلاشبہ اللہ حق سے شرماتا نہیں کیا عورت کے لیے غسل کرنا ہو گا جبکہ اسے احتلام آجائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں: "جب وہ پانی دیکھ لے"۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿جَاءَتْ﴾ وہ آئی۔ ❷ ﴿اِمْرَاَةُ اَبِیْ طَلْحَةَ﴾ ابو طلحہ کی بیوی۔ ❸ ﴿لَا يَسْتَحْيِیْ﴾ وہ نہیں شرماتا۔ ❹ ﴿اِحْتَلَمَتْ﴾ وہ محتلم ہوئی۔ (اسے اِحتلام آیا)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم الحدیث: اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز حضرت ابو طلحہ کی بیوی اُم سلیم میرے گھر آئی رسول اقدس ﷺ بھی یہیں تشریف فرما تھے۔ اس نے انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ بڑا ہی حساس مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ بھی حق بات کہنے سے شرماتے نہیں۔ اس لئے آپ کی خدمت اقدس میں جسارت کرتے ہوئے یہ مسئلہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ جب عورت کو احتلام آجائے تو کیا اس کے لئے غسل واجب ہے۔ آپ نے فرمایا جب وہ عورت احتلام کے اثرات دیکھ لے تو اس کے لئے غسل واجب ہے۔

احکام الحدیث:

1. عورت کو اگر احتلام آجائے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ جبکہ وہ اس کے اثرات بھی اپنے کپڑوں پر دیکھ لیتی ہے۔
2. عورت کو بھی اسی طرح انزال ہوتا ہے جس طرح مرد کو ہوتا ہے اس وجہ سے بچے کی مشابہت والدین سے ہوتی ہے جیسا کہ بقیہ حدیث میں اِس کا اشارہ موجود ہے۔
3. شرم و حیاء علم کے حصول میں مانع نہیں ہونی چاہئے۔
4. ادب و احترام کا تقاضا یہ ہے کہ گفتگو کا آغاز ایسے انداز سے کیا جائے کہ سننے والے کی طبیعت پر کوئی ناگوار اثر نہ پڑے۔
5. اللہ عزوجل کی صفات عالیہ میں سے ایک صفت حیا بھی ہے جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔

حدیث: 33

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْها قَالَتْ:

كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَآءِ فِيْ ثَوْبِهٖ وَ فِيْ لَفظِ مُسْلِمٍ "لَقَدْ كُنْتُ أَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْكًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الوضوء، باب غسل المنی و فرکہ۔
رواہ مسلم: کتاب الطارۃ، باب غسل المنی من الثوب و فرکہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت دھو دیا کرتی تھی آپ نماز کے لئے نکلتے پانی کا نشان آپ کے کپڑے پر ہوتا۔ مسلم شریف میں یہ الفاظ ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اُسے اچھی طرح کھرچ دیتی تو آپ اس میں نماز پڑھ لیتے۔“۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَلْجَنَابَةُ﴾ یہاں اس سے مُراد منی ہے۔ ❷ ﴿ثَوْبٌ﴾ کپڑا۔ ❸ ﴿بُقَعُ الْمَآءِ﴾ پانی کے نشانات۔ ❹ ﴿أَفْرُكُهُ﴾ میں اُسے کھرچتی۔

مفہوم الحدیث: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض اوقات جنابت کی وجہ سے منی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر لگ جاتی تر ہوتی تو میں اس کپڑے کی اس جگہ کو دھو دیتی کپڑا ابھی خشک نہ ہوتا تو آپ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے جاتے اگر مادہ منویہ خشک ہو جاتا تو میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اچھی طرح کھرچ دیتی آپ اس کپڑے میں نماز ادا کرتے۔

احکام الحدیث:
❶ منی کو کپڑے اور بدن سے زائل کرنا ضروری ہے خواہ منی تر ہو یا خشک۔
❷ کپڑے پر اگر مادہ منویہ تر ہو تو اسے دھو کر زائل کیا جائے۔
❸ اگر مادہ منویہ خشک ہو چکا ہو تو کھرچنے سے کپڑا صاف ہو جاتا ہے۔

حدیث: 34

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا وَجَبَ الْغُسْلُ" وَفِي لَفْظٍ لِمُسْلِمٍ "وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ" -(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الغسل، باب اذا التقى الختانان-
رواه مسلم: كتاب الحيض، باب نسخ الماء من الماء-

معنی الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اُس سے ملاپ کرتا ہے۔ تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے "خواہ اُسے انزال نہ ہی ہو"۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ﴾ اس کی چار شاخوں کے درمیان یعنی دو بازوؤں اور دو ٹانگوں کے درمیان۔ ❷ ﴿ثُمَّ جَهَدَهَا﴾ پھر اُس سے ملاپ کرتا ہے مُراد اس سے جماع کرنا ہے۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر خاوند اپنی بیوی سے جماع کرے تو دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ آلہ تناسل اگر شرم گاہ میں داخل ہو جائے تو اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ انزال ہو یا نہ ہو۔

❷ مذکورہ بالا صورت میں میاں بیوی دونوں پر غسل واجب ہو گا۔

حدیث: 35

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَاَبُوْهُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ:

يَكْفِيْكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَّايَكْفِيْنِي فَقَالَ: جَابِرٌ كَانَ يَكْفِيْ مَنْ هُوَ اَوْفَرُ مِنْكَ شَعْرًا وَّخَيْرًا مِّنْكَ يُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَّنَا فِيْ ثَوْبٍ وَفِي لَفْظٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ الْمَآءَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثًا"

قَالَ الْمُصَنِّفُ: الرَّجُلِ الَّذِیْ قَالَ: "مَايَكْفِيْنِي" هُوَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبُوْهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الغسل' باب الغسل بالصاع ونحوہ۔

رواہ مسلم: کتاب الحیض' باب استحباب افاضتہ الماء علی الرأس۔

مَعنَی الحدیث: حضرت ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اور اس کا باپ حضرت جابر بن عبداللہ کے پاس تھے ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے انہوں نے آپ سے غسل کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: تیرے لئے ایک صاع کافی ہے۔ اُس آدمی نے کہا میرے لئے کافی نہیں آپ نے فرمایا: جس کے بال تجھ سے زیادہ گھنے تھے اور وہ خود تجھ سے بہتر تھا اس کے لئے تو غسل کے لئے اتنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی کافی تھا۔ حضرت جابر کی مراد رسول اللہ ﷺ تھے: پھر حضرت جابر نے ایک کپڑے میں ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔

مصنف کا بیان ہے کہ وہ شخص جس نے یہ کہا کہ ایک صاع پانی میرے لئے کافی نہیں۔ وہ حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب تھا۔ اس کا والد محمد بن حنفیہ تھا۔۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿يَكْفِيكَ صَاعٌ﴾ تیرے لئے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ❷ ﴿مَا يَكْفِينِي﴾ میرے لئے کافی نہیں۔ ❸ ﴿أَوْفَرَ مِنْكَ شَعْرًا﴾ تجھ سے زیادہ گھنے بال تھے۔ ❹ ﴿يُفْرِغُ﴾ وہ اُنڈیلتا ہے۔

مفہوم الحدیث: ابو جعفر اور اس کا والد حضرت جابر بن عبداللہ کے پاس تشریف فرما تھے وہاں کچھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت جابر سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا کہ اس کے لئے کم از کم کتنا پانی درکار ہے آپ نے فرمایا ایک صاع سے غسل ہو سکتا ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت حسن بن محمد بن حنفیہ نے کہا۔ اتنا پانی میرے لئے تو کافی نہیں۔ آپ نے اسے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ رسول اقدس ﷺ کے لئے تو اتنا پانی کافی تھا حالانکہ آپ کے بال بہت گھنے تھے۔ بعد ازاں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھائی۔

احکام الحدیث:

1. غسل جنابت واجب ہے۔ خواہ تھوڑے پانی سے ہو۔
2. غسل جنابت کے لئے ایک صاع پانی کفایت کر جاتا ہے۔ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے۔
3. پانی کی اگر قلت ہو تو غسل کے لئے تھوڑا پانی استعمال کرنا سنت ہے۔
4. جو شخص سنت پر عمل پیرا ہونے سے انکاری ہو اس کے خلاف ترش رویہ اختیار کرنا جائز ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 7

تیمّم

حدیث: 36

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاى رَجُلاً مُعْتَزِلاً لَمْ يُصَلِّ فِى الْقَوْمِ فَقَالَ:

"يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّىَ فِى الْقَوْمِ؟" فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِىْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيْكَ" - (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

رواه البخاری: کتاب التیمم، الباب الثانی من ابواب التیمم ضربة

رواه مسلم: کتاب المساجد، باب قضاء الصلوة الفائتة

معنی الحدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو الگ تھلگ بیٹھے دیکھا اس نے قوم کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا: "اے فلاں تجھے کس چیز نے روکا کہ تو قوم کے ساتھ نماز پڑھے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جنابت لاحق ہوئی اور پانی میسر نہیں آپ نے ارشاد فرمایا: مٹی کو لازم پکڑو یہ تیرے لئے کافی ہے۔" (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ﴾ الگ تھلگ آدمی۔ ❷ ﴿اَلصَّعِيْدُ﴾ مٹی، میدان۔ ❸ ﴿لَمْ يُصَلِّ فِى الْقَوْمِ﴾ جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ ❹ ﴿اَصَابَتْنِىْ جَنَابَةٌ﴾ مجھے جنابت لاحق ہوگئی۔ (میں جنبی ہوں)۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز پڑھی آپ نے دیکھا ایک شخص نے جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کی وہ خلاد بن رافع رضی اللہ عنہ تھا جسے بدری ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دریافت کیا کہ آپ نماز میں جماعت کے ساتھ شریک کیوں نہیں ہوئے-اس نے عرض کیا کہ میں جنبی ہو گیا تھا اور یہاں غسل کرنے کے لئے پانی میسر نہیں ہے- آپ نے فرمایا: تیمّم کر لیتے یہ تیرے لئے کافی ہوتا-

اَحکامُ الحدیث: ❶ ازالہ جنابت میں تیمّم غسل کے قائم مقام ہوتا ہے-

❷ تیمّم اس صورت میں ہوگا جبکہ پانی میسر نہ ہو یا پانی کے اِستعمال سے نقصان کا اندیشہ ہو-

❸ کوئی شخص اگر کسی عمل میں کوتاہی کا مرتکب ہو تو اسے فوری طور پر دیکھتے ہی طعن ملامت کرنا مناسب نہیں بلکہ اسے صفائی پیش کرنے کا موقع فراہم کیا جائے- ممکن ہے اس کا عذر معقول ہو-

❹ علمی مسائل میں اِجتہاد کا باب ہر وقت کھلا رہتا ہے- جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں حضرت خلاد بن رافع بدری رضی اللہ عنہ نے اجتہاد کرتے ہوئے تیمّم کو غسل جنابت کے قائم مقام تصور نہ کیا- رسول اقدس ﷺ کے بتانے پر اُسے اس مسئلے کی حقیقت کا علم ہوا-

حدیث: 37

عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَآءَ فَتَمَرَّغْتُ فِی الصَّعِیْدِ کَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ: "اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْكَ اَنْ تَقُوْمَ بِیَدَیْكَ هٰکَذَا" ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدَیْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَی الْیَمِیْنِ وَظَاهِرَ کَفَّیْهِ وَوَجْهَهٗ-- (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب التیمم، باب التیمم ضربة-

رواہ مسلم: کتاب الحیض، باب التیمم-

مَعنی الحدیث: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لئے بھیجا میں جنبی ہو گیا میں نے پانی نہ پایا- میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا- جیسے چوپایہ لوٹ پوٹ ہوتا ہے پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا: میں نے آپ کی خدمت میں اس صورت حال کا تذکرہ کیا- آپ نے فرمایا تیرے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ تم اپنے ہاتھوں سے یوں کرتے پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک مرتبہ مارے پھر بائیں کو دائیں پر ملا اور اپنی ہتھیلیوں کے بیرونی جانب اور چہرے پر ملا- (بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿بَعَثَنِی﴾ مجھے بھیجا۔ ❷ ﴿فِي حَاجَةٍ﴾ کسی کام کے لئے۔ ❸ ﴿أَجْنَبْتُ﴾ میں جنبی ہو گیا۔ ❹ ﴿تَمَرَّغْتُ﴾ میں لوٹ پوٹ ہوا۔ ❺ ﴿الصَّعِيدُ﴾ مٹی۔ ❻ ﴿الدَّابَّةُ﴾ چوپایہ' جانور۔ ❼ ﴿مَسَحَ﴾ ملا۔ ❽ ﴿ظَاهِرَ كَفَّيْهِ﴾ اپنی ہتھیلیوں کی بالائی جانب:

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک سفر میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اپنے کسی کام کے لئے بھیجا راستے میں وہ جنبی ہو گیا۔ پانی نہ ملا۔ جنابت کی صورت میں اگر پانی میسر نہ ہو تو تیمم کس طرح کیا جاتا ہے؟ اس کا انہیں علم نہ تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ تیمم حدث اصغر کی صورت میں ہوتا ہے۔ تو انہوں نے قیاس کرتے ہوئے زمین پر لوٹ پوٹ ہونا شروع کر دیا جس طرح جانور زمین پر لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو اس صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ نے مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جنبی ہونے کی صورت میں بھی تیمم اسی طرح کیا جائے جس طرح نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔

اَحکامُ الحدیث:

1. تیمم غسل جنابت کے قائم مقام ہوتا ہے بشرطیکہ پانی میسر نہ ہو۔
2. تیمم کرنے سے پہلے پانی تلاش کرنا چاہئے۔
3. تیمم اس طرح کیا جاتا ہے کہ دونوں ہاتھ زمین پر ایک دفعہ مارے جائیں پھر انہیں اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کی بالائی جانب مل لیا جائے۔
4. تیمم کرنے کا طریقہ یکساں ہی ہو گا خواہ غسل کی جگہ کیا جائے یا وضوء کی۔
5. عبادت کے مسائل میں بھی بعض اوقات اجتہاد کی ضرورت پیش آتی ہے۔
6. اگر مجتہد کا اجتہاد غلط ہو اور وہ اس کی بنا پر کوئی عبادت کر لیتا ہے بعد میں صحیح مسئلہ معلوم ہوتا ہے تو عبادت لوٹانے کا حکم نہیں۔

حدیث: 38

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا! فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ

وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي۔

وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ

وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً"۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب التیمم فی فاتحته فی کتاب الصلوۃ

رواه مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ فی فاتحته۔

معنی الحدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے انبیاء میں سے کسی کو نہ دی گئیں۔

1. ایک مہینے کی مسافت تک رعب و دبدبے سے میری مدد کی گئی۔
2. میرے لئے زمین کو مسجد اور پاک بنا دیا گیا۔ لہٰذا میری اُمت کے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے۔
3. میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا۔
4. مجھے شفاعت کا حق دیا گیا۔
5. ہر نبی کو خاص طور پر اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ① ﴿نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ﴾ رُعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ ② ﴿مَسِيرَةَ شَهْرٍ﴾ ایک مہینے کی مسافت۔ ③ ﴿أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ﴾ جسے نماز پالے۔ یعنی نماز کا وقت آجائے۔ ④ ﴿الْمَغَانِمُ﴾ غنیمت کی جمع۔ ⑤ ﴿أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ﴾ مجھے شفاعت کا حق دیا گیا۔ ⑥ ﴿إِلَى النَّاسِ كَافَّةً﴾ تمام لوگوں کی طرف۔ ⑦ ﴿بُعِثْتُ﴾ مجھے بھیجا گیا۔

مفہوم الحدیث: اس حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پانچ ایسی خصوصیات کا تذکرہ کیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔

1. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دشمن سے ابھی ایک مہینے کی مسافت دور ہوتے لیکن دشمن آپ کی پیش رفت کا سن کر لرزہ براندام ہو جاتا۔ اس کے حوصلے پست ہو جاتے۔ چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگتیں۔ دل ڈوبنے لگتے، صفوں میں اِنتشار پیدا ہو جاتا۔ بلاشبہ اللہ رب العزت کی جانب سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بہت بڑی مدد تھی۔
2. اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پوری زمین کو مسجد کا درجہ دے دیا: لہٰذا آپ کی اُمت کا کوئی فرد جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں وہ نماز ادا کر سکتا ہے۔ پہلی امتیں اپنی مخصوص عبادت گاہوں کے علاوہ کہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی عبادت کا فریضہ سرانجام نہیں دے سکتی تھیں لیکن اُمت محمدیہ پر یہ اللہ کا کرم ہے کہ پوری زمین کو مسجد بنا دیا گیا۔ جہاں جس کا جی چاہے وہ نماز ادا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ ممنوعہ مقامات نہ ہوں۔

3. غنیمت کا مال جو دوران جنگ کفار سے حاصل کیا جاتا ہے اس کے اِستعمال کو نبی کریم ﷺ کے لئے حلال قرار دے دیا گیا۔

پہلے انبیاء اور اُمتوں پر اِس کا اِستعمال جائز نہ تھا۔ پہلی اُمتیں ایسے مال کو جمع کرتیں اگر وہ اللہ کے ہاں قبول ہوتا تو آسمان سے آگ نازل ہوتی اور اُسے جلا ڈالتی۔ اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہ ہوتا تو وہیں پڑا گل سڑ جاتا۔

4. قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے رسولِ مقبول علیہ السلام کو شفاعت کبری کا حق تفویض فرمائیں گے آپ جب سجدے میں پڑے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ سر اُٹھاؤ مانگو تجھے دیا جائے گا۔ سفارش کرو تمہاری سفارش کو قبول کیا جائے گا۔ یہی وہ مقامِ محمود ہوگا جس پر تمام امتیں رشک کریں گی۔

5. پہلے انبیاء اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث کئے گئے اور رسول اقدس ﷺ کو تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔

اَحکامُ الحدیث: 1. نبی کریم ﷺ تمام انبیاء میں افضل ہیں اور آپ کی اُمت تمام اُمتوں سے اَفضل ہے۔

2. شکر ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ کرنا بھی عبادت ہے۔

3. روئے زمین پر ممنوعہ مقامات کے علاوہ ہر جگہ نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

4. صاف ستھری زمین پر تیمم کرنا جائز ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 8

حیض

حدیث: 39

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِيْ حُبَيْشٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ! لَا اِنَّ ذَالِكَ دَمُ عِرْقٍ، وَلٰكِن دَعِي الصَّلَاةَ قَدْرَ الْاَيَّامِ الَّتِيْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّيْ- وَفِي رِوَايَةٍ- وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فِيْهَا، فَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ-

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الحیض، باب اذا حاضت فی شھر ثلاث حیض اخرہ-
رواہ مسلم: بنحوہ، کتاب الحیض، باب المستحاضۃ و غسلھا و صلوتھا-

معنی الحدیث: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمۃ بنت ابی حُبَیْش نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا- کہ مجھے استحاضہ کا عارضہ لاحق ہے کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: نہیں یہ رگ کا خون ہے- لیکن تو نماز چھوڑ دیا کر اتنے دنوں کے مطابق جتنے دن تجھے حیض آیا کرتا تھا- پھر تو غسل کر اور نماز پڑھ- اور ایک روایت میں ہے- یہ حیض نہیں جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے ان دنوں میں جب حیض کی مقدار ختم ہو جائے- تو اپنے سے خون دھولیا کر اور نماز پڑھ:- (بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿عِرْقٌ﴾ رگ، آنت، یہاں سے مُراد وہ آنت ہے جو رحم کے نیچے ہوتی ہے- اس کے زخمی ہونے یا پھٹ جانے کی وجہ سے خون آنا شروع ہو جاتا ہے، اس خون کو استحاضہ کہتے ہیں- حیض کے خون کی رگ رحم کی گہرائی میں ہوتی ہے- ❷ ﴿اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ﴾ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیض آئے۔ ❸ ﴿دَعِي الصَّلَاةَ﴾ نماز چھوڑ دے۔

مفہومُ الحدیث: حضرت فاطمہ بنت ابی حُبَیش رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں استحاضہ میں مبتلا ہوں۔ یہ خون ختم ہی نہیں ہوتا کیا میں اس عارضے کی وجہ سے نماز چھوڑ دوں۔ آپ نے فرمایا: نماز نہ چھوڑنا کیونکہ جس خون کی وجہ سے نماز چھوڑی جاتی ہے وہ حیض کا خون ہوتا ہے۔ جو خون تجھے آتا ہے وہ حیض کا نہیں ہے یہ خون ایک رگ پھٹ جانے کی وجہ سے آنے لگتا ہے۔ آپ اندازہ لگا کر صرف انہی دنوں میں نماز چھوڑا کریں جن دنوں میں حیض آتا ہے۔

جب حیض کے دن ختم ہو جائیں تو پہلے جسم سے خون کو صاف کر لیا کرو۔ پھر غسل کرنے کے بعد نماز پڑھا کرو اگر استحاضہ کا خون آرہا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ ایک مرض ہے جس میں عورت معذور ہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ استحاضہ اور حیض کے خون میں فرق ہوتا ہے۔ حیض کے دن مخصوص ہوتے ہیں جبکہ استحاضہ ایک بیماری ہے جس کی کوئی حد بندی نہیں۔

❷ استحاضہ کے خون سے نماز یا دیگر عبادات کا فریضہ سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

❸ حیض کے دنوں میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

❹ جو خاتون استحاضہ میں مبتلا ہے۔ وہ اپنے حیض کے دنوں کا حساب لگا کر ان میں نماز چھوڑ دیا کرے جب وہ دن گذر جائیں تو غسل کر کے نماز شروع کر دیا کرے۔

❺ اِستحاضہ اور حیض کے خون کی رنگت میں فرق ہوتا ہے۔ استحاضہ کا خون زردی مائل جبکہ حیض کا خون سیاہی مائل ہوتا ہے۔

❻ حیض کا خون پلید ہوتا ہے جس کا دھونا واجب ہے۔

حدیث: 40

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ؟ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الحیض، باب عرق الاستحاضۃ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روا ہ مسلم: کتاب الحیض ' باب المستحاضہ و غسلھا و صلاتھا۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُم حبیبہ سات سال تک اِستحاضہ میں مبتلا رہیں۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا: آپ نے اِسے حکم دیا کہ وہ نہالے تو وہ ہر نماز کے لئے نہایا کرتی تھی۔۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اُسْتُحِيضَتْ﴾ اِستحاضہ میں مبتلا ہوئی۔ ❷ ﴿سَبْعَ سِنِينَ﴾ سات سال۔ ❸ ﴿أَمَرَهَا﴾ اُسے حکم دیا۔ ❹ ﴿تَغْتَسِلُ﴾ وہ غسل کرتی ہے۔

مفہوم الحدیث: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سات سال تک اِستحاضہ کے مرض میں مبتلا رہیں۔ اِس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اِن حالات میں کیا کروں نماز کیسے پڑھوں۔ آپ نے فرمایا نہالیا کرتو میں ہر نماز کے لئے نہایا کرتی تھی۔

اَحکام الحدیث: ❶ حیض کے ایام گذر جانے کے بعد غسل واجب ہے۔

❷ اِستحاضہ میں مبتلا خاتون کے لئے غسل واجب نہیں۔

❸ اُم حبیبہ ہر نماز کے لئے غسل اپنی مرضی سے کیا کرتی تھیں۔

❹ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ عورت کے غسل واجب ہونے کے قائل نہ تھے۔

اِمام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی تھا کہ مستحاضہ عورت کے لئے غسل واجب نہیں۔

وہ صرف حیض کے دن گذرنے کے بعد غسل کرے گی۔

حدیث: 41

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ' كِلَانَا جُنُبٌ فَكَانَ يَأْمُرُنِيْ فَاَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَ أَنَا حَائِضٌ' وَكَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ اِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ البخاری: کتاب الحیض، باب مباشرۃ الحائض۔

رواہ مسلم: بمعناہ کتاب الحیض، باب مباشرہ الحائض فوق الازار

معنی الحدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے نہالیا کرتے تھے جبکہ ہم دونوں جنبی ہوتے آپ مجھے حکم دیتے تو میں تہبند باندھ لیتی آپ میرے ساتھ لیٹ جاتے اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی آپ اپنا سر میری طرف نکالتے اس حال میں کہ آپ معتکف ہوتے تو میں اسے دھوتی اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی۔۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿كُنْتُ اَغْتَسِلُ﴾ میں نہایا کرتی تھی۔ ❷ ﴿كِلَانَا﴾ ہم دونوں۔ ❸ ﴿فَكَانَ يَأْمُرُنِيْ﴾ آپ مجھے حکم کرتے تھے۔ ❹ ﴿فَأَتَّزِرُ﴾ تو میں تہبند باندھ لیتی۔ ❺ ﴿يُبَاشِرُنِيْ﴾ مجھ سے مباشرت کرتے۔ ❻ ﴿مُعْتَكِفٌ﴾ اِعتکاف بیٹھنے والا۔

مفہوم الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں ایک ہی برتن سے نہالیا کرتے تھے۔ نیز حیض کے دنوں میں آپ مجھے تہبند باندھنے کا حکم دیتے میں اس کی تعمیل کرتی آپ میرے ساتھ لیٹتے، جب آپ اِعتکاف بیٹھے ہوتے آپ اپنا سر کھڑکی سے میری طرف نکالتے میں سرمبارک کو دھوتی جبکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔

احکام الحدیث:

1. جنبی میاں بیوی کا ایک برتن سے نہانا جائز ہے۔
2. حائضہ بیوی کے ساتھ لیٹنا جائز ہے البتہ جماع ممنوع ہے۔
3. مباشرت کے وقت حائضہ بیوی کا تہبند باندھ لینا مستحب ہے۔
4. حائضہ عورت کا مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔
5. حائضہ عورت تر یا خشک اشیاء کو ہاتھ لگا سکتی ہے اپنے خاوند کا سر یا جسم دھو سکتی ہے۔

حدیث: 42

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِيْ حِجْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ البخاری: کتاب الحیض' باب قراءۃ الرجل فی حجر امرأتہ وھی حائض۔
رواہ مسلم: بمعناہ' کتاب احیض' باب الاضطجاع مع الحائض فی لحاف واحد۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ میری گود میں ٹیک لگالیا کرتے تھے اور میں حائضہ ہوتی آپ اس صورت میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿يَتَّكِئُ فِي حِجْرِيْ﴾ میری گود میں ٹیک لگاتے۔ ❷ ﴿يَقْرَأُ الْقُرْآنَ﴾ وہ قرآن پڑھتے۔

مفہوم الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حالت حیض میں ہوتی نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ کر آرام کرتے اور اس حالت میں قرآن حکیم کی تلاوت کرتے۔

احکام الحدیث: ❶ حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر لیٹنا اور اسی حالت میں قرآن حکیم کی تلاوت کرنا جائز ہے۔

❷ حائضہ عورت کا ظاہری جسم حالت حیض میں نجس نہیں ہوتا۔

حدیث: 43

عَنْ مُعَاذَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

فَقُلْتُ' مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ؟ فَقُلْتُ لَسْتُ بِحَرُوْرِيَّةٍ' وَلٰكِنِّيْ اَسْاَلُ فَقَالَتْ كَانَ يُصِيْبُنَا ذَالِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّوْمِ' وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّلَاةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحیض' باب لا تقضی الحائض الصلوۃ۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحیض' باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض دون الصلوۃ۔

معنی الحدیث: معاذہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا وجہ ہے کہ حائضہ عورت روزوں کی قضاء دیتی ہے۔اور نماز کی قضاء نہیں دیتی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تو خارجی ہے؟ میں نے عرض کی میں خارجی نہیں میں تو مسئلہ دریافت کرتی ہوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ حیض ہمیں بھی لاحق ہوتا ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا جاتا اور نماز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قضاء کا حکم نہ دیا جاتا۔ (بخاری و مسلم)

نوٹ: یہ سیاق مسلم کا ہے۔ بخاری شریف میں فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ کے الفاظ نہیں۔

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿مَابَالُ الْحَائِضِ﴾ حائضہ عورت کا کیا حال ہے؟ ❷ ﴿تَقْضِي الصَّوْمَ﴾ روزے کی قضاء دیتی ہے۔ ❸ ﴿حَرُوْرِيَّةٌ﴾ حروراء بستی میں رہنے والی مُراد خارجی: حروراء نامی بستی کوفہ کے قریب واقع ہے خوارج کا پہلا گروہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الگ ہو کر یہاں آباد ہوا تھا۔ اس لئے ہر خارجی مرد کو حروری اور خارجی خاتون کو حرورية کہا جاتا ہے۔ ❹ ﴿كَانَ يُصِيبُنَا ذَالِكَ﴾ ہمیں بھی یہ لاحق ہوتا۔ ❺ ﴿نُؤْمَرُ﴾ ہمیں حکم دیا جاتا۔ ❻ ﴿قَضَاءُ الصَّوْمِ﴾ روزے کی قضاء۔ ❼ ﴿قَضَاءُ الصَّلَاةِ﴾ نماز کی قضاء۔

مفہومُ الحدیث: حضرت معاذہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ حائضہ عورت کو روزوں کی قضاء کا حکم ہے لیکن نمازوں کی قضاء کا حکم نہیں؟ آپ نے میرا سوال سنتے ہی ارشاد فرمایا: کہیں تیرا تعلق خارجیوں سے تو نہیں میں نے عرض کیا نہیں میں خارجی نہیں صرف مسئلہ دریافت کرنے کے لئے یہ سوال کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب ہمیں حیض کا عارضہ لاحق ہوتا تو ہمیں بھی یہی حکم دیا جاتا تھا کہ روزوں کی قضاء دیں اور نمازوں کی قضاء نہ دیں۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ حائضہ عورت حالت حیض میں چھوڑے گئے روزوں کی قضاء دے۔ لیکن نمازوں کی قضاء نہ دے۔

❷ جو کوئی راہنمائی حاصل کرنے کے لئے مسئلہ دریافت کرے علم ہو تو اسے صحیح مسئلہ سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

❸ عورت کو ایام حیض میں چھوڑی گئی نمازوں کی قضاء اس لئے معاف کی گئی تاکہ وہ مشقت میں مبتلا نہ ہو۔

❹ خوارج حیض کے دنوں میں چھوڑی گئی نمازوں کی قضاء کے قائل ہیں۔

❺ خارجی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے تھے۔ موجودہ دور کے منکرین حدیث جو حیلے حدیث کو رد کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں ان کا دارومدار اکثر خارجیوں کے قواعد وضوابط پر مبنی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 9

کتاب الصلوٰۃ

اوقاتِ نماز

حدیث: 44

عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ وَ اسْمُہٗ سَعْدُ بْنُ اِیَاسٍ قَالَ:

حَدَّثَنِیْ صَاحِبُ ھٰذِہِ الدَّارِ وَأَشَارَ بِیَدِہٖ إِلٰی دَارِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: "الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا" قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَیْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ" قَالَ حَدَّثَنِیْ بِھِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّہٗ لَزَادَنِیْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: کتاب مواقیت الصلوۃ و فضلھا، باب فضل الصلوۃ لوقتھا۔
رواہ مسلم: کتاب الایمان، باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال۔

معنی الحدیث: ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے اس کا نام سعد بن ایاس ہے کہا کہ مجھے اس گھر والے نے بتایا اور اشارہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف کیا اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا میں نے کہا پھر کون سا؟ فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، میں نے کہا پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یہ باتیں بتائیں اور اگر میں آپ سے زیادہ دریافت کرتا تو آپ مجھے زیادہ بتاتے۔(بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿دَارٌ﴾ گھر۔ ❷ ﴿اَیُّ الْاَعْمَالِ﴾ کون سا عمل۔ ❸ ﴿اَحَبُّ﴾ زیادہ پسندیدہ۔ ❹ ﴿اَلصَّلَاۃُ﴾ نماز۔ ❺ ﴿عَلٰی وَقْتِھَا﴾ اپنے وقت پر۔ ❻ ﴿بِرُّ الْوَالِدَیْنِ﴾ والدین کے ساتھ نیکی' حسن سلوک۔ ❼ ﴿اَلْجِھَادُ فِي سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾ اللہ کی راہ میں جہاد۔ ❽ ﴿اِسْتَزَدْتُّہٗ﴾ میں آپ سے زیادہ طلب کرتا۔ ❾ ﴿لَزَادَنِیْ﴾ آپ مجھے زیادہ بتا دیتے۔

مفہومُ الحدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے درجہ بدرجہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ترتیب وار اِرشاد فرمایا: اہل ایمان کا وقت پر نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ اور پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا گیا آپ جواب دیتے گئے میں نے سوال ہی اتنے کیے تھے۔ اگر زیادہ مسائل دریافت کرتا تو آپ مجھے زیادہ جوابات سے نوازتے۔

اَحکامُ الحدیث:
1. وقت پر نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے۔
2. والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اللہ تعالیٰ کو پسند آتا ہے۔
3. اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔
4. کوئی اگر مسئلہ دریافت کرے تو اسے بتایا جائے دینی مسائل دریافت کرنے والے کی دلی تسلی کی جائے۔
5. جتنا کوئی پوچھے صرف اتنا ہی بتایا جائے تو نفسیاتی اِعتبار سے اس کے نتائج بہتر ثابت ہوتے ہیں۔
6. اعمال ایک درجہ میں نہیں ہوتے بلکہ ان میں تفاوت پایا جاتا ہے۔
7. ایک عمل دوسرے عمل سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے فضیلت لے جاتا ہے۔
8. اللہ تعالیٰ کی صفات جلیلہ میں سے ایک صفت محبت بھی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 45

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَتَشْهَدُ مَعَهُ نِسَآءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ -- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الصلوة، باب فی کم تصلی المرأة فی الثیاب و کذا فی مواقیت الصلوة۔

رواه مسلم: بنحوه، کتاب المساجد و مواضع الصلوة، باب استحباب التکبیر بالصبح فی اول وقتها۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھاتے مومن خواتین بھی اپنی چادریں لپیٹے ہوئے آپ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوتیں پھر اپنے گھروں کو لوٹتیں تو انہیں اندھیرے کی وجہ سے کوئی بھی پہچان نہ سکتا۔ (بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿يُصَلِّي الْفَجْرَ﴾ فجر کی نماز پڑھتے۔ ❷ ﴿تَشْهَدُ مَعَهُ نِسَآءٌ﴾ آپ کے ہمراہ خواتین حاضر ہوتیں۔ ❸ ﴿الْمُؤْمِنَاتِ﴾ مومن عورتیں۔

❹ ﴿مُتَلَفِّعَاتٌ﴾ لپٹی ہوئیں۔ ❺ ﴿بِمُرُوْطِهِنَّ﴾ اپنی چادروں میں۔ ❻ ﴿مَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ﴾ انہیں کوئی بھی نہ پہچان پاتا۔ ❼ ﴿اَلْغَلَسُ﴾ ایسا اندھیرا جس میں صبح کی روشنی کی آمیزش ہو۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: رسول اللہ ﷺ نماز فجر سے فارغ ہوتے تو ابھی صبح کی روشنی پر اندھیرا غالب ہوتا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث میں جو اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین بھی باجماعت نماز ادا کیا کرتی تھیں۔ اور رسول اقدس ﷺ صبح صادق ہوتے ہی نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

اَحْكَامُ الْحَدِیْث: ✱1 نماز فجر اول وقت میں ادا کرنے کا اہتمام کیا جائے نماز کے لئے صبح کی روشنی کے پھیل جانے کا انتظار کرنا خلاف سنت ہے۔

✱2 خواتین مردوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کر سکتی ہیں۔ بشرطیکہ پردے کا اہتمام ہو۔

✱3 صحابیات کا اپنے اُوپر چادریں لپیٹنا معمول تھا۔

حدیث: 46

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ: بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَّالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَّأَحْيَانًا، إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوْا: عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَأُوْا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب مواقیت الصلوۃ وفضلها، باب وقت المغرب و باب وقت العشاء-

رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب استحباب التکبیر بالصبح فی اول وقتها-

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے- کہا: کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز زوال ہوتے ہی پڑھ لیا کرتے تھے- عصر کی نماز پڑھتے جبکہ سورج ابھی صاف چمکتا ہوتا مغرب کی نماز پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا، اور عشاء کی نماز کبھی جلدی اور کبھی دیر سے پڑھتے- جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں- تو جلدی پڑھ لیتے، جب دیکھتے کہ لوگوں نے تاخیر کر دی ہے- تو آپ بھی نماز میں تاخیر کر دیتے نبی کریم ﷺ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لیا کرتے تھے- (بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿يُصَلِّي الظُّهْرَ﴾ ظہر کی نماز پڑھتے- ❷ ﴿اَلْهَاجِرَةُ﴾ زوال کے بعد سخت گرمی کا وقت، مراد اس سے اول وقت ہے- موسم گرما ہو یا موسم سرما-
❸ ﴿نَقِيَّةٌ﴾ صاف- جبکہ سورج ابھی زردی مائل نہ ہوا ہو- ❹ ﴿إِذَا وَجَبَتْ﴾ جب گر جائے، سورج جب غروب ہو جائے- ❺ ﴿تَعَجَّلَ﴾ جلدی کر لیتے- ❻ ﴿أَخَّرَهَا﴾ تاخیر کر دیتے-
❼ ﴿أَبْطَأُوْا﴾ جب وہ تاخیر کر دیتے- ❽ ﴿اَلْغَلَسُ﴾ ایسا اندھیرا جس میں صبح کی روشنی کی آمیزش ہو-

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: نمازوں کے اوقات میں نبی کریم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ آپ ظہر کی نماز زوال ہوتے ہی اول وقت میں ادا کر لیا کرتے تھے- عصر کی نماز پڑھتے جبکہ سورج ابھی چمک دمک رہا ہوتا، مغرب کی نماز غروب آفتاب کے بعد ادا کرتے عشاء کی نماز کے بارے میں آپ کا معمول یہ تھا کہ نمازی اگر جلدی جمع ہو جاتے تو نماز جلدی پڑھا دیتے اگر نمازی تاخیر سے اکٹھے ہوتے تو آپ بھی نماز تاخیر سے پڑھاتے-

أَحْکَامُ الْحَدِیْث:
1. عشاء کے علاوہ دوسری نمازیں اول وقت میں پڑھنا افضل عمل ہے-
2. عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا افضل ہے- اس کا وقت نصف رات تک ہوتا ہے-
3. امام کے لئے مستحب ہے کہ نمازیوں کی رعایت رکھے-
4. صبح کی نماز صبح صادق ہوتے ہی جلدی پڑھ لی جائے- روشنی پھیلنے کا انتظار نہ کیا جائے-
5. نماز باجماعت ادا کرنا اولیٰ اور افضل ہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 47

عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ:

"دَخَلْتُ اَنَا وَأَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِيْ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى: حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ ويُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَآءِ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا والْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب مواقیت الصلوۃ و فضلها، باب وقت العصر۔

رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب استحباب التکبیر بالصبح فی اول وقتها وهو التغلیس و بیان قدر القراءۃ فیها۔

معنی الحدیث: ابو المنھال سیار بن سلامتہ سے روایت ہے کہا: کہ میں اور میرے ابا جان ابو برزہ اسلمی کے پاس آئے۔ ان سے میرے ابا جان نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرضی نماز کب پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ظہر کی نماز پڑھتے تھے جس کو تم اولی کے نام سے پکارتے ہو۔ جبکہ سورج ڈھل جاتا۔ اور عصر کی نماز پڑھتے پھر ہم میں سے ایک مدینے کے ایک کونے پر واقع اپنے گھر واپس لوٹتا اور سورج ابھی زندہ ہوتا۔ اور میں بھول گیا۔ کہ انہوں نے مغرب کے بارے میں کیا کہا: اور آپ پسند کرتے تھے کہ عشاء کی نماز کو مؤخر کریں۔ جس کو تم عتمہ کے نام سے پکارتے ہو۔ آپ عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند کیا کرتے تھے، آپ صبح کی نماز سے پلٹتے جبکہ ایک شخص اپنے ہم نشیں کو پہچان سکتا تھا۔ آپ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو تک آیات پڑھا کرتے تھے۔۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَلْمَكْتُوبَةُ﴾ فرض نماز۔ ❷ ﴿اَلْهَجِيْرُ﴾ ظہر کی نماز۔ ❸ ﴿تَدْحَضُ الشَّمْسُ﴾ سورج ڈھل جاتا ہے۔ ❹ ﴿اِلٰى رَحْلِهٖ﴾ اپنے گھر کی طرف۔ ❺ ﴿أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ﴾ شہر کا کونہ۔ ❻ ﴿نَسِيْتُ﴾ میں بھول گیا۔ ❼ ﴿الشَّمْسُ حَيَّةٌ﴾ سورج زندہ ہے۔ ❽ ﴿كَانَ يَسْتَحِبُّ﴾ پسند کرتے تھے۔ ❾ ﴿اَلْعَتَمَةُ﴾ نماز عشاء۔ ❿ ﴿اَلنَّوْمُ﴾ نیند۔ ⓫ ﴿يَكْرَهُ﴾ ناپسند کرتے۔ ⓬ ﴿يَنْفَتِلُ﴾ پلٹتے۔ ⓭ ﴿صَلٰوةُ الْغَدَاةِ﴾ صبح کی نماز۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑫ ﴿جَلِيْسٌ﴾ ہم نشین۔

مفہومُ الحدیث: ابو برزہ اسلمی کے بیان کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھ لیا کرتے تھے عصر کی نماز بھی اول وقت میں ادا کرتے عصر اور مغرب کے درمیان کافی وقفہ ہوتا۔ آپ عشاء کی نماز دیر سے پڑھنا پسند کرتے تھے۔ عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنا آپ کو ناپسند تھا۔ صبح کی نماز منہ اندھیرے ادا کر لیا کرتے تھے۔ صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کا ساٹھ سے لے کر سو آیات تک تلاوت کرنے کا معمول تھا۔

احکام الحدیث: ① پہلی نماز کا آخری وقت ختم ہوتے ہی دوسری نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ سوائے نماز عشاء اور نماز فجر کے 'نماز عشاء کا آخری وقت نصف رات کو قرار دیا گیا ہے۔ اور نماز فجر کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔

② نبی کریم ﷺ نماز عشاء کے علاوہ دیگر تمام نمازیں اول وقت میں ادا کر لیا کرتے تھے۔

③ عشاء تاخیر سے پڑھنا افضل ہے۔

④ عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور بعد میں دنیاوی باتیں کرنا۔ ناپسندیدہ عمل ہے۔

⑤ نماز فجر صبح کے اندھیرے میں ادا کر لینی چاہیے۔ صبح کی نماز میں ساٹھ سے لیکر سو تک آیات پڑھنا مسنون ہے۔

⑥ صبح کی نماز میں لمبی تلاوت افضل عمل ہے۔

حدیث: 48

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَوْمَ الْخَنْدَقِ "مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ"

وَفِيْ لَفْظٍ لِمُسْلِمٍ: "شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى۔ صَلٰوةِ الْعَصْرِ۔ ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ" وَلَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: حَبَسَ الْمُشْرِكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ، حَتّٰى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ اَوِ اصْفَرَّتْ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَأَ اللّٰهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا" أَوْ قَالَ: "حَشَا اللّٰهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاري: كتاب المغازي باب غزوة الرجيع ورعل و ذكوان و بئر معونة۔

رواه مسلم: كتاب المساجد و مواضع الصلوة، باب التغليظ في تفويت العصر۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن اِرشاد فرمایا: ''اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھردے'' جیسا کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا یہاں تک سورج غروب ہوگیا۔

مسلم کی روایت ہے 'انہوں نے نماز وسطی یعنی نماز عصر سے روکے رکھا پھر اُسے مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھا۔ اور صحیح مُسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر کی نماز سے روکے رکھا۔ یہاں تک سورج کا رنگ سرخ یا زرد ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: انہوں نے ہمیں نماز وسطی یعنی نماز عصر سے روک دیا۔ اللہ ان کے پیٹ اور قبریں آگ سے بھردے یا مَلَأَ کی جگہ حشا کے الفاظ بیان کئے۔ (بخاری و مُسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿اَلْخَنْدَقُ﴾ مورچہ یا وہ گڑھا جو سن ۵ ہجری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کو مدینہ منورہ پر حملے سے روکنے کے لئے حرہ شرقیہ سے حرہ غربیہ تک اپنے جان نثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے مل کر کھودا تھا۔ ❷ ﴿مَلَأَ اللّٰهُ﴾ اللہ بھردے۔ ❸ ﴿قُبُوْرَهُمْ﴾ ان کی قبریں، قبر کی جمع۔ ❹ ﴿بُیُوْتَهُمْ﴾ ان کے گھر، بَیْتٌ کی جمع۔ ❺ ﴿شَغَلُوْنَا﴾ ہمیں مشغول کردیا: ہمیں روک دیا۔ ❻ ﴿اَلْوُسْطٰى﴾ درمیانی۔ ❼ ﴿غَابَتِ الشَّمْسُ﴾ سورج غروب ہوگیا۔ ❽ ﴿حَبَسَ﴾ روکا۔ ❾ ﴿اِحْمَرَّتِ الشَّمْسُ﴾ سورج سرخ ہوگیا۔ ❿ ﴿اِصْفَرَّتْ﴾ زرد ہوگیا۔ ⓫ ﴿أَجْوَافَهُمْ﴾ ان کے پیٹ، جَوف کی جمع۔ ⓬ ﴿نَارٌ﴾ آگ۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: غزوۂ خندق کے موقع پر ایک روز مشرکین کے حملے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم دفاعی مصروفیات کی وجہ سے عصر کی نماز وقت پر ادا نہ کرسکے یہ نماز آپ نے مغرب اور عشاء کے درمیان ادا کی۔ آپ کو اس بات کا دلی صدمہ ہوا جس کی وجہ سے آپ نے مشرکین کے خلاف بددعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کے پیٹ، گھر اور قبریں آگ سے بھردے ان کم بختوں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: ❶ نماز وسطیٰ سے مُراد نماز عصر ہے۔ بخاری۔ مُسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نماز وسطیٰ سے فجر کی نماز مُراد لیا کرتے تھے۔ لیکن خندق کے دن جب رسول اللہ ﷺ نے یہ اِرشاد فرمایا: کہ مشرکین نے ہمیں صلوۃ وسطی یعنی عصر کی نماز سے روک دیا۔ تب ہمیں پتا چلا کہ اس سے مُراد نماز عصر ہے۔

❷ کسی کی اگر نماز چھوٹ جائے اور اس نماز کا وقت گزر جائے تو جب وقت ملے اسے پڑھ لے۔

❸ کسی کو اگر نماز پڑھنا بھول جائے تو جب وقت ملے پڑھ لے۔

❹ ظالم پر اس کے ظلم کے بقدر بددعا کرنا جائز ہے۔

❺ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں میں آگ کا عذاب ہوتا ہے۔

حدیث: 49

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ:

اَعْتَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَآءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاۃُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، رَقَدَ النِّسَآءُ وَالصِّبْیَانُ فَخَرَجَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ یَقُوْلُ:

"لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ - اَوْعَلَی النَّاسِ - لَاَمَرْتُھُمْ بِھٰذِہِ الصَّلَاۃِ ھٰذِہِ السَّاعَۃَ"

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: کتاب التمنی، باب یجوز من اللہ، و فی کتاب المواقیت و کتاب الاذان۔
رواہ مسلم: بنحوہ، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب وقت العشاء و تاخیرھا۔

مَعنَی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کردی: حضرت عمر نکلے عرض کی نماز یا رسول اللہ ﷺ --- عورتیں اور بچے سو رہے ہیں۔ آپ ﷺ نکلے اس حال میں کہ آپ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔ آپ ﷺ فرمانے لگے "اگر مجھے اپنی امت۔ یا لوگوں پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو انہیں یہ نماز اِس گھڑی پڑھنے کا حکم دے دیتا۔ (بخاری و مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿اَعْتَمَ﴾ اندھیرے میں داخل ہوا۔ یعنی دیر کردی۔ اَلْعَتَمَۃُ رات کے اندھیرے کو کہتے ہیں۔ ❷ ﴿رَقَدَ﴾ سو گیا۔ ❸ ﴿اَلنِّسَآءُ﴾ عورتیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹ ﴿الصِّبْيَانُ﴾ بچے۔ ❺ ﴿رَاسُهٗ﴾ اس کا سر۔ ❻ ﴿يَقْطُرُ﴾ قطرے گرتے ہیں۔ ❼ ﴿لَوْلَا﴾ اگر نہ۔ ❽ ﴿اَشُقَّ﴾ میں مشقت میں مبتلا کرتا۔ ❾ ﴿عَلٰى اُمَّتِيْ﴾ اپنی امت پر۔ ❿ ﴿اَوْعَلَى النَّاسِ﴾ یا لوگوں پر۔ ⓫ ﴿لَاَمَرْتُهُمْ﴾ تو ضرور انہیں حکم دیتا۔ ⓬ ﴿هٰذِهِ السَّاعَةِ﴾ اس گھڑی۔

مفہوم الحدیث: ایک روز نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی مسجد نبوی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات بچوں سمیت انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے تاخیر کی وجہ سے عورتیں اور بچے سونے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حجرے کے پاس جا کر آواز دی یا رسول اللہ ﷺ ازراہ کرم نماز پڑھا دیجئے عورتیں اور بچے سو رہے ہیں یہ آواز سن کر آپ باہر تشریف لائے غسل کی وجہ سے آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں مبتلا ہو جائے گی تو میں عشاء کی نماز اس وقت پڑھنے کا حکم دیتا۔

احکام الحدیث: ❶ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا افضل ہے۔

❷ اگر حالات کا تقاضہ ہو تو بسا اوقات افضل کی بجائے مفضول عمل کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

❸ نبی کریم ﷺ اپنی امت کے حق میں بڑے ہمدرد شفیق اور رحمدل تھے۔

❹ صحابیات بچوں سمیت نماز ادا کرنے کے لئے مسجد نبوی میں تشریف لے جایا کرتی تھیں۔

❺ اگر ضرورت محسوس ہو تو چھوٹا بڑے کو، شاگرد استاد کو مرید بزرگ کو توجہ دلا سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل سے ثابت ہے۔

❻ اس شریعت بیضاء میں بسا اوقات مشقت و کلفت آسانی و سہل کا باعث بن جاتی ہے۔

حدیث: 50

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَحَضَرَ الْعَشَآءُ فَابْدَاُوْا بِالْعَشَاءِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الاطعمة باب اذا حضر العشاء فلا یعجل عن عشائه

رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب کراھیة الصلوۃ بحضرۃ الطعام الذی یرید اکله فی الحال۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے اور شام کا کھانا آجائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس جیسی روایت مروی ہے۔(بخاری و مُسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿إِذَا أُقِیْمَتِ الصَّلَاۃُ﴾ جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے۔
❷ ﴿الْعَشَاءُ﴾ شام کا کھانا۔ ❸ ﴿فَابْدَأُوْا﴾ اِبتداء کرو۔

مَفْہُوْمُ الْحَدِیْث: نماز میں اصل مطلوب خشوع و خضوع ہے اگر نماز کے وقت کھانا تیار ہو اور بھوک بھی لگی ہوئی ہو تو بہتر ہے کہ پہلے کھانا کھالیا جائے اور بعد میں نماز ادا کی جائے تاکہ خشوع و خضوع میں فرق نہ آئے۔

أَحْکَامُ الْحَدِیْث: ❶ نماز کا وقت ہو جائے کھانا پینا تیار ہو اور طبیعت بھی تقاضا کرتی ہو تو بہتر ہے پہلے کھاپی لیا جائے۔ اور پھر تسلی سے نماز پڑھی جائے۔

❷ نماز کے اندر خشوع و خضوع' تذلل و عاجزی۔ مطلوب ہے اور یہ نماز کی روح ہے تاکہ مناجات باری تعالیٰ کے وقت دل حاضر ہو اور صحیح توجہ سے عبادت بجالائے۔

❸ نماز کے لئے اقامت کہنا۔

حَدِیْث: 51

وَلِمُسْلِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب المساجد و مواضع الصلوة' باب كراهيته الصلوة بحضرة الطعام الذى يريد اكله في الحال و كراهة الصلوة مع مدافعه الاخبثين۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: صحیح مُسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں: کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی اور نہ ہی اس وقت جب بول و براز اسے باہر جانے کے لئے دھکیل رہے ہوں۔"۔(بخاری و مُسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ﴾ کھانے کی موجودگی میں۔ ❷ ﴿يُدَافِعُهُ﴾ اسے دھکیلتے ہوں۔ مجبور کرتے ہوں۔ ❸ ﴿الْأَخْبَثَانِ﴾ دو خبیث چیزیں یعنی بول و براز۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے کھانے پینے کی موجودگی میں نماز پڑھنے سے پہلے کھانے پینے کو ترجیح دی اور اسی طرح اگر بول و براز کی حاجت ہو تو اس سے فارغ ہو کر نماز پڑھنے کی تلقین کی تاکہ نماز کامل توجہ سے ادا کی جائے۔

أحکامُ الحدیث: ❶ بھوک لگی ہوئی ہو کھانا موجود ہو نماز کا وقت ہو جائے تو پہلے کھانے پینے سے فارغ ہو جانا چاہیے۔

❷ بول و براز کی حاجت ہو نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی ہو تو پہلے قضائے حاجت سے فارغ ہو پھر نماز پڑھی جائے۔

❸ نماز میں خشوع و خضوع کو پیش نظر رکھا جائے۔

❹ نمازی کو چاہیے کہ جس چیز کے نماز میں خلل انداز ہونے کا اندیشہ ہو اسے پہلے دور کر دیا جائے۔

❺ بھوک' پیاس اور بول و براز نماز کو مؤخر کرنے کے سلسلے میں شرعی عذر تصور کئے جائیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 10

نماز کے ممنوعہ اوقات

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 52

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ:

"شَھِدَ عِنْدِیْ رِجَالٌ مَّرْضِیُّوْنَ- وَاَرْضَاھُمْ عِنْدِیْ عُمَرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الصَّلَاۃِ بَعْدَ الصُّبْحِ، حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ"-

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: کتاب مواقیت الصلوۃ و فضلھا، باب لا صلوۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس-
رواہ مسلم: بنحوہ، کتاب صلوۃ المسافرین، باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا-

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: میرے پاس پسندیدہ اشخاص کی شہادت ہے اور ان میں میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں- کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے-(بخاری و مُسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿شَھِدَ﴾ شہادت دی- گواہی دی- ❷ ﴿رِجَالٌ مَّرْضِیُّوْنَ﴾ پسندیدہ آدمی- ❸ ﴿اَرْضَاھُمْ عِنْدِیْ﴾ ان سب میں سے میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ❹ ﴿نَھٰی﴾ منع کر دیا- روک دیا- ❺ ﴿حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ﴾ یہاں تک سورج طلوع ہو جائے-

مفہوم الحدیث: نماز فجر کے بعد سے لے کر طلوع آفتاب تک اور اسی طرح نماز عصر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک نوافل ادا کرنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو منع کر دیا ہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نفلی نماز ادا نہ کی جائے۔

❷ طلوع آفتاب کے بعد نوافل ادا کرنے کی اجازت ہے۔

❸ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نوافل ادا کرنے سے امت کو روک دیا گیا ہے۔

حدیث: 53

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ"

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب مواقیت الصلوۃ و فضلھا' باب لا یتحری الصلوۃ قبل غروب الشمس۔

رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب الاوقات التی نھی عن الصلوۃ فیھا۔

معنی الحدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک سورج غروب ہو جائے۔۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَا صَلَاۃَ﴾ نماز نہیں ہوتی۔ ❷ ﴿بَعْدَ الصُّبْحِ﴾ نماز فجر کے بعد۔ ❸ ﴿تَرْتَفِعُ الشَّمْسُ﴾ سورج بلند ہوتا ہے۔ ❹ ﴿تَغِیْبُ الشَّمْسُ﴾ سورج غروب ہوتا ہے۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد اگر کوئی نوافل پڑھنا چاہے تو اُسے طلوع آفتاب کے بعد نوافل پڑھنے چاہئیں۔ کیونکہ نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک نوافل کا ادا کرنا منع ہے اور اِسی طرح نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک بھی یہی حکم ہے۔

علامہ مقدسی بیان کرتے ہیں کہ اِس مسئلے کے بارے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حضرت ابو ھریرہ ' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ ' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ' حضرت کعب بن مرۃ رضی اللہ عنہ ' حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ ' حضرت عمرو بن عبسہ السلمی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں۔
(یہ تمام متفق علیہ نہیں بلکہ ان احادیث میں سے ابن عمر اور ابو ھریرہ کی روایت متفق علیہ ہے حضرت عائشہ اور عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مُسلم میں ہے۔

اَحکامُ الحدیث: 1 نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک نوافل پڑھنا ممنوع ہے۔

2 نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نوافل پڑھنا ممنوع ہے۔

3 مذکورہ اوقات میں نفلی نماز پڑھنے سے مُسلمانوں کو اس لئے منع کیا گیا ہے تاکہ کفار سے مشابہت نہ ہو کیونکہ کفار ان اوقات میں عبادت کیا کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 11

فوت شدہ نمازوں کی قضاء

حدیث: 54

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ' جَاءَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ یَسُبُّ کُفَّارَ قُرَیْشٍ وَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا کِدْتُّ اُصَلِّیَ الْعَصْرَ حَتّٰی کَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ۔

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "وَاللّٰہِ مَا صَلَّیْتُھَا" قَالَ : فَقُمْنَا اِلٰی بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ لِلصَّلَاۃِ وَتَوَضَّأَ لَھَا' فَصَلَّی الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَھَا الْمَغْرِبَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: کتاب مواقیت الصلوۃ وفضلھا' باب من صلی بالناس جماعۃ بعد ذھاب الوقت و فی کتاب صلوۃ الخوف و کتاب المغازی۔

رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ باب الدلیل لمن قال الصلوۃ الوسطی ھی صلوۃ العصر۔

معنی الحدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خندق کے دن آئے۔ بعد اس کے کہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عصر کی نماز نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخدا میں بھی یہ نماز نہ پڑھ سکا۔ پھر ہم 'برساتی نالے کی طرف اٹھ کر گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے وضوء کیا۔ ہم نے بھی نماز کے لئے وضوء کیا آپ نے سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿یَوْمَ الْخَنْدَقِ﴾ غزوہ احزاب کے دن ۵ ہجری کو کفار نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کیا دفاعی نقطہ نگاہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے- نبی کریم ﷺ نے اپنے جان نثار صحابہ رضی اللہ عنہم کے تعاون سے حرہ شرقیہ سے حرۃ غربیہ تک خلیج کھود کر کفار کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا- ❷ ﴿غَرَبَتِ الشَّمْسُ﴾ سورج غروب ہوگیا- ❸ ﴿جَعَلَ یَسُبُّ﴾ بُرا کہنے لگے- ❹ ﴿کَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ﴾ قریب تھا کہ سورج غروب ہو جاتا- ❺ ﴿بُطْحَانَ﴾ برساتی نالہ- مدینہ کے قریب وادی ہے- ❻ ﴿تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوۃِ﴾ نماز کے لئے وضوء کیا-

مفہومُ الحدیث: غزوۂ احزاب کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غروب آفتاب کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے- بڑے غضبناک تھے- کفار کو برا بھلا کہہ رہے تھے- عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان کم بختوں نے آج نماز عصر ضائع کردی- نبی کریم ﷺ نے ان کو اطمینان دلانے کی خاطر قسم کھا کر یہ اِرشاد فرمایا: ہم بھی آج نماز عصر ان عاقبت نااندیشوں کے بلوے کی بناپر ادا نہ کرسکے: پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ برساتی نالے کی طرف تشریف لے گئے- وضوء کیا صحابہ نے بھی وضوء کیا پھر پہلے عصر کی نماز پڑھی اور اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی-

اَحکامُ الحدیث: ❶ فوت شدہ نماز کی قضاء واجب ہے-

❷ فوت شدہ نماز کی ادائیگی پہلے کی جائے- اور بعد میں وہ نماز پڑھی جائے جس کا وقت ہو چکا ہے-

❸ ظالم کے خلاف بددعا کرنا شرعاً جائز ہے-

❹ سچے آدمی کا حلف اُٹھانا جائز ہے- اگرچہ اس سے حلف کا مطالبہ نہ کیا گیا ہو-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 12

نماز باجماعت کی فضیلت

حدیث: 55

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً" - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ، باب فضل صلوۃ الجماعۃ۔

رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب فضل صلوۃ الجماعۃ و بیان التشدید فی التخلف عنہا

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلی نماز سے ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔" (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ﴾ جماعت کی نماز یعنی باجماعت نماز پڑھنا۔ ❷ ﴿صَلَاۃُ الْفَذِّ﴾ اکیلے کی نماز۔ یعنی انفرادی نماز۔ ❸ ﴿بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً﴾ ستائیس درجے۔

مفہوم الحدیث: مذکورہ حدیث میں باجماعت نماز کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: باجماعت نماز کا ثواب انفرادی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہے۔

احکام الحدیث: ❶ نماز باجماعت انفرادی نماز سے ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔

❷ انفرادی نماز کے صحیح ہونے کی طرف اس حدیث میں اشارہ ملتا ہے۔ کیونکہ حدیث میں یہ فرمایا گیا کہ نماز باجماعت انفرادی نماز سے افضل ہے اس سے معلوم ہوا کہ انفرادی نماز صحیح ہوتی ہے۔ لیکن باجماعت نماز ادا کرنا افضل عمل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 56

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ ضِعْفًا! وَ ذَالِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ، فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلَا يَزَالُ فِيْ صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الاذان والجماعة باب فضل صلوة الجماعة-

رواه مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوة، باب فضل صلوة الجماعة و انتظار الصلوة-

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کا باجماعت نماز پڑھنا اس کے گھر یا بازار میں نماز پڑھنے سے اس کے لئے پچیس گنا زیادہ ثواب بڑھا دیا جاتا ہے- یہ اس لئے کہ جب وہ وضوء کرتا ہے اور اچھی طرح وضوء کرتا ہے- پھر اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے- اسے صرف نماز ہی نکالتی ہے- نہیں اٹھاتا وہ ایک قدم مگر اس کے بدلے ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے- اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے- جب وہ نماز پڑھتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے-

الٰہی اس پر رحمت نازل فرما، الٰہی اسے بخش دے، الٰہی اس پر رحم فرما، وہ نماز میں ہی رہتا ہے جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے- (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ﴾ آدمی کا باجماعت نماز پڑھنا- ❷ ﴿تُضَعَّفُ﴾ بڑھا دیا جاتا ہے- ❸ ﴿فِيْ سُوْقِهٖ﴾ اپنے بازار میں- ❹ ﴿اِذَا تَوَضَّاَ﴾ جب وہ وضوء کرتا ہے- ❺ ﴿رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ﴾ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا گیا- ❻ ﴿لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ﴾ فرشتے لگاتار اس کے لئے دعا کرتے ہیں- ❼ ﴿مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ﴾ جب تک اپنی جائے نماز میں رہے- ❽ ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ﴾ الٰہی اس پر رحم کر- ❾ ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ﴾ الٰہی اسے بخش دے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: مذکورہ حدیث میں انفرادی نماز کی نسبت باجماعت نماز کی فضیلت بیان کرتے ہوئے۔ اسے پچیس درجے زیادہ افضل قرار دیا گیا ہے۔

ثواب میں اس قدر اضافہ اس بنا پر ہوتا ہے کہ جب کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے' اچھی طرح وضوء کرتا ہے پھر خالص نیت کے ساتھ نماز کی ادائیگی کے لئے گھر سے نکلتا ہے۔ ہر قدم جو مسجد کی طرف اٹھتا ہے اس کے بدلے ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ جب تک وہ جائے نماز میں رہتا ہے فرشتے اس کے لئے رحمت برکت اور مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔ جتنا وقت وہ نماز باجماعت کے لئے انتظار میں گذارتا ہے وہ وقت بھی نماز ہی میں شمار کر لیا جاتا ہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ باجماعت نماز کا ثواب انفرادی نماز سے ستائیس یا پچیس درجے زیادہ ملتا ہے۔ یہاں تعداد سے کثرتِ ثواب مُراد ہے۔

❷ نماز کی صحت کے لئے جماعت شرط نہیں انفرادی بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن ثواب اس کا کم ملے گا۔

❸ باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت اچھی طرح وضوء کرنے' مسجد کی طرف جانے' خالص نیت سے عبادت کرنے اور نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی بنا پر بڑھتی ہے۔

❹ نماز کا انتظار کرنے والے کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا نماز پڑھنے والے کو دیا جاتا ہے۔

حدیث: 57

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ' وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِیْ بِرِجَالٍ وَمَعَهُمْ حِزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الاذان والجماعة' باب فضل العشاء فی الجماعة۔

رواه مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوة' باب فضل صلوة الجماعة و بیان التشدید فی التخلف عنها۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: عشاء اور صبح کی نماز منافقوں پر زیادہ بھاری ہوتی ہے اور اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں میں کتنا ثواب ہوتا ہے تو ان کی ادائیگی کے لئے گھٹنوں کے بل چل کر آئیں۔ اور میں نے اِرادہ کیا کہ میں نماز کا حکم دوں تو اس کے لئے اقامت کہہ دی جائے پھر میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں چند اشخاص کو لے کر چلوں جن کے پاس ایندھن کے گٹھے ہوں۔ ان لوگوں کی طرف جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے تو ان کے گھروں کو آگ سے جلادوں۔ (بخاری و مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿اَثْقَلُ﴾ زیادہ بوجھل' بھاری۔ ❷ ﴿لَو یَعْلَمُوْنَ﴾ اگر وہ جان لیں۔ ❸ ﴿مَا فِیْهِمَا﴾ ان دونوں میں کیا ہے۔ ❹ ﴿لَاَتَوْهُمَا﴾ ضرور ان کے لئے آئیں۔ ❺ ﴿وَلَوْ حَبْوًا﴾ اگرچہ وہ گھٹنوں کے بل آئیں۔ ❻ ﴿لَقَدْ هَمَمْتُ﴾ میں نے اِرادہ کیا۔ ❼ ﴿آمُرَ بِالصَّلَاةِ﴾ نماز کا حکم دوں۔ ❽ ﴿فَتُقَامَ﴾ تو کھڑی کی جائے۔ اقامت کہی جائے۔ ❾ ﴿آمُرَ رَجُلًا﴾ کسی شخص کو میں حکم دوں۔ ❿ ﴿فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ﴾ تو وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ⓫ ﴿ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِيْ بِرِجَالٍ﴾ پھر میں چند آدمیوں کو لے کر چلوں۔ ⓬ ﴿حِزَمٌ مِنْ حَطَبٍ﴾ ایندھن کے گٹھے۔ ⓭ ﴿لَا يَشْهَدُوْنَ بِالصَّلَاةَ﴾ نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔ ⓮ ﴿اُحَرِّقُ﴾ میں جلادوں۔ ⓯ ﴿بُيُوْتَهُمْ﴾ ان کے گھر۔ ⓰ ﴿بِالنَّارِ﴾ آگ کے ساتھ۔

مفہومُ الحدیث: منافق چونکہ نماز مُسلمانوں کو دکھلانے کے لئے پڑھا کرتے تھے۔ عشاء اور صبح کی نماز کا وقت اندھیرے میں ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں یہ دونوں نمازیں بڑی بھاری محسوس ہوتیں ان کے دل میں یہ خیال آتا کہ ان اوقات میں ہمیں نماز پڑھنے کا فائدہ کیا ہوگا۔ نہ تو کوئی ہمیں دیکھے گا۔ اور پھر یہ دونوں وقت آرام کے ہوتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ اگر ان کو یہ پتا چل جائے کہ ان دونوں نمازوں میں کتنا اجر و ثواب ملتا ہے۔ تو گھٹنوں کے بل چل کر آئیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو تنبیہہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو جماعت کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوتے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ کسی دن اپنی جگہ کسی اور کو نماز پڑھانے کا حکم دے کر ان لوگوں کا جائزہ لوں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کا یہ جرم ثابت ہونے پر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکَامُ الحَدِیث: 1 عاقل بالغ تندرست مسلمانوں کے لئے باجماعت نماز ادا کرنا فرض عین ہے۔

2 جس نے بغیر شرعی عذر کے باجماعت نماز نہ پڑھی وہ گنہگار ہے اور سزا کا مستحق ہے۔

3 مصالح کو حاصل کرنے سے پہلے مفاسد کو ہٹانا ضروری ہے۔

4 منافقین عبادت اس لئے کرتے ہیں تاکہ لوگ انہیں دیکھ لیں: ان کا مقصد صرف دکھلاوا ہوتا ہے۔

5 عشاء اور صبح کی نماز دیگر نمازوں سے زیادہ فضیلت کی حامل ہیں۔

6 عشاء اور صبح کی نماز کی باجماعت ادائیگی منافقوں پر بھاری ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 13

عورتوں کی مسجد میں حاضری

حدیث: 58

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"إِذَا اسْتَأْذَنَتْ اَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا" قَالَ: فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ، قَالَ: فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّأً مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ، وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ؟ وَفِي لَفْظٍ لِّمُسْلِمٍ "لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ' باب استئذان المرأۃ زوجها بالخروج الی المسجد۔

رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ باب خروج النساء الی المساجد اذا لم یترتب علیه فتنته وانها لا تخرج مطیبه۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کی بیوی مسجد جانے کی اجازت طلب کرے تو وہ اُسے نہ روکے۔ بلال بن عبداللہ نے کہا اللہ کی قسم ہم تو انہیں ضرور روکیں گے۔ حضرت عبداللہ اس کی طرف پلٹے اور انہیں بہت برا بھلا کہا میں نے اس سے پہلے ان سے اس طرح کے کلمات کبھی نہیں سنے تھے۔ کہا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بات بتاتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ بخدا ہم انہیں ضرور روکیں گے۔ مُسلم کی روایت ہے: کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ (بخاری و مُسلم)

مفردات الحدیث:

1. ﴿إِذَا اسْتَأْذَنَتْ﴾ جب کوئی عورت اجازت طلب کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ ﴿فَلَا يَمْنَعْهَا﴾ تو وہ اسے نہ روکے۔ ❸ ﴿وَاللّٰهِ﴾ اللہ کی قسم۔ ❹ ﴿لَنَمْنَعُهُنَّ﴾ ہم انہیں ضرور روکیں گے۔ ❺ ﴿سَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا﴾ اسے بہت برا بھلا کہا۔ ❻ ﴿لَا تَمْنَعُوْا﴾ نہ روکو۔ ❼ ﴿إِمَآءَ اللّٰهِ﴾ اللہ کی بندیاں۔ ❽ ﴿مَسَاجِدَ اللّٰهِ﴾ اللہ کی مسجدیں۔

مفہومُ الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ اگر کوئی عورت مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے اپنے خاوند سے اجازت طلب کرتی ہے تو اسے روکا نہ جائے۔ جب آپ نے یہ حدیث بیان کی تو پاس ہی ان کا بیٹا بلال بیٹھا تھا اُس نے کہا: ہم تو عورتوں کو مسجد میں جانے سے ضرور روکیں گے۔ کیونکہ حالات وہ نہیں رہے جو نبی ﷺ کے زمانے میں تھے۔ اپنے بیٹے کی یہ بات سن کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ طیش میں آگئے اور اسے برا بھلا کہنے لگے کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنا رہا ہوں اور تو اس کے خلاف زبان درازی کر رہا ہے تجھے یہ جرأت کیسے ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چونکہ خود سختی سے سنت پر عمل پیرا ہوتے تھے وہ برداشت ہی نہیں کر سکے کہ کوئی انکے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنے منہ سے کوئی بات نکالے۔

أحکامُ الحدیث: ❶ عورت جب نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد جانے کی اجازت طلب کرے تو اسے اجازت دینا مستحب ہے۔

❷ کوئی بھی خاتون مسجد جاتے ہوئے زیب و زینت اختیار نہ کرے، تاکہ یہ کسی فتنے کا باعث نہ بنے۔

❸ جو کوئی نبی کریم ﷺ کی سنت سے روگردانی کرے اسے ڈانٹ پلائی جاسکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 14

سنن راتبہ کا بیان

حدیث: 59

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ- وَفِيْ لَفْظٍ فَاَمَّا الْمَغْرِبُ والْعِشَاءُ والْفَجْرُ وَالْجُمُعَةُ فَفِيْ بَيْتِهٖ، وَفِى لَفْظٍ لِّلْبُخَارِيِّ "اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَّا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا:- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب التهجد بالليل، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی۔

رواه مسلم: کتاب صلوة المسافرين، باب فضل سنن الراتبة قبل الفرائض وبعد هن و بيان عددهن۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد دو رکعت جمعہ کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد پڑھیں۔

ایک روایت میں مغرب، عشاء، فجر اور جمعہ کی سنتیں آپ ﷺ اپنے گھر میں ادا کیا کرتے تھے۔

بخاری کی روایت ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ دو ہلکی پھلکی رکعتیں طلوع فجر کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ ایک ایسی گھڑی تھی کہ میں اس وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿صَلَّیْتُ﴾ میں نے نماز پڑھی۔ ❷ ﴿رَکْعَتَیْنِ﴾ دو رکعت۔ ❸ ﴿فَفِیْ بَیْتِهٖ﴾ اپنے گھر میں۔ ❹ ﴿یُصَلِّیْ سَجْدَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ﴾ دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھتے۔ ❺ ﴿بَعْدَ مَا یَطْلُعُ الْفَجْرُ﴾ بعد اس کے کہ فجر طلوع ہو۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ حدیث میں مذکور سنن راتبہ پابندی سے ادا کرنا مستحب ہے۔

❷ سنتیں مسجد کی بجائے گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

❸ فجر کی سنتیں ہلکی پھلکی ادا کی جائیں۔

❹ بعض سنتیں فرضی نماز سے پہلے ہوتی ہیں تاکہ نمازی فرض عبادت کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو جائے اور بعض بعد میں ہوتی ہیں تاکہ فرائض میں رہ جانے والے نقص کا مداوی ہو سکے۔

حدیث: 60

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی شَیْئٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ وَفِیْ لَفْظٍ لِّمُسْلِمٍ "رَکْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاری: کتاب التهجد' باب تعاهد رکعتی الفجر و من سماها تطوعا

رواه مسلم: کتاب صلوة المسافرین' باب استحباب رکعتی الفجر والحث علیهما و تخفیفهما والمحافظة علیهما و بیان ما یستحب ان یقرأ فیهما۔

مَعنَی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیگر نوافل کا اتنا زیادہ خیال نہیں رکھتے تھے جتنا خیال فجر کی دو رکعتوں کا رکھتے۔

مسلم کی روایت ہے:

فجر کی دو رکعتیں دُنیا وَ مَافِیھَا سے بہتر ہیں۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اَشَدُّ تَعَاهُدًا﴾ زیادہ خیال کرنا۔ ❷ ﴿نَوَافِلِ﴾ نفل کی جمع فرائض کے علاوہ عبادت کو نفل کہتے ہیں۔ ❸ ﴿رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ﴾ فجر کی دو رکعتیں۔ ❹ ﴿خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا﴾ دُنیا سے بہتر۔ ❺ ﴿وَمَا فِیْهَا﴾ اور جو کچھ اس میں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: مذکورہ حدیث میں فجر کی دو سنتوں کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ فجر کی سنتیں پڑھنے کا بہت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک دفعہ یہ بھی اِرشاد فرمایا: کہ فجر کی دو رکعتوں کا اِس قدر اجر و ثواب ہے کہ پوری دُنیا کی دولت بھی ان کے مقابلے میں ہیچ ہے۔

اَحکامُ الحدیث: 1 فجر کی سنتوں کے ادا کرنے میں سستی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔

2 فجر کی سنتیں اجر و ثواب کے اِعتبار سے پوری دُنیا کی دولت سے بہتر ہیں۔

3 نبی کریم ﷺ فجر کی سنتوں کا جتنا خیال کیا کرتے تھے اِتنا دیگر نوافل کا نہیں کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 15

اذان اور اقامت

حدیث: 61

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَیُوْتِرَ الْاِقَامَةَ- (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ' باب الاذان مثنی مثنی وزاد فیه الا الاقامة-

رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ' باب الامر بشفع الاذان وایتار الاقامة-

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان دُہری کہے اور اقامت اکہری کہے:۔(بخاری و مُسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اُمِرَ﴾ حکم دیا گیا۔ ❷ ﴿اَنْ یَّشْفَعَ﴾ کہ دوہری کہے۔ ❸ ﴿یُوْتِرَ الْاِقَامَةَ﴾ تکبیر اکہری کہے۔

مفہوم الحدیث: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دو دو اور اقامت کے کلمات ایک ایک کہنے کا نبی کریم ﷺ کی جانب سے حکم دیا گیا۔

احکام الحدیث: ❶ نماز کے لئے اذان دینا فرض کفایہ ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں مذکور ہے۔ "فَلْیُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ" "چاہئے کہ تمہارے لئے تم میں سے کوئی ایک اذان دے۔"

❷ اذان کا حکم مردوں کے لئے مخصوص ہے۔ عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ جیسا کہ بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مذکور ہے۔

"لَیْسَ عَلَی النِّسَآءِ اَذَانٌ وَّلَا اِقَامَةٌ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عورتوں کے ذمے نہ اذان ہے اور نہ ہی اقامت"

3. حضرت بلال کی اذان پندرہ جملوں پر اور اقامت گیارہ جملوں پر مشتمل ہوتی۔
اذان میں پہلے چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو مرتبہ اَشْھَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پھر دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہا جاتا ہے۔
جبکہ تکبیر میں دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایک مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ ایک مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ایک مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ایک مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ ۔دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور آخر میں ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہا جاتا ہے۔

4. دُہری اذان دینا جائز ہے اور وہ اس طرح ہوتی ہے کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پہلے قدرے پست آواز میں دو دو مرتبہ کہا جاتا ہے اور پھر انہیں بلند آواز میں دہرایا جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو اس طرح اذان دینے کی تلقین کی تھی۔

5. اذان کے کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہُ
حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ

6. اقامت کے کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰہِ
حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اقامت کہنا مؤذن کا حق ہے کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ مؤذن تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان و اقامت دونوں کا حکم فرمایا تھا۔

حدیث: 62

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ وَھْبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ السُّوَائِی قَالَ:

اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ قُبَّةٍ لَّهٗ حَمْرَآءَ مِنْ اَدَمٍ' قَالَ: فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْءٍ فَمِنْ نَاضِحٍ وَنَائِلٍ قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ سَاقَیْهِ قَالَ:' فَتَوَضَّاَ وَ اَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ: فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ ھٰھُنَا وَ ھٰھُنَا یَقُوْلُ یَمِیْنًا وَّشِمَالاً حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ' حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ثُمَّ رُکِزَتْ لَهٗ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ وَصَلَّی الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الصلوۃ' باب الصلوۃ فی الثوب الاحمر

رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ' باب سترۃ المصلی۔

معنی الحدیث: حضرت ابوجحیفہ وھب بن عبداللہ سوائی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سرخ رنگ کے چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے' کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ پانی لے کر باہر نکلے بعض کو پانی کے چھینٹے میسر آئے اور بعض نے پانی پالیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ نے سرخ رنگ کا چوغہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ گویا کہ میں آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں' کہتے ہیں تو آپ نے وضوء کیا' اور بلال نے اذان دی' کہتے ہیں کہ میں اس کے چہرے کو اِدھر اُدھر گھومتے دیکھنے لگا فرماتے ہیں کہ وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے ہوئے دائیں بائیں چہرہ کرتے۔ پھر آپ کے لئے زمین میں نیزہ گاڑ دیا گیا۔ آپ آگے بڑھے۔ ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی پھر آپ دو رکعت ہی پڑھتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿قُبَّةٌ﴾ خیمہ۔ ❷ ﴿أَدَمٌ﴾ أَدَمْ یا أُدُم رنگے ہوئے چمڑے کو کہتے ہیں۔ ❸ ﴿حَمْرَآءُ﴾ سُرخ رنگ۔ ❹ ﴿وَضُوْءٌ﴾ واؤ پر اگر زبر ہو تو اس کا معنی پانی ہوتا ہے۔ ❺ ﴿فَمِنْ نَاضِحٍ وَّنَائِلٍ﴾ مُراد اس جملے سے یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کے وضوء سے بچا ہوا پانی تبرک سمجھ کر حاصل کرنے لگے: بعض پانی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے اور بعض کے حصے میں صرف چھینٹے ہی آئے۔ ❻ ﴿حُلَّةٌ﴾ جوڑا۔ ❼ ﴿أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا﴾ میں اس کا چہرہ اِدھر سے اُدھر ہوتے دیکھنے لگا۔ ❽ ﴿عَنَزَةٌ﴾ نیزہ۔ ❾ ﴿رَجَعَ﴾ لوٹ آئے۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ ایک دفعہ مکہ معظمہ کی وادی بطحا میں خیمہ زن ہوئے۔ آپ ﷺ نے وُضوء کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے وضوء کا بچا ہوا پانی لے کر خیمے سے باہر آئے۔ تو صحابہ کرام یہ متبرک پانی حاصل کرنے کے لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرف لپکے۔ بعض کو تھوڑا سا پانی میسر آگیا اور بعض کے نصیب میں صرف چھینٹے ہی آئے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ رسول اقدس ﷺ نے صحابہ کرام کو دوگانہ نماز پڑھائی۔ جتنے دن بھی آپ وہاں رہے دوگانہ ہی پڑھتے رہے۔

نماز پڑھانے سے پہلے آپ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا تھا تاکہ وہ سترے کا کام دے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ اذان کے دوران حَيَّ علی الصلوٰة کہتے ہوئے مؤذن اپنا چہرہ دائیں موڑے اور حَيَّ عَلَى الفلاح کہتے ہوئے۔ بائیں اس طرح آواز ہر طرف پھیل جاتی ہے۔

❷ دوران سفر دوگانہ پڑھنا مستحب ہے۔

❸ اِمام کا نماز پڑھاتے ہوئے اپنے سامنے سترہ رکھنا مستحب عمل ہے۔

❹ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ بے پناہ محبت تھی۔ آپ کے وضوء کا بچا ہوا پانی حاصل کرنا وہ اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 63

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

"اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الاذان والجماعة' باب اذان الاعمی اذا کان من یخبره

رواه مسلم: کتاب الصیام' باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: بلال رات کو اذان دیتا ہے تو تُم کھانا کھالیا کرو یہاں تک کہ عبداللہ بن اُم مکتوم اذان دے۔ (بخاری و مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿يُؤَذِّنُ﴾ اذان دیتا ہے یا دے گا۔ ❷ ﴿فَكُلُوْا﴾ تو تُم کھاؤ۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے اذان کے لئے دو صحابہ رضی اللہ عنہم کو متعین کیا ہوا تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کو حضرت بلال لوگوں کو جگانے اور نماز کے لئے تیاری کرنے کی غرض سے صبح کاذب کو اذان دیتے' اس دوران اگر کسی نے سحری کھانا ہوتی تو وہ اس سے فارغ ہو لیتا۔ اور پھر صبح صادق طلوع ہوتے ہی حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیتے۔ اس اذان کے سنتے ہی کھانا پینا بند کر دیا جاتا۔

اَحکام الحدیث:
1. ایک مسجد میں دو موذن مقرر کئے جاسکتے ہیں۔
2. نابینا موذن مقرر کرنا جائز ہے۔
3. لوگوں کو بیدار کرنے کے لئے طلوع فجر سے پہلے اذان کہی جاسکتی ہے۔
4. خبرواحد پر عمل کرنا جائز ہے بشرطیکہ خبر دینے والا قابل اعتماد ہو۔

حدیث: 64

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ" ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الاذان والجماعة' باب مایقول اذا سمع المنادی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ' باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلی علی النبی ؐ ثم یسأل له الوسیلة۔

مَعْنَى الْحَدِيث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:
"جب مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے۔"___(بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيث: ❶ ﴿إِذَا سَمِعْتُمْ﴾ جب تم سنو۔ ❷ ﴿الْمُؤَذِّنَ﴾ اذان دینے والا۔ ❸ ﴿قُوْلُوْا﴾ تم کہو۔ ❹ ﴿مِثْلَ مَا يَقُوْلُ﴾ جس طرح وہ کہتا ہے۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِيث: رسول اللہ ﷺ کا یہ اِرشاد ہے کہ جب کسی کو اذان دیتے سنو تو اس کا جواب دیا کرو' یعنی جس طرح وہ اذان کے کلمات پکارتا ہے سن کر تم بھی اس کی طرح کلمات کہا کرو۔

أَحْكَامُ الْحَدِيث: ❶ موذن کا جواب دینا شرعاً مستحب عمل ہے۔

❷ جواب دینے والا پہلے موذن کا کلمہ سنے پھر وہ ان کلمات کو دُھرائے۔

❸ جواب دینے والا اپنے کام میں مشغول رہتے ہوئے بھی اذان کا جواب دے سکتا ہے۔ اس کے لئے کام ترک کرنا ضروری نہیں۔

❹ جواب دینے والا جب موذن کی زبان سے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے کلمات سنے تو اس کے جواب میں: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔
یہ روایت صحیح مسلم میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

❺ اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ

بخاری شریف میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا' جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 16

قبلہ کی طرف منہ کرنا

حدیث: 65

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَبِّحُ عَلٰی ظَهْرِ رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ کَانَ وَجْهُہٗ یُوْمِئُ بِرَأْسِہٖ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُہٗ:

وَفِیْ رِوَایَةٍ: کَانَ یُوْتِرُ عَلٰی بَعِیْرِہٖ، وَلِمُسْلِمٍ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْهَا الْمَکْتُوْبَةَ وَلِلْبُخَارِیِّ "اِلَّا الْفَرَائِضَ"

رواہ البخاری: کتاب الکسوف، باب من تطوع فی السفر فی غیر دبر الصلوٰۃ

رواہ مسلم: کتاب صلوۃ المسافرین، باب جواز صلوۃ النافلۃ علی الدابۃ فی السفر حیث توجهت۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری کی پیٹھ پر نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔ اس کا رخ خواہ کسی طرف بھی ہوتا۔ آپ سر سے اِشارہ کرتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس طرح کرتے ایک روایت ہے۔ آپ ﷺ اپنے اُونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ اور مسلم کی روایت ہے علاوہ ازیں آپ اس پر فرض نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

بخاری میں ہے "مگر فرائض سواری پر ادا نہیں کرتے تھے۔"

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿یُسَبِّحُ عَلٰی ظَهْرِ رَاحِلَتِہٖ﴾ اپنی سواری کی پیٹھ پر نفلی نماز پڑھتے تھے۔ "تسبیح" سے مُراد یہاں نفلی نماز ہے۔ ❷ ﴿اَلْمَکْتُوْبَةُ﴾ فرض نماز۔ ❸ ﴿الرَّاحِلَةُ﴾ سواری۔ ❹ ﴿یُوْمِئُ بِرَأْسِہٖ﴾ اپنے سر سے اِشارہ کرتے۔ ❺ ﴿کَانَ یُوْتِرُ﴾ وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ ❻ ﴿عَلٰی بَعِیْرِہٖ﴾ اپنے اُونٹ پر۔ ❼ ﴿اَلْفَرَائِضُ﴾ فرض نمازیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیان کے مطابق رسول اللہ ﷺ دوران سفر نفلی نماز سواری کی پیٹھ پر ہی ادا کرلیا کرتے تھے۔ رکوع' سجود کے لئے اپنے سر سے اشارہ کرتے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی معمول تھا۔ رسول اللہ ﷺ وتر بھی اپنی سواری پر پڑھ لیا کرتے تھے۔ البتہ فرض نماز سواری پر ادا نہیں کیا کرتے تھے۔

احکام الحدیث:

1. دوران سفر سواری کی پیٹھ پر نفلی نماز ادا کرنا جائز ہے۔
2. حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ نماز کا آغاز کرتے وقت سواری کا رخ قبلے کی طرف کرلیا جائے۔ اس کے بعد سواری کا رخ اگر دوسری طرف پھر بھی جائے تو نماز ہو جائے گی۔ جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے دوران نفل ادا کرنے کا ارادہ کرتے تو ابتدا میں سواری کا رخ قبلے کی طرف کیا کرتے تھے۔
3. بغیر شرعی ضرورت کے فرضی نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں۔
4. بوقت ضرورت اشارہ رکوع اور سجود کے قائم مقام تصور کیا جاتا ہے۔
5. بوقت ضرورت عبادت کے دوران آسانی کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔

حدیث: 66

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ' وَقَدْ أُمِرَ: أَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا إِلَى الْكَعْبَةِ ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الصلوة' باب ما جاء في القبلة ومن لم يرى الاعادة على من سها فصلى الى غير القبلة

رواه مسلم: كتاب المساجد و مواضع الصلوة' باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرمایا' کہ لوگ قباء میں صبح کی نماز میں مشغول تھے۔ ایک آنے والا ان کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آج رات نبی کریم ﷺ پر قرآن نازل کیا گیا۔ اور آپ کو حکم دیا گیا کہ قبلے کی طرف رخ کریں تو تم بھی قبلے کی جانب رخ کرلو۔ ان کے چہرے شام کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف تھے' تو وہ سب کعبے کی طرف گھوم گئے۔ (بخاری)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿بَیْنَمَا النَّاسُ﴾ درآنحالیکہ لوگ۔ ○ ❷ ﴿بِقُبَاءَ﴾ مسجد قباء میں۔ ❸ ﴿فِیْ صَلَاۃِ الصُّبْحِ﴾ صبح کی نماز میں۔ ❹ ﴿إِذْ جَاءَ هُمْ آتٍ﴾ جب آیا ان کے پاس آنے والا۔ ❺ ﴿أُنْزِلَ عَلَيْهِ﴾ اتارا گیا آپ پر۔ ❻ ﴿أُمِرَ﴾ حکم دیا گیا۔ ❼ ﴿أَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ﴾ کہ کعبہ کی طرف رخ کرلیں۔ ❽ ﴿فَاسْتَقْبِلُوْهَا﴾ تو تم بھی اس کی طرف رخ کرلو۔ ❾ ﴿اِسْتَدَارُوْا إِلَى الْكَعْبَةِ﴾ وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔ ❿ ﴿وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ إِلَى الشَّامِ﴾ ان کے چہرے شام کی طرف تھے۔

مفہومُ الحدیث: جب نبی کریم ﷺ ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نمازیں پڑھتے رہے۔ آپ کا دلی شوق تھا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے کعبہ کی جانب رخ کرکے نماز پڑھنے کا حکم نازل ہو جائے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دلی خواہش کے مطابق یہ حکم نازل کردیا۔ ایک صحابی صبح کی نماز کے وقت مسجد قباء پہنچا دیکھا کہ لوگ بیت المقدس کی طرف رخ کئے ہوئے نماز ادا کررہے ہیں۔ اُس نے نماز کے دوران ہی اُنہیں نئے حکم کی اطلاع دی تو سب نے اپنا رُخ کعبہ کی طرف پھیرلیا:

اَحکامُ الحدیث: ✵❶ ہجرت سے پہلے اہل اسلام کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ ہجرت کے سولہ یا سترہ ماہ بعد اہل اسلام کے لئے کعبہ کو قبلہ بنادیا گیا۔

✵❷ کعبہ اگر نظر آرہا ہو تو عین اس کی طرف اور اگر دور نظروں سے اوجھل ہو تو نماز پڑھتے وقت اس کی جہت کی طرف منہ کرنا ضروری ہے۔

✵❸ بیت اللہ زمین کے ٹکڑوں میں سے سب سے افضل اعلیٰ اور برتر ٹکڑا ہے۔

✵❹ اگر نماز کے دوران معلوم ہو جائے کہ وہ قبلہ رخ نہیں بلکہ قبلہ دوسری طرف ہے تو وہ نماز کے دوران ہی قبلے کی طرف مڑجائے اس سے نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوگا' بایں صورت قبلہ رخ ہونے سے پہلے پڑھی گئی نماز درست ہوگی۔

✵❺ خبر واحد احکام وعقائد میں حجت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 67

عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ:

اِسْتَقْبَلْنَا اَنَسًا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِیْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِیْنَاهُ بِعَیْنِ التَّمْرِ، فَرَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حِمَارٍ وَّوَجْهُهٗ مِنْ ذَا الْجَانِبِ۔ یَعْنِیْ عَنْ یَّسَارِ الْقِبْلَةِ۔ فَقُلْتُ: رَاَیْتُكَ تُصَلِّیْ لِغَیْرِ الْقِبْلَةِ؟ فَقَالَ: لَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ مَا فَعَلْتُهٗ۔

رواہ البخاری: کتاب الکسوف، باب صلوۃ التطوع علی الحمار۔

رواہ مسلم: کتاب صلوۃ المسافرین، باب جواز صلوۃ النافلۃ علی الدابۃ فی السفر حیث توجہت۔

معنی الحدیث: انس بن سیرین سے روایت ہے فرمایا، کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا جبکہ وہ شام سے تشریف لائے: ہم انہیں "عین التمر" مقام پر جاکر ملے میں نے انہیں دیکھا کہ وہ گدھے پر نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کا رخ قبلہ کی بائیں جانب تھا۔ میں نے عرض کی: کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ قبلہ کے علاوہ کسی دوسری جانب منہ کرکے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں قطعاً ایسا نہ کرتا۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَنَسُ بْنُ سِیْرِیْنَ﴾ یہ مشہور و معروف تابعی حضرت محمد بن سیرین کے بھائی تھے۔ ❷ ﴿عَیْنُ التَّمْرِ﴾ یہ مقام مغربی عراق کی حدود پر واقع ہے۔ یہاں کھجور کے درخت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ❸ ﴿قَدِمَ مِنَ الشَّامِ﴾ شام سے آئے۔ ❹ ﴿فَلَقِیْنَاهُ﴾ تو ہم ان سے ملے۔ ❺ ﴿ذَا الْجَانِبِ﴾ ایک طرف۔ ❻ ﴿یَسَارِ الْقِبْلَةِ﴾ قبلے کی بائیں جانب۔

مفہوم الحدیث: حضرت انس بن مالک سرزمین شام سے تشریف لائے تو لوگوں نے ان کا عراق کی مغربی حدود پر واقع عین التمر کے مقام پر استقبال کیا آپ اپنے گدھے پر سوار نماز ادا کررہے تھے اور اتفاق ایسا تھا کہ رخ قبلے کی طرف نہیں تھا بلکہ قبلے کے قدرے بائیں جانب رخ کئے ہوئے تھے آپ سے یہ سوال کیا گیا تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ میں نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی یقیناً ایسا نہ کرتا۔

احکام الحدیث: ① سواری پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا قبلہ وہی متصور ہوگا جس طرف سواری کا رخ ہو۔ ② نفلی نماز کا سواری پر ادا کرنا جائز ہے خواہ سواری گدھے کی ہو۔ ③ مسلمان بھائی کا استقبال کرنا مشروع ہے۔ ④ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن پر عمل کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت پسند کیا کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 17

صف بندی

حدیث: 68

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ" — (رَوَاهُ مُسْلِم)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ، باب اقامۃ الصف من تمام الصلوۃ۔

رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتھا و فضل الاول فالاول منھا۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ "اپنی صفیں سیدھی کرو بلاشبہ صفوں کو سیدھا کرنا تکمیل نماز میں سے ہے۔" — (مُسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿سَوُّوْا﴾ سیدھی کرو۔ ❷ ﴿صُفُوْفَكُمْ﴾ اپنی صفیں۔ ❸ ﴿تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ﴾ صفوں کو سیدھا کرنا۔ ❹ ﴿مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ﴾ نماز کی تکمیل سے ہے۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو نماز کے دوران صف بندی کی تلقین کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: کہ صفوں کو سیدھا کرنے سے نماز مکمل ہوتی ہے۔اور اگر صفیں ٹیڑھی ہوں تو اس سے نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔

اَحْکَامُ الْحَدِیْث: ❶ نماز کے دوران صفیں سیدھی رکھنا واجب ہے اس سے نماز کے درجات میں اضافہ ہوتا ہے۔

❷ صفوں کے ٹیڑھا ہونے سے نماز میں نقص واقع ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✵ تَسْوِيَةُ الصُّفُوف سے باجماعت نماز پڑھنے کا اِشارہ ملتا ہے۔

حدیث: 69

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

"لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَلِمُسْلِمٍ **"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْماً۔ فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلاً بَادِيًا صَدْرُهُ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔**

رواه البخاری: کتاب الاذان والجماعة ' باب تسوية الصفوف عند الاقامة وبعدها۔

رواه مسلم: کتاب الصلوة ' باب تسوية الصفوف واقامتها الخ۔

معنی الحدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرماتے ہیں: آپ ضرور اپنی صفوں کو سیدھا کرو گے یا تمہارے چہروں کے درمیان اللہ مخالفت ڈال دے گا۔ صحیح مسلم کی روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو سیدھا کیا کرتے تھے۔ گویا کہ ان کے ساتھ تیروں کو سیدھا کیا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے دیکھا کہ ہم نے آپ سے یہ مسئلہ سمجھ لیا ہے۔ پھر ایک دن آپ نکلے کھڑے ہوئے قریب تھا کہ آپ تکبیر کہتے آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سینہ باہر نکلا ہوا ہے۔ تو آپ نے اِرشاد فرمایا۔

"اللہ کے بندو اپنی صفیں سیدھی کرو ورنہ اللہ تمہارے چہروں کے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔" ـــ (رواہ مسلم)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿لَتُسَوُّنَّ﴾ تم ضرور سیدھا کرو گے۔ ❷ ﴿صُفُوْفَكُمْ﴾ اپنی صفیں۔ ❸ ﴿اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ﴾ یا اللہ ضرور مخالفت ڈال دے گا۔ ❹ ﴿بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ﴾ تمہارے چہروں کے درمیان۔ ❺ ﴿يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا﴾ ہماری صفوں کو سیدھا کرتے۔ ❻ ﴿الْقِدَاحُ﴾ تیر۔ ❼ ﴿عَقَلْنَا عَنْهُ﴾ ہم نے آپ سے سمجھ لیا۔ ❽ ﴿كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ﴾ قریب تھا کہ آپ تکبیر کہتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: جو نماز میں اپنی صفوں کو سیدھا نہیں کرتے ان کے متعلق اس حدیث میں سخت وعید سنائی گئی ہے۔ کہ جو لوگ نماز پڑھتے ہوئے صف بندی کا خیال نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے درمیان پھوٹ ڈال دیتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کی مخالفت میں سرگرم ہو جاتے ہیں۔

جماعت کرانے سے پہلے نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صفوں کو درست کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ اگر صفیں سیدھی نہ ہوں تو جماعت کا اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے اور وہ ہے آپس کی محبت' صلہ رحمی اور ہمدردی۔

احکام الحدیث: ❶ باجماعت نماز پڑھتے ہوئے صفوں کو سیدھا کرنا واجبات میں سے ہے۔

❷ نماز کے دوران صفوں کو سیدھا رکھنا تکمیل نماز کا باعث بنتا ہے۔

❸ نماز کے دوران صفوں کے ٹیڑھا ہونے سے نبی کریم ﷺ نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے لہٰذا اس سے ہر مسلمان کو اجتناب کرنا چاہیے۔ اور صف بندی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

❹ صف کو درست کرنے کا اہتمام امام کی ذمہ داری ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ خود صفیں سیدھی کراتے تھے۔

❺ یہ بات اتنی دیر تک سمجھاتے رہیں یہاں تک کہ مقتدی اچھی طرف صف بندی سمجھ لیں اور عملاً درستگی کر لیں۔

حدیث: 70

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ' فَاَكَلَ مِنْهُ' ثُمَّ قَالَ: "قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّ لَكُمْ" قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِاسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَآءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَاءِ نَا فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ- وَلِمُسْلِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْءَ ةَ خَلْفَنَا- اَلْيَتِيْمُ : هُوَ ضُمَيْرَةُ جَدُّ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ البخاری: کتاب الصلوۃ' باب الصلوۃ علی الحصیر و فی کتاب الاذان۔
رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب جواز الجماعۃ فی النافلۃ۔

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھانے پر بلایا جو اُس نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔ آپ نے اس میں سے کھایا' پھر فرمایا۔

"اُٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں" حضرت انس کہتے ہیں۔ کہ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اٹھا جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پہ پانی چھڑکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے۔ میں اور یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا ہمارے پیچھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر آپ واپس چلے گئے۔

مسلم کی روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اور اس کی والدہ کو نماز پڑھائی۔ مجھے اپنے دائیں اور خاتون کو ہمارے پیچھے کھڑا کیا۔ یتیم سے مُراد حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کا دادا ضمیرہ ہے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ﴾ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا۔ ❷ ﴿قُوْمُوْا﴾ اُٹھو۔ ❸ ﴿حَصِيْرٌ﴾ چٹائی۔ ❹ ﴿اَسْوَدَّ﴾ سیاہ ہو چکی تھی۔ ❺ ﴿نَضَحْتُهٗ﴾ میں نے اسے چھڑکا۔ ❻ ﴿صَفَفْتُ﴾ میں نے صف بنائی۔ ❼ ﴿اَلْعَجُوْزُ﴾ بوڑھی' بڑھیا عورت۔ ❽ ﴿ثُمَّ انْصَرَفَ﴾ پھر آپ واپس چلے گئے۔ ❾ ﴿اَقَامَنِيْ﴾ مجھے کھڑا کیا۔ ❿ ﴿وَرَاءَهٗ﴾ اس کے پیچھے۔

مفہوم الحدیث: ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا آپ کو دعوت دی۔ آپ نے کمال شفقت کا اظہار کرتے ہوئے دعوت قبول کی کیونکہ آپ اپنی عظمت شان کے باوجود چھوٹے بڑے امیر غریب اور عورت مرد کی دعوت قبول کر لیا کرتے تھے تاکہ اس کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور وہ زیادہ دین کے قریب آئے۔ آپ نے بھی حضرت انس بن مالک کی دادی ملیکہ نامی خاتون کی دعوت کو قبول کیا اس کا تیار کردہ کھانا تناول فرمایا: پھر انہیں نماز پڑھانے کے لئے قیام کا حکم دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ گھر میں پڑی ایک پرانی چٹائی اٹھا لائے اسے پانی سے دھویا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بچھا دی حضرت انس اور ان کے ہمراہ ایک یتیم جس کا نام ضمیرہ تھا آپ کے پیچھے صف بنا کر کھڑے ہو گئے۔ اور بڑھیا اکیلی ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دو رکعت نماز پڑھائی اور تشریف لے گئے۔

احکام الحدیث: ❶ نابالغ بچے کو صف میں کھڑا کرنا جائز ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. مقتدیوں کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔
3. نماز باجماعت میں عورتیں مردوں کے پیچھے کھڑی ہوں۔
4. نوافل باجماعت ادا کرنے جائز ہیں بشرطیکہ اسے عادت مستمرہ نہ بنالیا جائے۔
5. تعلیم دینے کی غرض سے نفلی نماز باجماعت پڑھائی جاسکتی ہے۔
6. نبی کریم ﷺ پسماندہ افراد سے انتہائی خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آیا کرتے تھے۔
7. دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنا مستحب عمل ہے۔

حدیث: 71

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَأَخَذَ بِرَاْسِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

رواہ البخاری: کتاب العلم، باب السمر فی العلم۔

رواہ مسلم: کتاب صلوۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے ہاں سویا۔ نبی کریم ﷺ اُٹھے رات کو نماز پڑھنے لگے۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے میرا سر پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کرلیا۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿بِتُّ﴾ میں نے رات گذاری۔ میں رات سویا۔ ❷ ﴿عِنْدَ خَالَتِيْ﴾ اپنی خالہ کے پاس۔ ❸ ﴿قُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ﴾ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوا۔ ❹ ﴿اَخَذَ بِرَاْسِيْ﴾ آپ نے میرا سر پکڑا۔ ❺ ﴿فَاَقَامَنِيْ﴾ آپ نے مجھے کھڑا کیا۔ ❻ ﴿عَنْ يَّمِيْنِهٖ﴾ اپنی دائیں جانب۔

مفہوم الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات اپنی خالہ اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سوئے رسول اللہ ﷺ بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ رات کو اُٹھے اور نماز تہجد ادا کرنے لگے فرماتے ہیں کہ میں بھی نماز تہجد ادا کرنے کے لئے آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا سر پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

اَحکَامُ الحدیث: ❶ نماز باجماعت کے لئے اگر صرف دو شخص ہوں تو مقتدی امام کی دائیں جانب کھڑا ہو۔

❷ مقتدی اگر غلطی سے امام کی بائیں جانب کھڑا ہو جائے تو اُسے امام اپنے پیچھے سے گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کرے۔

❸ نماز کے دوران اگر کوئی ایسا عمل کرنے کی ضرورت پڑ جائے جس سے نماز کی درستگی پیش نظر ہو تو اس کا سر انجام دینا نماز کے لئے مضر نہیں ہوتا۔

❹ نماز تہجد ادا کرنا مستحب عمل ہے۔

❺ اکیلے بچے کی صف مرد کے ہمراہ جائز و درست ہے۔

❻ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حصول تعلیم پر حرص و اجتہاد۔

❼ امامت کی صحت کے لئے شرط نہیں ہے کہ امام نماز میں داخل ہونے سے پہلے امامت کی نیت کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 18

امامت

حدیث: 72

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ أَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ اَوْیَجْعَلَ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ:

رواه البخاری: کتاب الاذان والجماعة' باب اثم من رفع راسه قبل الامام

رواه مسلم: کتاب الصلوة باب النهی عن سبق الامام برکوع او سجود ونحوهما۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا وہ شخص ڈرتا نہیں جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھالیتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر میں تبدیل کردے۔ یا اس کی شکل گدھے کی شکل بنادے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَمَا﴾ کیا نہیں۔ ❷ ﴿یَخْشٰی﴾ ڈرتا ہے۔ ❸ ﴿یَرْفَعُ﴾ اٹھاتا ہے۔ ❹ ﴿رَاْسَهٗ﴾ اپنا سر۔ ❺ ﴿قَبْلَ الْاِمَامِ﴾ امام سے پہلے۔ ❻ ﴿یُحَوِّلَ اللّٰهُ﴾ اللہ بدل دیتا ہے۔ ❼ ﴿یَجْعَلَ اللّٰهُ﴾ اللہ بنادیتا ہے۔ ❽ ﴿حِمَارٌ﴾ گدھا۔

مفہوم الحدیث: امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے نماز کے دوران مقتدی کی حرکات امام کے تابع ہونی چاہئیں ورنہ باجماعت نماز پڑھنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اسی لئے مذکورہ حدیث میں ایسے مقتدی کے لئے سخت وعید آئی ہے جو امام کی صحیح معنوں میں اقتداء نہیں کرتا کہ اس جرم کی پاداش میں ہوسکتا ہے۔ کہ اللہ اس کی حسین شکل کو قبیح شکل میں بدل دے۔ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مروی ہے کہ جو شخص امام سے پہلے رکوع' سجود میں سر نیچے کرتا یا اُٹھاتا ہے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

اَحکامُ الحدیث: 1 نماز میں امام سے پہلے مقتدی کا سر اُٹھانا ناجائز ہے۔

2 نماز باجماعت کے دوران مقتدی کی تمام حرکات اِمام کے تابع ہونی چاہئیں۔ مقتدی کا اِمام کے تابع ہونا واجبات میں سے ہے۔

3 جب مقتدی یہ جانتا ہے کہ میں اِمام سے پہلے نماز سے فارغ نہیں ہو سکتا تو پھر امام سے پہلے رکوع' سجود میں سر اُٹھانا حماقت ہے۔ اِسی لئے اِس روایت میں گدھے کا نام لیا گیا کیونکہ یہ جانوروں میں حماقت کے اعتبار سے معروف ہے۔

حدیث: 73

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْهِ' فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا۔ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا۔ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔ وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ ـــ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ' باب انما جعل الامام لیؤتم بہ۔

رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ' باب استخلاف الامام اذا عرض لہ عذر من مرض وغیرھما۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا بلاشبہ اِمام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اِس کی اقتداء کی جائے' تم اِس کی مخالفت نہ کرو جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔ جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سبھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ـــ (رواہ مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: 1 ﴿اِنَّمَا﴾ بے شک۔ 2 ﴿جُعِلَ الْاِمَامُ﴾ بنایا گیا امام 3 ﴿لِیُؤْتَمَّ بِهٖ﴾ تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ 4 ﴿فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْهِ﴾ تو تم اس کی مخالفت نہ کرو۔ 5 ﴿اِذَا كَبَّرَ﴾ جب وہ اللہ اکبر کہے۔ 6 ﴿كَبِّرُوْا﴾ تم اللہ اکبر کہو۔ 7 ﴿اِذَا رَكَعَ﴾ جب وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع کرے۔ ❽ ﴿اِذَا صَلّٰی جَالِسًا﴾ جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے۔ ❾ ﴿اَجْمَعُوْنَ﴾ سب 'تمام' سارے۔

مفہومُ الحدیث: اِمام کی اِقتداء واجبات میں سے ہے۔ اِمام کو مقرر ہی اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اِقتداء کی جائے رکوع' سجود قیام میں مقتدی اِمام کی اِتباع کرے گا۔ البتہ جب اِمام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ اِمام کی اقتداء ہر مقتدی کے لئے واجب ہے۔

❷ اِمام کی مخالفت حرام ہے۔

❸ جب اِمام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے۔

❹ متابعت میں افضل طریقہ یہ ہے کہ مقتدی کے تمام اعمال اِمام کے اعمال کے بعد مُتَّصِلاً واقع ہوں۔

❺ اِمام جب قیام سے عاجز ہو تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں اِمام کی متابعت واقتداء کے باعث اس عجز کی دلیل اگلی حدیث عائشہ ہے۔

❻ قائد و اِمام کی اطاعت معروف میں لازم ہے جس کی بہترین مثال نماز ہے۔

حدیث: 74

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰی جَالِسًا وَصَلّٰی وَرَاءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا: فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنْ اَجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔ — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الاذان والجماعة' باب انما جعل الامام لیؤتم به۔

رواه مسلم: کتاب الصلوة' باب ائتمام الماموم بالامام۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں بیمار تھے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ آپ کے پیچھے لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ آپ نے اِنہیں اشارہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: بلاشبہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم سر اُٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔ جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم سبھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿وَهُوَ شَاكٍ﴾ اس حال میں کہ وہ مریض ہے۔ ❷ ﴿اِجْلِسُوا﴾ بیٹھ جاؤ۔ ❸ ﴿اِنْصَرَفَ﴾ پلٹے، پھرے، سلام پھیرا۔ ❹ ﴿صَلُّوا جُلُوْسًا﴾ نماز پڑھو بیٹھ کر۔

مفہومُ الحدیث: اِس حدیث میں مذکور احکامات سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ کہ اِمام بنانے میں حکمت یہی ہے کہ مسلمانوں کو ایک امیر، امام یا قائد کی اطاعت کا خوگر بنایا جائے۔ تاکہ اُمت میں اجتماعیت پیدا ہو۔ اس میں اُمت کی سربلندی و سرفرازی کا راز پوشیدہ ہے۔ امام کی اقتداء میں پانچ وقت نماز پڑھنے سے ایک نظام کا پابند رہنے کی تربیت ملتی ہے۔ جو قوم ایک راہنما کی اطاعت کو اپنا شعار بنالیتی ہے۔ دُنیا میں قیادت، سیادت اور سربراہی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

اَحکامُ الحدیث:
1. نماز کے دوران مقتدی کا اپنے اِمام کے تابع رہنا واجب ہے۔ اس سے مسابقت ممنوع ہے۔
2. نماز کے دوران مقتدی کے لئے اپنے اِمام کی مخالفت ممنوع ہے اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔
3. اِمام کی متابعت میں افضل طریقہ یہ ہے کہ جب امام نماز کے دوران عمل کرے تو مقتدی معاً بعد وہ عمل کرے نہ اِمام سے پہلے وہ عمل کرے، نہ برابر اور نہ ہی زیادہ دیر بعد۔
4. امام اگر معذوری کی بناء پر بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تمام مقتدی قیام پر قادر ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھیں۔
5. امام جب رکوع سے اُٹھتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو مقتدی رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے۔
6. بوقت ضرورت نماز میں اشارہ کرنا جائز ہے۔

حدیث: 75

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا، ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: کتاب الاذان، باب متی یسجد من خلف الامام۔

رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ، باب متابعہ الامام والعمل بعدہ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے براء بن عازب نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ کو نہ جھکاتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سجدے میں چلے جاتے۔ پھر ہم آپ کے بعد سجدے میں جاتے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿حَدَّثَنِیْ﴾ مجھے حدیث بیان کی۔ ❷ ﴿غَیْرُ کَذُوْبٍ﴾ جھوٹ بولنے والے نہیں۔ ❸ ﴿لَمْ یَحْنِ﴾ نہ جھکاتا۔ ❹ ﴿ظَھْرَہٗ﴾ اپنی کمر۔ ❺ ﴿نَقَعُ سُجُوْدًا﴾ ہم سجدے میں جاتے۔

مفہوم الحدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کے دوران نبی کریم ﷺ کی مکمل متابعت کیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ رکوع سے سر اُٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے۔ اِس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رکوع سے سر اُٹھاتے پھر جب آپ ﷺ اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جاتے تو اِس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سجدے میں جاتے۔

احکام الحدیث: ❶ نماز کے دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی اِتباع اس انداز میں کرتے کہ جب آپ ﷺ ایک عمل کر لیتے تو بعد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ عمل دہراتے۔

❷ امام کی متابعت اس انداز میں ہو کہ نہ امام سے پہلے نماز کا کوئی رکن ادا کیا جائے۔ نہ امام کے ساتھ اور نہ ہی امام سے دیر کے بعد۔

❸ مقتدی نماز کے دوران افعال و اقوال میں امام کے تابع رہے مگر جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو مقتدی رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے۔

حدیث: 76

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَآئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"
۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الاذان' باب جهر الامام بالتامین و فی الدعوات۔
رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الصلوة' باب التسمیع والتحمید والتامین۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافقت کرتی ہے اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ــــ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿"إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ﴾ جب امام آمین کہتا ہے۔ ❷ ﴿فَأَمِّنُوْا﴾ تو تم آمین کہو۔ ❸ ﴿تَأْمِيْنُهُ﴾ اس کا آمین کہنا۔ ❹ ﴿غُفِرَ لَهُ﴾ بخش دیا گیا ہے اسے۔ ❺ ﴿مَا تَقَدَّمَ﴾ جو پہلے گذرے۔ ❻ ﴿مِنْ ذَنْبِهِ﴾ اس کے گناہ۔

مفہوم الحدیث: سورہ فاتحہ بہترین دعا ہے خواہ کوئی باجماعت کرے یا انفرادی طور پر اس کے بعد آمین کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ میری اس دعا کو قبول فرما: فرشتے بھی اس موقع پر نمازیوں کے ہمنوا بن کر آمین کہتے ہیں۔ بندے کی جانب سے یہ ادا اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ خوش ہو کر اس بندے کے پہلے گناہ معاف کردیتے ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

احکام الحدیث: ❶ امام اور مقتدی دونوں کا آمین کہنا شرعاً مستحب عمل ہے۔

❷ فرشتے نمازیوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

❸ آمین کہنا صغیرہ گناہوں کی بخشش کا سبب بنتا ہے۔البتہ کبیرہ گناہوں کی معافی کیلئے توبہ ضروری ہے۔

❹ ضروری ہے کہ دعا کرتے وقت اور آمین کہتے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف کامل توجہ ہو دل حاضر ہو غافل نہ ہو۔

❺ انسان اگر خشوع' خضوع' طہارت' لباس اور زبان کی پاکیزگی میں فرشتوں کی مطابقت کرنے کی کوشش کرے تو یہ کیفیت دعا کی قبولیت کا باعث بنتی ہے۔

❻ امام کا جہری آمین کہنا اس حدیث سے معلوم ہوا کیونکہ مقتدی کو امام کی آمین کا تبھی علم ہو گا جب امام اتنی بلند آمین کہے جسے مقتدی سن لیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 77

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ۔ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَذَا الْحَاجَةِ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَاءَ ــ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه بنحوه 'کتاب الاذان' باب اذا صلی لنفسه فلیطول ماشاء۔

رواه مسلم: فی صحیحه بنحوه 'کتاب الصلوة' باب امر الائمة بتخفیف الصلوة فی تمام۔

معنی الحدیث: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے اُسے چاہیۓ کہ وہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور' بیمار اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی بذات خود نماز پڑھے تو جس قدر چاہے لمبی کرے۔ــ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ﴾ جب تمہارا کوئی ایک لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ❷ ﴿فَلْیُخَفِّفْ﴾ وہ ہلکا ہاتھ رکھے۔ ❸ ﴿اَلضَّعِیْفُ﴾ کمزور۔ ❹ ﴿وَالسَّقِیْمُ﴾ بیمار۔ ❺ ﴿وَذَا الْحَاجَةِ﴾ ضرورت مند۔

مفہوم الحدیث: امام کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کراتے ہوئے مقتدیوں کا خیال رکھے بہتر ہے کہ جماعت کی صورت میں نماز مختصر پڑھائی جائے کیونکہ جماعت میں کمزور بیمار اور ضرورت مند لوگ شامل ہوتے ہیں ہاں اگر کوئی اکیلا نماز پڑھے تو وہ جس قدر چاہے اپنی نماز کو طول دے سکتا ہے۔

احکام الحدیث: ❶ امام کے لئے مقتدیوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

❷ نماز باجماعت زیادہ طویل نہیں ہونی چاہیۓ۔

❸ انفرادی نماز جتنی کوئی چاہے اسے لمبا کیا جاسکتا ہے۔

حدیث: 78

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا: قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِيْ مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: "يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوْجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيْرَ وَالصَّغِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ" ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب الاحکام، باب هل یقضی الحاکم او یفتی وهو غضبان۔
رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب الصلوة، باب امر الائمة بتخفیف الصلوة فی تمام۔

معنیٰ الحدیث: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے کہا کہ میں فلاں امام کی وجہ سے صبح کی نماز میں پیچھے رہ جاتا ہوں چونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ کہا: کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ کہتے ہوئے اس دن سے زیادہ کبھی غضبناک نہیں دیکھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: لوگو تم میں سے بعض نفرت پھیلانے والے ہیں جو بھی تم میں سے لوگوں کی امامت کرائے اسے چاہئے کہ اختصار سے کام لے اس لئے کہ اس کے پیچھے بڑے، چھوٹے اور ضرورت مند ہوتے ہیں۔

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿جَاءَ رَجُلٌ﴾ آیا ایک شخص۔ ❷ ﴿لَا تَأَخَّرُ﴾ میں دیر کر دیتا ہوں۔ ❸ ﴿يُطِيلُ بِنَا﴾ وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتا ہے۔ ❹ ﴿غَضِبَ﴾ ناراض ہوئے۔ ❺ ﴿فِيْ مَوْعِظَةٍ﴾ وعظ کے دوران۔ ❻ ﴿يَوْمَئِذٍ﴾ اس دن۔ ❼ ﴿إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ﴾ بعض تم میں سے نفرت دلانے والے ہیں۔ ❽ ﴿أَمَّ النَّاسَ﴾ لوگوں کی امامت کی۔ ❾ ﴿فَلْيُوْجِزْ﴾ چاہئے کہ وہ مختصر کرے۔ ❿ ﴿الْكَبِيْرَ﴾ بڑی عمر کا۔ ⓫ ﴿الصَّغِيْرَ﴾ چھوٹی عمر کا۔ ⓬ ﴿ذَا الْحَاجَةِ﴾ ضرورت مند۔

مفہومُ الحدیث: شریعت میں اُسے ماننے والوں کے لئے آسانی اور سہولت کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اسی لئے امام کو یہ حکم ہے کہ جماعت کراتے ہوئے اختصار سے کام لے نماز لمبی نہ پڑھائے تاکہ مقتدیوں کے دلوں میں اُکتاہٹ پیدا نہ ہو اس لئے کہ جماعت میں بڑے، بوڑھے، چھوٹے بیمار، کمزور اور ضرورت مند ہر قسم کے لوگ موجود ہوتے ہیں لہٰذا امام کو اپنے ان تمام مقتدیوں کا خیال رکھنا چاہئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی نماز پڑھانے والے امام کو تنبیہہ کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور امام کو مختصر نماز پڑھانے کی تلقین کی تاکہ نمازی جب فارغ ہو کر گھر کی طرف جائیں تو ان کے دلوں میں نماز کے بارے میں شوق اور رغبت کے جذبات موجزن ہوں، تاکہ وہ نفرت کے جذبات لے کر واپس جائیں۔

احکامُ الحدیث: ❶ امام کے لئے ضروری ہے جماعت کراتے ہوئے نماز میں تخفیف کو پیش نظر رکھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. طویل نماز پڑھانے والے آئمہ کو رسول اللہ ﷺ نے ناپسند کیا ہے۔
3. طویل نماز پڑھانے کو فتنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔
4. اکیلا آدمی جتنی اس کا دل چاہے نماز طویل کر سکتا ہے۔
5. معذور' عاجز اور ضرورت مند نمازیوں کا خیال رکھنا امام کے لئے ضروری ہے۔
6. انسان کو چاہئے کہ دوسروں کے لئے سہولت پیدا کرے نا کہ دوسروں کو مشکلات میں مبتلا کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 19

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اوصاف

حدیث: 79

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ فِی الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَیْهَةً قَبْلَ اَنْ یَّقْرَاَ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَرَاَیْتَ سُكُوْتَكَ بَیْنَ التَّكْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ: مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: "أَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ" ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاری: کتاب الاذان والجماعة، باب مایقول بعد التکبیر۔

رواه مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوة، باب مایقال بین تکبیرة الاحرام والقراءة۔

معنی الحدیث: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تکبیر تحریمہ کہتے تو کچھ دیر خاموش رہتے پہلے اس سے کہ آپ قرات کریں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ تکبیر اور قرات کے درمیان خاموش رہتے ہیں۔ اس میں کیا کہتے ہیں آپ نے اِرشاد فرمایا:

میں یہ کہتا ہوں "الٰہی میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دوری پیدا کردے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری پیدا کی ہے۔ اِلٰہی میری خطاؤں کو صاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اِلٰہی میری خطائیں پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿سَکَتَ هُنَیْهَةً﴾ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ ❷ ﴿بِأَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ﴾ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ ❸ ﴿بَاعِدْ﴾ دوری پیدا کر۔ ❹ ﴿خَطَایَایَ﴾ میری خطائیں۔ ❺ ﴿یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ﴾ سفید کپڑا صاف کیا جاتا ہے۔ ❻ ﴿مِنَ الدَّنَسِ﴾ میل کچیل سے۔ ❼ ﴿اِغْسِلْنِیْ﴾ مجھے دھوڈال۔ ❽ ﴿الثَّلْجُ﴾ برف۔ ❾ ﴿الْبَرَدُ﴾ اولے، ٹھنڈک۔

مفہومُ الحدیث: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد حدیث میں مذکور افتتاحی دعا پڑھا کرتے تھے۔

أحکامُ الحدیث: ❶ تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت سے پہلے دعائے استفتاح پڑھنا مستحب عمل ہے۔

❷ دعائے استفتاح سری پڑھی جاتی ہے خواہ نماز سری ہو یا جہری۔

❸ نماز باجماعت کی ابتداء میں دعا کو زیادہ لمبا نہ کیا جائے۔

❹ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرکات و سکنات کی کمال درجہ اتباع کیا کرتے تھے۔

❺ گناہ کی تاثیر چونکہ گرم ہوتی ہے لہٰذا اس مناسبت سے دعا کے دوران پانی، برف اور اولوں کے الفاظ استعمال کئے گئے جس طرح یہ اشیاء گرمی کو زائل کرتی ہیں اسی طرح دعا سے گناہوں کی حدت جاتی رہتی ہے۔

حدیث: 80

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

"کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَفْتِحُ الصَّلَاۃَ بِالتَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاْۃِ (اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ) وَکَانَ اِذَا رَکَعَ لَمْ یُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ یُصَوِّبْهُ وَلٰکِنْ بَیْنَ ذَالِكَ وَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ: لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَائِمًا۔ وَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَۃِ: لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا، وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ التَّحِیَّةَ وَکَانَ یَفْرِشُ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَیَنْصِبُ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی۔ وَکَانَ یَنْهٰی عَنْ عُقْبَةِ الشَّیْطَانِ وَیَنْهٰی اَنْ یَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَیْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَکَانَ یَخْتِمُ الصَّلَاۃَ بِالتَّسْلِیْمِ۔" ـــ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رواہ مسلم: کتاب الصلوة، باب مایجمع صفة الصلوة وما یفتتح به ویختتم به...... الخ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں- کہ رسول اللہ ﷺ نماز اللہ اکبر کہہ کر شروع کرتے اور قرأت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے شروع کرتے' جب آپ رکوع کرتے تھے تو نہ اپنے سر کو اونچا رکھتے اور نہ اُسے نیچے لٹکاتے- بلکہ اِس کے درمیان رکھتے: اور جب اپنا سر رکوع سے اُٹھاتے تو نہیں سجدہ کرتے تھے یہاں تک کہ آپ سیدھے کھڑے ہو جاتے- اور جب آپ سجدے سے سر اُٹھاتے تھے تو نہیں سجدہ کرتے تھے یہاں تک کہ آپ سیدھے بیٹھ جاتے ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے' اپنا بایاں پاؤں بچھا دیا کرتے تھے' اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے- آپ شیطان کی مانند بیٹھنے سے منع کرتے تھے' اور آپ اس سے بھی منع کرتے کہ کوئی شخص درندوں کی طرح اپنے بازو پھیلائے- اور آپ نماز کا اختتام السلام علیکم ورحمتہ اللہ سے کرتے:___ (رواہ مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿یَسْتَفْتِحُ﴾ آغاز کرتے- اِفتتاح کرتے- ❷ ﴿لَمْ یُشْخِصْ رَاْسَهٗ﴾ نہ اونچا کرتے اپنا سر- ❸ ﴿لَمْ یُصَوِّبْهُ﴾ نہ اسے لٹکاتے- ❹ ﴿اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ﴾ جب اپنا سر اُٹھاتے- ❺ ﴿مِنَ السَّجْدَةِ﴾ سجدے سے- ❻ ﴿حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا﴾ یہاں تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے- ❼ ﴿کَانَ یَفْرِشُ﴾ بچھاتے تھے- ❽ ﴿رِجْلَهُ الْیُسْرٰی﴾ بایاں پاؤں- ❾ ﴿عُقْبَةُ الشَّیْطَانِ﴾ شیطان کا بیٹھنا- مُراد اس سے ہے کہ تشہد میں سرین اور بازوؤں کو زمین پر رکھ کر بیٹھنا- یہ شیطان کی مانند بیٹھنے کے متراوف ہے- ❿ ﴿اِفْتِرَاشَ السَّبُعِ﴾ درندے کی مانند بچھانا- ⓫ ﴿کَانَ یَخْتِمُ الصَّلَاةَ﴾ نماز ختم کرتے تھے- ⓬ ﴿بِالتَّسْلِیْمِ﴾ السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہنے کے ساتھ-

مفہوم الحدیث: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان کے مطابق نبی کریم ﷺ نماز کا آغاز اللہ اکبر کہہ کر کرتے اور قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے کرتے-

قیام کے بعد جب رکوع کیا کرتے تھے تو آپ رکوع کے دوران نہ اپنا سر اونچا رکھتے اور نہ نیچا بلکہ پیٹھ کے برابر سیدھا رکھتے- رکوع سے اٹھنے کے بعد سیدھے کھڑے ہوتے پھر سجدے میں جاتے پہلے سجدے سے اُٹھ کر سیدھے بیٹھتے اور پھر دوسرے سجدے میں جاتے ہر دو رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھتے اور التحیات پڑھتے- آپ نمازیوں کو تشہد میں شیطان کی مانند بیٹھنے سے منع کرتے- اور وہ اس طرح کہ اپنے دونوں پاؤں اور پیٹھ ایک ساتھ زمین پر رکھی جائے- اس طرح بیٹھنے کو آپ نے کراہت کی نگاہ سے دیکھا- اور اسی طرح درندوں کی طرح بازوں پھیلانے سے منع کیا آپ ﷺ نماز کا اختتام اسلام علیکم ورحمتہ اللہ سے کیا کرتے تھے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکام الحدیث: ❶ تکبیر تحریمہ کہنا واجب ہے اس کے کہنے سے نماز کے دوران وہ جملہ اقوال وافعال حرام ہو جاتے ہیں جو نماز کے منافی ہوتے ہیں۔

❷ رکوع کے دوران پیٹھ اور سر کو سیدھا رکھا جائے نہ سر اونچا ہو اور نہ ہی زیادہ جھکا ہوا ہو۔

❸ نماز کے دوران تعدیل ارکان کا خیال رکھنا واجبات میں سے ہے۔

❹ ہر دو رکعت کے بعد تشہد ضروری ہے۔

❺ تشہد کے دوران بایاں پاؤں بچھایا جائے اور دایاں کھڑا رکھا جائے۔

❻ تشہد کے دوران شیطان اور درندوں کی مانند بیٹھنا منع ہے۔

❼ نماز کا اختتام السلام علیکم ورحمتہ اللہ سے کیا جائے۔

حدیث: 81

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذَالِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي السُّجُوْدِ۔ ــــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه بنحوه كتاب الاذان والجماعة، باب رفع اليدين اذا كبر واذا ركع واذا رفع۔

رواه مسلم: في صحيحه كتاب الصلوة باب استحباب رفيع اليدين حذو المنكبين۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے اپنے کندھوں کے برابر جب نماز کا آغاز کرتے، اور جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہتے، اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور اس طرح سجدوں میں نہ کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ﴾ اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ ❷ ﴿حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ﴾ اپنے دونوں کندھوں کے برابر۔ ❸ ﴿إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ﴾ جب آپ نماز کا آغاز کرتے۔ ❹ ﴿وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ﴾ جب رکوع کے لئے آپ اللہ اکبر کہتے۔ ❺ ﴿رَفَعَهُمَا كَذَالِكَ﴾ اپنے دونوں ہاتھ اسی طرح اُٹھاتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: نماز ایک روحانی دسترخوان ہے۔ اور اس میں تمام تر روحانی غذا کی لذتیں جمع کردی گئی ہیں۔ اور جسم کے تمام اعضاء اپنے حصے کی غذا حاصل کرتے ہیں۔ روحانی لذت کے حصول کے لئے ہاتھوں کا یہ عمل بیان کیا گیا ہے۔ کہ تکبیر تحریمہ کے وقت انہیں اپنے کندھوں کے برابر تک اُٹھایا جائے اسی طرح رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع یدین کی جائے۔ البتہ سجدوں میں رفع یدین کا حکم نہیں ہے۔

اَحکامُ الحدیث: 1 تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنے پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے اور پوری اُمت اس پر عمل پیرا ہے۔

2 رکوع جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع یدین کرنا امام مالک' امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک مستحب عمل ہے اور یہ نماز کی زینت ہے۔

3 رفع یدین سے نمازی عملاً اس بات کا اظہار کرتا ہے۔ کہ وہ دنیا کی ہر چیز سے تہی دست ہو کر ایک اللہ کے دربار میں حاضر ہے۔

4 رفع یدین کرتے ہوئے نمازی اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اُٹھائے۔

5 نبی کریم ﷺ سجدوں کے دوران رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے۔

6 بعض علماء نے رفع یدین کو نماز کی زینت قرار دیا ہے۔

7 امام شافعی کے نزدیک رفع یدین کرنے سے اللہ کی تعظیم کا اعتراف اور نبی کریم ﷺ کی سنت کی اتباع ہوتی ہے۔

8 نمازی رفع یدین سے اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ الٰہی یہ میرے خالی ہاتھ تیرے دربار میں اُٹھے ہوئے ہیں ان کو اپنی رحمت اور برکت سے بھر دے اِن خالی ہاتھوں کی لاج رکھ لے۔ زبان حال میں نمازی کا یہ انداز اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا لگتا ہے۔

9 شرعی احکامات پر عمل کرنا واجبات میں سے ہے عمل کرنے کے لئے اسرار و رموز کے علم ہونے کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔

10 'ہر شرعی حکم میں کوئی نہ کوئی راز ضرور ہوتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اُمت کا ہر فرد اس راز یا حکمت سے واقف ہو۔

11 رفع یدین کرنا نبی کریم ﷺ کی سُنت متواترہ ہے۔ اسے مذاق کا نشانہ بنانا سنت کی توہین کرنے کے مترادف ہے۔ اس کے تواتر پر ائمہ کی صراحت موجود ہے اور تواتر پر موجود کتب میں رفع الیدین کا تذکرہ موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 82

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ: عَلَی الْجَبْھَۃِ وَأَشَارَ بِیَدِہٖ اِلٰی اَنْفِہٖ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ ــــ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب السجود علی سبعۃ اعظم و باب السجود علی الانف۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب اعضاء السجود والنھی عن کف الشعر والثوب وعقص الرأس فی الصلوۃ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا گیا کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا نیز دو ہاتھ' دو گھٹنوں اور دو قدموں کی اُنگلیوں پر۔ (بخاری' مسلم)

مفردات الحدیث:

❶ ﴿اُمِرْتُ﴾ مجھے حکم دیا گیا۔ ❷ ﴿اَنْ أَسْجُدَ﴾ کہ میں سجدہ کروں۔
❸ ﴿عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ﴾ سات ہڈیوں پر اور اس سے مُراد سات اعضاء ہیں۔ ❹ ﴿اَلْجَبْھَۃُ﴾ پیشانی۔ ❺ ﴿أَشَارَ بِیَدِہٖ﴾ اپنے ہاتھ سے اِشارہ کیا۔ ❻ ﴿اِلٰی اَنْفِہٖ﴾ اپنی ناک کی طرف۔
❼ ﴿الرُّکْبَتَیْنِ﴾ دو گھٹنے۔ ❽ ﴿اَطْرَافُ الْقَدَمَیْنِ﴾ دو پاؤں کی انگلیاں۔

مفہوم الحدیث: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کو جسم کے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا:

- پیشانی اور اس میں ناک بھی شامل ہے۔
- دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں زمین پر لگیں۔
- دو گھٹنے۔
- دو پاؤں کی انگلیاں۔

امت کے لئے بھی ایسا ہی کرنے کا حکم ہے۔

اَحکام الحدیث: ❶ سجدے میں جسم کے سات اعضاء کو بنیاد بنانا واجب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2 سجدہ کرتے وقت درج ذیل جسمانی اعضاء استعمال کئے جائیں۔

- پیشانی ناک سمیت۔
- دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں۔
- دونوں گھٹنے۔
- دونوں پاؤں کی انگلیاں اس صورت میں کہ انگلیوں کا رخ قبلے کی جانب ہو۔

3 سجدہ کرتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ اور پھر پیشانی ناک سمیت زمین پر رکھی جائے۔

حدیث: 83

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكُوْعِ، ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَالِكَ فِيْ صَلَاتِهِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ۔ — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الاذان والجماعۃ، باب التکبیر اذا قام من السجود۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصلوۃ، باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوۃ الا رفعہ من الرکوع فیقول فیہ سمع اللہ لمن حمدہ۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر اللہ اکبر کہتے جب رکوع کرتے، پھر آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے جب اپنی پیٹھ کو رکوع سے اُٹھاتے پھر آپ کہتے اس حال میں کہ کھڑے ہوتے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پھر اللہ اکبر کہتے جب جھکتے، پھر اللہ اکبر کہتے جب اپنا سر سجدے سے اُٹھاتے پھر اسی طرح کرتے اپنی تمام نماز میں یہاں تک کہ اُسے پورا کرتے اور اللہ اکبر کہتے جب دو رکعتوں سے بیٹھنے کے بعد اُٹھتے۔ — (بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿إِذَا قَامَ﴾ جب اُٹھتے۔ ❷ ﴿حِينَ يَقُومُ﴾ جب کھڑے ہوتے۔ ❸ ﴿يُكَبِّرُ﴾ اللہ اکبر کہتے۔ ❹ ﴿حِينَ يَرْكَعُ﴾ جب رکوع کرتے۔ ❺ ﴿حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ﴾ جب اپنی پیٹھ اُٹھاتے۔ ❻ ﴿حِينَ يَهْوِي﴾ جب جھکتے۔ ❼ ﴿حَتَّى يَقْضِيَهَا﴾ یہاں تک کہ اُسے پورا کرتے۔ ❽ ﴿ثُمَّ يَفْعَلُ ذَالِكَ﴾ پھر کرتے اسی طرح۔

مفہومُ الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ہر پل ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کبریائی اور عظمت کا اپنی زبان سے اقرار کرتے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ نماز کا آغاز کرتے وقت' رکوع جاتے وقت' سجدے میں جاتے اور اُٹھتے ہوئے' اللہ اکبر کہنا مسنون ہے البتہ رکوع سے اُٹھتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا جائے۔ یہ طریقہ ہر رکعت میں دہرایا جائے گا۔

❷ دو رکعت پوری کرنے کے بعد بیٹھ کر اُٹھتے ہوئے بھی اللہ اکبر کہا جائے گا۔

حدیث: 84

عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ:

صَلَّيْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاسَهٗ كَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ' فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ اَخَذَ بِيَدِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ: قَدْ ذَكَّرَنِيْ هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَوْقَالَ: صَلّٰى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الاذان والجماعة' باب اتمام التكبير في السجود۔

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الصلوة' باب اثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلوة الا رفعه من الركوع فيقول فيه سمع الله لمن حمده۔

معنی الحدیث: مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں اور عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب وہ سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے' اور جب سر اُٹھاتے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اکبر کہتے' جب دو رکعتوں سے اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے' جب نماز پوری کردی تو عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑا' اور کہا۔ اُس نے مجھے حضرت محمد ﷺ کی نماز یاد دلادی ہے یا یہ کہا کہ ہمیں حضرت محمد ﷺ جیسی نماز پڑھائی ہے۔(بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿خَلْفَ﴾ پیچھے' یعنی اقتداء میں۔ ❷ ﴿إِذَا نَهَضَ﴾ جب اُٹھتے۔ ❸ ﴿قَضَى الصَّلَاةَ﴾ نماز پوری کردی۔ ❹ ﴿ذَكَّرَنِي﴾ مجھے یاددلائی۔ ❺ ﴿صَلَّى بِنَا﴾ ہمیں نماز پڑھائی۔

مفہُومُ الحدیث: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مطرف بن عبداللہ اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی اور پھر یہ بیان دیا کہ آج ہم نے بالکل اسی انداز میں نماز پڑھی جس طرح نبی کریم ﷺ نماز پڑھایا کرتے تھے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ تکبیر تحریمہ حالت قیام میں ہوتی ہے۔

❷ قیام سے رکوع کی طرف منتقل ہوتے ہوئے پھر اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے اللہ اکبر کہا جاتا ہے۔

❸ رکوع سے اُٹھاتے ہوئے امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے گا۔ اور انفرادی نماز پڑھنے والا بھی یہ کہے گا۔

❹ رکوع سے اُٹھنے کے بعد اطمینان سے کھڑا ہونا مستحب ہے۔

❺ قیام سے سجدے میں گرتے ہوئے اللہ اکبر کہنا مشروع ہے۔

❻ سجدے سے اٹھتے ہوئے اور دوسرے سجدے میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہا جائے گا۔

❼ تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی رکعات میں حسب سابق کلمات دھرائے جائیں گے۔

حدیث: 85

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

رَمَقْتُ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ فَرَكْعَتَهُ' فَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ رَكُوْعِهِ' فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ' فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْاِنْصِرَافِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ- "مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِنْ'

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّوَآءِ- (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب استواء الظهر فی الرکوع۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب اعتدال ارکان الصلوۃ و تخفیفها فی تمام

معنی الحدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو بڑے غور سے دیکھا ہے۔ میں نے آپ کے قیام' رکوع اور رکوع کے بعد اعتدال یعنی قومہ' سجدہ اور سلام وانصراف کو تقریباً برابر پایا۔ بخاری شریف میں ہے کہ قیام اور آخری تشہد کے علاوہ باقی سب ارکان تقریباً برابر تھے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿رَمَقْتُ﴾ میں نے غور سے دیکھا۔ ❷ ﴿التَّسْلِیْمُ﴾ سلام پھیرنا۔ ❸ ﴿اَلْاِنْصِرَافُ﴾ پھرنا۔ ❹ ﴿قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَآءِ﴾ تقریباً برابر۔

مفہوم الحدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ آپ ارکان نماز ادا کرتے ہوئے مماثلت کو پیش نظر رکھتے' قیام اور آخری تشہد کے علاوہ باقی ارکان میں تقریباً برابر وقت صرف کرتے۔

احکام الحدیث: ❶ نماز کی ادائیگی میں افضل طریقہ یہ ہے کہ تعدیل ارکان کا خیال رکھا جائے۔
❷ قرأت کے لئے قیام اور آخری تشہد دیگر ارکان کی نسبت طویل ہوں گے۔
❸ نماز کی پورے سکون اور اطمینان کے ساتھ ادائیگی مسنون ہے۔

حدیث: 86

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ' عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اِنِّیْ لَا اٰلُوْ اَنْ اُصَلِّیَ بِکُمْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِنَا قَالَ ثَابِتٌ۔ فَکَانَ اَنَسٌ یَصْنَعُ شَیْئًا لَا اَرَاکُمْ تَصْنَعُوْنَهٗ۔ کَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ انْتَصَبَ قَائِمًا' حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِیَ۔ وَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ مَکَثَ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِیَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب الطمانیۃ حین یرفع راسہ من الرکوع۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب اعتدال ارکان الصلوۃ و تخفیفھا فی تمام-

معنی الحدیث: ثابت بنانی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں- فرماتے ہیں کہ میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا- کہ تمہیں نماز پڑھاؤں جیسے رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تھے- ثابت نے کہا کہ حضرت انس وہ کام کرتے کہ میں تمہیں وہ کام کرتے نہیں دیکھتا- جب وہ رکوع سے اپنا سر اُٹھاتے تو سیدھے کھڑے رہتے- یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ آپ بھول گئے ہیں- جب سجدے سے اپنا سر اُٹھاتے تو ٹھہرے رہتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ آپ بھول گئے ہیں-

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَا آلُوْ﴾ میں کوتاہی نہیں کروں گا- ❷ ﴿یَصْنَعُ﴾ کرتا ہے- ❸ ﴿اِنْتَصَبَ قَائِمًا﴾ سیدھے کھڑے رہتے- ❹ ﴿مَکَثَ﴾ ٹھہرے- ❺ ﴿قَدْ نَسِیَ﴾ کہ بھول گئے-

مفہوم الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آؤ میں تمہیں نماز پڑھاؤں اور آج میری پوری کوشش ہوگی کہ تمہیں ویسی ہی نماز پڑھاؤں جیسی ہمیں نبی کریم ﷺ پڑھایا کرتے تھے اور اس میں ذرا برابر بھی کوتاہی نہیں کروں گا- پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بڑی تسلی سے نماز پڑھائی- اور ہر رکن کی ادائیگی میں کافی دیر صرف کی-

احکام الحدیث: ❶ رکوع کے بعد قیام اور سجدے کے بعد جلوس کا طویل ہونا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے-

حدیث: 87

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

"مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلَاةً وَّلَا اَتَمَّ صَلَاةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب من اخف الصلوۃ عند بکاء الصبی-

رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ' باب امر الائمۃ بتخفیف الصلوۃ فی تمام-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تخفیف اور تکمیل کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہو۔

(بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿وَرَآءَ اِمَامٍ﴾ امام کے پیچھے۔ ❷ ﴿قَطُّ﴾ کبھی۔ ❸ ﴿أَخَفُّ﴾ زیادہ ہلکی۔ ❹ ﴿اَتَمُّ﴾ زیادہ پوری۔

مفہوم الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے احسن، عمدہ اور بہترین انداز میں نماز پڑھایا کرتے تھے کہ آپ کے پیچھے پڑھنے والوں کے دلوں میں کوئی اکتاہٹ پیدا نہیں ہوتی تھی بلکہ اور زیادہ رغبت پیدا ہوتی نہ تو آپ بہت زیادہ نماز کو مختصر کرتے اور نہ ہی زیادہ طول دیتے۔ ہمیشہ میانہ روی کو پیش نظر رکھتے۔

احکام الحدیث: ❶ امام مقتدیوں کو ہلکی اور مکمل نماز پڑھائے تاکہ مقتدیوں کے دلوں میں اکتاہٹ پیدا نہ ہو اور نہ ہی ثواب میں کوئی کمی رہے۔

❷ امت کے ہر فرد کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق نماز پڑھنی چاہیے تاکہ اجر و ثواب میں کوئی محرومی نہ رہے۔

حدیث: 88

عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْجَرْمِيِّ الْبَصْرِيِّ قَالَ:

جَاءَ نَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ بِكُمْ وَمَا اُرِيْدُ الصَّلَاةَ اُصَلِّيْ كَيْفَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ. فَقُلْتُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّيْ؟ قَالَ: مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هٰذَا وَكَانَ يَجْلِسُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ قَبْلَ اَنْ يَنْهَضَ اَرَادَ بِشَيْخِهِمْ اَبَا يَزِيْدَ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ الْجَرْمِيَّ۔

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب الاذان والجماعة، باب کیف یعتمد علی الارض اذا قام من الرکعة۔

رواه مسلم: فی الصلوة، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعْنَی الْحَدِیْث: ابو قلابہ عبداللہ بن یزید جرمی بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس مالک بن حویرث ہماری اس مسجد میں آئے۔ اور فرمایا: میں تمہیں نماز پڑھاوٗں گا۔ حالانکہ میرا اِرادہ نماز پڑھنے کا نہ تھا۔ میں نماز پڑھاوٗں گا جیسا میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

میں نے ابو قلابہ سے پوچھا کہ انہوں نے کس طرح نماز پڑھائی۔ فرمایا ہمارے اس شیخ کی نماز کی مانند' اور جب وہ سجدے سے سر اٹھاتے تھے تو قیام کے لئے اٹھنے سے پہلے (جلسہ استراحت کے لئے) بیٹھتے تھے۔

(بخاری)

اس شیخ سے مُراد ابو یزید عمرو بن سلمہ جرمی ہیں۔

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿جَاءَنَا﴾ آیا ہمارے پاس۔ ❷ ﴿فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا﴾ ہماری اس مسجد میں۔ ❸ ﴿اِنِّیْ لَاُصَلِّیْ بِكُمْ﴾ میں تمہیں ضرور نماز پڑھاوٗں گا۔ ❹ ﴿كَیْفَ كَانَ یُصَلِّیْ﴾ کس طرح نماز پڑھتے تھے۔ ❺ ﴿قَبْلَ اَنْ یَنْهَضَ﴾ پہلے اس سے وہ اُٹھے۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: حضرت ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک صحابی مالک بن حویرث تشریف لائے۔ اور فرمانے لگے آوٗ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ جیسی نماز پڑھاوٗں میرا اس وقت نماز پڑھنے کا اِرادہ تو نہیں تھا صرف تمہاری تعلیم کی خاطر نماز پڑھانا چاہتا ہوں تاکہ آپ لوگ اچھی طرح ذہن نشین کر سکیں۔ کہ سُنت کے مطابق کس طرح نماز ادا کی جاتی ہے۔ جلیل القدر صحابی حضرت مالک بن حویرث سجدے سے فارغ ہو کر قیام سے پہلے تھوڑا سا بیٹھے پھر قیام کیا۔

اَحْکَامُ الْحَدِیْث: ❶ جلسہ استراحت مستحب عمل ہے جلسہ استراحت سجدے سے فارغ ہو کر قیام سے پہلے بیٹھنے کو کہتے ہیں۔

❷ عملی طور پر تعلیم زیادہ بہتر انداز میں ذہن نشین ہوتی ہے۔

❸ تعلیم کی غرض سے اپنی عبادت کا انداز دوسروں کو دکھانا جائز ہے۔

حدیث: 89

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَیْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰی فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْهِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْهِ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب یبدی ضبعیہ و یجافی فی السجود۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب مایجمع صفۃ الصلوۃ وما یفتتح بہ و یختم بہ و صفۃ الرکوع والاعتدال..... الخ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنا کشادہ کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿إِذَا صَلَّى﴾ جب نماز پڑھتے۔ ❷ ﴿فَرَّجَ﴾ کشادہ کرتے: کھولتے' پھیلاتے ❸ ﴿بَيْنَ يَدَيْهِ﴾ اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان۔

❹ ﴿حَتَّى يَبْدُوَ﴾ یہاں تک کہ ظاہر ہوتی۔ ❺ ﴿بَيَاضُ إِبْطَيْهِ﴾ آپ کی بغلوں کی سفیدی۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ بڑی رغبت چاہت اور دلچسپی سے نماز ادا کیا کرتے تھے سجدہ کی حالت میں دونوں بازوؤں کو اس طرح پھیلاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی صاف دیکھائی دینے لگتی۔

احکام الحدیث: ❶ سجدے کی حالت میں بازوؤں کو پیٹ کے ساتھ ملانے کی بجائے انہیں پھیلائے ہوئے الگ رکھنا چاہئے۔ اس طرح کہ کہنیاں اُٹھی ہوئی ہوں زمین یا پیٹ کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہوں۔

❷ نماز ادا کرتے ہوئے دلچسپی' رغبت اور شوق کا مظاہرہ کیا جائے۔ سستی' کاہلی اور بے دلی سے نماز ادا نہیں کرنی چاہئے۔

حدیث: 90

عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ:

سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ:- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب الصلوۃ فی النعال۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب جواز الصلوۃ فی النعلین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: ابو مسلمہ سعید بن یزید سے روایت ہے- فرمایا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے- فرمایا: ہاں- (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿سَاَلْتُ﴾ میں نے پوچھا' دریافت کیا- ❷ ﴿کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْهِ﴾ نماز پڑھ لیا کرتے تھے اپنے دونوں جوتوں میں- ❸ ﴿نَعَمْ﴾ ہاں-

مفہوم الحدیث: سعید بن یزید نے جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا- کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے- انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جوتوں سمیت نماز ادا کر لیا کرتے تھے-

احکام الحدیث: ❶ جوتوں سمیت نماز پڑھی جاسکتی ہے بشرطیکہ وہ پاک ہوں-

❷ پاکیزہ اور صاف ستھرے جوتے پہن کر مسجد میں داخل ہوا جاسکتا ہے-

❸ ابو داوٗد میں شداد بن اوس کے حوالے سے یہ حدیث مروی ہے کہ خَالِفُوا الْیَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا یُصَلُّوْنَ فِیْ نِعَالِهِمْ وَلَا فِیْ خِفَافِهِمْ" یہودیوں کی مخالفت کرو بے شک وہ اپنے جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے-"

❹ ابو داوٗد میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَنْظُرْ فَاِنْ رَّاٰی فِیْ نَعْلَیْهِ قَذَرًا اَوْ اَذًی فَلْیَمْسَحْهُ وَلْیُصَلِّ فِیْهِمَا"

جب کوئی تم میں سے مسجد آئے تو وہ اپنے جوتوں کا جائزہ لے اگر وہ صاف نہ ہوں تو انہیں صاف کرے اور ان میں نماز پڑھ لیا کرے-

❺ اگر کہیں جوتوں سمیت نماز پڑھنے سے فتنے کا اندیشہ ہو تو بہتر ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھ لی جائے-

حدیث: 91

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَامَ حَمَلَهَا- (رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إِلَّا ابْنَ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيَّ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الصلوة' باب اذا حمل جارية صغيرة على عنقه فی الصلوة-

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب المساجد و مواضع الصلوة' باب جواز حمل الصبیان فی الصلوة-

معنی الحدیث: حضرت ابو قتادة انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ لیا کرتے تھے اس حال میں کہ آپ اُمامہ بنت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کو گود اٹھائے ہوتے- اور وہ ابو العاص بن ربیع بن عبد شمس کی بیٹی تھی جب آپ سجدہ کرتے اسے زمین پر بٹھادیتے جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھالیتے- (ابن ماجہ اور ترمذی کے علاوہ دیگر تمام محدثین نے روایت کیا)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿كَانَ يُصَلِّي﴾ نماز پڑھا کرتے تھے- ❷ ﴿وَهُوَ حَامِلٌ﴾ اس حال میں اٹھائے ہوئے ہوتے- ❸ ﴿أُمَامَةَ﴾ رسول اللہ ﷺ کی نواسی کا نام ہے یہ آپ ﷺ کی دختر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی نورِ عین تھی: اس کے والد کا نام حضرت ابو العاص بن ربیع ہے- ❹ ﴿إِذَا سَجَدَ﴾ جب آپ سجدہ کرتے- ❺ ﴿وَضَعَهَا﴾ اسے رکھ دیتے یعنی بیٹھادیتے- ❻ ﴿وَإِذَا قَامَ﴾ اور جب آپ کھڑے ہوتے- ❼ ﴿حَمَلَهَا﴾ اسے اٹھالیتے-

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ چھوٹے بڑے غنی' فقیر عام اور خاص ہر کسی سے بڑی محبت' شفقت اور رحمت سے پیش آتے بچوں کے ساتھ شفقت کا یہ عالم تھا کہ نماز کے دوران بعض اوقات اپنی نواسی امامہ کو گود میں اٹھائے ہوتے جب آپ سجدے میں جاتے تو اسے زمین پر بیٹھادیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے پھر گود میں اٹھالیتے-

احکام الحدیث: ❶ چھوٹے بچے کو گود میں اٹھا کر نماز پڑھی جاسکتی ہے- نماز کے دوران اسے اٹھانے اور بیٹھانے سے نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا-

❷ نماز کے دوران معمولی نوعیت کی حرکات و سکنات سے نماز باطل نہیں ہوتی-

حدیث: 92

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب لا یفترش ذراعیہ فی السجود۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب الاعتدال فی السجود ووضع الکفین علی الارض...... الخ۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سجدے میں اعتدال رکھو۔اور تم میں سے کوئی شخص کتے کی طرح اپنے دونوں بازو زمین پر نہ بچھائے۔

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿اِعْتَدِلُوْا﴾ اعتدال قائم کرو۔ ❷ ﴿فِی السُّجُوْدِ﴾ سجدوں میں۔ ❸ ﴿وَلَا یَبْسُطْ﴾ اور نہ پھیلائے۔ ❹ ﴿اَحَدُکُمْ﴾ تمہارا کوئی ایک۔ ❺ ﴿ذِرَاعَیْہِ﴾ اپنے دونوں بازو۔ ❻ ﴿اِنْبِسَاطَ الْکَلْبِ﴾ کتے کے پھیلانے کی مانند۔

مَفْہُوْمُ الْحَدِیْث: نبی کریم ﷺ نے سجدوں کے دوران اعتدال قائم رکھنے کا حکم دیا۔
سجدہ کرتے ہوئے یہ کیفیت اختیار کی جائے کہ ہتھیلیاں زمین پر رکھی جائیں کہنیاں اوپر اٹھی ہوں۔اور پیٹ سے الگ رکھی جائیں۔

اَحْکَامُ الْحَدِیْث: ❶ سجدہ میں اعتدال قائم رکھنے کا ہر امتی کو حکم دیا گیا ہے۔

❷ سجدے کے دوران بازوؤں کو زمین پر بچھانا منع ہے۔

❸ سجدے کے دوران ہتھیلیاں زمین پر رکھی جائیں اور کہنیاں اُوپر اُٹھی ہوں اور پیٹ سے الگ اور دور رکھی جائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 20

رکوع اور سجود میں اطمینان کا وجوب

حدیث: 93

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی ' ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" فَرَجَعَ فَصَلّٰی كَمَا صَلّٰی ' ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". ثَلَاثًا۔ فَقَالَ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَیْرَهٗ فَعَلِّمْنِیْ۔ فَقَالَ: اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَاتَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا' ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذَالِكَ فِیْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الاذان والجماعة' باب وجوب القراءة للامام والماموم فی الصلوات کلها فی الحضر والسفر وما یجهر فیها وما یخافت۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الصلوة' باب وجوب قراءة الفاتحه فی کل رکعة...... الخ۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے' تو ایک شخص اندر آیا اس نے نماز ادا کی' پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' سلام عرض کی آپ نے ارشاد فرمایا: واپس جاؤ نماز پڑھو۔ تو نے نماز نہیں پڑھی۔"

وہ واپس لوٹا۔ نماز پڑھی جیسے پہلے نماز پڑھی تھی۔ پھر آیا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: واپس جاؤ' نماز پڑھو' تو نے نماز نہیں پڑھی۔ یہ بات تین دفعہ دہرائی۔ اس نے عرض کی مجھے قسم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ذات کی جس نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں اس سے بہتر نماز ادا نہیں کر سکتا آپ مجھے سکھلا دیجئے۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ' پھر پڑھ قرآن سے جتنا تجھے آسان لگتا ہے۔ پھر رکوع کر یہاں تک کہ تو مطمئن ہو جائے رکوع کرتے ہوئے پھر سر اُٹھا یہاں تک کہ تو برابر کھڑا ہو جائے۔ پھر سجدہ کر یہاں تک کہ تو مطمئن ہو جائے سجدہ کرتے ہوئے پھر سر اٹھا یہاں تک کہ تو مطمئن ہو جائے بیٹھے ہوئے اور ایسا ہی کر اپنی ساری نماز میں۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿دَخَلَ الْمَسْجِدَ﴾ وہ مسجد میں داخل ہوا۔ ❷ ﴿فَصَلَّى﴾ تو نماز پڑھی۔ ❸ ﴿اِرْجِعْ﴾ واپس لوٹ جاؤ۔ ❹ ﴿صَلِّ﴾ نماز پڑھ۔ ❺ ﴿وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ﴾ قسم ہے اس ذات کی جس نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ❻ ﴿مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ﴾ میں اس سے بہتر ادا نہیں کر سکتا۔ ❼ ﴿فَعَلِّمْنِي﴾ پس مجھے سکھلا دیجئے۔ ❽ ﴿اِقْرَأْ﴾ پڑھ۔ ❾ ﴿مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾ جو آسان لگے تجھے قرآن سے۔ ❿ ﴿ثُمَّ ارْكَعْ﴾ پھر رکوع کر۔ ⓫ ﴿حَتّٰى تَطْمَئِنَّ﴾ یہاں تک کہ تو مطمئن ہو جائے۔ ⓬ ﴿رَاكِعًا﴾ رکوع کرنے والا۔ ⓭ ﴿حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا﴾ یہاں تک کہ تو برابر ہو جائے کھڑا ہونے والا۔ ⓮ ﴿ثُمَّ اسْجُدْ﴾ پھر سجدہ کر۔ ⓯ ﴿فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا﴾ اپنی تمام نماز میں۔

مفہوم الحدیث: ایک روز نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے ایک صحابی جس کا نام خلاد بن رافع تھا وہ مسجد میں داخل ہوا۔ اس نے نماز ادا کی پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا واپس جاؤ۔ دوبارہ نماز پڑھو گویا تم نے نماز پڑھی ہی نہیں وہ تین مرتبہ نماز پڑھ کے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے تین مرتبہ ہی اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس سے بہتر نماز پڑھنی آتی ہی نہیں۔

از راہ کرم مجھے درست نماز پڑھنی سکھلا دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے نماز پڑھنے کا طریقہ سکھلایا جس کی تفصیل مذکورہ حدیث میں بیان کر دی گئی ہے۔

احکام الحدیث: ❶ حدیث میں بیان کردہ افعال ارکانِ نماز کہلاتے ہیں۔ انکی ادائیگی بہرصورت ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ' ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا' اعتدال کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرنا'

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع اور سجدہ سے سر اُٹھانا' تمام افعال کو پورے اطمینان سے سرانجام دینا وغیرہ۔

www.KitaboSunnat.com

2. تکبیر تحریمہ صرف پہلی رکعت میں کہی جاتی ہے۔

3. ارکان نماز کی ادائیگی میں ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔

4. نماز کے ارکان کی ادائیگی میں ردوبدل کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی نماز لوٹائے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 21

نماز میں قرأت

حدیث: 94

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ-"

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الاذان والجماعة' باب وجوب القراء ة للامام والماموم فی الصلوات کلها فی الحضر والسفر وما یجهر فیها وما یخافت-

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الصلوة' باب وجوب قراء ة الفاتحة فی کل رکعة......الخ

معنی الحدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَا صَلَاةَ﴾ نہیں نماز ہوتی۔ ❷ ﴿لِمَنْ﴾ اس شخص کی۔ ❸ ﴿لَمْ يَقْرَءْ﴾ نہ پڑھی۔ ❹ ﴿بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ﴾ سورہ فاتحہ۔

احکام الحدیث: ❶ نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

❷ سورہ فاتحہ عمداً' جہالت کی بنیاد پر یا بھول کر چھوڑی جائے لہٰذا اس کے چھوڑنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے کیونکہ سورہ فاتحہ نماز کا رکن ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 95

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ اَحْيَانًا: وَكَانَ يَقْرَأُ فِيْ الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَتَيْنِ' يُطَوِّلُ فِيْ الْأُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِيْ الثَّانِيَةِ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب القراء ۃ فی الظھر۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' بنحوہ کتاب الصلوۃ' باب القراء ۃ فی الظھر والعصر۔

معنی الحدیث: حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دیگر دو سورتیں پڑھا کرتے تھے' پہلی رکعت میں طویل قرأت کرتے اور دوسری رکعت قدرے مختصر کرتے تھے۔ کبھی کبھی ہمیں آیت سنایا کرتے تھے۔

اور آپ عصر کی نماز میں سورہ فاتحہ اور دیگر دو سورتیں پڑھتے: پہلی رکعت میں طویل قرأت کرتے اور دوسری رکعت قدرے مختصر کرتے دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے' صبح کی نماز میں پہلی رکعت میں طویل قرأت کرتے اور دوسری میں مختصر قرأت کرتے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿كَانَ يَقْرَأُ﴾ پڑھا کرتے تھے۔ ❷ ﴿فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ﴾ پہلی دو رکعتوں میں ❸ ﴿فَاتِحَةِ الْكِتَابِ﴾ سورہ فاتحہ۔ ❹ ﴿يُطَوِّلُ فِيْ الْأُوْلٰى﴾ پہلی رکعت میں طویل کرتے۔ ❺ ﴿الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ﴾ آخری دو رکعتیں۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نماز پڑھاتے ہوئے مصلحت عامہ کو پیش نظر رکھا کرتے تھے۔ تاکہ نمازیوں کے دلوں میں نماز کی برکت برقرار رہے۔ آپ پہلی رکعت میں طویل قرأت کرتے تاکہ پیچھے رہنے والے بھی نماز میں شریک ہو جائیں۔ دوسری رکعت میں قدرے مختصر قرأت کرتے۔ آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ ہی پڑھا کرتے تھے۔ صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ آپ پہلی رکعت میں طویل قرأت کرتے اور دوسری میں مختصر۔ سری نمازوں میں آپ کبھی کبھار کوئی آیت اونچی آواز سے پڑھ دیا کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أحکام الحدیث: ❶ پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ قرآن حکیم کی کوئی دوسری سورۃ پڑھنا مشروع ہے۔

❷ آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پر اکتفا کرنا مستحب ہے۔

❸ پہلی رکعت کو لمبا اور دوسری کو چھوٹا کرنا مستحب ہے۔

❹ فجر' مغرب' عشاء یعنی جہری نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں با آواز بلند قرأت کی جائے گی۔ اور آخری رکعتیں سری ادا کی جائیں گی۔

❺ ظہر اور عصر میں قرأت جہری نہیں بلکہ سری ہو گی۔

❻ سری نماز پڑھاتے ہوئے امام کبھی کبھار کوئی آیت بلند آواز سے پڑھ دے۔ تو یہ مستحب عمل ہے۔

❼ نماز فجر کی پہلی رکعت کو طویل اور دوسری رکعت کو مختصر کرنا مستحب ہے۔

حدیث: 96

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب الجھر فی المغرب۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب القراءۃ فی الصبح۔

معنی الحدیث: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿سَمِعْتُ﴾ میں نے سنا۔ ❷ ﴿يَقْرَأُ﴾ پڑھتا ہے۔ ❸ ﴿فِي الْمَغْرِبِ﴾ مغرب میں۔ ❹ ﴿"بِالطُّوْرِ"﴾ سورہ الطور۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ صبح کی نماز میں طویل قرأت کیا کرتے تھے اور مغرب کی نماز میں مختصر قرأت کرتے لیکن کبھی کبھی آپ کسی مصلحت کے پیش نظر اس کے خلاف بھی عمل سرانجام دے دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ مذکور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مغرب کی نماز میں سورہ طور تلاوت کی اور یہ قرآن حکیم کی ایک طویل سورہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: ❶ مغرب کی نماز میں جہری قرأت مشروع ہے۔

❷ مغرب کی نماز میں طویل قرأت کرنا جائز ہے۔

حدیث: 97

عَنِ الْبَرَاۗءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ، فَصَلَّى الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ فَقَرَأَ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ "بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ" فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِّنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب الاذان والجماعة باب القراءة فی العشاء

رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب الصلوة، باب القراءة فی العشاء۔

معنی الحدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے۔ آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ دونوں میں سے کسی ایک رکعت میں سورہ التین والزیتون پڑھی میں نے آپ ﷺ سے زیادہ کسی کو بہتر آواز اور عمدہ قرأت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿كَانَ فِيْ سَفَرٍ﴾ ایک سفر میں تھے۔ ❷ ﴿صَلَّى الْعِشَآءَ﴾ عشاء کی نماز پڑھی۔ ❸ ﴿اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ﴾ دونوں میں سے ایک رکعت۔

❹ ﴿أَحْسَنَ صَوْتًا﴾ آواز کے اعتبار سے زیادہ حسین، عمدہ اور بہتر۔

مفہومُ الحدیث: سورہ التین چھوٹی سورتوں میں سے ہے۔ جو عموماً مغرب کی نماز میں پڑھی جاتی ہیں لیکن نبی کریم ﷺ نے ایک سفر کے دوران نماز پڑھاتے ہوئے عشاء کی نماز میں سورہ التین کی تلاوت کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوران سفر نماز میں تخفیف مستحب عمل ہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ عشاء کی نماز میں چھوٹی سورۃ پڑھنا جائز ہے۔

❷ سفر کے دوران مسافروں کی رعایت کرتے ہوئے امام کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ نماز ہلکی پڑھائے۔

❸ نماز پڑھاتے ہوئے حسن صوت کا اظہار مستحب عمل ہے۔ اس سے نمازیوں کے دل میں نماز کی رغبت اور شوق پیدا ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 98

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً عَلٰى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهِ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْئٍ يَصْنَعُ ذَالِكَ؟ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ: لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَ فَاَنَا أُحِبُّ اَنْ أَقْرَأَبِهَا- فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّهُ-

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب التوحید' باب ماجاء
فی دعاء النبی ﷺ امته الی توحید الله تبارك و تعالٰی-
رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب المسافرین باب فضل قراء ۃ قل هو الله احد-

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو لشکر کا قائد بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تھا اور ہر رکعت **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پر ختم کرتا- جب وہ واپس لوٹے تو انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیا- آپ نے فرمایا اس سے پوچھو- کہ یہ ایسا کیوں کرتا ہے؟

انہوں نے اس سے پوچھا- تو اس نے کہا- اس میں رحمان عزوجل کی شان بیان ہوئی ہے- اور میں پسند کرتا ہوں کہ اسے پڑھوں' رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اسے بتاؤ کہ اللہ اُس سے محبت کرتا ہے- (بخاری و مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿بَعَثَ﴾ بھیجا- ❷ ﴿سَرِيَّةٌ﴾ ایسا لشکر جس میں رسول اللہ ﷺ نے شمولیت نہیں کی- ❸ ﴿كَانَ يَقْرَأُ﴾ پڑھا کرتا تھا- ❹ ﴿لَمَّا رَجَعُوْا﴾ جب وہ واپس لوٹے- ❺ ﴿ذَكَرُوْا ذَالِكَ﴾ انہوں نے اس کا تذکرہ کیا- ❻ ﴿سَلُوْهُ﴾ اس سے پوچھو- ❼ ﴿اَنَا اُحِبُّ﴾ میں پسند کرتا ہوں- ❽ ﴿أَخْبِرُوْهُ﴾ اسے بتاؤ-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ جب کبھی کسی کو لشکر کا امیر مقرر کرتے تو پورے لشکر کا امام بھی وہی ہوتا۔ آپ نے اپنے ایک جاں نثار صحابی کو امیر لشکر مقرر کیا۔ تو جب بھی وہ لشکر کو نماز پڑھاتا تو ہر جہری نماز کی ہر دوسری رکعت کے آخر میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھتا' جب یہ لشکر مدینہ منورہ واپس آیا لشکر میں شامل افراد نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اس سے پوچھو کہ یہ اس طرح کیوں کرتا ہے؟

جب اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے کہا چونکہ سورہ اخلاص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف پر مشتمل ہے اس لئے اس کا پڑھنا مجھے پسند ہے۔

یہ بات سن کر نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا اُسے یہ بات بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

اَحکامُ الحدیث:

1. سورۂ اِخلاص کی فضیلت آشکار ہوتی ہے۔
2. قرآن حکیم کی بعض سورتیں بعض پر فضیلت رکھتی ہیں۔ سورہ اخلاص ثواب کے اعتبار سے ثلث قرآن کے برابر ہے۔
3. اعمال کے ثواب کا تعین نیتوں کے اخلاص کی بنیاد پر ہوتا ہے۔
4. علاقے' جماعت یا لشکر کا امیر عالم فاضل کو بنانا چاہیے۔
5. جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔
6. سربراہ کو کسی امیر کے طرز عمل کے بارے میں اصلاح احوال کی غرض سے اطلاع دینا' چغلی تصور نہیں ہوگی۔

حدیث: 99

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ:

فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى' وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا' وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى فَاِنَّهٗ يُصَلِّيْ وَرَاءَكَ الْكَبِيْرُ وَالضَّعِيْفُ وَذُو الْحَاجَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الاذان والجماعة' باب من شکا امامه اذا طول۔

رواه مسلم: فی صحیحه بنحوه' کتاب الصلوة' باب القراءة فی العشاء۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعنَی الحَدِیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ سے فرمایا: آپ نماز میں **سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى والشَّمْسِ وَضُحَاهَا' وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى** کیوں نہیں پڑھتے کیونکہ آپ کے پیچھے بڑے بوڑھے' کمزور اور ضرورت مند نماز پڑھتے ہیں۔(بخاری و مسلم)

مُفرَدَاتُ الحَدِیث: ❶ ﴿فَلَوْلَا﴾ کیوں نہیں۔ ❷ ﴿يُصَلِّيْ وَرَاءَكَ﴾ آپ کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ ❸ ﴿الْكَبِيْرُ﴾ بڑا۔ ❹ ﴿الضَّعِيْفُ﴾ کمزور۔ ❺ ﴿ذُوالْحَاجَةِ﴾ ضرورت مند۔

مَفہُومُ الحَدِیث: نبی کریم ﷺ کو جب اس بات کا علم ہوا کہ حضرت معاذ بن جبل لمبی نماز پڑھاتے ہیں تو آپ نے اسے ہلکی نماز پڑھانے کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی اقتداء میں نماز پڑھنے والے بوڑھوں' کمزوروں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھا کرو۔

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ نماز پڑھاتے ہوئے امام کو اپنے مقتدیوں کا خیال رکھنا چاہیے۔"

❷ بہتر ہے کہ باجماعت نماز زیادہ طویل نہ کی جائے۔

❸ لوگوں سے نرمی' شفقت اور محبت سے پیش آنا مستحب عمل ہے۔

❹ نبی کریم ﷺ تعلیم دیتے ہوئے بھی نہایت نرمی اور ملاطفت کا انداز اپنایا کرتے تھے۔

حَدِیث: 100

عَنْ اَنَسِ بن مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

وَلِمُسْلِمٍ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"

لَا يَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِيْ اَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَّلَا فِيْ آخِرِهَا"

رواه البخاری: فی صحیحه' كتاب الاذان والجماعة' باب ما يقول بعد التكبير۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصلوۃ' باب حجۃ من قال لا یجھر بالبسملۃ۔

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نماز کا آغاز' الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرتے تھے۔

ایک روایت میں آیا ہے۔ کہ میں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ' عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی' میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بسم اللہ الرحمان الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ مسلم کی روایت ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ ' عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ نماز کی ابتداء الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرتے تھے۔ وہ بسم اللہ الرحمان الرحیم کا ذکر نہیں کرتے تھے قرأت کے شروع میں اور نہ ہی آخر میں۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ﴾ آغاز کیا کرتے تھے۔ ❷ ﴿صَلَّيْتُ﴾ میں نے نماز پڑھی۔ ❸ ﴿خَلْفَ النَّبِيِّ﴾ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے یعنی اقتداء میں۔
❹ ﴿يَسْتَفْتِحُونَ الصَّلَاةَ﴾ نماز کی ابتداء کیا کرتے۔ ❺ ﴿لَا يَذْكُرُوْنَ﴾ ذکر نہیں کرتے۔

مفہومُ الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ طویل مدت رہنے کا موقع ملا آپ نے انہیں کبھی ظاہری آواز میں بسم اللہ الرحمان الرحیم سے نماز کا آغاز کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ نماز کے آغاز میں بسم اللہ اور اعوذ باللہ پڑھنا مشروع ہے۔ جہری نماز میں یہ دونوں خاموشی سے کہے جائیں۔

❷ بسم اللہ الرحمان الرحیم سورہ فاتحہ کی آیت نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 22

سجدہ سہو

حدیث: 101

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ- قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: وَسَمَّاهَا أَبُوْهُرَيْرَةَ، وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ: فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَّعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَاَنَّهُ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى- وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا: اَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ، وعُمَرُ فَهَابَا اَنْ يُّكَلِّمَاهُ-

وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهُ "ذُو الْيَدَيْنِ" فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسِيْتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ: "لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ" فَقَالَ: بَلٰى نَسِيْتَ فَقَالَ: "اَكَمَا يَقُوْلُ ذُوْ الْيَدَيْنِ؟ قَالُوا: نَعَمْ فَتَقَدَّم فَصَلّٰى مَاتَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ اَوْاَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ- ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَكَبَّرَ- فَرُبَّمَا سَأَلُوْهُ- ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ فَنُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ-

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الصلوۃ، باب تشبیك الاصابع فی المسجد وغیرہ وفی کتاب الادب-
رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ، کتاب المساجد، ومواضع الصلوۃ، باب السھو فی الصلوۃ والسجود لھا-

معنی الحدیث: محمد بن سیرین نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر میں سے ایک نماز پڑھائی- ابن سیرین نے بیان کیا: ابو ھریرہ نے اس نماز کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا- فرمایا: ہمیں آپ ﷺ نے دو رکعت پڑھائیں پھر سلام پھیردیا- اور آپ ﷺ مسجد میں نصب لکڑی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ جا کھڑے ہوئے اور اس کے ساتھ ٹیک لگائی گویا کہ آپ ﷺ ناراض ہیں' اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا۔ جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے نکلے اور کہنے لگے کیا نماز کم کر دی گئی ہے؟

قوم میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ ڈرے کہ آپ ﷺ سے بات کریں' قوم میں ایک شخص ایسا تھا جس کے ہاتھ لمبے تھے' اسے ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کر دی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز کم کی گئی ہے۔ اُس نے عرض کی آپ ﷺ بھول گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا ایسا ہی ہوا جیسا کہ ذوالیدین کہتا ہے؟

انہوں نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ آگے بڑھے۔ نماز پڑھائی جو چھوڑی تھی۔ پھر سلام پھیرا۔ پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا پہلے سجدے کی مانند یا اس سے قدرے لمبا' پھر اپنا سر اُٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور پہلے سجدے کی مانند سجدہ کیا۔ یا اس سے قدرے لمبا پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنا سر اُٹھایا۔

ابن سیرین سے لوگوں نے سوال کیا: پھر سلام پھیرا فرمایا مجھے بتایا گیا کہ عمران بن حصین نے کہا پھر سلام پھیرا۔

مُفرداتُ الحدیث:

❶ ﴿العَشِيّ﴾ زوال سے لے کر غروب آفتاب تک کے وقت کو عشی کہتے ہیں۔ ❷ ﴿نَسِيتُ﴾ میں بھول گیا۔ ❸ ﴿خَشَبَةٌ مَعْرُوضَةٌ﴾ نصب شدہ لکڑی۔ ❹ ﴿شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ﴾ آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں دوسری انگلیوں میں داخل کیں: ❺ ﴿سَرْعَانُ﴾ جلد باز۔ ❻ ﴿أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ﴾ کیا نماز کم کر دی گئی۔ ❼ ﴿نُبِّئْتُ﴾ مجھے خبر دی گئی۔

مفہومُ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک روز ظہر یا عصر کی نماز میں پہلی دو رکعت پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا اور آپ اضطراب و بے چینی کی کیفیت میں مسجد کے صحن میں گڑی ہوئی لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ لوگ سرگوشی کے انداز میں باتیں کرنے لگے کچھ جلد باز لوگ مسجد سے باہر چلے گئے۔ نبی کریم ﷺ کے رعب و دبدبے کی بنا پر کسی میں جرأت نہ تھی کہ آپ سے اس صورت حال کے بارے میں کچھ کہہ سکیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہیں بھی ہمت نہ ہو رہی تھی کہ دریافت کر سکیں۔

وہاں ایک قدرے لمبے ہاتھوں والا نمازی جسے لوگ "ذوالیدین" کہتے تھے موجود تھا اس نے جرأت کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مظاہرہ کرتے ہوئے باادب انداز میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا نہ نماز کم کی گئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں: اس شخص کو یقین تھا کہ آج نماز صرف دو رکعت پڑھائی گئی ہے جبکہ پہلے چار رکعت پڑھنے کا معمول تھا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ بھول گئے ہیں؟

آپ نے لوگوں سے دریافت کیا۔ کیا ذوالیدین ٹھیک کہتا ہے؟ لوگوں نے بیک زبان کہا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ یہ ٹھیک کہتا ہے آپ یہ سن کر آگے بڑھے بقیہ دو رکعت نماز پڑھائی سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

احکام الحدیث: 1 انبیاء علیہم السلام کے افعال و بلاغیہ میں بھول چوک ہو جانا ممکنات میں سے ہے۔

2 نماز کی تکمیل سے پہلے بھول کر اگر نماز سے کوئی فارغ ہو جائے تو یاد آنے پر بقیہ نماز ادا کر کے سجدہ سہو کر لیا جائے۔

3 مندرجہ بالا صورت میں گفتگو کرنے سے ادا شدہ نماز باطل نہیں ہو گی۔ بلکہ بقیہ نماز کی بنیاد اسی پر رکھی جائے گی۔

4 نماز بھول کر مقدار مشروع سے کم یا زیادہ ادا کر لینے کی صورت میں اس کا مداوی سجدہ سہو سے ہو گا۔

5 سجدہ سہو شیطان کے لئے اضطراب' پریشانی اور تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

6 سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے اور سلام پھیرنے کے بعد دونوں طرح جائز ہے۔

7 امام کی بھول کا اثر مقتدیوں پر بھی ہو گا۔

حدیث: 102

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ' فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَلَمْ يَجْلِسْ۔ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلَاةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ: كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ' فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاذان والجماعۃ' باب من لم یر التشہد الاول واجبا لان النبی ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قام من الركعتين ولم يرجع

رواه مسلم: في صحيحه بنحوه، كتاب الصلوة، باب السهو في الصلوة والسجود له۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے۔ فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی پہلی دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے اور بیٹھے نہیں لوگ بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جب آپ نے نماز پوری ادا کرلی لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرنے کا انتظار کیا آپ نے بیٹھے ہوئے اللہ اکبر کہا، اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے پھر سلام پھیر دیا۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ﴾ جب نماز پوری ادا کرلی ❷ ﴿اِنْتَظَرَ النَّاسُ﴾ لوگوں نے انتظار کیا۔ ❸ ﴿كَبَّرَ﴾ اللہ اکبر کہا۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو ظہر کی نماز پڑھائی پہلی دو رکعتوں کے بعد تشہد میں بیٹھنے کی بجائے آپ کھڑے ہو گئے آپ کی متابعت میں مقتدی صحابہ رضی اللہ عنہم بھی کھڑے ہو گئے جب آپ نماز مکمل کرنے کے بعد آخری تشہد میں بیٹھے تو آپ نے التحیات مکمل کرنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

احکام الحدیث: ❶ جو شخص نماز میں بھول جائے اس کے لئے سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

❷ پہلا تشہد نماز کا رکن نہیں اگر رکن ہوتا تو صرف سجدہ سہو اس کا بدل نہ ہوتا بلکہ اس کی ادائیگی کے بعد سجدہ سہو کیا جاتا۔

❸ اگر نماز کے دوران بھول ایک سے زائد مرتبہ ہو اس کے عوض بھی صرف دو سجدہ سہو ہی کافی ہوں گے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول سے جلوس اور تشہد چھوڑنے پر صرف دو ہی سجدہ سہو کئے۔

❹ اس سے امام کی متابعت کی اہمیت اُجاگر ہوتی ہے باوجود اس کے کہ مقتدیوں کے علم میں ہوتا ہے کہ دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا ہے لیکن چونکہ امام بھول کر کھڑا ہو چکا ہے لہٰذا مقتدی بھی امام کی اتباع کرتے ہوئے لازماً کھڑا ہوں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 23

نمازی کے سامنے سے گزرنا

حدیث: 103

عَنْ اَبِی جُهَيْمٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ؟ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ"

قَالَ: اَبُو النَّضْرِ: لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً۔

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب الصلوة، باب اثم المار بين يدى المصلى۔

رواه مسلم: في صحيحه، كتاب الصلوة، باب منع المار بين يدى المصلى۔

معنی الحدیث: حضرت ابو جہیم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا جان لے کہ اس نے کتنے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ تو اس کے لئے چالیس تک ٹھہرے رہنا۔ بہتر ہو اس سے کہ وہ نمازی کے آگے سے گذرے۔ ابوالنضر نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اس نے چالیس دن، مہینے یا سال کہا:

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَلْمَارُّ﴾ گذرنے والا۔ ❷ ﴿بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ﴾ نمازی کے آگے سے۔ ❸ ﴿مَاذَا عَلَيْهِ﴾ اس پر کیا ہے۔ ❹ ﴿اَلْاِثْمُ﴾ گناہ۔ ❺ ﴿اَنْ يَّقِفَ﴾ کہ وہ کھڑا رہے۔ ❻ ﴿اَرْبَعِيْنَ﴾ چالیس۔ ❼ ﴿اَنْ يَّمُرَّ﴾ کہ وہ گذرے۔ ❽ ﴿لَا اَدْرِيْ﴾ میں نہیں جانتا۔

مفہوم الحدیث: نمازی اپنے رب کے سامنے کھڑا مناجات میں مشغول ہوتا ہے رب تعالیٰ سے راز و نیاز کی باتیں کرنے میں محو ہوتا ہے جب کوئی ایسی حالت میں اس کے سامنے سے گذرتا ہے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازی کی توجہ بٹ جاتی ہے- عبادت میں خلل پیدا ہوتا ہے- اِس لئے نمازی کے آگے سے گذرنے کو شرعاً ممنوع قرار دے دیا گیا- اور یہ تنبیہ کی گئی کہ نمازی کے سامنے سے گذرنا بہت بڑے گناہ کا موجب بنتا ہے- اس لئے گذرنے والے کو نمازی کے سلام پھیرنے کا انتظار کرنا چاہئے خواہ اسے طویل مدت تک انتظار کرنا پڑے-

اَحکامُ الحدیث: 1 نمازی کے سامنے سے گذرنا ممنوع ہے جبکہ اس نے اپنے آگے سترہ نہ رکھا ہوا ہو-

2 نمازی کو بھی اس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ کسی گذر گاہ میں نماز پڑھنے سے حتی الامکان احتراز کرے تاکہ اس کی نماز میں کوئی نقص واقع نہ ہو اور گذرنے والا گناہ کا مرتکب نہ ہو-

3 راوی کو چالیس کے عدد میں شک ہے کہ اس سے چالیس دن مُراد ہیں' مہینے مُراد ہیں یا سال مُراد ہیں- دراصل یہاں تعداد مقصود نہیں بلکہ نہی میں مبالغہ مقصود ہے-

4 مسجد حرام میں نماز پڑھنے والا نمازی اور اس کے سامنے سے گذرنے والا اس حکم سے مستثنیٰ ہے-

حدیث: 104

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

"اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْئٍ یَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلْیَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ-"

رواہ البخاری: فی صحیحہ' من حدیث طویل کتاب الصلوۃ' باب یرد المصلی من مر بین یدیہ-
رواہ مسلم: فی صحیحہ' من حدیث طویل کتاب الصلوۃ' باب منع المار بین یدی المصلی-

معنی الحدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے ہیں- جب تم میں سے کوئی ایک کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہو تو کوئی ایک اِرادہ کرے کہ وہ اس کے سامنے سے گذرے تو وہ اسے دھکیل دے اگر وہ اِنکار کرے تو اس سے لڑے بلاشبہ وہ شیطان ہے-

مُفرداتُ الحدیث:

1 ﴿اِذَا صَلّٰی﴾ جب نماز پڑھتا ہے- 2 ﴿اَحَدُکُمْ﴾ تمہارا ایک-
3 ﴿اِلٰی شَیْئٍ یَّسْتُرُهٗ﴾ کسی چیز کو سترہ بناتا ہے- 4 ﴿مِنَ النَّاسِ﴾ لوگوں سے- 5 ﴿اَنْ یَّجْتَازَ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ گذرے۔ ❻ ﴿بَیْنَ یَدَیْهِ﴾ اس کے سامنے سے۔ ❼ ﴿فَلْیَدْفَعْهُ﴾ چاہئے کہ اُسے دھکیلے۔ روکے۔ ❽ ﴿فَلْیُقَاتِلْهُ﴾ چاہئے کہ اُس سے لڑے۔

مفہومُ الحدیث: جب کوئی شخص اپنے سامنے سترہ رکھ کر نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا شخص سترے کی پرواہ کئے بغیر اس کے سامنے سے گذرنا چاہتا ہو تو نمازی کے لئے اسے روکنا جائز ہے۔ اگر وہ روکنے سے نہ رکے تو اسے سختی سے روکنے کی شرعاً اجازت ہے کیونکہ گذرنے والا شیطانی عمل کا مرتکب ہوتا ہے اور شیطان کا کام ہی عبادت میں خلل انداز ہونا ہوتا ہے۔ اس لئے نمازی کو سختی سے نپٹنے کی اجازت دی گئی ہے۔

احکامُ الحدیث: ❶ نمازی کو چاہئے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اپنے سامنے سترہ رکھ لیا کرے۔

❷ سترے اور نمازی کے درمیان سے گذرنا حرام ہے۔

❸ نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو ہاتھ کے اشارے سے روکا جائے اگر اشارہ کافی نہ ہو تو اسے روکنے میں سختی برتی جاسکتی ہے۔

❹ نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو روکنے میں حکمت یہ ہے کہ نماز میں خلل نہیں پڑے گا اور گزرنے والا گناہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

حدیث: 105

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰی حِمَارٍ اَتَانٍ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْنَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ "بِمِنًی" اِلٰی غَیْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیَّ اَحَدٌ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الصلوۃ، باب سترۃ الامام من خلفہ و فی کتاب العلم و کتاب الاذان
رواہ مسلم: فی صحیحہ، فی کتاب الصلوۃ باب سترۃ المصلی۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا میں ان دنوں قریب البلوغت تھا۔ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ سامنے کوئی دیوار نہ تھی میں صف کے تھوڑے سے حصے سے گزرا پھر اُترا گدھی کو چھوڑ دیا کہ وہ چرلے اور خود صف میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شامل ہو گیا میرے ایسا کرنے پر کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

مُفردَاتُ الحَدِیث: ❶ ﴿اَقْبَلْتُ﴾ میں آیا۔ ❷ ﴿رَاكِبًا﴾ سوار۔ ❸ ﴿عَلٰى اَتَانٍ﴾ گدھی پر۔ ❹ ﴿اَنَا يَوْمَئِذٍ﴾ میں اُس دن۔ ❺ ﴿نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ﴾ قریب البلوغت تھا۔ ❻ ﴿جِدَارٍ﴾ دیوار۔ ❼ ﴿فَمَرَرْتُ﴾ تو میں گذرا۔ ❽ ﴿بَيْنَ بَعْضِ الصَّفِّ﴾ صف کے کچھ حصے کے سامنے سے۔ ❾ ﴿اَرْسَلْتُ الْاَتَانَ﴾ میں نے گدھی کو چھوڑ دیا۔ ❿ ﴿تَرْتَعُ﴾ وہ چرتی ہے۔ ⓫ ﴿فَلَمْ يُنْكِرْ﴾ نہ اِعتراض کیا۔ ⓬ ﴿ذَالِكَ عَلَيَّ﴾ اس وجہ سے مجھ پر۔

مفہومُ الحَدِیث: حجه الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ لوگوں کو منیٰ کے میدان میں نماز پڑھا رہے تھے سامنے کوئی دیوار نہ تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تقریباً بالغ ہو چکا تھا میں گدھی پر سوار ہوا وہاں پہنچا صف کے آگے سے تھوڑا سا گذر کر میں گدھی سے اُترا اُسے گھاس چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو کر نماز ادا کرنے لگا میرے اِس عمل پر نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام میں سے کسی نے بھی کوئی اِعتراض نہیں کیا۔

اَحکامُ الحَدِیث: ❶ اِمام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ متصور کیا جائے گا۔

❷ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے عمل سے ثابت ہوا کہ جماعت کی صورت میں اگر کوئی شخص مقتدیوں کی صف کے آگے سے گذر جائے تو اس سے نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔

❸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جس واقع کی طرف اشارہ کیا یہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے اسی (۸۰) روز پہلے وقوع پذیر ہوا جبکہ آپ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کو منیٰ کے میدان میں نماز پڑھا رہے تھے۔

حدیث: 106

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوئی ہوتی تھی اور میرے دونوں پاؤں آپ کے سجدے کی جگہ ہوتے جب آپ سجدہ کرتے مجھے ہاتھ لگا دیتے میں اپنے دونوں پاؤں سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے تو میں انہیں بچھا لیتی۔ گھروں میں ان دنوں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔(بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿أَنَامُ﴾ میں سوتا ہوں یا سوتی ہوں ❷ ﴿وَرِجْلَايَ﴾ میرے دونوں پاؤں۔ ❸ ﴿فَإِذَا سَجَدَ﴾ جب آپ سجدہ کرتے۔ ❹ ﴿غَمَزَنِي﴾ مجھے دبا دیتے۔ ❺ ﴿فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ﴾ تو میں اپنے دونوں پاؤں سمیٹ لیتی۔ ❻ ﴿بَسَطْتُهُمَا﴾ ان دونوں کو پھیلا لیتی۔ ❼ ﴿اَلْبُيُوْتُ﴾ گھر۔ ❽ ﴿مَصَابِيْحُ﴾ چراغ۔

مفہوم الحدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کسی نے یہ مسئلہ پیش کیا کہ نمازی کے سامنے سے اگر گدھا، کتا یا عورت گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز پڑھتے۔ حجرہ تنگ تھا میں سامنے لیٹی ہوتی میرے پاؤں آپ کے سجدے کی جگہ پر ہوتے جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو اپنے مبارک ہاتھ میرے پاؤں کو لگاتے میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی جب آپ کھڑے ہوتے میں اپنے پاؤں پھر پھیلا لیتی۔ اُن دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

احکام الحدیث: ❶ خاوند اگر نماز پڑھ رہا ہو۔ بیوی سامنے لیٹی ہو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ اس میں کوئی نقص واقع ہوتا ہے۔

❷ بیوی کو ہاتھ لگانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ ہاتھ لگاتے وقت شہوت کی آمیزش نہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 24

تَحِیَّۃُ الْمَسْجِدُ

حدیث: 107

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ"

رواہ بخاری: فی صحیحہ' کتاب التہجد' باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی وفی کتاب الصلوۃ۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب صلوۃ المسافرین' باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین و کراھتہ الجلوس قبل صلاتہما وانہا مشروعۃ فی جمیع الاوقات۔

معنی الحدیث: حضرت ابو قتادہ حارث بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت پڑھ لے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اِذَا دَخَلَ﴾ جب داخل ہو۔ ❷ ﴿فَلَا یَجْلِسْ﴾ نہ بیٹھے۔

مفہوم الحدیث: جمعہ کے دن سلیک غطفانی نامی صحابی مسجد نبوی میں داخل ہوا اور بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ اِرشاد فرما رہے تھے' آپ نے اسے دیکھتے ہی اِرشاد فرمایا' اُٹھئے اور دو رکعت پڑھ کر بیٹھیے۔

مسجد کی عظمت کا تقاضہ یہ ہے کہ اس میں داخل ہونے والا دو رکعت نماز پڑھ کر بیٹھے ان دو رکعتوں کو تحیہ المسجد کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکام الحدیث: ❶ مسجد میں داخل ہونے والے کے لئے تحیۃ المسجد پڑھنا جمہور کے نزدیک مستحب عمل ہے۔اور داؤد ظاہری تحیۃ المسجد کے وجوب کے قائل ہیں۔

❷ مسجد میں داخل ہونے والے کے لئے باوضوء ہو کر داخل ہونا مستحب ہے تاکہ تحیۃ المسجد ترک نہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 25

نماز میں گفتگو کی ممانعت

حدیث: 108

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

"كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ "وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ" فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ، کتاب التھجد، باب ینھی عنہ من الکلام فی الصلوۃ و فی کتاب التفیسر۔

رواہ مسلم: فی کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلوۃ و نسخ ما کان فی اباحتہ۔

مَعْنَى الْحَدِيْث: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نماز میں باتیں کیا کرتے تھے۔ ہم میں سے ایک نماز میں اپنے پہلو میں کھڑے ہوئے ساتھی کے ساتھ بات کرلیا کرتا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ "تو ہمیں چپ رہنے کا حکم دیا گیا۔ اور ہمیں گفتگو کرنے سے روک دیا گیا۔

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيْث: ❶ ﴿كُنَّا نَتَكَلَّمُ﴾ ہم باتیں کیا کرتے تھے۔ ❷ ﴿وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ﴾ وہ اس کے پہلو میں ہے۔ ❸ ﴿وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ﴾ اور کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے فرمانبردار ہو کر ❹ ﴿فَأُمِرْنَا﴾ تو ہمیں حکم دیا گیا۔ ❺ ﴿بِالسُّكُوتِ﴾ خاموش رہنے کا۔ ❻ ﴿نُهِينَا﴾ ہمیں منع کر دیا گیا۔ ❼ ﴿عَنِ الْكَلَامِ﴾ گفتگو سے۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِيْث: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ابتداء میں مسلمان نماز پڑھتے ہوئے آپس میں باتیں کرلیا کرتے تھے لیکن جب یہ آیت نازل ہوئی کہ

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو تمام مسلمانوں کو نماز کے دوران گفتگو کرنے سے منع کر دیا گیا۔

اَحکام الحدیث: 1 اسلام کے اِبتدائی مرحلے میں نماز کے دوران بقدر ضرورت باہمی گفتگو کرنا جائز تھی۔

2 "قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ" آیت کے نزول کے بعد نماز کے دوران گفتگو کو قطعی ممنوع قرار دے دیا گیا۔

3 اب اگر کوئی نماز کے دوران باتیں کرے گا تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

4 مذکورہ آیۃ کریمہ میں قنوت سے مُراد خاموشی اختیار کرنا ہے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا مفہوم سمجھا۔

5 نماز کے دوران عام گفتگو کو اس لئے حرام قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ نمازی مکمل یکسو ہو کر اپنے رب سے مناجات کر سکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 26

سخت گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرنا

حدیث: 109

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ:

"اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ" ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاری: کتاب مواقیت الصلوة و فضلها' باب الابراد بالظهر فی شدة الحر۔

رواه مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوة' باب استحباب الابراد بالظهر فی شدة الحر

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کرلیا کرو: اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿اِذَا اشْتَدَّ﴾ جب سخت ہو جائے۔ ❷ ﴿اَلْحَرُّ﴾ گرمی۔ ❸ ﴿فَاَبْرِدُوْا﴾ تو ٹھنڈا کرلیا کرو۔ ❹ ﴿شِدَّةَ الْحَرِّ﴾ گرمی کی شدت۔ ❺ ﴿فَیْحٌ﴾ جوش' گرم لو۔ ❻ ﴿جَهَنَّمَ﴾ دوزخ۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: نماز کی روح یہ ہے کہ کامل یکسوئی' خشوع و خضوع اور حضوری دل کے ساتھ اسے ادا کیا جائے۔ اگر کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے جس سے نماز کی روح متاثر ہوتی ہو۔ تو پہلے اسے دور کرلیا جائے۔ مثلاً بول و براز کی حاجت محسوس ہوتی ہو تو پہلے اس سے فراغت حاصل کرنا ضروری ہے۔ بھوک لگی ہو اور کھانا موجود ہو تو پہلے کھانا تناول کرلیا جائے۔ اسی طرح سخت گرمی ہو تو ظہر کی نماز کو اول وقت سے مؤخر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے پڑھنا مستحب ہے۔ تاکہ گرمی کی شدت خضوع و خشوع کے لئے رکاوٹ نہ بنے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ سخت گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا مستحب ہے۔

❷ ٹھنڈا کرنے سے مُراد یہ ہے کہ سورج کی شعاعیں سیدھی پڑنے کی بجائے قدرے ترچھی ہو جائیں کیونکہ سخت گرمی کے موسم میں سورج کی سیدھی شعاعیں مہلک ثابت ہوتی ہیں ان سے لو لگنے کا عارضہ لاحق ہوتا ہے جو اِنسان کے لئے جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔

❸ سرد علاقوں میں تاخیر صلوٰۃ کے حکم کا اطلاق نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہاں شدۃ حر کی علت موجود نہیں ہوتی۔

حدیث: 110

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ' فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا أَنْ يُّمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ۔

رواه البخاری: كتاب العمل فی الصلوة' باب بسط الثوب فی الصلوة للسجود۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب المساجد و مواضع الصلوة باب استحباب تقدیم الظهر فی اول الوقت فی غیر شدة الحر۔

مَعنَی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت گرمی کے موسم میں نماز پڑھا کرتے تھے جب ہم میں سے کوئی ایک اپنی پیشانی کو زمین پر ٹکانے کی طاقت نہ رکھتا' تو وہ اپنا کپڑا پھیلا لیتا اور اس پر سجدہ کرتا۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿كُنَّا نُصَلِّيْ﴾ ہم نماز پڑھا کرتے تھے۔ ❷ ﴿فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ﴾ سخت گرمی میں۔ ❸ ﴿فَاِذَا﴾ تو جب۔ ❹ ﴿لَمْ يَسْتَطِعْ﴾ طاقت نہ رکھتا۔ ❺ ﴿اَنْ يُّمَكِّنَ﴾ کہ وہ ٹکائے۔ ❻ ﴿جَبْهَتَهُ﴾ اپنی پیشانی۔ ❼ ﴿بَسَطَ﴾ پھیلا دیتا۔ ❽ ﴿ثَوْبَهُ﴾ اپنا کپڑا۔ ❾ ﴿فَسَجَدَ عَلَيْهِ﴾ تو وہ سجدہ کرتا اس پر۔

مفہومُ الحدیث: سخت گرمی کے موسم میں مسجد کا فرش تپ جایا کرتا تھا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی پیشانیاں فرش پر رکھتے ہوئے تکلیف محسوس کرتے تو پیشانی کی جگہ کپڑا رکھ کر اس پر سجدہ کرتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ فرش کی تمازت سے پیشانی کو بچایا جاسکے۔

احکام الحدیث: ❶ نبی کریم ﷺ گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایسے وقت میں پڑھایا کرتے تھے جب سورج کی شعاعیں ترچھی ہو جاتی تھیں۔ لیکن گرمی کے اثرات زمین پر بدستور موجود ہوتے تھے۔

❷ موسم گرما میں گرم علاقوں میں سورج کی عمودی شعاعیں مہلک ہوتی ہیں جب وہ ترچھی ہو جائیں تو وہ جان لیوا ثابت نہیں ہوتیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 27

فوت شدہ نماز کی قضاء

حدیث: 111

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"مَنْ نَّسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا' لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذَالِكَ وَتَلَا قَوْلَهُ تَعَالٰى: (وَاَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِىْ) وَلِمُسْلِمٍ "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی کتاب مواقیت الصلوۃ وفضلھا' باب من نسی صلوۃ فلیصل اذا ذکرھا ولا یعید الا تلك الصلوۃ۔

رواہ مسلم: فی کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب قضاء الصلوۃ الفائتۃ و استحباب تعجیل قضائھا۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو اسے جب یاد آئے پڑھ لے یہی اس کا کفارہ ہے۔ اور یہ آیت تلاوت کی (وَاَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِىْ) کہ میری یاد کے لئے نماز قائم کر۔ اور مسلم شریف کی روایت ہے۔ جس نے نماز نہیں پڑھی یا وہ اسے پڑھے بغیر سو گیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے جب یاد آئے پڑھ لے۔

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿مَنْ نَّسِيَ﴾ جو بھول جائے۔ ❷ ﴿فَلْيُصَلِّهَا﴾ تو چاہیے کہ اسے پڑھ لے۔ ❸ ﴿اِذَا ذَكَرَهَا﴾ جب اُسے یاد آجائے۔ ❹ ﴿نَامَ عَنْهَا﴾ اسے پڑھے بغیر سو گیا۔ ❺ ﴿كَفَّارَتُهَا﴾ اس کا کفارہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: ہر نماز کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔اس کے اول و آخر کا تعین کر دیا گیا ہے۔اگر کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا نماز پڑھے بغیر سو جائے اور وقت ختم ہو جائے تو بھولنے والا شخص یاد آنے پر اور سونے والا شخص جاگنے پر نماز ادا کر لے نماز کی قضاء ہی اس کا کفارہ ہو گی۔

اَحکامُ الحدیث: 1 بھولنے یا سو جانے کی وجہ سے اگر نماز چھوٹ جائے اور اس کا وقت ختم ہو جائے تو یاد آنے پر اس نماز کی قضاء واجب ہے۔

2 یاد آتے ہی نماز کی ادائیگی ضروری ہے اس میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

3 کسی شرعی عذر کی بنا پر نماز کی تاخیر گناہ کا باعث نہیں بنتی۔

4 ہر نماز کو اول وقت میں ادا کرنا مستحب عمل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 28

نوافل پڑھنے والے کی فرائض پڑھنے والوں کی امامت کرانا

حدیث: 112

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ یُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی قَوْمِہٖ فَیُصَلِّیْ بِہِمْ تِلْکَ الصَّلَاۃَ۔

رواہ البخاری: فی کتاب الاذان والجماعۃ، باب اذا طول الامام وکان للرجال حاجۃ فخرج فصلی۔

رواہ مسلم: فی کتاب الصلوۃ، باب القراءۃ فی العشاء۔

معنی الحدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کی طرف لوٹتے پھر انہیں یہ نماز پڑھاتے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿کَانَ یُصَلِّیْ﴾ نماز پڑھتا تھا۔ ❷ ﴿الْعِشَاءُ الْاٰخِرَۃُ﴾ آخری عشاء۔ ❸ ﴿یَرْجِعُ﴾ واپس لوٹتے۔ ❹ ﴿تِلْکَ الصَّلَاۃَ﴾ وہی نماز۔

مفہوم الحدیث: حضرت معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو سلمہ میں سے تھے ان کی رہائش مدینہ کے باہر محلے میں تھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں پڑھتے پھر وہی نماز اپنے محلے میں پہنچ کر اپنے قبیلے کے افراد کو پڑھاتے اس طرح حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے نوافل ہوتے جبکہ مقتدی فرض نماز ادا کرتے۔

احکام الحدیث:

1. نوافل ادا کرنے والے کی امامت میں فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے۔
2. فرض ادا کرنے والے کی اقتداء میں نفلی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔
3. فرض نماز کا اعادہ جائز ہے۔ جبکہ مصلحت اس کی متقاضی ہو۔ مثلاً ایک شخص نے اکیلے نماز پڑھی پھر مسجد میں داخل ہوا جماعت ہو رہی ہو تو وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 29

نماز میں کندھوں کو ڈھانپنے کا حکم

حدیث: 113

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَیْئٌ"

رواہ البخاری: فی کتاب الصلوۃ' باب إذا صلی فی الثواب الواحد فلیجعل علی عاتقیه۔

رواہ مسلم: فی کتاب الصلوۃ' باب الصلوۃ فی ثوب واحد و صفة لبسه۔

معنی الحدیث: حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جبکہ اس کے کندھے پر اس میں سے کچھ نہ ہو۔

مفردات الحدیث:

❶ ﴿الثَّوْبُ الْوَاحِدُ﴾ ایک کپڑا۔ ❷ ﴿عَاتِقٌ﴾ کندھا۔

مفہوم الحدیث: نمازی کو اللہ کے دربار میں حاضری کے لئے احسن صورت اختیار کرنی چاہئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"یَا بَنِیْ آدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ"

اے بنی آدم ہر مسجد میں زیب و زینت اختیار کرو۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے والے کو یہ تلقین کی کہ نماز کے دوران وہ اپنے کندھے ڈھانپ لیا کرے۔

احکام الحدیث: ❶ نماز کے دوران کندھوں کو کپڑے سے ڈھانپنا ضروری ہے۔

❷ اللہ کے دربار میں حاضری کے لئے احسن صورت اختیار کرنا مستحب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 30

لہسن اور پیاز کے بارے میں

حدیث: 114

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا أَوْبَصَلاً فَلْیَعْتَزِلْنَا- اَوْ لِیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا- وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ" وَأُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْہِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ، فَوَجَدَ لَهَارِیحًا فَسَأَلَ عَنْهَا؟ فَأُخْبِرَ بِمَا فِیْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ- فَقَالَ: "قَرِّبُوْهَا اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِہٖ- کَانَ مَعَہٗ فَلَمَّا رَاٰہُ کَرِہَ اَکْلَهَا قَالَ: "کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَّا تُنَاجِیْ" ـــــ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی کتاب الاذان والجماعۃ، باب ماجاء فی الثوم النَّیِّ والبصل والکراث-

رواہ مسلم: فی کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب نہی من اکل ثوما اوبصلا او کراثا او نحوھا-

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جس نے لہسن یا پیاز کھایا تو وہ ہم سے الگ رہے یا فرمایا مسجد سے الگ رہے- اور وہ اپنے گھر میں بیٹھے- آپ کے پاس ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں مختلف سبزیاں پکائی گئی تھیں- آپ نے اس میں بو محسوس کی تو آپ نے دریافت کیا- آپ کو اس میں موجود سبزیوں کے بارے میں بتایا گیا' آپ نے اسے ایک صحابی کے قریب کرنے کا حکم دیا: جب اسے دیکھا کہ وہ بھی اس کے کھانے کو ناپسند کرتا ہے- آپ نے فرمایا کھالو- میں اس سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہوں- جس سے تم نہیں کرتے- ـــــ (بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿مَنْ اَکَلَ﴾ جس نے کھایا- ❷ ﴿ثُوْمٌ﴾ لہسن- ❸ ﴿بَصَلَ﴾ پیاز- ❹ ﴿فَلْیَعْتَزِلْنَا﴾ تو وہ ہم سے الگ ہو جائے- ❺ ﴿اَوِلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا﴾ یا وہ ہماری مسجد سے الگ ہو جائے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: ہر نمازی کے لئے ضروری ہے کہ وہ صاف ستھرے انداز میں اللہ کے دربار میں حاضری دے نماز سے پہلے کوئی ایسی چیز استعمال میں نہ لائے جس سے بدبو کا شائبہ تک بھی ہونے کا امکان ہو۔ چونکہ لہسن اور پیاز کھانے سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے اس لئے نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ یہ دونوں کچی سبزیاں کھانے والے ہم سے الگ رہیں۔ کیونکہ بدبو سے فرشتوں کو اذیت پہنچتی ہے۔

اَحکامُ الحدیث:

1. کچا لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں نہیں آنا چاہئے۔
2. مسجد کا ماحول صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنا چاہئے۔
3. فرشتے اللہ تعالیٰ کی لطیف مخلوق ہیں انہیں کثیف اشیاء اور بدبو سے سخت نفرت ہوتی ہے۔ لہٰذا ان کے قرب کے لئے ضروری ہے کہ نمازی ہر اس چیز کے استعمال سے پرہیز کرے جس سے بدبو کا اندیشہ ہو۔

حدیث: 115

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ اَوِ الْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُو الْاِنْسَانِ" وَفِي رِوَايَةٍ بَنُوْ اٰدَمَ"

رواه البخاري: في كتاب الاذان والجماعة، باب ماجاء في الثوم النيئ والبصل والكراث۔
رواه مسلم: في كتاب المساجد ومواضع الصلوة باب نهي من اكل ثوما او بصلا او كراثا او نحوها۔

مَعنَی الحدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جس نے پیاز، لہسن یا گیندنا کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے اِنسان کے بیٹے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے آدم کے بیٹے۔

مُفرداتُ الحدیث: ① ﴿الْكُرَّاثَ﴾ گیندنا۔ ② ﴿لَا يَقْرَبَنَّ﴾ نہ قریب آئے۔ ③ ﴿مَسْجِدَنَا﴾ ہماری مسجد۔ ④ ﴿تَتَاَذّٰى﴾ تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ ⑤ ﴿اَلْمَلَائِكَةُ﴾ فرشتے۔ ⑥ ﴿بَنُوْ اِنْسَانٍ﴾ اِنسان کے بیٹے۔ ⑦ ﴿بَنُوْ آدَمَ﴾ آدم کے بیٹے۔

مفہومُ الحدیث: جس چیز کے کھانے سے منہ میں ناگوار بو پیدا ہونے کا امکان ہو اسے کھا کر مسجد میں نہیں آنا چاہئے۔ کیونکہ مسجد میں فرشتوں کا نمازیوں کو قرب حاصل ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی لطیف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوق ہے انہیں ناگوار فضا سے تکلیف ہوتی ہے لہٰذا پیاز' لہسن یا مولی وغیرہ کھا کر مسجد نہیں جانا چاہیے۔ اس لئے کہ ان اشیاء کے کھانے سے منہ میں ناگوار بو پیدا ہوتی ہے۔

احکام الحدیث: ❶ پیاز' لہسن اور مولی وغیرہ کھانے کے بعد مسجد میں اس وقت تک نہ جائے جب تک ان کا اثر منہ سے زائل نہ ہو جائے۔

❷ جس جگہ بو ہو وہاں سے فرشتے بھاگ جاتے ہیں۔ کیونکہ طبعی لطافت بو کو برداشت نہیں کرتی۔

❸ پیاز' لہسن یا مولی وغیرہ کا کھانا مطلقاً ممنوع نہیں اور نہ ہی یہ چیزیں حرام ہیں۔ اصل مقصود نماز کے وقت منہ کی صفائی اور ہر قسم کی بو سے پاکیزگی ہے۔

اگر ان چیزوں کو پکا لیا جائے تو ان کی بو زائل ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 31

تَشَھُّدْ

حدیث: 116

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ، کَفِّیْ بَیْنَ کَفَّیْهِ۔ کَمَا یُعَلِّمُنِیَ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

"اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔ وَفِیْ لَفْظٍ: اِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ لِلصَّلَاةِ فَلْیَقُلْ "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ" وَذَكَرَهُ اِلٰی آخِرِهٖ۔ وَفِیْهِ "فَاِنَّكُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰی كُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ" وَفِیْهِ "فَلْیَتَخَیَّرْ مِنَ الْمَسْاَلَةِ مَا شَآءَ"

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الاستذان، باب الاخذ بالیدین۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصلوۃ، باب التشھد فی الصلوۃ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تشہد سکھلایا۔ میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی۔ جیسے کہ آپ مجھے قرآن کی کوئی سورۃ سکھلا رہے ہیں۔

"تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔اے نبی ﷺ آپ پر سلامتی اللہ کی رحمت اور اس کی برکات نازل ہوں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں ایک روایت میں ہے "کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے بیٹھے تو وہ التحیات للہ آخر تک کہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت میں ہے جب تم اس طرح کرو گے تو تم نے ارض و سما کے ہر نیک بندے کے لئے سلامتی کی دعا کر دی۔ اور اس روایت میں ہے۔ اس کے بعد نمازی جو دل پسند کرے دعا کرے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿عَلَّمَنِیْ﴾ مجھے سکھلایا۔ ❷ ﴿کَفِّیْ﴾ میری ہتھیلی۔ ❸ ﴿بَیْنَ کَفَّیْہِ﴾ آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی۔ ❹ ﴿کَمَا یُعَلِّمُنِیْ﴾ جیسے آپ مجھے سکھلاتے ہیں۔ ❺ ﴿اَلتَّحِیَّاتُ﴾ تمام قولی عبادتیں۔ ❻ ﴿الصَّلَوَاتُ﴾ تمام بدنی عبادتیں۔ ❼ ﴿اَلطَّیِّبَاتُ﴾ تمام مالی عبادتیں۔ ❽ ﴿اَشْھَدُ﴾ میں گواہی دیتا ہوں۔ ❾ ﴿اِذَا قَعَدَ﴾ جب بیٹھے۔ ❿ ﴿فَلْیَخْتَرْ﴾ تو پسند کرے۔ ⓫ ﴿مَاشَاءَ﴾ جو چاہے۔

مفہوم الحدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد کی اس طرح تعلیم دی جس طرح کہ قرآن کی کوئی سورت کی تعلیم دیتے ہیں۔ محبت و شفقت کا یہ دلبرانہ انداز تھا کہ میرا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے رکھا تھا۔

تشہد کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام تر قولی، فعلی اور مالی عبادات اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ سلامتی، رحمت اور برکتیں نازل ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر۔ کائنات کے تمام نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

احکام الحدیث: ❶ تین اور چار رکعت والی نماز میں تشہد دو مرتبہ دو رکعت والی نماز میں ایک مرتبہ تشہد پڑھا جاتا ہے۔

❷ التحیات پڑھنے کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے اپنی من پسند دعائیں کی جا سکتی ہیں۔

❸ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم التحیات کی تعلیم بڑے اہتمام سے کیا کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 32

نبی کریم ﷺ پر درود و سلام

حدیث: 117

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ:

اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً؟ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

رواه البخاري: في بنحوه، كتاب الانبياء باب يزفون النسلان في المشي وفي الدعوات باب الصلوة على النبي ﷺ۔

رواه مسلم: في كتاب الصلوة، باب الصلوة على النبي ﷺ بعد التشهد۔

معنی الحدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت ہے فرمایا: مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے تو اس نے کہا:

کیا میں تجھے تحفہ نہ دوں؟ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم یہ تو جانتے ہیں کہ آپ کو سلام کیسے کہیں لیکن ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے اِرشاد فرمایا کہ تُم اس طرح کہو۔ الٰہی محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے اِبراہیم علیہ السلام اور آل اِبراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل کی تھی۔ بے شک تو قابل ستائش اور بزرگی والا ہے۔ الٰہی محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل کی تھی بے شک تو قابل ستائش اور بزرگی والا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿لَقِیَنِی﴾ مجھے ملا۔ ❷ ﴿أُهْدِی لَكَ﴾ تجھے تحفہ دوں۔ ❸ ﴿خَرَجَ عَلَيْنَا﴾ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ❹ ﴿عَلِمْنَا﴾ ہمیں معلوم ہے۔ ❺ ﴿كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ؟﴾ ہم آپ پر کیسے سلام بھیجیں ❻ ﴿كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ﴾ ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ ❼ ﴿اَللّٰهُمَّ﴾ الٰہی۔ ❽ ﴿صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ﴾ محمد ﷺ پر رحمت نازل کر۔ ❾ ﴿بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ﴾ محمد ﷺ پر برکت نازل کر۔ ❿ ﴿حَمِيْدٌ﴾ قابل ستائش۔ ⓫ ﴿مَجِيْدٌ﴾ بزرگی والا۔

مفہومُ الحدیث: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ مشہور و معروف تابعی ہیں ایک دفعہ ان کے پاس حضرت کعب بن عجرہ تشریف لائے ملاقات پر اِرشاد فرمایا کیا آج میں تجھے قیمتی تحفہ عطا کروں اُنہوں نے خوش ہو کر عرض کی کیوں نہیں زہے قسمت ضرور تحفہ عنایت کیجئے۔

فرمانے لگے رسول اقدس ﷺ ایک روز ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے باادب انداز میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کو سلام عرض کرنے کا طریقہ تو ہم نے سیکھ لیا ہے۔ لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں۔ تو آپ نے ہمیں درود ابراہیمی پڑھ کر سنایا اور حکم دیا کہ تم اس طرح کہا کرو۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ اہل اِیمان کے لئے رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے۔

❷ تشہد میں درود ابراہیمی پڑھنا امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک واجب امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک سُنت ہے۔

❸ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو درود ابراہیمی پڑھ کر سنایا اور یہی پڑھنے کی تلقین کی۔

❹ نبی کریم ﷺ کا اہل اِیمان پر حق ہے کہ وہ آپ پر درود و سلام بھیجیں۔

❺ نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت کا تقاضا ہے کہ آپ کا نام سنتے ہی ہر امتی کی زبان پر درود و سلام کے الفاظ جاری ہو جائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 33

آخری تشہد کے بعد دعا

حدیث: 118

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِیْ صَلَاتِهٖ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ" وَفِیْ لَفْظٍ لِّمُسْلِمٍ "اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

رواہ البخاری: کتاب الجنائز' باب التعوذ من عذاب القبر۔

رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ' باب مایستعاذ منه فی الصلوۃ۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

مسلم کی روایت میں ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایک تشہد پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے حضور چار چیزوں سے پناہ مانگے اس طرح کہے:

الٰہی میں تیرے حضور پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے پھر مذکورہ باتوں کا ذکر کیا۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿كَانَ يَدْعُوْ﴾ دعا کیا کرتے تھے۔ ❷ ﴿اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ﴾ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور۔ ❸ ﴿فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ﴾ زندگی اور موت کا فتنہ۔ ❹ ﴿اِذَا تَشَهَّدَ﴾ جب کوئی تشہد پڑھے۔ ❺ ﴿فَلْيَسْتَعِذْ﴾ چاہیے کہ وہ پناہ مانگے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ تشہد کے آخر میں قبر اور جہنم کے عذاب' موت و حیات اور دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ دوسرے تشہد کے آخر میں مذکورہ دعا پڑھنا مستحب عمل ہے۔

❷ حدیث میں مذکور دعا بڑی اہمیت کی حامل ہے رسول اقدس ﷺ بڑے اہتمام سے ہر نماز کے دوسرے تشہد کے آخر میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

❸ قبر کا عذاب برحق ہے اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس سے پناہ مانگنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

❹ انسان زندگی بھر دنیاوی کاموں میں مشغول رہتا ہے اور اپنی خواہشات کی تکمیل کو ترجیح دیتا ہے یہی زندگی کا فتنہ ہے۔

❺ موت کے فتنے سے مُراد قبر کا فتنہ ہے جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت اسماء بنت ابی بکر کے حوالے سے مذکور ہے۔

وَاِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ اَوْقَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ "اور تم اپنی قبروں میں فتنے میں مبتلا کئے جاؤ گے اور یہ فتنہ دجال کے فتنے کے قریب تر ہو گا۔

حدیث: 119

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْبِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ۔

قَالَ "قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ' فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ' وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ"

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ' باب الدعا قبل السلام و فی کتاب الدعوات

رواہ مسلم: کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار' باب استحباب خفض الصوت بالذکر۔

مَعنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ مجھے دعا سکھلایئے جو میں اپنی نماز میں مانگوں آپ نے فرمایا: تم یہ کہا کرو:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا' گناہوں کو فقط تو ہی بخش سکتا ہے۔ اپنی جانب سے مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿عَلِّمْنِیْ﴾ مجھے سکھلایئے۔ ❷ ﴿اَدْعُوْبِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ﴾ وہ دعا مانگوں اپنی نماز میں۔ ❸ ﴿اَللّٰهُمَّ﴾ الٰہی۔ ❹ ﴿اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ﴾ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ ❺ ﴿لَا یَغْفِرُ﴾ نہیں بخشے گا۔ ❻ ﴿الذُّنُوْبَ﴾ گناہ۔ ❼ ﴿فَاغْفِرْلِیْ﴾ مجھے بخش دے۔ ❽ ﴿مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ﴾ بخشش اپنی جانب سے۔ ❾ ﴿وَارْحَمْنِیْ﴾ مجھ پر رحم فرما۔ ❿ ﴿الْغَفُوْرُ﴾ بخشنے والا۔ ⓫ ﴿الرَّحِیْمُ﴾ مہربان۔

مفہُومُ الحدیث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ عرض کی کہ مجھے ایک ایسی دعا سکھلائیں جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ آپ نے دعا سکھلائی جو حدیث میں مذکور ہے۔ اس دعا میں ایسا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ جو قبولیت دعا کا باعث بنتا ہے۔

اللہ کے دربار میں پہلے اِنسان کوتاہیوں اور کم مائیگی کا اِعتراف کرے پھر اللہ رب العزت کی قدرتوں کا دِل کی گہرائیوں سے اِقرار کرے' پھر اپنے گناہوں کی بخشش اور نزول رحمت کا مطالبہ ہو۔

دعا کا یہ اسلوب پسندیدہ ہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ نماز میں مذکورہ دعا کرنا مستحب عمل ہے۔

❷ ہر دعا مانگنے والے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنی کوتاہیوں' لغزشوں اور کمزوریوں کا اِعتراف کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی عظمتوں کا محبت بھرے انداز میں اقرار و اظہار کرے۔ پھر اپنا مدعا اللہ کے حضور پیش کرے اور آخر میں اللہ رب العزت کی رحمت و مغفرت کا واسطہ دے۔ یہ اسلوب قبولیت دعا کا باعث بنتا ہے۔

❸ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ جان لیا کہ نماز میں دعائیں قبول ہوتی ہیں تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر دعا کی تعلیم کا مطالبہ کر دیا۔

✻ ✻ ✻

حدیث: 120

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَا صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَیْهِ: "اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْفَتْحُ" اِلَّا یَقُوْلُ فِیْهَا: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ" وَفِیْ لَفْظٍ- كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِیْ رَكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ-

رواہ البخاری: کتاب التفسیر' باب تفسیر سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح-

رواہ مسلم: کتاب الصلوۃ' باب مایقال فی الرکوع والسجود-

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں- رسول اللہ ﷺ نے سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے نزول کے بعد کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں یہ دعا نہ پڑھی ہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے- سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ-

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اِذَا جَآءَ﴾ جب آگئی- ❷ ﴿نَصْرُ اللّٰهِ﴾ اللہ کی مدد- ❸ ﴿الْفَتْحُ﴾ کامیابی- ❹ ﴿بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ﴾ آپ پر نازل ہونے کے بعد- ❺ ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ﴾ الٰہی مجھے بخش دے-

مفہوم الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سورہ فتح نازل ہوئی اس کے بعد نبی کریم ﷺ اپنی ہر نماز کے رکوع اور سجود میں "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ" التزام کے ساتھ پڑھا کرتے تھے-

احکام الحدیث: ❶ حدیث میں مذکورہ دعا رکوع اور سجود میں کثرت سے پڑھنا مستحب ہے-

❷ دعا کا اختتام استغفار سے کرنا زیادہ مناسب ہوتا ہے-

❸ دعا کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے کیا جائے اور اختتام استغفار سے ہو-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 34

وتر کا بیان

حدیث: 121

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: مَا تَرٰى فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ؟ قَالَ: مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلّٰى: وَاَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ "اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا"

رواہ البخاری: کتاب الصلوۃ' باب الحلق والجلوس فی المسجد و کتاب الوتر۔

رواہ مسلم: بنحوہ کتاب صلوۃ المسافرین' باب صلوۃ اللیل مثنی مثنی والوتر رکعۃ من اخر اللیل۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اِس حال میں کہ آپ منبر پر جلوہ افروز تھے' عرض کی' رات کی نماز کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ یعنی وہ کس طرح پڑھی جائے۔ آپ نے فرمایا دو' دو رکعت پڑھی جائے' جب تم میں سے کوئی صبح ہو جانے کا خدشہ محسوس کرے تو ایک رکعت پڑھے یہ جو نماز پڑھی گئی اسے وتر بنا دے گی۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔اپنی رات کی نماز کے آخر میں وتر پڑھا کرو۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿سَأَلَ رَجُلٌ﴾ ایک شخص نے سوال کیا۔ ❷ ﴿مَثْنٰى مَثْنٰى﴾ دو' دو۔ ❸ ﴿مَاتَرٰى فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ﴾ آپ کی کیا رائے ہے رات کی نماز کے بارے میں۔ ❹ ﴿فَإِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمْ﴾ جب تم میں سے کوئی ایک ڈرے۔ ❺ ﴿اَوْتَرَتْ لَهُ﴾ اس کے لئے وتر بنا دے گی۔ ❻ ﴿مَا صَلّٰى﴾ جو نماز اس نے پڑھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: ایک روز نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز تھے اور خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے اسی دوران آپ ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کس طرح پڑھی جائے آپ نے فرمایا:

رات کی نماز دو دو رکعت پڑھی جائے اور آخر میں ایک وتر پڑھ لیا جائے اس طرح یہ ساری نماز وتر بن جائے گی۔

احکامُ الحدیث:

1. نماز تہجد دو دو رکعت کر کے پڑھنی چاہیے۔
2. اگر رات کے پچھلے پہر جاگنے کی عادت ہو تو عشاء کی نماز میں وتر چھوڑ دیا جائے اور اسے نماز تہجد کے بعد پڑھا جائے۔
3. وتر کا وقت طلوع فجر پر ختم ہو جاتا ہے۔
4. مجمع عام میں دوسرے لوگوں کو سمجھانے کی خاطر کسی عالم فاضل سے مسئلہ دریافت کرنا مستحب عمل ہے۔
5. نبی کریم ﷺ سفر و حضر میں وتر پڑھنے کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

حدیث: 122

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَأَوْسَطِهٖ وَآخِرِهٖ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ إِلَى السَّحَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الوتر باب ساعات الوتر۔

رواه مسلم: كتاب صلوة المسافرين، باب صلوة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل وان الوتر ركعة وان الركعة صلوة صحيحة۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھا۔ رات کے پہلے، درمیانی اور آخری حصے میں آپ نے عمر کے آخری مرحلے میں سحری کے وقت وتر پڑھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ﴾ رات کے ہر حصے میں۔ ❷ ﴿قَدْ أَوْتَرَ﴾ آپ نے وتر پڑھا۔

مفہومُ الحدیث: وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر طلوع فجر تک رہتا ہے۔اس لئے نبی کریم ﷺ نے وتر کی نماز رات کے مختلف حصوں میں ادا کی۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ نماز وتر رات کے پہلے پہر، درمیانی رات اور رات کے آخری حصے میں ادا کرنی جائز ہے۔

❷ جسے رات کے پچھلے پہر جاگنے کا یقین ہو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ تہجد کی نماز کے بعد وتر کی نماز پڑھے۔

❸ جو وتر پڑھنا بھول جائے تو وہ اسے جب یاد آئے پڑھ لے۔

❹ اگر رات کو وتر رہ گیا تو اسے صبح ادا کرلے۔

❺ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ نَّامَ عَنْ وِتْرِهٖ اَوْنَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهٖ اِذَا اَصْبَحَ اَوْ ذَكَرَ"

جو وتر پڑھے بغیر سو جائے یا اسے پڑھنا بھول جائے تو وہ اسے صبح پڑھ لے یا جب یاد آئے پڑھ لے۔

حدیث: 123

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذَالِكَ بِخَمْسٍ فَلَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْئٍ اِلَّا فِيْ آخِرِهَا۔

رواہ مسلم: کتاب صلوۃ المسافرین، باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل وان الوتر رکعۃ وان الرکعۃ صلوۃ صحیحۃ۔

مَعنَی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز تیرہ رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اس میں پانچ وتر پڑھتے آپ ان کے آخر میں تشہد کے لئے بیٹھتے تھے۔

(بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ﴾ رات کی نماز پڑھتے (یعنی تہجد) ❷ ﴿ثَلَاثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً﴾ تیرہ رکعت۔ ❸ ﴿یُوْتِرُ﴾ وتر پڑھتے۔ ❹ ﴿مِنْ ذَالِكَ﴾ اس میں۔ ❺ ﴿بِخَمْسٍ﴾ پانچ۔

مفہومُ الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی نماز تہجد کی کیفیت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ تیرہ رکعت نماز پڑھتے پہلی آٹھ رکعت دو' دو ادا کرتے اور آخر میں پانچ وتر ایک ساتھ اکٹھے ادا کرتے۔ یہ پانچ وتر پڑھتے ہوئے آخر میں تشہد بیٹھتے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ نبی کریم ﷺ تہجد کی نماز آٹھ رکعت ادا کیا کرتے تھے اور وتر کبھی تین کبھی پانچ کبھی سات اور کبھی نو۔

❷ تین' پانچ یا سات وتر پڑھتے ہوئے تشہد صرف آخری رکعت میں کیا جاتا ہے۔ البتہ نو وتر پڑھنے کی صورت میں آٹھویں رکعت میں تشہد کیا جائے گا اور پھر اٹھ کر نویں رکعت ادا کی جائے گی۔

❸ وتر کی چھ اِقسام اور اُن کے پڑھنے کا طریقہ۔

۱	ایک وتر۔	ایک رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا جاتا ہے۔
۲	تین وتر۔	آخر میں تشہد ہوگا۔
۳	پانچ وتر۔	پانچویں رکعت میں تشہد ہوگا۔
۴	سات وتر۔	ساتویں رکعت میں تشہد ہوگا۔
۵	نو وتر۔	آٹھویں رکعت میں تشہد ہوگا اور پھر نویں رکعت پڑھ کر تشہد بیٹھا جائے گا۔
٦	گیارہ وتر۔	دس رکعتیں دو' دو کر کے پڑھی جائیں گی اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھا جائے گا۔

○ وتر کی آخری رکعت میں رکوع سے پہلے یا بعد دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 35

نماز کے بعد اذکار مسنونہ

حدیث: 124

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ "كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذَالِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ"

وَفِيْ لَفْظٍ: "مَا كُنَّا نَعْرِفُ اِنْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ۔"

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الاذان والجماعۃ' باب الذکر بعد الصلوۃ۔

رواہ مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ' باب الذکر بعد الصلوۃ۔

مَعْنَى الْحَدِيْث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ آواز کی بلندی ذکر کے ساتھ جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں معمول تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں جان جاتا جب لوگ اس سے فارغ ہوتے جب میں یہ ذکر سنتا۔

ایک روایت میں ہے اللہ اکبر کی آواز سن کر ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا اختتام پہچان جاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيْث: ❶ ﴿رَفْعَ الصَّوْتِ﴾ آواز کی بلندی۔ ❷ ﴿حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ﴾ جب لوگ پلٹتے۔ ❸ ﴿اَلْمَكْتُوْبَةُ﴾ فرض نماز۔ ❹ ﴿عَهْدٌ﴾ زمانہ۔ ❺ ﴿كُنْتُ اَعْلَمُ﴾ میں جان جاتا تھا۔ ❻ ﴿اِذَا انْصَرَفُوْا﴾ جب وہ پلٹتے۔ ❼ ﴿اِذَا سَمِعْتُهٗ﴾ جب میں اُسے سنتا۔ ❽ ﴿مَا كُنَّا نَعْرِفُ﴾ ہم پہچانتے نہیں تھے۔ ❾ ﴿اِنْقِضَاءَ﴾ اختتام۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں- کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ معمول تھا کہ جب بھی فرض نماز سے فارغ ہوتے تو سلام پھیرتے ہی باآواز بلند اجتماعی طور پر اللہ اکبر کہتے-

اَحکامُ الحدیث: ❶ نماز سے فارغ ہو کر اذکار مسنونہ کا ورد کرنا مستحب ہے-

❷ نماز سے فارغ ہوتے ہی بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا سنت ہے-

حدیث: 125

عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: اَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوْبَةٍ:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ' لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ' وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ' ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدَ ذَالِكَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَاْمُرُ النَّاسَ بِذَالِكَ

رواه البخاري: كتاب الاذان' باب الذكر بعد الصلوة و في كتاب الدعوات-

رواه مسلم: كتاب المساجد و مواضع الصلوة' باب استحباب الذكر بعد الصلوة و بيان صفة

وَفِيْ لَفْظٍ "كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ' وَاِضَاعَةِ الْمَالِ" وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ- وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَّهَاتِ- _ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الاعتصام' باب مايكره' من كثرة السوال و تكلف مالا يعنيه-

معنیٰ الحدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام وراد سے روایت ہے کہتے ہیں- کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھوایا: جس میں یہ تحریر تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ کہا کرتے تھے:

اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں حکومت اسی کی ہے اور تعریف اسی کے لئے ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے- الٰہی جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں' اور کسی مرتبے والے کا مرتبہ تیرے مقابلے میں اسے کوئی نفع نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے سکتا۔"

پھر اس کے بعد میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں نے سنا کہ آپ لوگوں کو مذکورہ دعا پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ فضول گفتگو، مال ضائع کرنے اور زیادہ سوالات کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔ نیز آپ ﷺ ماؤں کی نافرمانی، بچیوں کو زندہ درگور کرنے، بخل اور لالچ سے منع کیا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿اَمْلٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ﴾ اس نے مجھ سے خط لکھوایا۔ ❷ ﴿فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاۃٍ﴾ ہر نماز کے بعد۔ ❸ ﴿مَکْتُوْبَۃٌ﴾ فرضی۔ ❹ ﴿لَهُ الْمُلْكُ﴾ حکومت اسی کی ہے۔ ❺ ﴿لَهُ الْحَمْدُ﴾ تعریف اسی کی ہے۔ ❻ ﴿وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ﴾ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ❼ ﴿لَا شَرِیْكَ لَهُ﴾ اس کا کوئی شریک نہیں۔ ❽ ﴿لَا مَانِعَ﴾ کوئی روکنے والا نہیں۔ ❾ ﴿لِمَا اَعْطَیْتَ﴾ جو تو عطا کر دے۔ ❿ ﴿لَا مُعْطِیَ﴾ کوئی دینے والا نہیں۔ ⓫ ﴿لِمَا مَنَعْتَ﴾ جو تو روک دے۔ ⓬ ﴿لَا یَنْفَعُ﴾ نہیں نفع دے سکتا۔ ⓭ ﴿ذَا الْجَدِّ﴾ مرتبے والا۔ ⓮ ﴿قِیْلَ وَ قَالَ﴾ فضول گفتگو۔ ⓯ ﴿اِضَاعَۃُ الْمَالِ﴾ مال ضائع کرنا، برباد کرنا۔ ⓰ ﴿کَثْرَۃُ السُّؤَالِ﴾ زیادہ سوالات کرنا۔ ⓱ ﴿عُقُوْقُ الْاُمَّھَاتِ﴾ ماؤں کی نافرمانی۔ ⓲ ﴿وَوَأْدُ الْبَنَاتِ﴾ بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا۔ ⓳ ﴿مَنْعٍ وَّھَاتٍ﴾ بخل اور لالچ۔

مفہومُ الحدیث: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں کوفے کے گورنر حضرت مغیرہ بن شعبہ کو خط لکھا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ کر بھیجیں جو تم نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تو انہوں نے یہ حدیث لکھ کر اپنے غلام وراد کے ہاتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجی جو پہلے ذکر ہو چکی ہے۔

وراد بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان احکامات پر عمل کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ جن کا تذکرہ اس حدیث میں موجود ہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ حدیث میں مذکور دعا کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھنا مستحب عمل ہے۔

❷ یہ دعا توحید کے اثبات، شرک کی نفی، مطلقاً اللہ تعالیٰ کی حکومت کے اثبات، اس کی تعریف، قدرت کاملہ، کائنات میں اس کے تصرفات اس کی قہاری و جباری کے اعترافات پر مشتمل ہے۔

❸ فضول گفتگو، مال کی بربادی، ماں کی نافرمانی، بخل، لالچ، کثرت سوال، اور بچیوں کو زندہ درگور کرنے سے قطعی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتناب برتنا چاہئے۔

حدیث: 126

عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ۔
فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ۔
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ"؟ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "تُسَبِّحُوْنَ، وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ، دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً"
قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ۔ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ"
قَالَ سُمَيٌّ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ اَهْلِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ: وَهِمْتَ اِنَّمَا قَالَ: تُسَبِّحُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ۔
فَرَجَعْتُ اِلٰى اَبِيْ صَالِحٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ قُلْ: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيْعِهِنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ۔ — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلوة و في كتاب الاذان والجماعة۔

رواه مسلم: كتاب المساجد و مواضع الصلوة، باب استحباب الذكر بعد الصلوة و بيان صفة۔

معنی الحدیث: ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کا غلام سُمَی ابوصالح سمان کے حوالے سے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مہاجر فقراء رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ مال دار بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے سرفراز ہوئے۔ آپ نے فرمایا: وہ کیسے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا: وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں- وہ صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور ہم صدقہ و خیرات نہیں کر سکتے- وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم غلام آزاد نہیں کر سکتے رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کیا میں ایسی چیز تمہیں سکھلا دوں کہ اس کے ذریعے تم ان لوگوں سے جا ملو جو تم سے سبقت لے گئے ہیں- اور تم اپنے بعد آنے والوں سے سبقت لے جاؤ- اور تم سے کوئی بلند درجہ نہ پا سکے- مگر وہی جو ویسے ہی عمل کرے جو تم نے کیا- انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ ضرور بتائیں-

فرمایا: تم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ ' اللہ اکبر اور الحمد للہ کہہ لیا کرو-

ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ مہاجر فقراء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس لوٹ کر آئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے مال دار بھائیوں نے یہ بات سن لی ہے وہ بھی اس طرح کرنے لگے ہیں جس طرح ہم کرتے ہیں-

رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "یہ اللہ کا فضل ہے اللہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے-"

سُمَی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث اپنے خاندان کے ایک شخص کے سامنے بیان کی اس نے کہا تجھے وہم ہوا ہے-

آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم تینتیس بار سبحان اللہ کہو' تینتیس بار اللہ اکبر کہو اور تینتیس بار الحمد للہ کہو-

میں ابو صالح کے پاس واپس لوٹا- اور اس کے پاس اس کا تذکرہ کیا' انہوں نے کہا' اللہ اکبر' سبحان اللہ اور الحمد للہ کہو یہاں تک کہ ان تمام کلمات کی تعداد تینتیس ہو جائے-__ (بحوالہ مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اَھلُ الدُّثُوْرِ﴾ مالدار' دولت مند- ❷ ﴿الدَّرَجَاتُ الْعُلٰی﴾ بلند درجات- ❸ ﴿النَّعِیْمُ الْمُقِیْمُ﴾ ہمیشہ رہنے والی نعمتیں- ❹ ﴿یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ﴾ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں- ❺ ﴿یَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ﴾ وہ روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں- ❻ ﴿یَتَصَدَّقُوْنَ﴾ وہ صدقہ دیتے ہیں- ❼ ﴿لَا نَتَصَدَّقُ﴾ ہم صدقہ نہیں دیتے- ❽ ﴿یُعْتِقُوْنَ﴾ وہ غلام آزاد کرتے ہیں- ❾ ﴿لَا نُعْتِقُ﴾ ہم غلام آزاد نہیں کر سکتے- ❿ ﴿اَفَلَا اُعَلِّمُکُمْ﴾ کیا میں تمہیں نہ سکھلاؤں- ⓫ ﴿تُدْرِکُوْنَ بِهٖ﴾ تم اس کے ذریعے پالو- ⓬ ﴿مَنْ سَبَقَکُمْ﴾ جو تم سے سبقت لے گیا- ⓭ ﴿تَسْبِقُوْنَ﴾ تم سبقت لے جاؤ گے- ⓮ ﴿اِلَّا مَنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَنَعَ﴾ مگر جس نے کیا۔ ⑮ ﴿مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ﴾ جس طرح تم نے کیا۔ ⑯ ﴿تُسَبِّحُوْنَ﴾ تم سبحان اللہ کہو۔ ⑰ ﴿تُكَبِّرُوْنَ﴾ تم اللہ اکبر کہو۔ ⑱ ﴿تَحْمِدُوْنَ﴾ تم الحمد للہ کہو۔ ⑲ ﴿سَمِعَ إِخْوَانُنَا﴾ ہمارے بھائیوں نے سن لیا۔ ⑳ ﴿ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ﴾ یہ اللہ کا فضل ہے۔ ㉑ ﴿يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ﴾ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔

مفہومُ الحدیث: ایک روز مفلس، غریب اور تنگ دست صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑے ہی درد بھرے انداز میں عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال دار صاحب ثروت بھائی ہم سے کہیں زیادہ ثواب حاصل کر لیتے ہیں۔

وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں۔ وہ صدقہ و خیرات کرتے ہیں ہم اپنی غربت کی وجہ سے یہ عمل نہیں کر سکتے اس طرح یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو بہت پیچھے رہ جائیں گے۔

رحمت للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان پریشان صحابہ رضی اللہ عنہم کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل سکھلا دوں جس کے کرنے سے تم اپنے پہلوؤں پر سبقت لے جاؤ گے اور بعد میں آنے والے تمہاری گرد کو بھی چھو نہ سکیں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خوشی سے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسا عمل ضرور بتائیں آپؐ نے فرمایا! کہ تم ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ تینتیس بار کہہ لیا کرو۔

کچھ عرصے کے بعد ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مالدار ساتھیوں نے یہ بات سن لی اور وہ بھی ایسا ہی عمل کرنے لگے۔ جس کا آپ نے ہمیں حکم دیا تھا آپ نے ان کی بات سن کر ارشاد فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔

احکامُ الحدیث: ❶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اعمال صالح کے سرانجام دینے میں بہت زیادہ دلی رغبت رکھتے تھے۔

❷ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بلندی درجات کا باعث بنتا ہے۔

❸ دولت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے بشرطیکہ اس کے حقوق ادا کئے جائیں۔

❹ ہر فرض نماز کے بعد سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کی تسبیح کرنا مستحب عمل ہے۔

❺ ہدایت اور رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ اپنے بندوں میں جس طرح چاہتا ہے ان دونوں چیزوں کو تقسیم کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 36

نماز میں خشوع

حدیث: 127

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَّهَا أَعْلَامٌ- فَنَظَرَ اِلٰى اَعلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ:

اذْهَبُوا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهِ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِيْ بِأَنْبِجَانِيَّةَ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ آنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الصلوة' باب اذا صلی فی ثوب له اعلام و نظر الی علمها

رواه مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوة باب کراهة الصلوة فی ثوب له اعلام-

معنى الحديث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دھاری دار چادر میں نماز پڑھی- آپ نے اس کی دھاریوں کی طرف دیکھا- جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا میری یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور ابو جہم کی سادہ چادر میرے پاس لے آؤ- اس نے تو ابھی مجھے نماز سے غافل کر دیا ہے-

مفردات الحديث: ❶ ﴿خَمِيْصَةٌ لَّهَا أَعْلَامٌ﴾ دھاری دار چادر- ❷ ﴿نَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا﴾ اس کی دھاریوں کی طرف دیکھا- ❸ ﴿اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ﴾ میری چادر کو لے جاؤ- ❹ ﴿وَاْتُوْنِيْ﴾ اور میرے پاس لاؤ- ❺ ﴿بِاَنْبِجَانِيَّةٍ﴾ سادہ معمولی چادر- ❻ ﴿اَلْهَتْنِيْ﴾ مجھے غافل کر دیا- ❼ ﴿آنِفًا﴾ ابھی- ❽ ﴿أَنْبِجَان﴾ شام میں ایک شہر کا نام ہے جہاں اون کی موٹی سادہ چادریں بنائی جاتی تھیں جنہیں انبجانیہ کہا جاتا تھا-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: ابو جہم رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت دھاری دار چادر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کی آپ اسے اوڑھ کر نماز پڑھنے لگے سلام پھیرتے ہی آپ نے اِرشاد فرمایا:

یہ چادر ابو جہم کو دے دو اور اس کے پاس جو سادہ چادر ہے وہ مجھے لا دو اس چادر کے شوخ رنگوں نے تو میری نماز میں خلل ڈال دیا تھا۔

ابو جہم کی سادہ چادر آپ نے اس لئے منگوائی تا کہ اس کے دِل میں مایوسی پیدا نہ ہو۔ کہ اس کا تحفہ لوٹا دیا گیا ہے۔

اَحکامُ الحدیث:

1. نماز میں خشوع و خضوع کا ہونا لازمی ہے۔ اور ہر اس چیز کے اِستعمال سے اِجتناب کیا جائے۔ جس سے خشوع میں کوئی فرق آتا ہو۔
2. نماز میں دِل کی معمولی سی غفلت نماز میں نقص کا باعث نہیں بنتی ہے۔
3. مساجد میں نقش و نگار و عمدہ خطاطی کے نمونے آویزاں کرنے سے اجتناب کیا جائے کیونکہ اس سے نمازیوں کی توجہ میں خلل واقع ہوتا ہے۔
4. تحفہ دینا اور اسے قبول کرنا مستحب عمل ہے۔
5. اگر کوئی خاص سبب ہو اور تحفہ دینے والے کے دِل پر گراں بھی نہ گذرے تو تحفہ لوٹایا بھی جا سکتا ہے۔
6. نبی کریم ﷺ نے پھول دار چادر کو لوٹا کر سادہ چادر کا مطالبہ اس لئے کیا تا کہ تحفہ دینے والے کو مایوسی نہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 37

دوران سفر دو نمازوں کا جمع کرنا

حدیث: 128

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ إِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَّيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ۔

رواه البخاری: ابواب تقصير الصلوة من كتاب الكسوف' باب الجمع فى السفر بين المغرب والعشاء-

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر پر جانے لگتے ظہر اور عصر اور اسی طرح مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے۔ (بحوالہ بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿يَجْمَعُ﴾ جمع کر لیتے۔ ❷ ﴿بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ﴾ ظہر اور عصر کے درمیان۔ ❸ ﴿إِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ﴾ جب بھی آپ سفر میں ہوتے۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی آپ سفر میں ہوتے تو ظہر' عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھ لیا کرتے تھے۔

احکام الحدیث:

1. بحالت سفر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا جا سکتا ہے۔
2. جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں طرح جائز ہے۔
3. نماز جمع' ظہر عصر کے ساتھ ہو گی۔ اور مغرب عشاء کے ساتھ البتہ فجر اکیلی ہی ادا کی جائے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 38

دوگانہ نماز (نماز قصر)

حدیث: 129

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ لَا یَزِیْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ وَاَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ کَذٰلِكَ ۔

رواہ البخاری: کتاب الکسوف، باب من یتطوع فی السفر دبر الصلوۃ و قبلھا۔
رواہ مسلم: بمعناہ من حدیث طویل، کتاب صلوۃ المسافرین فی فاتحتہ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا آپ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بھی یہی معمول تھا۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿صَحِبْتُ﴾ میں ساتھ رہا۔ ❷ ﴿لَایَزِیْدُ فِي السَّفَرِ﴾ سفر میں زیادہ نہیں کرتے تھے۔ ❸ ﴿عَلٰی رَکْعَتَیْنِ﴾ دو رکعتوں سے۔

مفہوم الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفروں میں رہا ہوں آپ دوران سفر دوگانہ ہی پڑھا کرتے تھے۔ اور یہی معمول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تھا۔

احکام الحدیث: ❶ سفر کے دوران دوگانہ پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔
❷ دوگانہ ہر قسم کے سفر میں پڑھنا مشروع ہے خواہ وہ سفر حج کے لئے ہو یا تجارت کے لئے یا کسی اور غرض سے۔
❸ دوگانہ رب کریم کا اپنے بندوں پر لطف و کرم ہے یہ اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہے جسے بخوشی قبول کرنا چاہئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 39

جمعہ

حدیث: 130

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

اَنَّ رِجَالًا تَمَارَوْا فِيْ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيِّ عُوْدٍ هُوَ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَاءَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَكَعَ، فَنَزَلَ الْقَهْقَرىٰ حَتّٰى سَجَدَ فِيْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: "يَااَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ"

وَفِيْ لَفْظٍ "**فَصَلّٰى وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُم نَزَلَ الْقَهْقَرىٰ** —

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الجمعۃ، باب الخطبۃ علی المنبر۔

رواہ مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب الخطوہ والخطوتین فی الصلوۃ۔

معنى الحديث: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا رسول اللہ ﷺ کے منبر کے بارے میں اختلاف ہو گیا کہ یہ کس لکڑی کا ہے؟

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جنگل کے جھاؤ نامی درخت کا بنا ہوا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ اس پر کھڑے ہوئے۔ اللہ اکبر کہا: لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے اللہ اکبر کہا، اس حال میں کہ آپ منبر پر ہی تھے۔ پھر آپ نے رکوع کیا پھر ایڑیوں کے بل پچھلی جانب نیچے اترے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا پھر لوٹے یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ تم میری اِقتداء کرو اور تم میری نماز سیکھ لو۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ آپ نے منبر پر نماز پڑھی پھر اللہ اکبر کہا: پھر رکوع کیا اور آپ منبر پر ہی تھے۔ پھر پچھلے پاؤں نیچے اُترے۔۔۔ (بخاری)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿رِجَالٌ﴾ آدمی، لوگ۔ ❷ ﴿تَمَارَوْا﴾ جھگڑے، باہمی اختلاف کیا۔ ❸ ﴿عُوْدٌ﴾ لکڑی۔ ❹ ﴿طَرْفَآءَ﴾ جھاؤ کا درخت۔ ❺ ﴿كَبَّرَ﴾ اللہ اکبر کہا۔ ❻ ﴿ثُمَّ رَكَعَ﴾ پھر رکوع کیا۔ ❼ ﴿وَرَآءَهُ﴾ آپ کے پیچھے۔ ❽ ﴿نَزَلَ الْقَهْقَرٰى﴾ پچھلے پاؤں اُترے۔ ❾ ﴿اَصْلُ الْمِنْبَرِ﴾ منبر کی جڑ یعنی منبر کے نزدیک ترین۔ ❿ ﴿اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا﴾ بے شک میں نے یہ کیا۔ ⓫ ﴿لِتَأْتَمُّوْا﴾ تاکہ تم میری اقتداء کرو۔ ⓬ ﴿وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ﴾ اور تم میری نماز سیکھ لو یہ لفظ دراصل تَتَعَلَّمُوْا ہے۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ کے منبر کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ لوگ اس بارے میں بحث کرنے لگے کہ یہ کس لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ چونکہ حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ صحابی وہاں موجود تھے۔ یہ وہ آخری صحابی ہیں جن کی مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔ لوگ حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے آپ کے پاس آئے آپ سے منبر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ جنگل کے جھاؤ نامی درخت سے بنایا گیا تھا اور ساتھ ہی لوگوں کو اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہہ کر نماز کی نیت باندھ دی' لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء میں اللہ اکبر کہا اور نماز کے لئے نیت باندھ دی پھر آپ نے منبر پر ہی رکوع کیا پھر پچھلے پاؤں منبر سے نیچے اترے سجدہ کیا اور پھر منبر پر چڑھ گئے اس طرح آپ نے نماز مکمل کی سلام پھیرا اور لوگوں سے مخاطب ہو کر یہ ارشاد فرمایا۔

لوگو! میں نے آج یہ عمل اس لئے کیا ہے تاکہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز کا طریقہ سیکھ لو۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ تابعین عظام مسائل میں بحث مباحثہ کیا کرتے تھے فیصلہ کن نتیجے پر پہنچنے کے لئے جید علماء کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔

❷ امام تعلیم کی غرض سے مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھا سکتا ہے۔

❸ بلاسبب اِمام کو مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔ جیسا کہ ابوداؤد میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا یَقُوْمَنَّ فِیْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَّکَانِهِمْ"

جب کوئی شخص قوم کی امامت کرائے تو وہ ان سے بلند مقام پر کھڑا نہ ہو۔

4. نماز کے دوران معمولی حرکت نماز کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

5. نبی کریم ﷺ کی اتباع ہر اُمتی پر واجب ہے۔

6. تعلیم کی غرض سے نماز قائم کی جاسکتی ہے ایسا کرنا اخلاص اور خشوع کے منافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی عبادت ہے۔

حدیث: 131

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"مَنْ جَاءَ مِنْکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ" ــ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الجمعة، باب فضل الغسل یوم الجمعة، وھل علی الصبی شھود یوم الجمعة او علی النساء۔

رواہ مسلم: فی صحیحه، کتاب الجمعة فی فاتحة۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "جب تم میں سے کوئی شخص آئے جمعہ کے لئے چاہئے کہ وہ غسل کرے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿مَنْ جَاءَ﴾ جو آئے۔ ❷ ﴿مِنْکُمْ﴾ تم میں سے۔ ❸ ﴿اَلْجُمُعَةَ﴾ جمعے کی ادائیگی کے لئے ❹ ﴿فَلْیَغْتَسِلْ﴾ تو چاہئے کہ وہ غسل کرے۔

مفہوم الحدیث: نماز جمعہ کا اجتماع مسلمانوں کی شان و شوکت کا مظہر ہوتا ہے لہٰذا اس اجتماع میں شرکت کے لئے نہاکر، صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر آنا چاہئے تاکہ ماحول پر بہار نظر آئے۔ روحانی محفل کا ہر فرد دلی مسرت محسوس کرے فرشتے بھی دلچسپی سے محفل میں شریک رہیں۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہر فرد نہادھو کر اور اُجلے کپڑے پہن کر اس میں شریک ہو۔

احکام الحدیث: 1. جمعہ کے روز غسل کرنا افضل عمل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَوَضَّاَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے جمعہ کے روز وضوء کیا یہ بھی ٹھیک ہے۔ جس نے غسل کیا تو غسل کرنا افضل ہے۔

2. غسل جمعہ کی نماز کے لئے ہو گا نہ کہ جمعہ کے دن کے لئے اس لئے نماز سے پہلے غسل کر لینا چاہئے۔

3. جمعہ کے دن غسل میں یہ حکمت پوشیدہ ہے۔ کہ انسان کو عبادت کے لئے صاف ستھرا ہو کر جانا چاہئے۔ اور اسی طرح عبادت کے مقامات میں بھی پاکیزہ اور صاف ستھرا ماحول پیدا کیا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "يَا بَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ" اے بنی آدم ہر مسجد کے پاس زیب و زینت اختیار کیا کرو۔

4. جو کسی عذر شرعی کی بنا پر نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتا اس کے لئے غسل ضروری نہیں جیسا کہ صحیح ابن خزیمہ میں یہ حدیث مذکور ہے "وَمَنْ لَّمْ يَأْتِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ"
اور جو جمعہ کے لئے نہیں آتا اس کے لئے غسل نہیں۔

حدیث: 132

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: صَلَّيْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ "وَفِيْ رِوَايَةٍ "فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ" ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الجمعة، باب اذا رأى الامام رجلا جاء وهو يخطب امره يصلی رکعتين و باب من جاء والامام يخطب صل رکعتين خفيفتين۔

رواه مسلم: فی صحيحه، کتاب الجمعة، باب التحية والامام يخطب۔

معنی الحدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا جبکہ جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے آپ نے فرمایا: اے فلاں کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟

عرض کی نہیں۔

آپ نے فرمایا اُٹھو۔ دو رکعت پڑھو۔

ایک روایت میں۔ "فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ" کے الفاظ مذکور ہیں۔ ـــ (بحوالہ بخاری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿یَخْطُبُ النَّاسَ﴾ لوگوں کو خطاب کر رہے ہیں۔ ❷ ﴿اَصَلَّیْتَ﴾ کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ ❸ ﴿قُمْ﴾ اُٹھو۔ ❹ ﴿فَارْکَعْ رَکْعَتَیْنِ﴾ دو رکوع کرو/ مُراد اس سے یہ ہے دو رکعت نماز پڑھو۔ ❺ ﴿فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ﴾ دو رکعت نماز پڑھو۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: حضرت سلیک غطفانی صحابی جمعہ کے روز عین اس وقت مسجد نبوی میں حاضر ہوئے جبکہ نبی کریم ﷺ خطبہ جمعہ اِرشاد فرما رہے تھے۔ وہ آئے اور بیٹھ کر خطبہ سننے لگے انہوں نے تحیۃ المسجد نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے اسے دیکھتے ہی اِرشاد فرمایا۔

کیا آپ نے نماز پڑھی ہے۔ عرض کی نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھو۔

اَحْکَامُ الْحَدِیْث: ❶ خطبہ جمعہ: عظمتوں اور برکتوں والے دن جمعہ کا شعار ہے اس کا التزام نہایت ضروری ہے۔

❷ تحیۃ المسجد کا التزام نہایت ضروری ہے ہر ایک کو اس پر لازماً عمل کرنا چاہیئے:
جب بھی کوئی مسجد میں داخل ہو تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھ کر بیٹھے۔

❸ اگر کوئی مسجد میں داخل ہونے کے بعد تھوڑا سا بیٹھ جائے یا کوئی معمولی سا کام کر لے اس سے تحیۃ المسجد کا وقت ختم نہیں ہوتا اسے بہرحال مسجد میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد پڑھ لینی چاہیئے جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سلیک غطفانی تھوڑا سا بیٹھے پھر نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ اُٹھو اور تحیتہ المسجد پڑھو۔

❹ خطیب کے لئے دوران خطبہ مخاطب کے ساتھ گفتگو کرنا جائز ہے۔

❺ نبی کریم ﷺ غلطی دیکھتے ہی متعلقہ شخص کی راہنمائی کر دیا کرتے تھے۔

حدیث: 133

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ وَهُوَ قَائِمٌ۔ یَفْصِلُ بَیْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ البخاری: کتاب الجمعۃ' باب الخطبۃ قائما۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ بمعناہ کتاب الجمعۃ' باب ذکر الخطبتین قبل الصلوۃ وما فیھما من الجلسۃ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر دو خطبے دیا کرتے تھے۔ اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ کرتے تھے۔

مفردات الحدیث: ① ﴿يَخْطُبُ﴾ خطبہ دیتے۔ ② ﴿وَهُوَ قَائِمٌ﴾ اس حال میں کہ آپ کھڑے ہوتے۔ ③ ﴿يَفْصِلُ﴾ فاصلہ کرتے۔ ④ ﴿بِجُلُوسٍ﴾ بیٹھ کر۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ جمعہ کے روز دو خطبے ارشاد فرماتے ان میں لوگوں کو خیر کی طرف راغب کرتے اور شر سے اجتناب کرنے کی تلقین کرتے۔

دونوں خطبے آپ منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے پہلے خطبے سے فارغ ہو کر تھوڑا سا بیٹھتے پھر آپ کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔

احکام الحدیث: ① جمعہ کے روز دو خطبے دینا واجب ہے نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں کوئی جمعہ بغیر خطبے کے نہیں پڑھایا۔

② امام شافعی کے نزدیک اگر خطیب قدرت رکھتا ہو تو اس کے لئے دوران خطبہ کھڑا ہونا واجب ہے۔

③ خطیب جمعہ کا خطبہ کھڑا ہو کر دے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا يَّجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ' كَمَا يَفْعَلُوْنَ الْآنَ" رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔ بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے جیسا کہ لوگ اب کرتے ہیں:

حدیث: 134

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ"

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجمعۃ' باب الانصات یوم الجمعۃ والامام یخطب واذا قال لصاحبہ انصت فقد لغا۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الجمعۃ' باب فی الانصات یوم الجمعۃ فی الخطبۃ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعْنَى الْحَدِيْث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب تم نے جمعہ ' کے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو اپنے ساتھی سے کہا خاموش ہو جاؤ۔ تو گویا تم نے فضول کام کیا۔

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيْث: ❶ ﴿إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ﴾ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا۔ ❷ ﴿أَنْصِتْ﴾ خاموش ہو جاؤ۔ ❸ ﴿وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ﴾ اور امام خطبہ دیتا ہے۔ ❹ ﴿فَقَدْ لَغَوْتَ﴾ تو گویا تم نے فضول کام کیا۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِيْث: جمعہ کے دن دونوں خطبے دین کا شعار ہیں۔ ان کو ادب و احترام سے سننا ہر ایک کے لئے لازم ہے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ خاموشی کے ساتھ خطبہ جمعہ سنے اور وعظ و نصیحت پر غور و تدبر کرے۔

محفل میں اگر کوئی بات کر رہا ہو تو دوسرا اسے خاموش رہنے کا حکم نہ دے۔
خطبے کے دوران کسی کو خاموش رہنے کی تلقین کرنا بھی ادب کے منافی ہے۔

اَحْكَامُ الْحَدِيْث: ❶ خطبہ جمعہ کامل خاموشی سے سننا واجب ہے۔

❷ دوران خطبہ گفتگو کرنا شرعاً ممنوع ہے۔

❸ امام و خطیب دوران خطبہ محفل میں سے کسی کے ساتھ بات کر سکتا ہے۔

حَدِيْث: 135

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُوْلٰى فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَّمَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَّمَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الجمعة' باب فضل الجمعة.
رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الجمعة' باب الطيب والسواك يوم الجمعة.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا۔ پھر چلا وہ (سوئے مسجد، پہلی گھڑی میں گویا اس نے اُونٹ کی قربانی دی، اور جو دوسری گھڑی مسجد گیا گویا اس نے گائے قربان کی، اور جو گیا تیسری گھڑی گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا، اور جو چوتھی گھڑی میں گیا گویا اس نے مرغی اللہ کی راہ میں قربان کی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا گویا اس نے انڈے کی قربانی پیش کی۔ جب اِمام نکلتا ہے فرشتے حاضر ہو جاتے ہیں اور غور سے وعظ سنتے ہیں۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿مَنِ اغْتَسَلَ﴾ جس نے غسل کیا۔ ❷ ﴿رَاحَ﴾ چلا گیا۔ ❸ ﴿فِي السَّاعَةِ الْأُولٰى﴾ پہلی گھڑی میں۔ ❹ ﴿فَكَاَنَّمَا﴾ گویا کہ۔ ❺ ﴿كَبْشٌ اَقْرَنُ﴾ سینگوں والا مینڈھا۔ ❻ ﴿قَرَّبَ بَدَنَةً﴾ اس نے اُونٹ قربان کیا۔ ❼ ﴿بَقَرَةٌ﴾ گائے۔ ❽ ﴿دَجَاجَةٌ﴾ مرغی۔ ❾ ﴿بَيْضَةٌ﴾ انڈا۔ ❿ ﴿حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ﴾ فرشتے حاضر ہوئے۔ ⓫ ﴿يَسْتَمِعُوْنَ﴾ غور سے سنتے ہیں۔

مفہوم الحدیث: مذکورہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن غسل اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے آنے والے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد سب سے پہلے مسجد میں حاضر ہوتا ہے اسے اُونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے اسی طرح درجہ بدرجہ آنے والوں کے لئے گائے، مینڈھے مرغی اور انڈے کو اللہ کی راہ میں قربان یا خرچ کرنے والے کی مانند ثواب ملتا ہے۔ جب اِمام خطبہ دینے کے لئے مسجد میں آجاتا ہے تو فرشتے ہمہ تن گوش ہو کر خطبہ سنتے ہیں۔

اَحکام الحدیث:

1. جمعہ کے دن غسل کرنا افضل عمل ہے۔ بہتر ہے کہ جمعہ کے لئے جانے سے پہلے غسل کر لیا جائے۔
2. خطبہ جمعہ سننے کے لئے مسجد میں پہلے جانا فضیلت کا باعث بنتا ہے۔
3. حدیث میں مذکورہ فضیلت غسل اور پہلے مسجد پہنچنے کی بنیاد پر ہوتی ہے۔
4. ثواب مسجد کی جانب آمد کی بنیاد پر ترتیب دیا جاتا ہے۔
5. اُونٹ کی قربانی گائے کی نسبت افضل ہے اور اسی طرح گائے کی قربانی بکری یا مینڈھے کی نسبت افضل ہے۔
6. سینگوں والا مینڈھا اللہ کی راہ میں قربان کرنا بکری کی دوسری اقسام کی نسبت زیادہ محبوب عمل ہے۔
7. صدقہ وخیرات کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے خواہ اس کی راہ میں کوئی چھوٹی سی چیز ہی کیوں نہ دی جائے۔
8. مساجد کے دروازوں پر متعین فرشتے جمعہ کے لئے آنے والوں کے نام درج کرتے ہیں اسی ترتیب سے جس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح لوگوں کی آمد ہوتی ہے۔

9 جب خطیب خطبہ دینے کے لئے مسجد میں پہنچ جاتا ہے تو فرشتے لکھنے کا کام چھوڑ کر خطبہ سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

حدیث: 136

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ بِهٖ۔

وَفِيْ لَفْظٍ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَتَبَّعُ الْفَيْئَ ۔۔۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ۔

رواہ مسلم: کتاب الجمعۃ، باب صلوۃ الجمعۃ حین تزول الشمس۔

معنی الحدیث: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جو کہ اصحاب شجرہ میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھا کرتے تھے پھر ہم واپس پلٹتے اور دیواروں کا کوئی سایہ نہ ہوتا تھا جن سے ہم سایہ حاصل کر سکیں ایک روایت میں ہے۔

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے۔ جب سورج ڈھل جاتا پھر ہم واپس لوٹتے تو سایہ تلاش کرتے۔۔۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ﴾ شجری صحابہ رضی اللہ عنہم وہ ہیں جنہوں نے بیعت رضوان کی سعادت حاصل کی تھی۔ ❷ ﴿كُنَّا نُصَلِّيْ﴾ ہم نماز پڑھا کرتے تھے۔ ❸ ﴿نَنْصَرِفُ﴾ ہم پلٹتے، واپس لوٹتے۔ ❹ ﴿حِيْطَانٌ﴾ دیواریں۔ ❺ ﴿ظِلٌّ﴾ سایہ۔ ❻ ﴿نَسْتَظِلُّ بِهٖ﴾ ہم اس سے سایہ حاصل کر سکیں۔ ❼ ﴿اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ﴾ جب سورج ڈھل جاتا۔ ❽ ﴿ثُمَّ نَرْجِعُ﴾ پھر ہم لوٹتے۔ ❾ ﴿نَتَتَبَّعُ﴾ ہم تلاش کرتے۔ ❿ ﴿اَلْفَيْئَ﴾ سایہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے زندگی بھر ہمارا یہ معمول رہا۔ کہ سورج ڈھلتے ہی جمعہ کی نماز ادا کرلی جاتی اور جب جمعہ سے فارغ ہو کر گھروں کو لوٹتے تو دیواروں کا اِتنا سایہ نہ ہوتا تھا کہ جس سے کوئی فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہو۔یعنی زوال کا وقت ہوتے ہی جمعہ ادا کرلیا جاتا تھا۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ نماز جمعہ زوال کا وقت ہوتے ہی ادا کرلینا چاہیے خواہ سردی کا موسم ہو یا گرمی کا۔

حدیث: 137

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ "آلم تَنْزِيْلُ" السَّجْدَةُ وَ فِي الثَّانِيَةِ "هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ" ــــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الجمعة، باب مایقرء فی صلوة الفجر یوم الجمعة۔

رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب الجمعة، باب ما یقرء فی یوم الجمعة۔

مَعنَی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورہ سجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ دھر تلاوت کیا کرتے تھے۔ــــ(بخاری)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿كَانَ يَقْرَءُ﴾ پڑھتے تھے۔ ❷ ﴿فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ﴾ صبح کی نماز میں۔ ❸ ﴿آلم السَّجدة﴾ سورہ سجدہ۔ ❹ ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ﴾ مُراد سورہ الدھر۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ جمعہ کے روز صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں آپ سورہ سجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ دھر پڑھا کرتے تھے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورہ سجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ دھر پڑھنا مسنون ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 40

نماز عیدین

حدیث: 138

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ یُصَلُّوْنَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔ ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید۔
رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب صلوة العیدین فی فاتحة۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ـــ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿یُصَلُّوْنَ الْعِیْدَیْنِ﴾ دونوں عیدیں پڑھا کرتے تھے۔ ❷ ﴿قَبْلَ الْخُطْبَةِ﴾ خطبہ سے پہلے۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم لوگوں کو پہلے عید کی نماز پڑھاتے اور پھر خطبہ عید اِرشاد فرماتے۔

احکام الحدیث: ❶ عید کی نماز پہلے پڑھائی جائے اور بعد میں خطبہ عید دیا جائے۔ یہی مسنون طریقہ ہے۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 139

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ:

خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَضْحٰی بَعْدَ الصَّلَاۃِ فَقَالَ: "مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا وَنَسَکَ نُسُکَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُکَ وَمَنْ نَسَکَ قَبْلَ الصَّلَاۃِ فَلَا نُسُکَ لَہٗ" فَقَالَ: اَبُوْبُرْدَۃَ بْنُ نِیَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ یَّارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَسَکْتُ شَاتِیْ قَبْلَ الصَّلَاۃِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْیَوْمَ یَوْمُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّاَحْبَبْتُ اَنْ تَکُوْنَ شَاتِیْ اَوَّلَ مَایُذْبَحُ فِیْ بَیْتِیْ فَذَبَحْتُ شَاتِیْ وَتَغَدَّیْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِیَ الصَّلَاۃَ قَالَ "شَاتُکَ شَاۃُ لَحْمٍ" قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا وَھِیَ اَحَبُّ اِلَیْنَا مِنْ شَاتَیْنِ اَفَتُجْزِیُٔ عَنِّیْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِیَٔ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب العیدین، باب الاکل یوم النحر۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الاضاحی، باب وقتہا۔

معنی الحدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن نماز کے بعد ہم سے خطاب کیا۔ اور فرمایا جس نے ہماری نماز کی مانند نماز پڑھی ہماری قربانی کی مانند قربانی دی۔ تو اس نے قربانی کا اجر و ثواب پالیا۔ اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ براء بن عازب کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کردی۔ میں تو یہ جانتا تھا کہ آج کھانے پینے کا دن ہے۔ میں نے پسند کیا کہ میری بکری میرے گھر میں سب سے پہلے ذبح ہو تو میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز سے پہلے ہی میں نے صبح کا کھانا بھی کھالیا آپ نے فرمایا: آپ کی بکری تو گوشت کی بکری ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ایک پٹھ ہے جو ہمیں دو بکریوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ کیا وہ میری طرف سے کافی ہو جائے گی۔ فرمایا ہاں مگر تیرے بعد کسی کی طرف سے وہ کفایت نہیں کرے گی۔ (بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿خَطَبَنَا﴾ ہمیں خطبہ دیا۔ ❷ ﴿یَوْمُ الْاَضْحٰی﴾ قربانی کے دن۔ ❸ ﴿مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا﴾ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی۔ ❹ ﴿نَسَکَ نُسُکَنَا﴾ ہمارے قربان کرنے کی طرح قربانی کی۔ ❺ ﴿فَقَدْ اَصَابَ النُّسُکَ﴾ تو اس نے قربانی کا ثواب پالیا۔ ❻ ﴿وَمَنْ نَسَکَ قَبْلَ الصَّلَاۃِ﴾ اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی۔ ❼ ﴿خَالُ﴾ ماموں۔ ❽

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿نَسَکْتُ شَاتِیْ﴾ میں نے اپنی بکری ذبح کی۔ 9 ﴿یَوْمُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ﴾ کھانے پینے کا دن' 10 ﴿اَحْبَبْتُ﴾ میں نے پسند کیا۔ 11 ﴿مَایُذْبَحُ فِیْ بَیْتِیْ﴾ جو ذبح کیا جائے میرے گھر میں۔ 12 ﴿ذَبَحْتُ شَاتِیْ﴾ میں نے ذبح کردی اپنی بکری۔ 13 ﴿تَغَدَّیْتُ﴾ میں نے صبح کا کھانا کھایا۔ 14 ﴿عَنَاقٌ﴾ کھیری پٹھ۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دن نماز پڑھانے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا: اور اس میں قربانی کے مسائل بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: کہ جس نے نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کردی اسے قربانی کا ثواب نہیں ملے گا۔ قربانی کرنے کا وقت نماز کی ادائیگی کے بعد ہے یہ بات سن کر حضرت براء بن عازب کے ماموں حضرت ابو بردہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے علم میں تو یہ بات تھی کہ آج کھانے پینے کا دن ہے لہٰذا میں نے نماز سے پہلے اپنی بکری کو ذبح کردیا اور اس کا گوشت بھی کھایا۔

آپ نے فرمایا یہ قربانی نہیں ہوئی۔

یہ تو تم نے ذائقہ دہن کے لئے گوشت حاصل کیا ہے۔

اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے پاس ایک کھیری پٹھ موجود ہے جسے میں نے بڑے اہتمام سے پالا ہے وہ مجھے دو بکریوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

اگر میں اس کو ذبح کردوں تو کیا میری قربانی قبول ہو جائے گی آپ نے فرمایا۔ ہاں تیرے لئے اجازت ہے البتہ کسی اور کے لئے نہیں یہ اجازت خاص تیرے لئے ہے۔

اَحکامُ الحدیث: 1 پہلے نماز عید پڑھانا اور پھر خطبہ دینا سُنت ہے۔

2 جو نماز اور خطبے میں حاضر ہوا پھر فارغ ہو کر اس نے قربانی دی اس نے سنت کی اتباع کی۔

3 نماز عید میں حاضری قربانی کی قبولیت کی علامتوں میں سے ہے۔

4 جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کردیا اس کی قربانی قبول نہیں ہوگی۔

5 نماز ختم ہوتے ہی قربانی کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

6 عید کا دن خوشی' فرحت' انبساط اور کھانے پینے کا دن ہوتا ہے اس دن شرعی حدود میں رہتے ہوئے خوشی کا اظہار بھی عبادت ہے۔

7 قربانی کے لئے جانور کا دوندا ہونا شرط ہے کھیرے جانور کی قربانی اسی صورت میں جائز ہے جبکہ دوندا دستیاب نہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 140

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ- ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب العیدین' باب کلام الامام والناس فی خطبة العید' واذا سئل الامام عن شیء وھو یخطب و کتاب الذبائح والاضاحی و فی الایمان والنذور۔

رواہ مسلم: فی صحیحه بنحوہ' کتاب الاضاحی' باب وقتھا۔

معنی الحدیث: حضرت جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیا پھر ذبح کیا۔ اور فرمایا: جس نے ذبح کیا پہلے اس سے کہ وہ نماز پڑھے۔ تو وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے۔ اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرلے۔ ـــ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿يَوْمَ النَّحْرِ﴾ قربانی کا دن۔ ❷ ﴿ثُمَّ خَطَبَ﴾ پھر خطبہ دیا۔ ❸ ﴿ثُمَّ ذَبَحَ﴾ پھر ذبح کیا۔ ❹ ﴿قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ﴾ پہلے اس سے کہ وہ نماز پڑھے۔ ❺ ﴿فَلْيَذْبَحْ﴾ پس چاہیے کہ وہ ذبح کرے۔ ❻ ﴿اُخْرٰى﴾ دوسرا۔ ❼ ﴿مَنْ لَّمْ يَذْبَحْ﴾ جس نے ذبح نہ کیا۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ کا زندگی بھر یہ معمول رہا کہ قربانی کے دن پہلے آپ نماز پڑھاتے پھر خطبہ عید ارشاد فرماتے۔ اس کے بعد آپ قربانی کا جانور ذبح کرتے آپ نے یہ مسئلہ بالکل واضح انداز میں اُمت کے سامنے بیان کیا۔ کہ قربانی کا وقت نماز عید سے فراغت کے بعد ہوتا ہے لہٰذا جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کردیا اس کی قربانی قبول نہیں ہوگی۔ اس کی جگہ دوسرا جانور نماز کے بعد ذبح کرنا ہوگا۔

احکام الحدیث:

1. عیدالاضحیٰ کے دن پہلے نماز پھر خطبہ اور بعد میں قربانی کا جانور ذبح کیا جاتا ہے۔
2. قربانی کا وقت نماز عید کی فراغت سے شروع ہو جاتا ہے۔
3. جس نے نماز ادا کرنے سے پہلے جانور ذبح کر دیا وہ قربانی کی حیثیت سے قبول نہیں ہوگا۔ اسے نماز کے بعد دوسرا جانور ذبح کرنا ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 141

عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

"شَھِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْعِیْدِ فَبَدَأَ بِالصَّلاۃِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ بِلاَ اَذَانٍ وَّلاَ اِقَامَۃٍ' ثُمَّ قَامَ مُتَوَکِّئًا عَلٰی بِلاَلٍ' فَاَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَحَثَّ عَلٰی طَاعَتِہٖ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَکَّرَھُمْ ثُمَّ مَضٰی حَتّٰی اَتَی النِّسَآءَ فَوَعَظَھُنَّ وَذَکَّرَھُنَّ فَقَالَ' یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ "تَصَدَّقْنَ فَاِنَّکُنَّ اَکْثَرُ حَطَبِ جَھَنَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَۃٌ مِّنْ سِطَۃِ النِّسَآءِ سَفْعَآءُ الْخَدَّیْنِ۔

فَقَالَتْ: لِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟

فَقَالَ: لِاَنَّکُنَّ تُکْثِرْنَ الشَّکَاۃَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ"

قَالَ: فَجَعَلْنَ یَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِیِّھِنَّ یُلْقِیْنَ فِیْ ثَوْبِ بِلاَلٍ مِنْ اَقْرَاطِھِنَّ وَخَوَاتِیْمِھِنَّ

رواہ البخاری: کتاب العیدین' باب موعظۃ الامام النساء یوم العید۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب العیدین فی فاتحۃ۔

معنی الحدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا: کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس عید کے دن حاضر ہوا۔ آپ نے خطبے سے پہلے نماز سے ابتداء کی بغیر اذان اور اقامت کے پھر آپ بلال کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کا تقوی اختیار کرنے کا حکم دیا۔ اور اس کی اطاعت اختیار کرنے کی ترغیب دی۔ اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔ پھر آپ چلے اور عورتوں کے پاس آئے انہیں وعظ و نصیحت کی اور فرمایا اے گروہ خواتین صدقہ دیا کرو تم میں سے بیشتر جہنم کا ایندھن بنوگی۔

خواتین کے وسط سے ایک سیاہ رخساروں والی عورت کھڑی ہوئی اور اس نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ ﷺ؟

آپ نے فرمایا: اس لئے کہ تم شکوے شکایات بہت کرتی ہو۔ اور خاوند کی نافرمانی و ناقدری کرتی ہو۔ راوی نے کہا عورتیں اپنے زیور میں سے صدقہ و خیرات کرنے لگیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔۔۔ (بخاری و مسلم)

مفرداتُ الحدیث: ① ﴿شَھِدْتُّ﴾ میں حاضر ہوا۔ ② ﴿فَبَدَأَ﴾ آپ نے ابتداء کی ③ ﴿بِالصَّلاۃِ﴾ نماز کے ساتھ۔ ④ ﴿ثُمَّ قَامَ﴾ پھر آپ کھڑے ہوئے۔ ⑤ ﴿مُتَوَکِّئًا﴾ ٹیک لگائے ہوئے۔ ⑥ ﴿وَعَظَھُنَّ﴾ ان خواتین کو وعظ کیا۔ ⑦ ﴿ذَکَّرَھُنَّ﴾ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کو نصیحت کی۔ ❽ ﴿حَثَّ﴾ ترغیب دی۔ ❾ ﴿حَطَبُ جَهَنَّمَ﴾ جہنم کا ایندھن ❿ ﴿مِنْ سِطَةِ النِّسَآءِ﴾ عورتوں کے درمیان سے ⓫ ﴿سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ﴾ سیاہ رخساروں والی۔ ⓬ ﴿لِأَنَّكُنَّ﴾ اس لئے کہ تم۔ ⓭ ﴿تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ﴾ کثرت سے شکوہ کرتی ہو۔ ⓮ ﴿تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ﴾ خاوند کی نافرمانی کرتی ہو۔ ⓯ ﴿فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ﴾ وہ صدقہ دینے لگیں۔ ⓰ ﴿مِنْ حُلِيِّهِنَّ﴾ اپنے زیورات سے۔ ⓱ ﴿يُلْقِيْنَ﴾ پھینکنے لگیں۔ ⓲ ﴿أَقْرَاطَ﴾ بالیاں۔ ⓳ ﴿خَوَاتِيْمَ﴾ انگوٹھیاں۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عید کی نماز بغیر اذان اور اقامت کے پڑھائی۔ آپ نے نماز کے بعد انہیں وعظ و نصیحت کرتے ہوئے تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا اور اللہ تعالیٰ کے جملہ احکامات پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی۔

اس کے بعد عورتوں کے مجمع کی طرف تشریف لے گئے انہیں وعظ و نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا تم کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرو۔

اکثر خواتین جہنم کا ایندھن بنیں گی۔ محفل میں سے ایک سیاہ رنگ خاتون اُٹھ کر کھڑی ہوئی اور باادب انداز میں یہ عرض کیا یا رسول اللہ عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کا سبب کیا ہے؟

آپ نے فرمایا:

خواتین اکثر و بیشتر شکوے شکایات میں مشغول رہتی ہیں اور اپنے خاوندوں کی معمولی سی کوتاہی پر ناشکری و ناقدری کا بھرپور مظاہرہ کرتی ہیں۔ اس کے بعد یہ منظر دیکھنے میں آیا کہ عورتوں نے صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا انہوں نے اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں کو اُتار کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی میں پھینکنا شروع کر دیا۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ نماز عید بغیر اذان اور اقامت کے پڑھی جاتی ہے۔

❷ خطیب کے لئے مستحب یہ ہے کہ کھڑا ہو کر خطبہ عید دے۔

❸ خطیب کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ مقتضائے حال کے مطابق خطبہ عید اِرشاد فرمائے۔

❹ اگر عورتیں مردوں سے فاصلے پر بیٹھی ہوئی ہوں۔ اور ان تک وعظ و نصیحت کی آواز نہ پہنچی ہو تو ان کے پاس جا کر وعظ و نصیحت کا اہتمام کیا جائے۔

❺ عورتیں عہد نبوی میں نماز عید اس عید گاہ میں پڑھا کرتی تھیں جہاں مرد پڑھتے تھے۔

❻ عورتوں کے لئے مردوں سے الگ اہتمام کیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7. بے ہودہ گوئی' ناشکری وناقدری' اور کفران نعمت بسا اوقات جہنم میں جانے کا باعث بن جاتی ہیں۔

8. صدقہ وخیرات اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے چھٹکارے کا باعث بن جاتا ہے۔

9. کانوں میں سوراخ کرانا عورتوں کے لئے جائز ہے تاکہ وہ زیور پہن سکیں۔

حدیث: 142

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيْدَيْنِ الْعَوَاتِقَ وذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَاَمَرَ الْحُيَّضَ أَنْ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِيْنَ۔

وَفِيْ لَفْظٍ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَّخْرُجَ يَوْمَ الْعِيْدِ' حَتّٰى نَخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا وَحَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ بِدُعَاءِهِمْ يَرْجُوْنَ بَرَكَةَ ذَالِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في الصلوة' باب وجوب الصلوة في الثياب كتاب العيدين۔

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب العيدين' باب ذكر اباحة خروج النساء في العيدين الى المصلى وشهود الخطبه مفارقات للرجال۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت ام عطیہ نسیبہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا۔ کہ ہم عیدین میں جوان لڑکیاں اور پردہ دار خواتین کو لے کر نکلیں اور حیض والی عورتوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی جائے نماز سے الگ رہیں۔

ایک روایت میں ہے۔ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم عید کے دن نکلیں یہاں تک کہ کنواری لڑکیاں پردے کے ساتھ نکلیں۔ یہاں تک حائضہ عورتوں کو بھی عید گاہ میں باہر نکال لائیں۔ وہ ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہیں ان کی دعا کے ساتھ دعا مانگیں اور اس دن کی برکت اور پاکیزگی کی امید رکھیں۔ (بخاری ومسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ① ﴿اَمَرَنَا﴾ ہمیں حکم دیا۔ ② ﴿الْعَوَاتِقَ﴾ دوشیزائیں۔ ③ ﴿ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ﴾ پردہ دار۔ ④ ﴿الْحُيَّضُ﴾ حائضہ عورتیں۔ ⑤ ﴿يَعْتَزِلْنَ﴾ الگ رہیں۔ ⑥ ﴿مُصَلّٰى﴾ جائے نماز۔ ⑦ ﴿اَلْبِكْرُ﴾ کنواری۔ ⑧ ﴿يُكَبِّرْنَ﴾ تکبیریں کہیں۔ ⑨ ﴿يَرْجُوْنَ﴾ امید رکھیں۔ ⑩ ﴿بَرَكَةَ ذَالِكَ الْيَوْمِ﴾ اس دن کی برکت۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم الحدیث: عید الفطر اور عید الاضحی کا دن مسلمانوں کے لئے شان و شوکت' فرحت و شادمانی اور رحمت و برکت کا دن ہوتا ہے- ان دونوں دنوں میں مسلمان ایک میدان میں جمع ہو کر اپنے اِتحاد واتفاق کا مظاہرہ بڑے ہی دلبرانہ انداز میں اپنے اللہ کے حضور اِجتماعی عبادت گذاری کی صورت میں کرتے ہیں-

اِس لئے ہر درجے کی مُسلم خواتین کو بھی یہ حکم دیا گیا کہ وہ جس حالت میں بھی ہوں عیدگاہ میں حاضر ہو کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی برکات اور رحمتوں سے اپنی جھولیاں بھریں-

اَحکامُ الحدیث: ❶ نماز عید پڑھنا ہر عاقل بالغ تندرست مسلمان مرد اور عورت کے لئے واجب ہے-

❷ حائضہ عورتیں نماز کی صف میں شامل نہ ہوں الگ بیٹھی رہیں اور وہ صرف دعا میں شرکت کریں- اور غور سے وعظ و نصیحت سنیں-

❸ عید گاہ کو بھی مسجد کی طرح محترم سمجھا جائے گا-

❹ حائضہ عورت کے لئے دعائیں کرنا اور ذکر الٰہی کرنا جائز ہے-

❺ عیدین میں درج ذیل تکبیریں باآواز بلند پڑھتے ہوئے عید گاہ کی طرف جانا چاہیے-

"اللہ اکبر' اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 41

صلاۃ الکسوف (نماز کسوف)

حدیث: 143

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

اَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا يُّنَادِيْ: اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوْا وَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

رواہ البخاری: کتاب الکسوف' باب الجھر بالقراۃ فی الکسوف۔

رواہ مسلم: کتاب صلوۃ الاستسقاء باب صلوۃ الکسوف۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج کو گرہن لگا۔ آپ نے منادی کرنے والے کو بھیجا وہ ان الفاظ میں منادی کرنے لگا کہ "الصَّلاۃ جامعۃ" سب لوگ اکٹھے ہو گئے آپ آگے بڑھے اور اللہ اکبر کہا: دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿خَسَفَتْ﴾ گرہن لگا۔ ❷ ﴿عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں۔ ❸ ﴿فَبَعَثَ﴾ تو بھیجا۔ ❹ ﴿مُنَادِيًا﴾ منادی کرنے والے کو۔ ❺ ﴿اِجْتَمَعُوْا﴾ اکٹھے ہوئے۔ ❻ ﴿تَقَدَّمَ﴾ آپ آگے بڑھے۔ ❼ ﴿فَكَبَّرَ﴾ تو اللہ اکبر کہا۔ ❽ ﴿صَلّٰى﴾ نماز پڑھی۔ ❾ ﴿اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ﴾ چار رکوع۔ ❿ ﴿اَرْبَعَ سَجَدَاتٍ﴾ چار سجدے۔

مفہوم الحدیث: رسول اللہ ﷺ کے مبارک دور میں سورج گرہن لگا آپ نے ایک صحابی کو حکم دیا کہ سڑکوں اور راستوں میں "الصلاۃ جامعۃ" کا اِعلان کردے اس نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اِعلان کر دیا: لوگ اِعلان سنتے ہی مسجد میں جمع ہونے لگے۔ جب لوگ اکٹھے ہو گئے تو آپ آگے بڑھے دو رکعت نماز پڑھائی۔ ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے کیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: ❶ اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن کا ثبوت ملتا ہے۔

❷ سورج گرہن لگے تو نماز خسوف پڑھنا سنت ہے۔

❸ سورج گرہن دیکھتے ہی مسلمانوں کو اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ زاری کرنی چاہئے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے۔ اس لئے کہ سورج' چاند کا بے نور ہونا انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

❹ نماز کسوف کے لئے اذان نہیں دی جاتی صرف "الصلاۃ جامعة" کا اِعلان کیا جاتا ہے۔

❺ نماز کسوف کی دو رکعت ہوتی ہیں ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے کئے جاتے ہیں۔

حدیث: 144

عَنْ اَبِی مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ' وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلَا لِحَيَاتِهِ' فَاِذَا رَأَيْتُمْ مِّنْهُمَا شَيْئًا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في الكسوف' باب الصلوة في كسوف الشمس۔

رواه مسلم: كتاب صلوة الاستسقاء' باب ذكر النداء بصلوة الكسوف الصلوة جامعة۔

معنی الحدیث: حضرت ابو مسعود عقبہ بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اللہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ انہیں لوگوں میں سے کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم ان دونوں میں کوئی چیز دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ گرہن کھل جائے جو تمہیں لاحق ہوا ہے۔ ـــ (بخاری و مسلم)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿آيَتَانِ﴾ دو نشانیاں۔ ❷ ﴿مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ﴾ اللہ کی نشانیوں میں سے۔ ❸ ﴿يُخَوِّفُ اللّٰهُ﴾ اللہ ڈراتا ہے۔ ❹ ﴿لَا يَنْكَسِفَانِ﴾ گرہن نہیں لگتا۔ ❺ ﴿وَادْعُوْا﴾ دعا کرو۔ ❻ ﴿حَتّٰى يَنْكَشِفَ﴾ یہاں تک کہ کھل جائے۔

مفہومُ الحدیث: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جو اس کی قدرت اور حکمت پر دلالت کرتی ہیں۔ ان کے طبعی نظام میں تبدیلی کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی قدرت کاملہ سے اپنے بندوں کو ڈرانے کے لئے ان میں تغیرات پیدا کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور خلوص دل سے توبہ کریں۔ اس وقت تک نماز اور دعا میں مصروف رہنا چاہئے جب تک سورج یا چاند گرہن ختم نہ ہو جائے۔

اَحکامُ الحدیث: 1 سورج یا چاند گرہن دیکھ کر نماز پڑھنا سُنت ہے۔

2 جب تک سورج یا چاند گرہن ہو اس وقت تلک نماز اور دعا میں مصروف رہنا چاہئے۔

3 چاند یا سورج کا بے نور ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نشانی ہے اور یہ تبدیلی اللہ کے بندوں کو خوف دلانے اور انہیں اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور اپنی اصلاح کرنے کی ترغیب دلانے کے لئے لائی جاتی ہے۔

4 اللہ کے بندے اجتماعی طور پر جب اس کے دربار میں حاضر ہو کر گڑگڑاتے ہیں تو یہ ادا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آتی ہے۔ جس سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ مصیبت کو ٹال دیتے ہیں۔

حدیث: 145

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذَالِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَ تَصَدَّقُوا" ثُمَّ قَالَ: "يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ" وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مِنْ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْتَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔" وَفِيْ لَفْظٍ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الکسوف باب الصدقۃ فی الکسوف۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب صلوۃ الاستسقاء، باب صلوۃ الکسوف۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں۔ سورج کو گرہن لگا' رسول اللہ ﷺ اُٹھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ لمبا قیام کیا' پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے قدرے کم تھا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے قدرے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی مانند کیا۔ پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔ اور سورج صاف ہو چکا تھا۔ پھر لوگوں سے خطاب کیا۔ اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا:

"بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان دونوں کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم یہ گرہن دیکھو اللہ سے دعا کرو اللہ اکبر کہو نماز پڑھو اور صدقہ دو۔"

پھر فرمایا: "اے محمد ﷺ کی امت" اللہ تعالیٰ کو اس بات پر بڑی غیرت یا غصہ آتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ یا کوئی بندی زنا کرے۔

اے محمد ﷺ کی اُمت: اللہ کی قسم اگر تم اس حقیقت کو جان لو جو میں جانتا ہوں' تو تم ہنسنا چھوڑ دو اور کثرت سے رونا شروع کر دو۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے نماز کسوف میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿خَسَفَتِ الشَّمْسُ﴾ سورج کو گرہن لگا۔ ❷ ﴿اَطَالَ الْقِيَامَ﴾ لمبا قیام کیا۔ ❸ ﴿ثُمَّ رَكَعَ﴾ پھر رکوع کیا۔ ❹ ﴿دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ﴾ پہلے قیام سے کم۔ ❺ ﴿ثُمَّ سَجَدَ﴾ پھر سجدہ کیا۔ ❻ ﴿تَجَلَّتِ الشَّمْسُ﴾ سورج روشن ہو گیا۔ ❼ ﴿اِنْجَلَتِ الشَّمْسُ﴾ سورج روشن ہو گیا' صاف ہو گیا۔ ❽ ﴿حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ﴾ اللہ کی حمد و ثناء بیان کی۔ ❾ ﴿لَا يَنْخَسِفَانِ﴾ دونوں کو گرہن نہیں لگتا۔ ❿ ﴿اَغْيَرُ﴾ زیادہ غیرت مند۔ ⓫ ﴿اِسْتَكْمَلَ﴾ مکمل کی۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک مرتبہ سورج کو گرہن لگا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز کسوف پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورہ بقرہ پڑھی پھر رکوع کیا اور دیر تک رکوع کی حالت میں رہے پھر قیام کیا اور اس میں طویل قرأت کی لیکن وہ پہلی قرأت سے قدرے مختصر تھی۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا لیکن وہ پہلے رکوع سے قدرے مختصر تھا۔ پھر لمبے سجدے کئے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی مانند کیا۔ اِس طرح آپ نے دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کئے جب آپ نے سلام پھیرا تو سورج کی چمک بحال ہو چکی تھی۔ بے نوری کی کیفیت ختم ہو چکی تھی آپ نے اس کے بعد لوگوں سے خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی حمد و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثناء بیان کی۔ چونکہ ان دنوں آپ کا بیٹا اِبراہیم فوت ہوا تھا لوگوں میں بات مشہور کردی گئی کہ شائد یہ سورج گرہن لگنے کا سبب اِبراہیم کی وفات ہو۔

آپ نے فرمایا' لوگو! یہ چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن آلود نہیں ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اپنے بندوں کو نصیحت دلانے کے لئے بعض اوقات ان میں بے نوری کی کیفیت پیدا کردیتا ہے۔ جب سورج اور چاند میں ایسے تغیرات دیکھے جائیں تو فوراً اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگی جائے نماز ادا کی جائے' اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کیا جائے۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے جب تک سورج یا چاند کی بے نوری چمک اور روشنی میں بدل نہ جائے۔

اِمام یا خطیب کو چاہیۓ کہ نماز کسوف کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے۔

اَحکامُ الحدیث: 1 نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانہ میں بھی سورج کو گرہن لگا تھا۔

2 نماز کسوف کی ادائیگی سنت موکدہ ہے۔

3 نماز کسوف دو رکعتوں پر مشتمل ہوتی ہے ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے کئے جاتے ہیں اس طرح دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے ہوں گے۔

4 نماز کسوف میں پہلا قیام اور پہلا رکوع لمبا ہوگا۔ دوسرا قیام اور دوسرا رکوع قدرے مختصر ہوں گے۔

5 نماز کسوف میں قیام' رکوع اور سجدے طویل کئے جائیں گے۔

6 نماز کسوف کے وقت کی ابتداء سورج یا چاند گرہن لگنے سے ہوتی ہے اور انتہاء اس وقت ہوتی ہے جب سورج یا چاند روشن ہو جائیں۔

7 نماز کے اختتام پر خطیب و اِمام کا لوگوں سے خطاب کرنا مستحب عمل ہے۔

8 جب سورج یا چاند کو گرہن لگے تو ضروری ہے کہ لوگوں کو نماز کسوف پڑھنے کی ترغیب دلائی جائے۔

9 نماز کسوف بغیر اذان اور اقامت کے پڑھائی جائے گی۔

10 نماز کا اِعلان "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ" کے الفاظ سے کیا جائے۔ یہ اِعلان منادی کرنے والا گلی' کوچوں میں پھر کر کرے۔

11 ایسے مواقع پر دعا' گریہ زاری' نماز صدقہ و خیرات' اللہ تعالیٰ کے عذاب کو ٹالنے کا اور اُس کے غضب کو زائل کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 146

عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:

خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَّخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ۔ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ۔ فَقَامَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ، مَّا رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُهٗ فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ يُرْسِلُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَأَيْتُمْ مِّنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِلٰى دُعَاءِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ، -- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الکسوف، باب الذکر فی الکسوف۔

رواہ مسلم: کتاب صلوۃ الاستسقاء، باب ذکر النداء بصلوۃ الکسوف الصلوۃ جامعۃ۔

معنی الحدیث: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ گھبرا کر اُٹھے ڈرے کہ شاید قیامت آگئی۔ آپ مسجد میں تشریف لائے۔ آپ نے لمبے قیام، رکوع سجود والی نماز پڑھائی میں نے آپ کو اس طرح کرتے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر فرمایا، یہ نشانیاں جن کو اللہ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے وقوع پذیر نہیں ہوتیں۔ بلکہ اللہ انہیں بھیجتا ہے تاکہ اپنے بندوں کو ڈرائے جب تم کوئی چیز دیکھو ان میں سے تو اللہ کے ذکر، دعا اور استغفار کی طرف گھبرائے ہوئے دوڑو۔ (بخاری و مسلم)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿قَامَ فَزِعًا﴾ گھبراتے ہوئے اُٹھے۔ ❷ ﴿يَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ﴾ اندیشہ ہوا کہ قیامت آگئی۔ ❸ ﴿اَتَى الْمَسْجِدَ﴾ مسجد تشریف لائے۔ ❹ ﴿فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ﴾ لمبے قیام کی نماز پڑھائی۔ ❺ ﴿مَا رَاَيْتُهٗ﴾ میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ ❻ ﴿قَطُّ﴾ کبھی بھی۔ ❼ ﴿يُرْسِلُهَا اللّٰهُ﴾ اللہ انہیں بھیجتا ہے۔ ❽ ﴿يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ﴾ ان کے ذریعے وہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ ❾ ﴿فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ﴾ اس کے ذکر کی طرف گھبرا کر دوڑو۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی کبھی تیز آندھی چلتی، بجلی کڑکتی بادل گرجتے، سورج چاند کو گرہن لگتا تو آپ اپنی امت پر شفقت کرتے ہوئے گھبرا کر عبادت اور گریہ زاری میں مصروف ہو جاتے۔ آپ کی آنکھوں کے سامنے پہلی اقوام کی تباہی و بربادی کا منظر آجاتا۔ سورج گرہن کے موقع پر آپ نے جلدی سے مسجد کا رخ کیا۔ لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورج گرہن ختم نہیں ہو گیا۔

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ سورج گرہن دیکھتے ہی نماز کسوف کا اِہتمام سُنّت ہے۔

❷ نماز کسوف میں دوسری نماز کی نسبت قیام رکوع اور سجود لمبے ہوں گے۔

❸ چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے بہت بڑی نشانیاں ہیں۔

❹ یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن کی لپیٹ میں نہیں آتے۔

❺ ان میں بے نوری کی کیفیت انسانوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے پیدا کی جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 42

نماز استسقاء

حدیث: 147

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ، فَتَوَجَّهَ اِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَفِيْ لَفْظٍ اَتَى الْمُصَلّٰى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الاستسقاء، باب الجهر بالقراءۃ فی الاستسقاء۔
رواہ مسلم: فی صحیحه بنحوہ، کتاب صلوۃ الاستسقاء فی فاتحته۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے کے لئے نکلے آپ قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنے لگے اور اپنی چادر کو الٹایا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھائی ان میں قرأت بلند آواز سے کی۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ آپ عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿يَسْتَسْقِيْ﴾ وہ پانی طلب کرتا ہے / بارش کے لئے دعا مانگتا ہے۔ ❷ ﴿تَوَجَّهَ﴾ رخ کیا۔ ❸ ﴿يَدْعُوْ﴾ دعا کرنے لگے۔ ❹ ﴿حَوَّلَ رِدَاءَهُ﴾ اپنی چادر کو الٹایا۔ ❺ ﴿صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ﴾ دو رکعت نماز پڑھی۔ ❻ ﴿جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ﴾ ان دونوں میں با آواز بلند قرأت کی۔ ❼ ﴿اَتَى الْمُصَلّٰى﴾ عید گاہ میں تشریف لائے۔

مفہوم الحدیث: زمین خشک ہوگئی۔ قحط سالی کا خطرہ لاحق ہوا، پانی ناپید ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو لے کر صحراء کی طرف نکلے حاضرین کو صفیں بنانے کا حکم دیا گیا آپ قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا مانگنے لگے۔ آپ کے کندھوں پر چادر تھی جسے آپ نے مکمل طور پر الٹایا نچلا حصہ اوپر آگیا یہ انداز اس لئے اختیار کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا تاکہ اللہ رب العزت اپنے بندوں کی جانب سے یہ دلبرانہ ادا دیکھ کر ماحول میں انقلاب پیدا کر دیں جس طرح اس چادر کو الٹایا گیا اسی طرح خشکی کو تری میں، قحط سالی کو خوشحالی میں بدل دیں۔

احکام الحدیث: 1 بارش طلب کرنے کے لئے نمازِ استسقاء مستحب عمل ہے۔

2 نمازِ استسقاء دو رکعت پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور دونوں رکعتوں میں قرأت با آواز بلند کی جاتی ہے۔

3 نمازِ استسقاء آبادی سے باہر کھلے میدان میں ادا کی جاتی ہے۔

4 نماز سے پہلے دعا مانگی جائے اور دعا مانگتے وقت قبلہ رخ کھڑا ہوا جائے۔

5 نمازِ استسقاء میں امام کے کندھوں پر چادر ہو اور وہ اسے دعا مانگتے ہوئے الٹائے۔

6 دعا کے بعد دو رکعت نماز جہری قرأت سے پڑھائی جائے۔

حدیث: 148

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا- قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا" قَالَ: اَنَسٌ: فَلَا وَاللّٰهِ مَانَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَابَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَّلَادَارٍ- قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَاءِهٖ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَآءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ- قَالَ: فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا- قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَالِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ قَائِمٌ يَّخْطُبُ النَّاسَ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَائِمًا فَقَالَ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكُهَا عَنَّا- قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ، وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ،" قَالَ: فَاَقْلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ: قَالَ: شَرِيْكٌ: فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَهُوَالرَّجُلُ الْاَوَّلُ، قَالَ: لَا اَدْرِيْ:- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ البخاری: کتاب الاستسقاء' باب الاستسقاء فی المسجد الجامع۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب صلوۃ الاستسقاء' باب الدعاء فی الاستسقاء۔

مَعنَی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن دارالقضاء کے دروازے کی جانب سے مسجد میں داخل ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ اِرشاد فرمارہے تھے۔ وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ پھر اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اموال تباہ ہوگئے۔ راستے کٹ گئے۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بارش عطاکردے۔

کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے۔ پھر یہ دعامانگی۔

الٰہی ہمیں بارش عطاکر' الٰہی ہمیں بارش عطاکر' الٰہی ہمیں بارش عطاکر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم ہم نے آسمان پر کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر ہی تھا۔

فرمایا: پیچھے سے ڈھال کی مانند بادل نمودار ہوا۔ جب وہ آسمان کے درمیان آیا تو پھیل گیا۔ پھر بارش ہوئی۔

کہتے ہیں اللہ کی قسم ہم نے پورا ہفتہ سورج نہیں دیکھا کہتے ہیں! کہ پھر ایک شخص آئندہ جمعہ میں اسی دروازے سے داخل ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ اِرشاد فرمارہے تھے وہ سامنے آکر کھڑا ہوگیا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اموال تباہ ہوگئے راستے کٹ گئے۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ یہ بارش بند کردے۔

کہتے ہیں! کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بلند کئے پھر فرمایا۔

"الٰہی ہمارے اردگرد بارش کرا اور ہم پر نہیں الٰہی پہاڑوں' ٹیلوں' وادیوں اور درختوں کی جڑوں پر بارش نازل کر۔

کہتے ہیں! کہ بارش ختم ہوگئی اور ہم نکلے اور دھوپ میں چلنے لگے۔

شریک کہتے ہیں: میں نے انس بن مالک سے پوچھا: کیا یہ وہ پہلا ہی شخص تھا فرمایا: میں نہیں جانتا۔ (بخاری و مسلم)

مُفردَاتُ الحدیث: ❶ ﴿دَخَلَ الْمَسْجِدَ﴾ مسجد میں داخل ہوا۔ ❷ ﴿بَابٌ﴾ دروازہ۔ ❸ ﴿نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ﴾ دارالقضاء کی جانب۔ ❹ ﴿قَائِمٌ يَّخْطُبُ﴾ کھڑے خطبہ دے رہے ہیں۔ ❺ ﴿اِسْتَقْبَلَ﴾ سامنے آیا۔ ❻ ﴿هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ﴾ مال مویشی تباہ ہوگئے۔ ❼ ﴿اِنْقَطَعَتِ السُّبُلُ﴾ راستے کٹ گئے۔ ❽ ﴿يُغِيْثُنَا﴾ وہ ہمیں بارش عطاکرے۔ ❾ ﴿اَللّٰهُمَّ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَغِثْنَا ﴾ الٰہی ہمیں بارش عطا کر۔ ⑩ ﴿سَحَابٌ﴾ بادل۔ ⑪ ﴿قَزَعَۃٌ﴾ ٹکڑا۔ ⑫ ﴿تَوَسَّطَتِ السَّمَآءَ﴾ آسمان کے درمیان میں آیا۔ ⑬ ﴿اِنْتَشَرَتْ﴾ پھیل گیا۔ ⑭ ﴿ثُمَّ اَمْطَرَتْ﴾ پھر بارش ہوئی۔ ⑮ ﴿سَبْتًا﴾ ہفتہ بھر۔ ⑯ ﴿اَلْمُقْبِلَۃُ﴾ آئندہ۔ ⑰ ﴿یُمْسِکُھَا عَنَّا﴾ ہم سے اُسے روک لے۔ ⑱ ﴿حَوَالَیْنَا﴾ ہمارے اردگرد۔ ⑲ ﴿آکَامَ﴾ پہاڑیاں۔ ⑳ ﴿اَلظِّرَابُ﴾ ٹیلے۔ ㉑ ﴿بُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ﴾ وادیاں۔ ㉒ ﴿مَنَابِتِ الشَّجَرِ﴾ مرغزار۔ ㉓ ﴿اُقْلِعَتْ﴾ بند ہوگئی۔ ㉔ ﴿لَا اَدْرِیْ﴾ مَیں نہیں جانتا۔ ㉕ ﴿اَلتُّرْسُ﴾ ڈھال۔

مفہومُ الحدیث: جمعہ کے روز نبی کریم ﷺ کھڑے خطبہ اِرشاد فرمارہے تھے۔ایک شخص دارالقضاء کی جانب سے مسجد میں داخل ہوااور نبی کریم ﷺ کے سامنے آکر کھڑا ہوگیااس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ بارش کے نہ ہونے کی وجہ سے ہماری معیشت تباہ ہوچکی ہے' جانور لاغر ہوچکے ہیں چارہ سوکھ گیاہے۔آپ مستجاب الدعوات ہیں۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور دعاکیجئے کہ ہم پر رحم فرمائے۔اپنے فضل وکرم سے بارش نازل کردے۔

آپ نے اسی وقت اپنے ہاتھ اٹھائے اور تین مرتبہ اِرشاد فرمایا۔

الٰہی ہمیں بارش عنایت کردے۔

آپ نے یہ دعائیہ الفاظ اپنی زبان مبارک سے کہے ہی تھے کہ آسمان پر ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا دیکھتے ہی دیکھتے وہ آسمان پر پھیل گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں موسلادھار بارش ہونے لگی اور یہ بارش پورا ہفتہ مسلسل ہوتی رہی۔دوسرے جمعہ آپ اسی طرح کھڑے خطبہ اِرشاد فرمارہے تھے کہ ایک شخص دوران خطبہ آپ کے سامنے کھڑے ہوکر عرض کرنے لگا یارسول اللہ ﷺ مسلسل بارش کی وجہ سے اللہ کی مخلوق مشکلات سے دوچار ہے۔راستے بند ہوچکے ہیں۔جانور تباہ ہورہے ہیں چراگاہیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں بارش ہے کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں ازراہ کرم دعاکیجئے کہ اللہ تعالیٰ بارش روک دے۔

آپ نے اسی وقت ہاتھ اٹھائے اور دعامانگی الٰہی ہم سے بارش روک دے اسے پہاڑوں' ٹیلوں' وادیوں' نالوں اور مرغزاروں پر برسا۔

یہ دعاکا کرنا تھاکہ بارش اسی وقت تھم گئی جمعہ میں شریک لوگ جب مسجد سے باہر نکلے توسورج چمک رہا تھادھوپ نکلی ہوئی تھی۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام الحدیث: 1 خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ جمعہ دینا چاہئے۔

2 مقتدی بوقت ضرورت خطیب سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔

3 دعا کرتے وقت ہاتھ اُٹھانا جائز ہیں اس سے عاجزی وانکساری کا اظہار ہوتا ہے۔

4 رزق طلب کرنے کے لئے اسباب کے مہیا ہونے کی دعا کرنا توکل کے منافی نہیں۔

5 بارش طلب کرنے کے لئے یہ دعا کرنا جو حدیث میں مذکور ہے مستحب عمل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 43

نماز خوف

حدیث: 149

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ:

صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاۃَ الْخَوْفِ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهُ وَطَائِفَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ مَعَهُ رَکْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوْا، وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ، فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً وَقَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَکْعَةً رَکْعَةً- (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: ابواب صلوۃ الخوف، باب صلوۃ الخوف رجالا و رکبانا-

رواہ مسلم: فی صحیحہ، ابواب صلوۃ الخوف، باب صلوۃ الخوف-

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان دنوں میں نمازِ خوف پڑھائی جن میں آپ نے دشمن سے جنگ کی تھی، ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے بالمقابل کھڑا ہوا- ان لوگوں کو آپ نے ایک رکعت نماز پڑھائی جو آپکے ساتھ تھے پھر وہ گئے اور دوسرے آگئے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی- دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت ادا کی- (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿صَلّٰی بِنَا﴾ ہمیں نماز پڑھائی- ❷ ﴿لَقِیَ الْعَدُوَّ﴾ دشمن سے جنگ ہوئی لڑائی ہوئی- ❸ ﴿بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ﴾ دشمن کے بالمقابل ❹ ﴿ثُمَّ ذَهَبُوْا﴾ پھر وہ گئے- ❺ ﴿جَاءَ الْاٰخَرُوْنَ﴾ دوسرے آگئے- ❻ ﴿قَضَتْ﴾ ادا کی-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دُشمن کے ساتھ جنگ کے دنوں میں نمازِ خوف پڑھائی آپ نے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک گروہ دشمن کے بالمقابل کھڑا رہا اور ایک کو آپ نے ایک رکعت نماز پڑھائی- یہ صحابہ ایک رکعت پڑھنے کے بعد دُشمن کے بالمقابل جا کھڑے ہوئے- اور وہاں جو کھڑے تھے انہوں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے آکر نماز کی نیت باندھ دی آپ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا مقتدیوں نے اپنی باقی رکعت کو پورا کیا سلام پھیرا اور دُشمن کے بالمقابل جا کھڑے ہوئے اور وہاں کھڑے ہونے والے نماز کی جگہ پر آئے اور انہوں نے اپنی دوسری رکعت پوری کی اور سلام پھیرا-

اَحکامُ الحدیث:

1. جنگ کے دنوں میں نمازِ خوف پڑھنا جبکہ دُشمن بالمقابل ہو شرعاً ضروری ہے-
2. نماز ہی کی مصلحت کے پیش نظر زیادہ حرکت کرنا نماز کو باطل نہیں کرتا-
3. ہنگامی دنوں میں باجماعت نماز کی ادائیگی جبکہ دُشمن بھی سامنے موجود ہو سچے ایمان کی علامت ہے-
4. ایک جماعت کا اِمام کے پیچھے نماز پڑھنا اور دوسرے کا دُشمن کے بالمقابل کھڑے رہنا جنگی حکمت عملی کا حصہ ہے-

حدیث: 150

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ، اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَ طَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا فَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى- فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ الرَّجُلُ الَّذِيْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ سَهْلُ ابْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ-**

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحه، کتاب المغازی، باب غزوۃ ذات الرقاع-

رواہ مسلم: فی صحیحه، ابواب صلوۃ الخوف، باب صلوۃ الخوف-

مَعنَی الحدیث: یزید بن رومان صالح بن خوات بن جبیر اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نمازِ خوف ادا کی تھی ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باندھی اور ایک گروہ دُشمن کے سامنے کھڑا رہا۔ آپ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی جو آپ کے ساتھ تھے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے رہے اور مقتدیوں نے از خود دوسری رکعت پوری کی' پھر وہ واپس پلٹے۔ اور دُشمن کے سامنے صف آرا ہو گئے اور دوسرا گروہ آیا آپ نے بقیہ رکعت انہیں پڑھائی پھر آپ بیٹھے رہے اور ان مقتدیوں نے از خود دوسری رکعت کو پورا کیا' پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تھی وہ حضرت سہل بن ابی حثمہ تھے۔ (بخاری و مسلم)

مفہومُ الحدیث: ❶ ﴿عَمَّنْ﴾ اس شخص سے۔ ❷ ﴿ذَاتُ الرِّقَاعِ﴾ غزوۃ ذات الرقاع یہ جنگ بنو غطفان سے لڑنے کے لئے لشکر اسلام نبی کریم ﷺ کی قیادت میں نجد' تھیم اور مدینہ کے درمیان واقع ذات الرقاع میں پہنچا: لڑائی کا موقع ہی نہیں آیا' بغیر جنگ لڑے لشکر اسلام واپس مدینہ منورہ پہنچا۔ ❸ ﴿طَائِفَةٌ﴾ گروہ' جماعت۔ ❹ ﴿صَلَاةُ الْخَوْفِ﴾ نمازِ خوف جو جنگی ایام میں پڑھی جاتی ہے۔ ❺ ﴿وِجَاهَ الْعَدُوِّ﴾ دُشمن کے سامنے۔ ❻ ﴿اَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ﴾ انہوں نے از خود پورا کیا۔ ❼ ﴿ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا﴾ پھر آپ برابر کھڑے رہے۔ ❽ ﴿ثُمَّ انْصَرَفُوْا﴾ پھر وہ واپس لوٹے۔ ❾ ﴿صَفُّوْا﴾ وہ صف آرا ہوئے۔ ❿ ﴿ثَبَتَ جَالِسًا﴾ برابر بیٹھے رہے۔ ⓫ ﴿ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ﴾ پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

مفہومُ الحدیث: اس حدیث میں نمازِ خوف پڑھانے کا طریقہ پہلی حدیث سے قدرے مختلف بیان کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک جماعت نے آپ کے ساتھ ایک رکعت ادا کی رسول اللہ ﷺ ایک رکعت پڑھا کر برابر کھڑے رہے اور اس جماعت نے از خود دوسری رکعت پڑھی سلام پھیرا اور دُشمن کے بالمقابل یہ لوگ جا کھڑے ہوئے وہاں پر کھڑے لوگ آئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی اور آپ تشہد میں برابر بیٹھے رہے انہوں نے از خود دوسری رکعت ادا کی اور آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ نمازِ خوف کی جماعت نمازِ امن سے مختلف ہوتی ہے۔

❷ نمازِ خوف میں اِمام لشکر کے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھانے کے بعد کھڑا رہے گا اور یہ گروہ از خود دوسری رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے گا پھر دوسرا گروہ اِمام کے پیچھے آ کر نیت باندھے گا اِمام اسے دوسری رکعت پڑھانے کے بعد بیٹھا رہے گا اور وہ لوگ از خود اپنی دوسری رکعت پوری کریں گے اور پھر اِمام ان کے ساتھ سلام پھیر دے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 151

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا صَفَّيْنِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ' فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ وَقَامُوْا' ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا' ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا' ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ- الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّراً فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى- وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ' فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ- انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا' ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا-

قَالَ جَابِرٌ: كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هٰؤُلَاءِ بِاُمَرَائِكُمْ ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ بِتَمَامِهِ وَذَكَرَ الْبُخَارِيُّ طَرَفًا مِنْهُ وَاَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَزْوَةِ السَّابِعَةِ' غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ"- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب المغازی باب عزوہ ذات الرقاع-

رواہ مسلم: ابواب صلاۃ الخوف باب صلوۃ الخوف-

معنی الحدیث: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ خوف میں حاضر ہوا- ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنائیں- دُشمن ہمارے اور قبلے کے درمیان تھا- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور ہم سب نے بھی اللہ اکبر کہا- پھر آپ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا- پھر آپ نے اپنا سر اُٹھایا اور ہم سب نے بھی سَر اُٹھایا پھر آپ سجدے میں چلے گئے- اور وہ صف جو آپ کے ساتھ پیچھے کھڑی تھی وہ بھی سجدے میں چلی گئی- اور دوسری صف دُشمن کے سامنے کھڑی رہی' جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ پورا کیا' آپ کے متصل پیچھے والی صف کھڑی ہو گئی اور دوسری صف سجدے میں گئی- پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے دوسری صف آگے آ گئی اور پہلی صف پیچھے چلی گئی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے رکوع کیا۔ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم سب نے سر اُٹھایا پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور وہ صف جو آپ کے متصل پیچھے کھڑی تھی وہ بھی سجدے میں چلی گئی۔ جو کہ پہلی رکعت میں پیچھے تھی۔ دوسری صف دُشمن کے سامنے کھڑی رہی جب نبی کریم ﷺ اور اس صف نے جو آپ کے پیچھے متصل کھڑی تھی سجدہ پورا کیا۔ دوسری صف نے سجدہ کیا پھر نبی ﷺ نے سلام پھیرا اور ہم سب نے سلام پھیرا۔

حضرت جابر کہتے ہیں جیسے محافظ سپاہی تمہارے حکمرانوں کے لئے کرتے ہیں۔ مُسلم نے یہ روایت مکمل ذکر کی ہے۔ بخاری نے اس کا کچھ حصہ ذکر کیا ہے۔ کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساتویں غزوے ذات الرقاع میں نمازِ خوف پڑھی تھی۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿شَهِدْتُ﴾ میں حاضر ہوا۔ ❷ ﴿صَفَفْنَا﴾ ہم نے صف باندھی۔ ❸ ﴿كَبَّرَ النَّبِيُّ﴾ نبی کریم ﷺ نے اللہ اکبر کہا۔ ❹ ﴿كَبَّرْنَا جَمِيْعًا﴾ ہم سب نے اللہ اکبر کہا۔ ❺ ﴿رَكَعْنَا جَمِيْعًا﴾ ہم سب نے رکوع کیا۔ ❻ ﴿اِنْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ﴾ سجدے میں گرے۔ ❼ ﴿فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ﴾ دُشمن کے سامنے۔ ❽ ﴿تَقَدَّمَ﴾ آگے بڑھا۔ ❾ ﴿قَضٰى﴾ پورا کیا۔ ❿ ﴿سَلَّمَ النَّبِيُّ﴾ نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرا۔ ⓫ ﴿حَرَسُكُمْ﴾ تمہارا حفاظتی دستہ۔ ⓬ ﴿بِأُمَرَائِكُمْ﴾ تمہارے بادشاہوں کے ساتھ۔

مفہومُ الحدیث: اس حدیث میں پہلی دو روایات سے مختلف انداز میں نمازِ خوف پڑھنے کا طریقہ مذکور ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دُشمن کی حالت کو دیکھتے ہوئے نمازِ خوف کے طریقے میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔ اصل مقصود دُشمن کو یہ تاثر دینا ہوتا ہے کہ لشکرِ اسلام عبادت گذاری کے باوجود دُشمن کے مقابلے کے لئے چوکس ہے۔ اس سے غافل نہیں ہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ سالارِ لشکر کی یہ شرعی ذمے داری ہے۔ کہ عبادت کے وقت بھی اپنی زیرِ قیادت فوج کو چوکس رکھے تاکہ دُشمن خوف زدہ رہے۔

❷ نبی کریم ﷺ عدل کو ہر حالت میں پیشِ نظر رکھا کرتے تھے خواہ عبادت کا وقت ہی کیوں نہ ہو۔ لشکر کو نماز باجماعت کے وقت دو حصوں میں تقسیم کرنا دونوں کو ایک ایک رکعت پڑھا کر سب کے ہمراہ یکبارگی سلام پھیرنا عدل کے پیشِ نظر ہی تو تھا۔

❸ دُشمن کا انداز دیکھ کر نمازِ خوف کی کیفیت میں تبدیلی لانا شرعاً جائز ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے تین اوقات میں نمازِ خوف پڑھاتے ہوئے تین مختلف انداز اپنائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 44

کتاب الجنائز

غائبانہ نمازِ جنازہ

حدیث: 152

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعًا۔۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحه کتاب الجنائز باب الرجل ینعی الی اھل المیت بنفسه۔

رواہ مسلم: فی صحیحه کتاب الجنائز' باب فی التکبیر علی الجنازۃ۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نجاشی کے فوت ہونے کی خبر دی گئی۔ اُس دن جس دن وہ فوت ہوا تھا۔ آپ عید گاہ کی طرف نکلے صفیں بنائیں اور نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔(بخاری و مسلم)

مفہوم الحدیث: ❶ ﴿نَعَی﴾ موت کی خبر دی۔ ❷ ﴿مَاتَ﴾ فوت ہوا۔ ❸ ﴿الْمُصَلّٰی﴾ عید گاہ۔ ❹ ﴿صَفَّ بِهِمْ﴾ ان کی صفیں بنائیں۔ ❺ ﴿کَبَّرَ اَرْبَعًا﴾ چار تکبیریں کہیں۔

مفہوم الحدیث: حبشہ کا بادشاہ نجاشی ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جو ہجرت کر کے حبشہ میں پناہ گزیں ہوئے تھے۔ اس نے اسلام بھی قبول کرلیا تھا اس کا نام اصحمہ بن ابجر تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب یہ ماہ رجب ۹ ہجری کو فوت ہوا تو نبی کریم ﷺ کو وحی کے ذریعے اطلاع ملی آپ نے اپنے صحابہ کرام کو یہ افسوسناک خبر سنائی اور پھر آپ نے نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا شرعاً جائز ہے۔

❷ جب حاضرین زیادہ ہوں تو غائبانہ نمازِ جنازہ عید گاہ یا کھلے میدان میں پڑھی جائے۔

❸ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جاتی ہیں۔

❹ کسی کے فوت ہونے کی خبر دینا مستحب عمل ہے۔

حدیث: 153

عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ اَوِ الثَّالِثِ۔

رواه البخاري: كتاب الجنائز' باب من صف صفين او ثلاثه على الجنازة خلف الامام۔
وباب موت النجاشي وفي كتاب المناقب باب هجرة الحبشه۔

مَعْنَى الحدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ﴾ نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ❷ ﴿كُنْتُ فِي الصَّفِّ﴾ میں صف میں تھا۔ ❸ ﴿اَلثَّانِيْ اَوِ الثَّالِثِ﴾ دوسری یا تیسری صف میں۔

مفہومُ الحدیث: نجاشی کی غائبانہ نمازِ جنازہ میں نمازیوں کی تین صفیں بنائی گئیں۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ غائبانہ نمازِ جنازہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

❷ نماز جنازہ پڑھنے والے مقتدی تاک صفیں بنائیں۔

حدیث: 154

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِهٖ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روا ہ البخاری: فی صحیحہ بمعناہ کتاب الجنائز' صلاۃ الصبیان مع الناس علی الجنائز۔
روا ہ مسلم: فی صحیحہ کتاب الجنائز' باب الصلوۃ علی القبر۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی میت کے دفن کئے جانے کے بعد تو آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ (مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿صَلّٰی عَلٰی قَبْرِہٖ﴾ قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔ ❷ ﴿بَعْدَ مَا دُفِنَ﴾ میت کے دفن کئے جانے کے بعد۔ ❸ ﴿کَبَّرَ﴾ اللہ اکبر کہا۔ ❹ ﴿اَرْبَعًا﴾ چار مرتبہ۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ اعلی وارفع اخلاقی اقدار کے حامل تھے۔ آپ کو اپنے صحابہ کرام اور امت کے جملہ افراد کے ساتھ کمال درجے کی محبت اور شفقت تھی۔ جب کوئی صحابی آپ کی آنکھوں سے اوجھل ہوتا تو آپ اس کے بارے میں دریافت کرتے۔

ایک دفعہ آپ کا گذر قبرستان کے پاس سے ہوا ایک تازہ قبر دیکھی صحابہ سے پوچھا کہ یہ کس کی قبر ہے انہوں نے بتایا تو آپ نے اس کی نماز جنازہ وہیں ادا کی بالکل اسی طرح جس طرح حاضر میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک حبشی خاتون کی قبر تھی جو مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔

احکام الحدیث: ❶ میت کے دفن کئے جانے کے بعد اس کی نماز جنازہ اس کی قبر پر پڑھی جا سکتی ہے۔
❷ قبر پر نماز جنازہ پڑھنا اسی طرح متصور ہوگی جس طرح حاضر میت پر نماز جنازہ متصور ہوتی ہے۔
❸ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی جاتی ہیں۔
❹ پہلی تکبیر کے بعد افتتاحی دعا' سورہ فاتحہ اور قرآن مجید کی کوئی ایک سورہ پڑھی جاتی ہے۔
دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی پڑھا جاتا ہے۔
تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعائیں کی جاتی ہیں۔
اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 45

کفن

حدیث: 155

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَّةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَّيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ کتاب الجنائز' باب الثیاب البیض للکفن۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ کتاب الجنائز' فی کفن المیت۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سحول بستی کے بنے ہوئے یمنی سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔

مفردات الحدیث: ① ﴿كُفِّنَ﴾ کفن دیا گیا۔ ② ﴿اَثْوَابٌ﴾ کپڑے ثَوْبٌ کی جمع ③ ﴿يَمَانِيَّةٌ﴾ یمنی۔ ④ ﴿سَحُوْلِيَّةٌ﴾ سحول بستی کے بنے ہوئے۔

مفہوم الحدیث: رسول اللہ ﷺ کو تین سفید کپڑوں کا کفن پہنایا گیا ان تین کپڑوں میں پگڑی اور قمیص شامل نہیں تھی۔

احکام الحدیث:

1. کفن کے لئے تین کپڑے استعمال کئے جائیں ان میں قمیص پگڑی وغیرہ کو شامل نہ کیا جائے۔
2. سفید کپڑا کفن کے لئے استعمال کرنا مستحب ہے۔
3. کفن کا کپڑا پاکیزہ اور صاف ستھرا ہونا چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4. عورت کا کفن پانچ کپڑوں پر مشتمل ہونا مستحب ہے۔
5. تہبند' دوپٹہ 'قمیص 'اور دو چادریں۔
6. میت کے سارے بدن کو ڈھانپنا واجب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 46

میت کا غسل

حدیث: 156

عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ:

دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَتْ ابْنَتُهٗ زَیْنَبُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا بِثَلَاثٍ اَوْ خَمْسٍ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ اِنْ رَّاَیْتُنَّ ذَالِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِیْ " فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَاَعْطَانَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: اَشْعِرْنَهَا اِیَّاهُ یَعْنِیْ اِزَارَه،

وَفِیْ رِوَایَةٍ "اَوْ سَبْعًا" وَقَالَ ابْدَاْنَ بِمَیَا مِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَاَنَّ اُمَّ عَطِیَّةَ قَالَتْ وَجَعَلْنَا رَاسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ - (رواه الجماعة)

رواه البخاری: فی صحیحه کتاب الجنائز، باب ما یستحب ان یغسل وتراً۔

رواه مسلم: فی صحیحه کتاب الجنائز، باب فی غسل المیت۔

معنی الحدیث: حضرت ام عطیۃ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا! ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جب کہ آپ کی بیٹی زینب وفات پاچکی تھی، آپ نے فرمایا اسے تین، پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر تم ضرورت محسوس کرو پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ اور آخر میں کافور یا کافور میں سے کچھ ملا لینا اور جب تم فارغ ہو تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں ہم نے آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے ہمیں اپنی تہبند عطا کی اور فرمایا۔ خاص اس میں یعنی تہبند میں اسے لپیٹ دینا۔

ایک روایت میں ہے۔ یا سات مرتبہ غسل دیں۔ اور فرمایا دائیں جانب سے شروع کریں اور وضوء کی جگہوں سے ابتداء کریں۔ اور ام عطیہ کہتی ہیں کہ ہم نے اس کے سر کی تین میڈھیاں کیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿دَخَلَ عَلَيْنَا﴾ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ❷ ﴿تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ﴾ آپ کی بیٹی فوت ہوگئی۔ ❸ ﴿اِغْسِلْنَهَا بِثَلَاثٍ﴾ اسے تین مرتبہ غسل دیں۔ ❹ ﴿اِنْ رَّاَيْتُنَّ ذَالِكَ﴾ اگر تم اس کی ضرورت محسوس کرو۔ ❺ ﴿سِدْرٌ﴾ بیری۔ ❻ ﴿اِجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾ آخری مرتبہ آمیزش کرنا۔ ❼ ﴿كَافُوْرٍ﴾ خوشبو۔ ❽ ﴿اِذَا فَرَغْتُنَّ﴾ جب تم فارغ ہو۔ ❾ ﴿آذِنَّنِي﴾ مجھے اطلاع کر دینا۔ ❿ ﴿حِقْوَهُ﴾ اپنی تہبند۔ ⓫ ﴿اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ﴾ خاص اس میں لپیٹ دینا۔ ⓬ ﴿بِمَيَامِنِهَا﴾ دائیں اعضاء سے۔ ⓭ ﴿مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ﴾ وضوء کے اعضاء۔ ⓮ ﴿ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ﴾ تین میڈھیاں۔ ⓯ ﴿اِبْدَأْنَ﴾ ابتداء کرنا۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب کا انتقال ہوا تو آپ اس وقت تشریف لائے جبکہ خواتین غسل کی تیاری کر رہی تھیں غسل دینے والیوں میں حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا تین' پانچ یا آپ ضرورت محسوس کریں تو زیادہ بھی غسل دے سکتی ہیں۔ غسل کے پانی میں بیری کے پتے پکالئے جائیں تو اس سے بدن زیادہ صاف ہوتا ہے۔ آخری مرتبہ پانی میں کافور بھی شامل کر لیا جائے تو میت کا بدن خوشبودار ہو جائے گا۔ اور آپ نے فرمایا کہ جب غسل دینے سے فارغ ہو جائیں تو مجھے اطلاع دینا۔ فرماتی ہیں کہ ہم جب غسل دینے سے فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا تہبند عطا کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بیٹی کے جسم پر لپیٹ دیں تو یہ بابرکت تہبند اس کے جسم پر لپیٹ دیا گیا۔

اَحکامُ الحدیث:
1. مسلمان میت کو غسل دینا واجب ہے۔
2. عورت کی میت کو عورتیں ہی غسل دیں البتہ خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کی میت کو غسل دے سکتی ہے۔
3. تین' پانچ یا سات مرتبہ غسل دینا مسنون ہے۔ اگر زیادہ مرتبہ غسل دینے کی ضرورت محسوس ہو تو یہ بھی جائز ہے لیکن طاق مرتبہ کا خصوصی خیال رکھا جائے۔
4. میت کے غسل کے پانی میں بیری کے پتے پکا لینے چاہئیں اور اس میں کافور بھی شامل کر لیا جائے۔
5. غسل کی ابتداء جسم کے دائیں اعضاء سے کی جائے۔ اور پہلے وضوء کے اعضاء دھوئے جائیں۔
6. عورت کے سر کے بالوں کی تین میڈھیاں کر دی جائیں۔
7. رسول اقدس ﷺ کے زیر استعمال سبھی اشیاء بابرکت تھیں اسی لئے آپ نے اپنا تہبند اپنی بیٹی زینب کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوت ہو جانے کے بعد اس کے کفن میں شامل کرنے کا حکم دیا تاکہ یہ اس کے لئے باعث رحمت ہو۔

حدیث: 157

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

بَيْنَمَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ: فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوْهُ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا" وَفِيْ رِوَايَةٍ "وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهُ وَلَا رَأْسَهُ"۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه كتاب الجنائز، باب كفن في ثوبين۔
رواه مسلم: في صحيحه، باب بالحنوط للميت۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک شخص عرفہ میں کھڑا تھا اچانک اپنی سواری سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے دو اور اسے اس کے دونوں کپڑوں کا کفن پہنا دو اور اسے خوشبو نہ لگانا۔ اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپنا بے شک یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے "اس کے چہرے اور سر کو نہ ڈھانپنا۔"۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿وَاقِفٌ﴾ کھڑا۔ ❷ ﴿عَرَفَةَ﴾ میدان عرفات۔ ❸ ﴿إِذْ وَقَعَ﴾ اچانک گرا۔ ❹ ﴿عَنْ رَاحِلَتِهِ﴾ اپنی سواری سے۔ ❺ ﴿وَقَصَتْهُ﴾ اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ ❻ ﴿اِغْسِلُوْهُ﴾ اسے غسل دو۔ ❼ ﴿كَفِّنُوْهُ﴾ اسے کفن پہناؤ۔ ❽ ﴿لَا تُحَنِّطُوْهُ﴾ اسے خوشبو نہ لگانا۔ ❾ ﴿لَا تُخَمِّرُوْا﴾ نہ ڈھانپنا۔ ❿ ﴿يُبْعَثُ﴾ اٹھایا جائے گا۔ ⓫ ﴿مُلَبِّيًا﴾ تلبیہ کہنے والا۔

مفہوم الحدیث: حجۃ الوداع کے موقع پر ایک صحابی میدان عرفات میں احرام باندھے اپنی ایک سواری پر سوار کھڑا تھا کہ اچانک گرا اس کی گردن کا منکہ ٹوٹا اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی آپ نے اِرشاد فرمایا کہ اسے پانی میں بیری کے پتے اُبال کر غسل دو اور اسے انہی احرام کی دو چادروں کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفن پہنادو اس کا چہرہ اور سر کھلا رہنے دینا اسے ڈھانپنا نہیں یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اُٹھے گا۔ (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم)۔

اَحکام الحدیث: 1 میت کو غسل دینا واجب ہے۔

2 احرام کی حالت میں فوت ہو جانے والے کو بھی غسل دیا جائے۔

3 میت کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھا جائے اور اسے پورے اہتمام کے ساتھ اللہ کے سپرد کیا جائے۔

4 پاکیزہ اشیاء کے ملانے سے اگر پانی کا رنگ بدل جائے تو وہ پھر بھی دوسری چیز کو پاک کرنے کے قابل ہی رہتا ہے۔ جیسا کہ پانی میں بیری کے پتے پکائے جائیں تو اس سے پانی کے رنگ میں تبدیلی آجاتی ہے۔ لیکن اس پانی سے جسم اور زیادہ صاف' پاک اور ستھرا ہوتا ہے۔

5 احرام باندھے ہوئے اگر کوئی فوت ہو جائے تو اس کا سر اور چہرہ کھلا رکھا جائے۔

6 احرام باندھنے والا خوشبو کا استعمال نہیں کر سکتا اسی طرح محرم میت کو بھی خوشبو نہ لگائی جائے۔

7 محرم کو اس کے احرام کی دو چادروں میں کفنا دیا جائے۔

8 احرام کی حالت میں فوت ہونے والا قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔

9 جس نے کوئی نیک عمل شروع کیا اور وہ اس کے مکمل کرنے سے پہلے فوت ہو گیا۔ اس کے ثمرات قیامت تک جاری و ساری رہیں گے۔

حَدِیث: 158

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنَّهَا اِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰی ذَالِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ- (رواہ البخاری)

رواه البخاری: فی صحیحه كتاب الجنائز' باب السرعة بالجنائز۔

رواه مسلم: فی صحیحه كتاب الجنائز' باب الاسراع بالجنازة۔

مَعنَی الحَدِیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنازہ جلدی لے کر چلو اگر وہ نیک ہے تو بہتر یہی ہے کہ تم اسے جلدی آگے بھیجو اگر اس کے علاوہ ہے تو یہ ایک شر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔۔ (بخاری)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اَسْرِعُوا﴾ جلدی کرو۔ ❷ ﴿صَالِحَةٌ﴾ نیک۔ ❸ ﴿خَيْرٌ﴾ بہتر۔ ❹ ﴿تُقَدِّمُوْنَهَا﴾ تم آگے اُسے بھیجو۔ ❺ ﴿اِنْ تَكُ﴾ اگر ہو۔ ❻ ﴿سِوَى ذَالِكَ﴾ اس کے علاوہ۔ ❼ ﴿شَرٌّ﴾ برائی۔ ❽ ﴿تَضَعُوْنَهُ﴾ تم اتار دو گے۔ ❾ ﴿عَنْ رِقَابِكُمْ﴾ اپنی گردنوں سے۔

مفہومُ الحدیث: اِنسان روح اور جسم کا مرکب ہے انسان کی قدر و قیمت روح کے وجود ہی سے ہوتی ہے جب روح نکل جاتی ہے تو خالی جسم کی اہمیت باقی نہیں رہتی۔ بغیر روح کے جسم کوئی بھی اپنے پاس رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اگر اسے رکھا جائے تو اس میں تھوڑی ہی دیر بعد بدبو اور سڑاند پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے نبی رحمت ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اگر کوئی فوت ہو جائے تو اسے جلد قبرستان کی طرف لے جانا چاہئے اگر وہ نیک ہوا تو اس کے لئے بہتر مقام قبر ہے کیونکہ قبر نیک بندوں کے لئے جنت کا باغیچہ بنا دی جاتی ہے۔ اگر مرنے والا برا ہے تو اسے بھی جلد اپنے سے الگ کر دینا بہتر ہے۔ جب تک وہ میت پڑی رہے گی وہ اہل خانہ کے لئے وبال کا باعث ہی بنے گی۔ اس لئے ہر دو صورت میت کو دفنانے کا اہتمام کیا جائے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ میت کی تجہیز و تکفین کا جلد اہتمام ہونا چاہئے۔

❷ جنازہ لے جاتے وقت زیادہ تیز نہ چلا جائے۔ اس سے میت کو نقصان پہنچنے اور جنازہ میں شریک لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث بننے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

❸ جنازہ جلدی لے جانے کی قید اس میت کے لئے ہے جس کی موت اچانک واقع نہ ہوئی ہو۔ اگر موت اچانک واقع ہوئی ہو تو اس کی تحقیق ضروری ہے بعض اوقات انسان سکتے کی حالت میں چلا جاتا ہے دیکھنے والوں کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اسکی موت واقع ہو چکی ہے حالانکہ وہ مرا نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسی میت کی فوری تجہیز و تکفین نہ کی جائے بلکہ اس کی طبی تشخیص ضروری ہے۔ اگر تاخیر میں کوئی دینی مصلحت پیش نظر ہو تو انتظار میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔

❹ نیک لوگوں کی مصاحبت اور بروں سے اجتناب کرنا مستحب عمل ہے۔

❺ مسلمان میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 159

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا -- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ کتاب الجنائز' باب اتباع النساء الجنائز۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الجنائز باب نہی النساء عن اتباع الجنائز۔

معنی الحدیث: حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کردیا گیا۔ اور اس کی ہم پر سختی نہیں کی گئی۔۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿نُهِينَا﴾ ہمیں منع کردیا گیا۔ ❷ ﴿عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ﴾ جنازوں کے پیچھے چلنے سے۔ ❸ ﴿وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا﴾ اور ہم پر سختی نہ کی گئی۔

مفہوم الحدیث: حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا جلیل القدر صحابیات میں سے ہیں فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خواتین کو جنازے کے پیچھے چلنے سے منع کردیا کیونکہ ان میں صبر و تحمل کی وہ صلاحیت نہیں ہوتی جو مردوں میں پائی جاتی ہے یہ زیادہ تر رقیق القلب ہوتی ہیں۔ اس لئے انہیں جنازے میں شرکت سے روک دیا گیا لیکن اس پر ایسی سختی اور پابندی بھی عائد نہیں کی گئی۔

احکام الحدیث: ❶ عورتوں کا جنازے کے پیچھے چلنا ممنوع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 47

www.KitaboSunnat.com

اِمام کس جگہ کھڑا ہو

حدیث: 160

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

صَلَّيْتُ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَءَةٍ مَّاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا -- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الجنائز' باب الصلوة على النفساء اذا ماتت في نفاسها-

رواه مسلم: في صحيحه كتاب الجنائز' باب اين يقوم الامام من الميت للصلوة عليه-

معنی الحدیث: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی جس کا نفاس کے ایام میں انتقال ہو گیا تھا آپ اس میت کے درمیان کھڑے ہوئے -- (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿وَرَاءَ﴾ پیچھے۔ ❷ ﴿اِمْرَءَةٌ﴾ عورت۔ ❸ ﴿مَاتَتْ﴾ فوت ہو گئی۔ ❹ ﴿نِفَاس﴾ ولادت کے بعد چالیس روز تک نفاس کے ایام کہلاتے ہیں۔ ❺ ﴿قَامَ﴾ کھڑے ہوئے۔ ❻ ﴿فِيْ وَسْطِهَا﴾ اس کے درمیان۔

مفہوم الحدیث: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک ایسی خاتون کی نماز جنازہ پڑھی جس کی وفات نفاس کے ایام میں واقع ہوئی تھی' آپ نے میت کے درمیانی حصے کے برابر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھائی۔

احکام الحدیث: ❶ نمازِ جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. امام عورت کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت میت کے درمیان کھڑا ہو۔

3. مرد کی نمازِ جنازہ پڑھاتے وقت اِمام میت کے سر کے برابر کھڑا ہو۔ جیسا کہ ترمذی میں یہ روایت مذکور ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مرد کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت میت کے سر کے برابر کھڑے ہوئے اور عورت کی نماز جنازہ ادا کرتے وقت درمیان میں کھڑے ہوئے۔ حضرت علاء بن زیاد ان جنازوں میں شریک تھے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل اسی طرح کھڑے ہوتے دیکھا جیسے آپ کھڑے ہوئے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 48

ناراضگی کا اِظہار

حدیث: 161

عَنْ اَبِیْ مُوسٰی عَبْدِاللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرِیٌٔ مِنَ الصَّالِقَۃِ وَالْحَالِقَۃِ' وَالشَّاقَّۃِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ کتاب الجنائز' باب ما ینھی من الحلق عند المصیبۃ۔

رواہ مسلم: کتاب الایمان' باب تحریم ضرب الخدود وشق الجیوب والدعاء بدعوی الجاھلیۃ۔

مَعْنَی الحدیث: حضرت ابو موسیٰ اشعری عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بین کرنے والی' سر منڈانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی عورت سے بری ہیں۔۔(بخاری و مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿بَرِیٌٔ﴾ بری ہیں' بیزار ہیں۔ ❷ ﴿اَلصَّالِقَۃِ﴾ اُونچی آواز سے غمی کا اظہار کرنے والی عورت۔ ❸ ﴿اَلْحَالِقَۃُ﴾ سر منڈانے والی۔ ❹ ﴿اَلشَّاقَّۃُ﴾ گریبان چاک کرنے والی' کپڑے پھاڑنے والی۔

مفہُومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے کسی عزیز کی وفات کے غم میں بین کرنے' گریبان چاک کرنے اور سر منڈانے یا بال نوچنے والی عورت سے بیزاری کا اعلان فرمایا ہے۔

اَحکَامُ الحدیث: ❶ میت کے غم میں نوحہ کرنا' بین کرنا' واویلا کرنا' گریبان چاک کرنا' سر میں مٹی یا راکھ ڈالنا' سر منڈانا یا بال نوچنا شرعاً ممنوع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 162

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ- (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاري: كتاب الجنائز' باب ليس منا من ضرب الخدود-

رواه مسلم: كتاب الايمان باب تحريم ضرب الخدود وشق الجيوب والدعاء بدعوى الجاهلية-

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا' جس نے گال پیٹے' گریبان چاک کیا اور جاہلیت کا دعوی کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ (بخاری و مسلم)

مفہوم الحدیث: ❶ ﴿لَیْسَ مِنَّا﴾ ہم میں سے نہیں۔ ❷ ﴿مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ﴾ جس نے رخسار پیٹے۔ ❸ ﴿شَقَّ الْجُیُوْبَ﴾ گریبان پھاڑا' چاک کیا۔ ❹ ﴿دَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ﴾ جاہلیت کی طرز پر پکار لگائی یعنی بین کیا۔

مفہوم الحدیث: کسی عزیز کے فوت ہو جانے کی بنا پر شدت غم میں سر یا رخسار پیٹنا' گریبان چاک کرنا اور بین کرنے سے انسان مرد ہو یا عورت امت مسلمہ کا حصہ نہیں رہتے۔ یہ سب جاہلانہ رسومات ہیں جن سے اجتناب ازبس ضروری ہے۔

احکام الحدیث: ① شدت غم میں رخسار پیٹنا' گریبان چاک کرنا بین کرنا ممنوع ہے۔

② غم کے وقت صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا جائے اور جاہلیت کے انداز اپنانے سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

③ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا ایمان کی علامت ہے۔

④ صبر و تحمل کے ساتھ حزن و ملال کا اظہار جائز ہے اس سے شریعت نے منع نہیں کیا۔ کسی عزیز کے فوت ہونے پر آنسوؤں کا بہنا ایک انسانی فطرت کا تقاضہ ہے جس پر شریعت نے کوئی پابندی عائد نہیں کی۔

حدیث: 163

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

لَمَّا اشْتَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ کَنِیْسَةً رَاَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُقَالُ لَهَا "مَارِيَةٌ" وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وأُمُّ حَبِيْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ:

"أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُوْلٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَاللّٰهِ-- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الصلوة باب هل تبنش قبور مشركي الجاهلية و يتخذ مكانها مسجدا۔

رواه مسلم: في صحيحه كتاب المساجد و مواضع الصلوة' باب النهي عن بناء المساجد على القبور واتخاذ الصور فيها والنهي عن اتخاذ القبور مساجد۔

مَعْنَى الْحَدِيْثِ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو آپ کی ایک بیوی نے گرجے کا تذکرہ کیا جسے اس نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا' جسے ماریہ کہا جاتا تھا۔ ام سلمہ اور ام حبیبہ سرزمین حبشہ گئیں تھیں ان دونوں نے اس گرجے کی خوبصورتی کا ذکر کیا۔ اور ان میں تصاویر کا تذکرہ کیا۔

آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا:

یہ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مرجاتا ہے۔ تو یہ اس کی قبر پر مسجد بنادیتے ہیں۔ پھر اس میں تصویریں لٹکادیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین مخلوق ہیں۔ (بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيْثِ: ❶ ﴿اِشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ نبی ﷺ کو بخار کی شکایت ہوئی۔ ❷ ﴿كَنِيْسَةٌ﴾ گرجا' عیسائیوں کی عبادت گاہ۔ ❸ ﴿رَفَعَ رَاْسَهُ﴾ آپ نے اپنا سر اٹھایا۔ ❹ ﴿الرَّجُلُ الصَّالِحُ﴾ نیک آدمی۔ ❺ ﴿بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا﴾ اس کی قبر پر مسجد بنادیتے۔ ❻ ﴿شِرَارُ الْخَلْقِ﴾ بدترین مخلوق۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِيْثِ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے سے پہلے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت اختیار کی تھی۔ جب آپ زندگی کی آخری بیماری میں مبتلا ہوئے تو ان دونوں نے آپ کے پاس حبشہ میں بنے ہوئے ایک خوبصورت گرجے کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ اس میں بہت سی تصاویر بھی ہم نے آویزاں دیکھی تھیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا:

یہ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا ہے تو فرط عقیدت سے اس کی قبر پر مسجد تعمیر کردیتے ہیں۔ اور اس میں ان کی تصاویر آویزاں کردیتے ہیں آگاہ رہنا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوق تصور کیے جاتے ہیں۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ قبر پر مسجد یا مقبرہ بنانا شرعاً جائز نہیں اس سے مشرکین کے ساتھ مشابہت پیدا ہوتی ہے۔
❷ ذی روح کی تصویر بنانا شرعاً جائز نہیں اور خاص طور پر نیک اشخاص کی تصاویر بنا کر لٹکانا حرام ہے کیونکہ اس سے شرک کا فتنہ پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

حدیث: 164

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ۔ "لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔"
قَالَتْ لَوْلَا ذَالِكَ لَاَبْرِزَ قَبْرُهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا:۔

رواه البخاري: كتاب الجنائز' باب يكره من اتخاذ المساجد على القبور۔
رواه مسلم: كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب النهي عن بناء المساجد على القبور و اتخاذ الصور فيها۔

مَعنَی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس بیماری میں ارشاد فرمایا جس سے آپ اُٹھ نہ سکے۔

لعنت ہو اللہ کی یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر آپ کی قبر کو سجدہ گاہ بنائے جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلے میدان میں بنائی جاتی۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿لَمْ يَقُمْ مِنْهُ﴾ اس سے آپ کھڑے نہ ہو سکے۔ ❷ ﴿اِتَّخَذُوْا﴾ بنایا انہوں نے۔ ❸ ﴿قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ﴾ اپنے انبیاء کی قبروں کو۔ ❹ ﴿لَاَبْرِزَ قَبْرُهٗ﴾ ظاہر کی جاتی آپ کی قبر یعنی کھلے میدان میں بنائی جاتی۔ ❺ ﴿غَيْرَ اَنَّهٗ خَشِيَ﴾ علاوہ ازیں کہ ڈرا گیا۔ ❻ ﴿اَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا﴾ کہ بنالی جائے گی مسجد۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ کی زندگی کے آخری لمحات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں گذرے جب آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی تو آپ کا سر مبارک ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا۔

حضرت عائشہ آخری لمحات کی روئیداد بیان کرتی ہوئی اِرشاد فرماتی ہیں کہ آپ نے اِرشاد فرمایا:

"کہ اللہ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا"

اَحکامُ الحدیث: ❶ قبروں پر مسجدیں تعمیر کرنا حرام ہے۔

❷ قبر کو سجدہ کرنا شرک ہے۔

❸ قبر کی تعظیم ' طواف ' عقیدت سے قبر کا بوسہ اس پر چراغ روشن کرنا ' قبر پر چڑھاوا چڑھانا ' نذرانہ پیش کرنا ' منتیں مانگنا ' وہاں سے تبرک حاصل کرنا ' صاحب قبر کا نام جپنا ' قبروں پر یہ سب حرکات ممنوع ہیں ان سے کلی طور پر ہر مسلمان کو اجتناب کرنا چاہیے۔

❹ جس نے مذکورہ اعمال قبروں پر کیے اس نے یہود و نصاریٰ کا طرز عمل اختیار کیا اور حضرت محمد ﷺ کی سُنت کو چھوڑ دیا۔

❺ قبر کے پاس عقیدت سے نماز پڑھنا خواہ وہاں مسجد ہو یا کھلی جگہ ہو صریحاً شرک ہے۔

❻ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی قبر مبارک کو شرکیہ اعمال سے محفوظ کیا ہوا ہے مشرک شدید رغبت کے باوجود وہاں آج تک کھلے انداز میں شرک کا اِرتکاب نہیں کرسکتے۔

❼ نبی کریم ﷺ نے اپنے بارے میں یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ" اِلٰہی میری قبر کو بت نہ بنا دینا کہ اِس کی عبادت کی جائے۔

حدیث: 165

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَنْ شَھِدَ الْجَنَازَۃَ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْھَا فَلَہٗ قِیْرَاطٌ ' وَمَنْ شَھِدَھَا حَتّٰی تُدْفَنَ فَلَہٗ قِیْرَاطَانِ۔ قِیْلَ وَمَا الْقِیْرَاطَانِ؟ قَالَ "مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ ' وَلِمُسْلِمٍ ' اَصْغَرُھُمَا مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ"

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ البخاری: کتاب الجنائز' باب من انتظر حتی تدفن-
رواہ مسلم: فی کتاب الجنائز باب فضل الصلوۃ-

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جوجنازے میں حاضر ہوا یہاں تک کہ نماز جنازہ پڑھی- اس کے لئے ایک قیراط ہے- اور جو اس میں حاضر ہوا یہاں تک کہ میت کو دفن کردیا اس کے لئے دو قیراط ہیں-

پوچھا گیا دو قیراط کیا ہیں فرمایا دو عظیم پہاڑوں کی مانند اور مُسلم کی روایت ہے ان دونوں پہاڑوں میں سے چھوٹا اُحد پہاڑ کی مانند ہے- (بخاری و مُسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ﴾ جو حاضر ہوا جنازے میں ❷ ﴿حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا﴾ یہاں تک کہ وہ اس پر نماز پڑھے- یعنی نماز جنازہ پڑھے- ❸ ﴿لَهٗ قِيْرَاطٌ﴾ اس کے لئے ایک قیراط ہے- ❹ ﴿قِيْرَاطٌ﴾ قیراط کا حجم احد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے-

مفہوم الحدیث: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے- اور اس کی منشاء ہے کہ بخشش کے اسباب ان کے لئے مہیا کرتا رہے: اِسی لئے یہ خُوشخبری دی گئی جو شخص کسی میت کے جنازے میں شریک ہو تو اسے ایک قیراط ثواب عنایت کیا جاتا ہے اور جو تدفین تک موجود رہے تو اسے دو قیراط کا ثواب عنایت کیا جاتا ہے-
یاد رہے کہ ایک قیراط کا حجم اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے-

اَحکام الحدیث: ❶ جنازے میں تدفین تک شریک ہونا بڑا مستحب عمل ہے شریک ہونے والے کو اللہ رب العزت دو قیراط ثواب عنایت کرتے ہیں-

❷ نماز جنازہ میں شرکت میت کے ساتھ حسنِ سلوک کا اظہار ہے-

❸ ثواب کی نسبت اعمال کی نسبت سے تجویز کی جاتی ہے جیسا کہ صرف نماز جنازہ پڑھنے والے کے لئے ایک قیراط اور تدفین تک شریک ہونے والے کے لئے دو قیراط ثواب کا عندیہ دیا گیا ہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 49

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ

حدیث: 166

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ: "اِنَّكَ سَتَأْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ، فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" فَاِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لَكَ بِذَالِكَ فَاَخْبِرْهُمْ: اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذَالِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذَالِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی کتاب المغازی، باب بعث ابی موسی و معاذ الی الیمن قبل حجۃ الوداع۔
رواہ مسلم: فی الایمان، باب الدعاء الی الشہادتین و شرائع الاسلام۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے جب بھیجا اُسے یمن کی طرف۔

تُم اہل کتاب قوم کے پاس عنقریب جاؤ گے جب تُم ان کے پاس آؤ، تو انہیں دعوت دینا۔ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اگر وہ تیری اس بات کو مان لیں تو انہیں خبر دینا کہ اللہ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ تیری اس بات کو مان لیں تو انہیں خبر دینا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لی جائے گی اور ان کے فقراء پر لوٹائی جائے گی۔

اگر وہ تیری اس بات کو بھی مان لیں تو تم ان کے اچھے اموال لینے سے احتراز کرنا۔

مظلوم کی بد دعا سے بچنا بلاشبہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔۔(بخاری و مسلم)

مُفردَاتُ الحدیث: ❶ ﴿حِيْنَ بَعَثَهُ﴾ جب اسے بھیجا۔ ❷ ﴿سَتَأْتِي قَوْمًا﴾ تم آؤ گے ایک قوم کے پاس۔ ❸ ﴿اُدْعُهُمْ﴾ انہیں دعوت دینا۔ ❹ ﴿يَشْهَدُوْا﴾ وہ گواہی دیں۔ ❺ ﴿اِنْ هُمْ﴾ اگر وہ۔ ❻ ﴿اَطَاعُوْا لَكَ﴾ تیری اطاعت کریں، بات مان لیں۔ ❼ ﴿تُرَدُّ﴾ لوٹایا جائے گا۔ ❽ ﴿مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ﴾ ان کے مالداروں سے۔ ❾ ﴿عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ﴾ ان کے فقیروں پر۔ ❿ ﴿اَخْبِرْهُمْ﴾ انہیں خبر دینا۔ ⓫ ﴿فَاِيَّاكَ﴾ بچنا، اجتناب کرنا، احتراز کرنا۔ ⓬ ﴿اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ﴾ مظلوم کی بد دعا سے بچ کر رہنا۔ ⓭ ﴿حِجَابٌ﴾ پردہ۔

مفہومُ الحدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے یمن کا معلم، داعی، قاضی اور گورنر بنا کر بھیجا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ تمہارا واسطہ وہاں جا کر اہل کتاب سے پڑے گا انہیں خوش اسلوبی سے دین کی طرف راغب کرنا۔ سب سے پہلے توحید و رسالت کا اقرار کروانا اگر وہ اقرار کر لیں تو پھر انہیں بتانا کہ شب و روز میں پانچ نمازوں کی ادائیگی ان پر فرض ہے اگر وہ یہ بھی تسلیم کر لیں پھر انہیں آگاہ کرنا بدنی عبادت کی ادائیگی کے بعد مالی عبادت بھی ضروری ہے۔ لہٰذا اپنے اموال میں زکوٰۃ ادا کرنا ہو گی۔ یہ زکوٰۃ ان کے مالداروں سے وصول کی جائے گی۔ اور فقراء و محتاجوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے بھی تیار ہو جائیں تو تم ان سے اعلیٰ قسم کا مال وصول نہ کرنا بلکہ متوسط درجے کو پیش نظر رکھنا دیکھنا تیری جانب سے کسی پر ظلم نہ ہو۔ زیادتی نہ ہو، کیونکہ مظلوم کی بد دعا براہ راست عرش الٰہی تک پہنچتی ہے۔ کوئی حجاب حائل نہیں ہوتا۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ دعوت و تبلیغ کا کام حکمت سے کیا جائے۔

❷ دعوت الی اللہ کو تدریجاً آگے بڑھایا جائے۔

❸ پہلے توحید و رسالت کا اقرار ہو گا پھر نمازوں کی فرضیت عائد ہو گی۔

❹ نماز کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی پھر درجہ بدرجہ روزے اور حج کی ادائیگی کا التزام کرنا ہو گا۔

❺ زکوٰۃ کی ادائیگی مالی عبادت ہے یہ معاشرتی و معاشی فلاح و بہبود کے لئے فرض کی گئی ہے۔ مسلم سوسائٹی کے صاحب ثروت افراد سے اسلامی حکومت وصول کرتی ہے اور اسی معاشرے کے غربت و افلاس سے پسے ہوئے لوگوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6 زکوٰۃ وصول کرنے والا آفیسر لوگوں کے عمدہ مال زکوٰۃ میں وصول کرنے سے احتراز کرے اور متوسط درجے کے مال وصول کرے۔ تاکہ لوگوں میں اضطراب' بے چینی اور بددلی کی فضا قائم نہ ہو۔

7 ایک شہر کی زکوٰۃ بوقت ضرورت دوسرے شہر اور اس طرح ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل کی جاسکتی ہے۔

حدیث: 167

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ' وَلاَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ' وَلاَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ" - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی الزکوۃ باب من ادی زکوتہ فلیس بکنز۔
رواہ مسلم: فی کتاب الزکوۃ فی فاتحتہ۔

معنی الحدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: 1 ﴿فِیْمَا دُوْنَ﴾ کم میں۔ 2 ﴿اَوَاقٍ﴾ اُوْقِیَۃٌ کی جمع ایک اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہے۔ اور پانچ اوقیے دو سو درہم کے ہوتے ہیں۔ 3 ﴿ذَوْدٌ﴾ اُونٹ۔
4 ﴿اَوْسُقٌ﴾ وَسْقٌ کی جمع ایک وسق چار من کا ہوتا ہے اور پانچ وسق بیس من کے ہوئے۔

مفہوم الحدیث: شارع علیہ السلام نے زکوٰۃ کا نصاب مقرر کرکے امت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ تاکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے سہولت میسر آسکے۔ لہٰذا مال میں ادنیٰ درجے کا تعین کرتے ہوئے فرمایا کہ جس کے پاس بیس من سے کم غلہ ہو اس پر زکوٰۃ نہیں جس کے پاس دو سو درہم سے کم چاندی ہو وہ بھی زکوٰۃ سے مستثنیٰ کردیا جائے گا اور جس کے پاس پانچ اُونٹ سے کم ہو اس پر بھی زکوٰۃ نہیں لہٰذا نصاب کا ادنیٰ درجہ دو سو درہم چاندی بیس من گندم یا پانچ اُونٹ ہوگا۔

احکام الحدیث: 1 حدیث میں مذکور نصاب پورا ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 50

زیرِ اِستعمال چیزوں کی زکوٰۃ

حَدِیث: 168

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ"

وَفِيْ لَفْظٍ "اِلَّا زَكَاةَ الْفِطْرِ فِي الرَّقِيْقِ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی کتاب الزکوۃ، باب لیس علی المسلم فی عبدہ صدقۃ۔

رواہ مسلم: فی الزکوۃ، باب لا زکوۃ علی المسلم فی عبدہ و فرسہ۔

مَعْنَی الحَدِیث: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔

ایک روایت میں ہے۔ "مگر غلام کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا پڑے گا۔" (بخاری و مسلم)

مُفرَداتُ الحَدِیث: ❶ ﴿لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ﴾ نہیں ہے مسلمان پر۔ ❷ ﴿فِيْ عَبْدِهٖ﴾ اس کے غلام میں۔ ❸ ﴿وَلَا فَرَسِهٖ﴾ اور نہ ہی اس کے گھوڑے میں۔ ❹ ﴿صَدَقَةٌ﴾ زکوٰۃ۔ ❺ ﴿الرَّقِيْقُ﴾ غلام۔

مَفهُومُ الحَدِیث: زکوٰۃ کی ادائیگی کی بنیاد عدل و انصاف پر رکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اغنیاء کے ان اموال پر زکوٰۃ واجب کی ہے جن میں اضافے، ترقی اور بڑھنے کے امکانات ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اشیاء جو ذاتی اِستعمال کی ہیں جن میں اضافے اور منافع کے امکانات نہیں ہوتے جیسے گھوڑا، نوکر چاکر، گاڑی، گھر وغیرہ ان پر زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ البتہ صدقۃ الفطر کی ادائیگی غلام کی جانب سے کی جائے گی کیونکہ اس کا تعلق بدن سے ہوتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کہ مال سے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ سواری کے گھوڑا اور خدمت کے لئے مخصوص غلام میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ حافظ ابن قیم اپنی کتاب تہذیب السنن میں رقمطراز ہیں کہ اگر گھوڑے اور غلام خدمت کے لئے ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں لیکن اگر تجارت کے لئے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہوگی۔

❷ غلام کی طرف سے صدقہ الفطر کی ادائیگی اس کے آقا پر واجب ہے خواہ وہ خدمت کے لئے ہو یا تجارت کے لئے۔

❸ ذاتی اِستعمال کی اشیاء میں زکوٰۃ نہیں ہوتی مثلاً گھر' سواری' نوکر چاکر وغیرہ۔

حَدیث: 169

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"اَلْعَجْمَآءُ جُبَارٌ' وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ' وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ' وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ کتاب الزکوۃ' باب الزکوۃ الخمس و فی المساقاۃ و فی الدیات۔
رواہ مسلم: فی الحدود' باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار۔

مَعنَی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چوپایہ غیر ضامن ہے' کنواں غیر ضامن ہے' کان غیر ضامن ہے اور مدفون خزانے میں پانچواں حصہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اَلْعَجْمَآءُ﴾ چوپایہ۔ ❷ ﴿جُبَارٌ﴾ غیر ضامن ہے۔ ❸ ﴿وَالْبِئْرُ﴾ کنواں۔ ❹ ﴿وَالْمَعْدِنُ﴾ کان۔ ❺ ﴿الرِّكَازِ﴾ مدفون خزانہ۔ ❻ ﴿الْخُمُسُ﴾ پانچواں حصہ۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے اپنی امت پر شفقت اور ہمدردی کرتے ہوئے ان اشیاء کے تاوان سے انسان کو بری قرار دے دیا جس میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا مثلاً کسی کا جانور رسی تڑا کر کسی کی فصل کا نقصان کرجاتا ہے تو وہ نقصان اس جانور کے مالک سے وصول نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس جانور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے فصل تک پہنچانے میں اس کا کوئی قصور نہیں۔اسی طرح کسی کے کنوئیں میں کوئی گر کر زخمی ہو جاتا ہے یا اس کی موت واقع ہو جاتی ہے اس سے کنوئیں کے مالک کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جائے گا۔ کسی کی کوئلے 'لوہے' نمک یا کسی اور معدنیت کی کان میں کوئی گر کر نقصان اُٹھاتا ہے تو وہ نقصان کان کے مالک سے وصول نہیں کیا جائے گا۔

ہاں اگر کسی کو کہیں مدفون خزانہ ملتا ہے تو اس کا پانچواں حصہ بیت المال کو دیا جائے گا اور چار حصے اسے ملیں گے جس کو وہ خزانہ ملا۔

احکام الحدیث: 1 کسی چوپائے کے نقصان کو اس کے مالک سے وصول نہیں کیا جائے گا جبکہ اس چوپائے کے چھوڑنے میں اس کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔

2 اگر جان بوجھ کر کسی نے اپنا چوپایہ کسی کی فصل اُجاڑنے کے لئے چھوڑا ہو اور یہ بات دلائل و قرائن سے ثابت ہو جائے کہ چوپائے کے مالک نے اسے از خود چھوڑا ہے تو پھر نقصان کا تاوان مالک سے وصول کیا جائے گا۔

3 اگر کسی کے کنوئیں میں کوئی اترا اور اترنے والے کو کوئی نقصان پہنچا تو وہ نقصان کنوئیں کے مالک سے وصول نہیں کیا جائے گا ہاں اگر مالک کی طرف سے کسی کو دھوکے سے کنوئیں میں اتارا گیا اور اتارنے والا جانتا تھا کہ کنوئیں میں نقص پایا جاتا ہے اترنے والا نقصان اُٹھائے بغیر نہیں رہ سکتا بایں صورت کنوئیں کے مالک سے تاوان وصول کیا جائے گا۔

4 اگر کسی کو کہیں سے مدفون خزانہ ملا تو وہ چار حصے خود اپنے استعمال میں لا سکتا اس کا پانچواں حصہ اسے قومی خزانے میں جمع کروانا ہو گا۔

حدیث: 170

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِیْلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ' وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ' وَالْعَبَّاسُ عَمُّ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "مَایَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَمَّا خَالِدٌ: فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَادَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا۔

ثُمَّ قَالَ: "يَا عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ"۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رواہ البخاری: فی الزکوۃ باب قول اللہ تعالی و فی الرقاب والغارمین و فی سبیل اللہ۔

رواہ مسلم: فی الزکوۃ باب تقدیم فی تقدیم الزکوۃ و منعھا۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا:

رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا' ابن جمیل خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ دینے سے اِنکار کردیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ابن جمیل کی ناراضگی کا سبب یہ ہے کہ پہلے وہ فقیر و محتاج تھا اب اسے اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا ہے۔ رہا خالد بن ولید "تو تم خالد" سے زکوٰۃ مانگ کر اس پر ظلم کرتے ہو۔ کیونکہ اس نے اپنی درعیں اور سامان جنگ اللہ کی راہ میں وقف کردیا ہے۔ رہا عباس رضی اللہ عنہ تو اس کی زکوٰۃ اس سال اور اگلے سال کی میرے ذمے ہے۔

پھر فرمایا! اے عمر کیا تم جانتے نہیں کہ چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔ (مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿بَعَثَ عَلَى الصَّدَقَةِ﴾ زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ ❷ ﴿مَا يَنْقِمُ﴾ ناراض نہیں ہے۔ ❸ ﴿مَنَعَ﴾ روک دیا' اِنکار کردیا۔ ❹ ﴿وَأَغْنَاهُ اللّٰهُ﴾ اللہ نے اسے غنی کردیا۔ ❺ ﴿إِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ﴾ تم ظلم کرتے ہو۔ ❻ ﴿أَدْرَاعَهُ﴾ اپنی درعیں۔ ❼ ﴿أَعْتَادَهُ﴾ اپنا جنگی سامان۔ ❽ ﴿صِنْوُ أَبِيْهِ﴾ باپ کی مانند۔ ❾ ﴿أَمَا عَلِمْتَ﴾ کیا تو نہیں جانتا۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور ابن جمیل کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے گئے تینوں نے زکوٰۃ دینے سے اِنکار کردیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی شکایت کی آپ نے اِرشاد فرمایا: ابن جمیل کے زکوٰۃ سے اِنکار کرنے کی تو کوئی بظاہر وجہ نظر نہیں آتی۔ وہ پہلے فقیر و محتاج تھا اللہ نے اسے غنی کردیا اب اس نے زکوٰۃ نہ دے کر ناشکری کا اظہار کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے تو اپنا تمام اثاثہ اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے البتہ حضرت عباس بن عبد المطلب کی زکوٰۃ میرے ذمے ہے۔ کیونکہ چچا باپ کی مانند ہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ حاکم وقت کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اپنے نمائندے مختلف اطراف میں بھیجنے چاہئیں۔

❷ زکوٰۃ دینے سے اگر کوئی اِنکار کر دے تو اس کی شکایت حاکم وقت کو کی جا سکتی ہے۔

❸ اللہ کی نعمت کی ناشکری اور واجبات کی ادائیگی سے انکار ناپسندیدہ عمل ہے۔

❹ اللہ کی راہ میں وقف اشیاء اور زیرِ استعمال اشیاء پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

❺ منقولہ اشیاء کو اللہ کی راہ میں وقف کرنا جائز ہے۔

❻ چچا چونکہ باپ کی مانند ہوتا ہے لہٰذا اس کی تعظیم بجالانا ضروری ہے۔

حدیث: 171

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ لَمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ وَفِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَكَاَنَّهُمْ وَجَدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ' اِذْلَمْ يُصِبْهُمْ مَا اَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ:

يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ' اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ؟ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ؟ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ؟ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ قَالَ: مَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تُجِيْبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ۔ قَالَ: لَوْشِئْتُمْ لَقُلْتُم جِئْتَنَا بِكَذَا وَكَذَا' اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ اِلٰى رِحَالِكُمْ؟ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْاَنْصَارُ شِعَارٌ' وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه في كتاب المغازي' باب غزة الطائف۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ مسلم: فی الزکوۃ باب اعطاء المولفۃ قلوبھم علی الاسلام و تصبر من قوی ایمانہ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حنین کے دن اپنے نبی ﷺ کو مال غنیمت سے نوازا۔ آپ نے وہ مال لوگوں میں اور مولفۃ القلوب میں تقسیم کردیا۔ اور انصار کو اس میں سے کچھ نہ دیا گویا کہ انہوں نے اپنے دلوں میں غم محسوس کیا۔ جبکہ انہیں نہ ملا جو لوگوں کو ملا آپ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا۔

اِے خاندان انصار کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا اللہ نے میرے ذریعے تمہیں ہدایت دی؟ تم بٹے ہوئے تھے اللہ نے تمہیں میرے ذریعے جوڑدیا؟

تُم فقیر تھے اللہ نے میرے ذریعے تمہیں غنی کردیا؟ جب بھی آپ نے کچھ ارشاد فرمایا: انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہمارے محسن ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہیں کیا چیز روکتی ہے۔ کہ تُم اللہ کے رسول کو جواب نہیں دیتے؟

انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہمارے محسن ہیں آپ نے فرمایا: اگر تُم چاہتے تو یہ کہہ سکتے تھے۔ کہ آپ بھی تو ہمارے پاس ایسے ہی آئے تھے 'کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ بکری اور اُونٹ لے کر جائیں۔ اور تم اپنے گھروں میں نبی ﷺ کو لے کر جاؤ اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا۔ لوگ اگر کسی وادی اور گھاٹی کی طرف چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی کی طرف چلوں۔

انصار شعار ہیں اور لوگ دثار تُم میرے بعد دنیا کو ترجیح دینے والوں سے ملوگے تُم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تُم مجھے حوض کوثر پر ملو۔۔(بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿أَفَآءَ اللّٰهُ﴾ عطا کیا اللہ نے مال غنیمت۔ ❷ ﴿قَسَمَ فِي النَّاسِ﴾ لوگوں میں تقسیم کیا۔ ❸ ﴿وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ﴾ انصار کو کچھ نہ دیا۔ ❹ ﴿وَجَدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ﴾ انہوں نے اپنے دلوں میں غم محسوس کیا۔ ❺ ﴿لَمْ يُصِبْهُمْ﴾ نہ پہنچا ان کو۔ ❻ ﴿مَا أَصَابَ النَّاسُ﴾ جو لوگوں کو پہنچا۔ ❼ ﴿خَطَبَهُمْ﴾ ان سے خطاب کیا۔ ❽ ﴿ضُلَّالًا﴾ گمراہ۔ ❾ ﴿هَدٰكُمُ اللّٰهُ بِيْ﴾ میرے ذریعے تمہیں ہدایت دی۔ ❿ ﴿كُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ﴾ تُم بٹے ہوئے تھے۔ ⓫ ﴿أَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ﴾ اللہ نے تمہیں میرے ذریعے جوڑدیا۔ ⓬ ﴿عَالَةً﴾ فقیر، محتاج۔ ⓭ ﴿أَمَنُّ﴾ زیادہ احسان کرنے والا۔ ⓮ ﴿الشَّاةُ﴾ بکری۔ ⓯ ﴿الْبَعِيْرُ﴾ اُونٹ۔ ⓰ ﴿رِحَالِكُمْ﴾ تمہارے گھر۔ ⓱ ﴿سَلَكَ النَّاسُ﴾ چلیں لوگ۔ ⓲ ﴿شِعْبُ﴾ گھاٹی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: جب نبی کریم ﷺ کی قیادت میں لڑی گئی جنگ غزوہ حنین میں اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کی اور کثیر مقدار میں مال غنیمت آپ کے ہاتھ آیا تو آپ نے دائرہ اسلام میں نئے نئے داخل ہونے والوں کو زیادہ مقدار میں مال غنیمت عطا کیا۔ باقی مال غنیمت عام مجاہدین میں تقسیم کردیا: انصار جن کے دلوں میں ایمان راسخ ہوچکا تھا انہیں مال غنیمت عطا نہ کیا: آپ نے جب دیکھا کہ انصار مال غنیمت نہ ملنے کی وجہ سے بجھے بجھے دیکھائی دے رہے ہیں تو آپ نے ان سے خطاب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

اِے انصار تُم گمراہ تھے میرے ذریعے اللہ نے تمہیں ہدایت نصیب فرمائی۔

تُم آپس میں مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں ایک لڑی میں پرو دیا تُم مفلس ومحتاج تھے اللہ نے میرے ذریعے تمہیں مالدار وتونگر بنادیا۔

تُم آج تھوڑا سا دنیا کا مال نہ ملنے کی وجہ سے غم زدہ دیکھائی دیتے ہو۔

سنو: کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں آئے گی کہ لوگ اپنے گھروں کو دنیاوی مال لے کر جارہے ہوں گے اور تُم اپنے گھروں کو اللہ کا نبی لے کر جارہے ہوگے یہ بات سن کر انصار کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو چھلک پڑے۔

انصاریو سنو: میرے دل میں تمہاری کیا اہمیت ہے اگر لوگ کسی وادی اور گھاٹی میں چل رہے ہوں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلنا پسند کروں گا۔ اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو انصاری کہلانا پسند کرتا۔

سنو! تُم میرے بعد دنیا کو ترجیح دینے والوں کو ملوگے۔

تُم صبر سے کام لینا تُم مجھے حوض کوثر پر ملوگے ------------- (بخاری۔ مسلم)

اَحکامُ الحدیث: 1 دین میں نئے آنے والوں کی تالیف قلبی کے لئے دل کھول کر مالی امداد دینا حاکم وقت کے فرائض میں سے ہے۔

2 جو پختہ ایمان لوگ ہوں کسی مصلحت کے پیش نظر انہیں مال غنیمت اگر نہ بھی دیا جائے تو حاکم وقت کو اس کا اختیار حاصل ہے۔

3 حالات کا اگر تقاضہ ہو تو حاکم وقت فوری طور پر اپنی رعایا سے خطاب کرے۔ تاکہ اس کا اعتماد بحال رہے۔

4 مصائب کے وقت صبر جمیل سے کام لینا حوض کوثر پر پہنچنے کا باعث بنے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 51

صدقہ فطر

حدیث: 172

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ' اَوْقَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ' فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ

وَفِيْ لَفْظٍ اَنْ تُوَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الزكوة' باب صدقة الفطر على الحر والمملوك-

رواه مسلم: بنحوه' كتاب الزكوة' باب زكوة الفطر على المسلمين من التمر والشعير-

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ فطر فرض کیایا آپ نے صدقہ رمضان کہا' مرد' عورت آزاد' غلام پر کھجوروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع۔ پھر لوگوں نے چھوٹے اور بڑے پر گندم کے نصف صاع کو اس کے برابر کردیا۔ ایک روایت میں ہے کہ صدقہ الفطر ادا کیا جائے لوگوں کے عید گاہ کی طرف نکلنے سے پہلے۔ (بخاری ومسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿صَدَقَةَ الْفِطْرِ﴾ فطرانہ۔ ❷ ﴿الذَّكَرُ﴾ مرد۔ ❸ ﴿الْاُنْثٰى﴾ عورت۔ ❹ ﴿اَلْحُرُّ﴾ آزاد۔ ❺ ﴿اَلْمَمْلُوْكَ﴾ غلام۔ ❻ ﴿صَاعٌ﴾ پیمانہ۔ ❼ ﴿تَمْرٌ﴾ کھجور۔ ❽ ﴿بُرٌّ﴾ گندم۔ ❾ ﴿شَعِيْرٌ﴾ جو۔ ❿ ﴿أَنْ تُوَدّٰى﴾ کہ اسے ادا کیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ہر مرد، عورت آزاد اور غلام پر فطرانہ فرض قرار دیا۔ یہ کہ رمضان کے اختتام پر نماز عید کے لئے جانے سے پہلے کھجور یا جو کا ایک صاع فطرانہ ادا کیا جائے۔ بعد میں لوگوں نے کھجور یا جو کا ایک صاع فطرانے میں دینے کی بجائے گندم کا نصف صاع دینا شروع کر دیا تھا۔

احکام الحدیث: ❶ صدقۃ الفطر ہر مرد عورت، آزاد غلام پر ادا کرنا فرض ہے۔

❷ صدقۃ الفطر کی مقدار ایک صاع ہے جس کا وزن تقریباً اڑھائی کلو بنتا ہے پرانے وزن کے اعتبار سے ایک صاع کا وزن دو سیر آٹھ چھٹانک تین تولے نو ماشے بنتا ہے۔

حدیث: 173

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنَّا نُعْطِيْهَا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْصَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ: اَرٰى مُدًّا مِّنْ هٰذِهٖ يَعْدِلُ مُدَّيْنِ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ اَمَّا أَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهٗ كَمَا كُنْتُ اُخْرِجُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رواه البخاری: بنحوه كتاب الزكوة، باب صاع من زبيب الى قوله هذا يعدل مدين۔
رواه مسلم: بنحوه كتاب الزكوة، باب زكوة الفطر على المسلمين من التمر والشعير۔

معنی الحدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کھانے کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع۔ یا پنیر کا ایک صاع یا منقے کا ایک صاع دیا کرتے تھے، جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حکمران بنے اور گندم بھی آنے لگی۔ تو انہوں نے فرمایا: میں اس کا ایک مد دوسری اجناس کے دو مد کے برابر سمجھتا ہوں۔

حضرت ابو سعید فرماتے ہیں میں یہ ہمیشہ نکالتا رہوں گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نکالا کرتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿کُنَّا نُعْطِیْھَا﴾ ہم دیا کرتے تھے۔ ❷ ﴿طَعَامٌ﴾ کھانا۔ ❸ ﴿اَقِطٍ﴾ پنیر۔ ❹ ﴿زَبِیْبٌ﴾ منقی۔ ❺ ﴿جَاءَ مُعَاوِیَۃُ﴾ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے یعنی وہ حکمران بنے۔ ❻ ﴿السَّمْرَآءُ﴾ گندم۔ ❼ ﴿یَعْدِلُ﴾ برابر ہے۔

مفہومُ الحدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھانے' پنیر' کھجور اور منقے وغیرہ کا صدقہ الفطر ایک صاع ہی نکالا کرتے تھے جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حکمران بنے اور مدینہ منورہ میں گندم بھی آنے لگی۔ تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اِرشاد فرمایا گندم کا نصف صاع دوسری اجناس کے ایک صاع کے برابر ہے۔

ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ میں تو ہر ایک چیز کا ایک صاع ہی صدقہ الفطر نکالا کروں گا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں نکالا کرتا تھا۔ اس کی مقدار میں کوئی ردوبدل نہیں کروں گا۔

اَحکامُ الحدیث:

1. صدقۃ الفطر کے واجب ہونے میں پوری امت کا اجماع ہے۔
2. صدقۃ الفطر ہر چھوٹے بڑے' مرد عورت اور آزاد غلام کی جانب سے نکالا جائے گا۔
3. بچہ اگر ماں کے پیٹ میں ہو تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اس کا بھی صدقۃ الفطر دیا کرتے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اس پر عمل پیرا تھے۔
4. صدقۃ الفطر زیرِ اِستعمال خوراک سے نکالا جائے گا۔
5. صدقۃ الفطر نماز عید کے لئے جانے سے پہلے نکالنا ضروری ہے۔
6. صدقۃ الفطر اگر عید سے دو چار روز پہلے ادا کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔
7. صدقۃ الفطر روزوں کے لئے پاکیزگی اور مساکین کی روزی کا باعث بنتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 52

کتاب الصیام

رمضان کے روزے

حدیث: 174

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

"لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ وَلَا یَوْمَیْنِ، اِلَّا رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا، فَلْیَصُمْهُ"

رواہ البخاری: بنحوہ کتاب الصوم، باب لا یتقدم رمضان بصوم یوم ولا یومین۔

رواہ مسلم: کتاب الصیام باب لا تقدموا رمضان بصوم یوم ولا یومین۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ مگر وہ شخص جو روزے رکھا کرتا تھا وہ روزہ رکھ لے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَا تَقَدَّمُوْا﴾ نہ آگے کرو۔ ❷ ﴿فَلْیَصُمْهُ﴾ چاہئے کہ وہ روزہ رکھ لے۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِستقبالی روزہ رکھنے سے منع کر دیا ہے۔ بعض حضرات رمضان کی آمد سے ایک یا دو روز پہلے رمضان کا اِستقبال کرنے کی غرض سے روزہ رکھتے ہیں ایسا کرنا شرعاً ممنوع ہے۔ اس کے منع کرنے میں حکمت یہ ہے کہ نفلی اور فرضی عبادت میں فرق واضح ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: ❶ رمضان کی آمد سے ایک یا دو روز پہلے استقبال رمضان کی غرض سے روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

❷ جو شخص جمعرات اور سوموار کا روزہ رکھنے کا عادی ہے۔ اگر رمضان سے ایک دو روز پہلے جمعرات یا سوموار کا دن آجاتا ہے تو وہ یہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

حدیث: 175

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ' قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

"اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا ' وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الصوم' باب هل یقال رمضان اور شهر رمضان ومن رای کله واسعا۔
رواه مسلم: کتاب الصیام' باب وجوب صوم رمضان لرویة الهلال والفطر لرویة الهلال وانه اذا غم فی أوله آخره اکملت عدة الشهر ثلاثین یوما۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں۔ جب تم اسے دیکھو تو روزہ رکھو۔ اور جب تم اسے دیکھو تو افطار کرو اگر تم پر بادل ہو جائے تو اس کا اندازہ لگاؤ۔ -(بخاری و مسلم)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ﴾ جب تم اسے دیکھو۔ ❷ ﴿فَصُوْمُوْا﴾ تو روزہ رکھو۔
❸ ﴿اَفْطِرُوْا﴾ اِفطار کرو۔ ❹ ﴿اِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ﴾ اگر تم پر بادل چھا جائے۔
❺ ﴿اُقْدُرُوْا﴾ اندازہ لگاؤ' حساب لگاؤ۔

مفہومُ الحدیث: رمضان کے روزوں کا آغاز چاند دیکھنے سے کیا جائے اور اِختتام بھی چاند دیکھ کر کیا جائے ہاں اگر آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہوں۔ تو شعبان کے تیس دن مکمل کر کے رمضان کا آغاز ہو گا۔ اور اسی طرح رمضان کی انتیس تاریخ کو چاند نظر آئے تو رمضان ختم ورنہ اس کے بھی تیس دن مکمل کئے جائیں گے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ ماہ رمضان کے روزوں کی ابتداء چاند دیکھ کر کی جائے گی اور انتہاء بھی چاند دیکھنے سے ہو گی۔ اگر آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس دن مکمل کئے جائیں گے۔

❷ اگر شعبان کی انتیس تاریخ کو چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن مکمل ہونے پر رمضان کا آغاز ہو گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 176

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
"تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه کتاب الصوم باب برکة السحور من غیر ایجاب۔
رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الصیام' باب فضل السحور
و تاکید استحبابه و استحباب تاخیره و تعجیل الفطر۔

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سحری کھایا کرو بے شک سحری میں برکت ہے۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿تَسَحَّرُوْا﴾ سحری کا کھانا کھاؤ۔ ❷ ﴿فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةٌ﴾ سحری میں برکت ہے۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ اپنی امت کو حکم دیتے ہیں کہ رمضان کا روزہ رکھنے کیلئے سحری کا کھانا کھایا کرو یہ کھانا باعث برکت ہوتا ہے۔یاد رہے کہ برکت دنیا و آخرت کے منافع کو شامل ہوتی ہے۔
سحری کھانے کی ایک برکت یہ ہے کہ روزہ رکھنے والے کو دن بھر اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجالانے میں اعانت میسر آتی ہے۔ جسم چاک و چوبند رہتا ہے۔ سحری کھانے کی برکت کی دوسری علامت یہ ہے کہ روزہ رکھنے والے کی طبیعت میں تازگی اور شگفتگی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ روزے کے عمل سے اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا۔
سحری کھانے کی ایک برکت یہ بھی ہوتی ہے کہ انسان رات کے پچھلے پہر بیدار ہوتا' اِستغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس وقت آسمان دنیا سے پکار پکار کر فرما رہے ہوتے ہیں کہ کوئی گناہوں کی معافی مانگنے والا ہے کہ میں اس کے گناہ معاف کردوں؟ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کی روزی کشادہ کردوں؟ اور سحری کا وقت قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ کی اِطاعت اور اِتباع رسول علیہ الصلاۃ والسلام مقصود ہو تو سحری کھانا عبادت بن جاتا ہے۔

احکام الحدیث: ❶ شریعت کا حکم مانتے ہوئے سحری کھانا مستحب عمل ہے۔ چونکہ سحری کے کھانے سے برکات حاصل ہوتی ہیں لہٰذا اسے ترک کرنا اچھا نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 177

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُم قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ۔

قَالَ اَنَسٌ: قُلْتُ لِزَيْدٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالسَّحُوْرِ؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِيْنَ آيَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الصوم باب قدر کم بین السحور و صلوۃ الفجر۔

رواہ مسلم: کتاب الصیام باب فضل السحور و تاکید استحبابہ و استحباب تاخیرہ و تعجیل الفطر۔

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہا: کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کے لئے اُٹھ گئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت زید سے پوچھا اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ فرمایا: پچاس آیات کے مطابق:۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿تَسَحَّرْنَا﴾ ہم نے سحری کھائی۔ ❷ ﴿ثُمَّ قَامَ﴾ پھر آپ کھڑے ہوئے۔ ❸ ﴿قَدْرُ خَمْسِيْنَ آيَةً﴾ پچاس آیات کے مطابق یعنی اتنا عرصہ جتنا پچاس آیات کی تلاوت میں صرف ہوتا ہے۔

مفہوم الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ صبح کی نماز سے تھوڑی دیر پہلے سحری کا کھانا کھایا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا سحری اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا فرمایا بس یوں سمجھئے کہ جتنی دیر پچاس آیات کی تلاوت میں صرف ہوتی ہے۔

احکام الحدیث: ❶ سحری کے کھانے میں اتنی دیر کرنا کہ نمازِ فجر کے شروع ہونے میں تھوڑا وقت باقی رہ جائے افضل عمل ہے۔

❷ صبح کی نماز جلد ادا کرنا مستحب عمل ہے۔

❸ طلوع فجر ہوتے ہی سحری کھانے سے ہاتھ روک لینا چاہئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 178

عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الصوم' باب الصائم یصبح جنبا۔

رواه مسلم: فی صحیحه بنحوه کتاب الصیام' باب صحة صوم من طلع علیه الفجر وهو جنب۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ اور اُم سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو فجر کا وقت آلیتا اس حال میں کہ آپ اپنی بیوی سے جنبی ہوتے پھر آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔(بخاری و مسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ﴾ آپ کو فجر کا وقت آلیتا۔یعنی نماز فجر کا وقت ہو جاتا۔ ❷ ﴿جُنُبٌ﴾ جنبی۔ ❸ ﴿مِنْ أَهْلِهِ﴾ اپنی اہلیہ سے۔ ❹ ﴿يَغْتَسِلُ﴾ غسل کرتے۔ ❺ ﴿وَيَصُوْمُ﴾ روزہ رکھتے۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ رمضان کی راتوں میں بعض اوقات اپنی کسی اہلیہ سے تخلیہ کرنے کی وجہ سے جنبی ہو جاتے صبح کا وقت ہوتا آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔

یہ بات امت تک آپ کی ازواج مطہرات میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پہنچا کر احسان عظیم کیا۔اگر وہ شرم و حیاء کو پیش نظر رکھتے ہوئے خاموش رہتیں تو اس مسئلے کا امت کو کیسے پتا چلتا۔چونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو اس کی اجازت دے رکھی تھی کہ آپ کی نجی زندگی کے واقعات وہ امت کو بتا سکتی ہیں لہٰذا انہوں نے اس بات کا اظہار کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک موقعہ پر یہ بھی ارشاد فرمایا میں ایک ایسی شریعت لے کر آیا ہوں جس کی راتیں بھی دن کی طرح روشن ہیں۔

اَحکام الحدیث: ❶ جو رات کے وقت اپنی اہلیہ کے ساتھ تخلیے کی وجہ سے جنبی ہو جائے وہ صبح کے وقت اٹھ کر غسل کرے اور روزہ رکھے۔

❷ جو رات کے وقت احتلام کی وجہ سے جنبی ہو جائے اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

❸ روزہ خواہ فرضی ہو یا نفلی رمضان میں ہو یا غیر رمضان میں دونوں صورتوں میں حکم ایک ہی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4. رمضان کی راتوں میں اپنی اہلیہ سے تخلیہ جائز ہے خواہ طلوع فجر سے کچھ دیر پہلے ہی کیوں نہ ہو۔

حدیث: 179

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ نَسِیَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَکَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهُ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ" (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاری: بنحوه، کتاب الصوم، الصائم اذا اکل او شرب ناسیا و فی کتاب الایمان۔

رواه مسلم: فی الصیام، باب اکل الناسی و شربه و جماعة لا یفطر۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھول گیا اور وہ روزے دار ہے اس نے کھالیا یا پی لیا وہ اپنا روزہ پورا کرلے بے شک اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔(بخاری ومسلم)

مفردات الحدیث: 1 ﴿مَنْ نَسِیَ﴾ جو بھول گیا۔ 2 ﴿وَهُوَ صَائِمٌ﴾ اور وہ روزے دار ہے۔ 3 ﴿اَکَلَ﴾ اس نے کھایا۔ 4 ﴿شَرِبَ﴾ اس نے پیا۔ 5 ﴿فَلْیُتِمَّ صَوْمَهُ﴾ وہ اپنا روزہ پورا کرلے۔ 6 ﴿اَطْعَمَهُ اللّٰهُ﴾ اللہ نے اسے کھلایا۔ 7 ﴿وَسَقَاهُ﴾ اس نے اُسے پلایا۔

مفہوم الحدیث: شریعت کے احکامات انسانی فطرت کے مطابق نازل کئے گئے ہیں۔ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی جاتی۔ کوئی روزے دار دن کے وقت بھول کر کھاپی لیتا ہے۔ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ یہ عمل اس نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔ لہٰذا بھول کر کھانے پینے کا روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ یوں سمجھنا چاہئے کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔

احکام الحدیث: 1. بھول کر کھانے، پینے یا جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

2. روزے کی حالت میں بھول کر کھانے پینے کا گناہ بھی نہیں ہوتا۔

3. جس نسیان کی وجہ سے کوئی روزے کی حالت میں کھاتا پیتا ہے وہ اللہ ہی کی جانب سے مقدر ہوتا ہے اسی لئے اِسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف منسوب کردیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 180

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلَكْتُ- فَقَالَ: مَا اَهْلَكَكَ" اَوْ مَالَكَ؟

قَالَ: وَقَعْتُ عَلَی امْرَءَتِیْ وَاَنَا صَائِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَصَبْتُ اَهْلِیْ فِیْ رَمَضَانَ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: هَلْ تَسْتَطِیْعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرِیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: هَل تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَسَکَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَمَا نَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ اِذَا اُتِیَ النَّبِیُّ بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِکْتَلُ قَالَ: أَیْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ: أَنَا: قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ: اَعَلٰی اَفْقَرَ مِنِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَوَاللّٰهِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا "یُرِیدُ الْحَرَّتَیْنِ" أَهْلُ بَیْتٍ اَفْقَرُمِنْ أَهْلِ بَیْتِی:

فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُهُ ثُمَّ قَالَ: اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ! (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن له شیء فتصدق علیه فلیکفر-

رواہ مسلم: کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان علی الصائم و وجوب الکفارۃ الکبری..... الخ-

معنی الحدیث: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے- اچانک ایک شخص آپ کے پاس آیا، اس نے کہا، اے اللہ کے رسول میں ہلاک ہو گیا- آپ نے فرمایا کس چیز نے تجھے ہلاک کر دیا؟ یا یہ فرمایا کہ تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے ایک روایت ہے کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کی ہے-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: کیا تیرے پاس غلام ہے جسے تو آزاد کر سکے؟ عرض کی: نہیں! آپ نے فرمایا: کیا تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی نہیں!

آپ نے فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی نہیں:

راوی کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے- ہم ابھی وہاں بیٹھے ہی تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا:

آپ نے اِرشاد فرمایا: سائل کہاں ہے؟ وہ بولا میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا: یہ لو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے صدقے میں دے دو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا مجھ سے بھی کوئی زیادہ فقیر و محتاج ہو گا؟ اللہ کی قسم مدینے کے دونوں کناروں کے درمیان میرے خاندان سے بڑھ کر کوئی فقیر و محتاج نہیں ہو گا۔ نبی کریم ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی داڑیں ظاہر ہوئیں' پھر آپ نے اِرشاد فرمایا یہ اپنے اہل خانہ کو کھلا دو۔ (بخاری و مسلم)

مُفردَاتُ الحَدِیث: ❶ ﴿هَلَكْتُ﴾ میں ہلاک ہو گیا' میں تباہ ہو گیا۔ ❷ ﴿مَا اَهْلَكَكَ﴾ کس چیز نے تجھے ہلاک کیا۔ ❸ ﴿وَقَعْتُ عَلٰی امْرَءَتِیْ﴾ میں نے اپنی بیوی سے ہم بستری کی ہے۔ ❹ ﴿مَالَكَ﴾ تجھے کیا ہوا۔ ❺ ﴿اَصَبْتُ اَهْلِیْ﴾ میں نے اپنی اہلیہ سے جماع کیا ہے۔ ❻ ﴿رَقَبَةٌ﴾ گردن۔ مُراد اس سے ہے غلام ❼ ﴿هَلْ تَجِدُ﴾ کیا تو پاتا ہے۔ ❽ ﴿تُعْتِقُهَا﴾ تو اسے آزاد کر دے۔ ❾ ﴿شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ﴾ مسلسل دو ماہ ❿ ﴿اِطْعَامُ﴾ کھانا کھلانا۔ ⓫ ﴿سِتِّيْنَ﴾ ساٹھ۔ ⓬ ﴿سَكَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔ ⓭ ﴿اِذْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ اچانک لایا گیا نبی ﷺ کے پاس۔ ⓮ ﴿عَرَقٌ﴾ ٹوکرا۔ ⓯ ﴿اَيْنَ السَّائِلُ؟﴾ سائل کہاں ہے۔؟ ⓰ ﴿اَفْقَرَ مِنِّیْ﴾ مجھ سے زیادہ محتاج۔ ⓱ ﴿لَابَتَيْهَا﴾ اس کے دونوں کنارے۔ ⓲ ﴿ضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ نبی ﷺ ہنسے۔ ⓳ ﴿بَدَتْ اَنْيَابُهُ﴾ آپ کی داڑیں ظاہر ہوئیں۔ ⓴ ﴿اَطْعِمْهُ﴾ اسے کھلاؤ۔ ㉑ ﴿اَلْحَرَّةُ﴾ وہ زمین جس پر کالے رنگ کے پتھر پھیلے ہوئے ہوں۔

مَفْہُومُ الحَدِیث: سلمہ بن صخر بیاضی رسول اللہ ﷺ کے پاس گھبرایا ہوا آیا اور کانپتے ہانپتے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں تباہ ہو گیا برباد ہو گیا آپ نے پوچھا کیا ہوا؟ کس چیز نے تجھے تباہ کر دیا۔

عرض کی یا رسول اللہ ﷺ رمضان میں روزے کی حالت میں دن کے وقت اپنی بیوی سے ہم بستری کر بیٹھا ہوں: اب میرا کیا بنے گا؟

آپ نے پوچھا کیا تیرے پاس آزاد کرنے کے لئے غلام ہے۔ عرض کی نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے پوچھا کیا تم دو ماہ کے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو؟

اس نے کہا یا رسولِ اللہ ﷺ میں اس کی بھی صلاحیت نہیں رکھتا۔

آپ نے پوچھا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو عرض کی نہیں آپ یہ بات سن کر خاموش ہو گئے۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ابھی وہیں بیٹھے تھے۔ کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ایک ٹوکرا کسی نے پیش کیا آپ نے فرمایا سائل کہاں ہے؟ وہ جلدی سے بولا میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔
آپ نے فرمایا یہ کھجوروں کا ٹوکرا لو اور فقراء و مساکین میں تقسیم کر دو۔
اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا مجھ سے بھی زیادہ کوئی یہاں فقیر و محتاج ہو گا۔
اللہ کی قسم اس مدینے میں میرے خاندان سے زیادہ کوئی محتاج و مسکین نہیں۔
آپ اس کی یہ بات سن کر خوب ہنسے اور فرمایا! جاؤ اپنے گھر لے جاؤ خود کھاؤ بچوں کو کھلاؤ۔

احکام الحدیث: ❶ رمضان کے دنوں میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرنا ایسی فحش حرکت ہے جو ہلاکت و تباہی کا باعث بنتی ہے۔

❷ جان بوجھ کر روزے کی حالت میں رمضان کے دنوں میں بیوی سے جماع کرنے والے کو درج ذیل صورتوں میں کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

○ غلام آزاد کرنا یہ نہ ہو سکے تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھنا یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

❸ جو کوئی ایسے گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے جس پر حد نافذ نہیں ہوتی۔ پھر صدق دل سے توبہ کر لے تو اس پر کوئی تعزیر بھی نافذ نہیں کی جائے گی۔ البتہ عمداً روزہ توڑنے کی صورت میں کفارہ ادا کرنا ضروری ہے۔

❹ عمداً کھانے پینے یا جماع کرنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے بایں صورت کفارے کی ادائیگی لازمی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 53

سفر میں روزہ

حدیث: 181

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصوم' باب الصوم فی السفر والافطار۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصیام باب التخییر فی الصوم والفطر فی السفر۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو الاسلمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا سفر کے دوران میں روزہ رکھوں؟ وہ بہت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو۔"۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿أَصُوْمُ؟﴾ کیا میں روزہ رکھوں؟ ❷ ﴿كَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ﴾ زیادہ روزے رکھنے والے تھے۔ ❸ ﴿اِنْ شِئْتَ﴾ اگر تو چاہے۔ ❹ ﴿فَصُمْ﴾ تو روزہ رکھ۔ ❺ ﴿اَفْطِرْ﴾ چھوڑ دے۔

مفہوم الحدیث: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علم میں یہ بات تھی کہ سفر کے دوران روزہ چھوڑنے کی اجازت ہم پر رحمت' شفقت' مہربانی اور ہمدردی کی وجہ سے ہے۔ حمزہ اسلمی بڑے بہادر' طاقت ور کثرت سے روزے رکھنے کے عادی تھے۔ ان کے دل میں خیر کثیر حاصل کرنے کا جذبہ موجزن تھا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ سوال کیا۔ کیا میں سفر کے دوران روزے رکھ سکتا ہوں آپ نے فرمایا تمہاری مرضی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہو تو روزہ رکھو چاہو تو چھوڑ دو۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ سفر کے دوران روزہ چھوڑنے کی شرعاً اجازت ہے۔

❷ سفر اگر رمضان میں درپیش ہو۔ تو روزہ رکھنے یا چھوڑنے کا اختیار ہے۔ چھوڑنے کی صورت میں اس کی قضاء دینا ہوگی۔

حدیث: 182

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الصوم، باب من لم يعب اصحاب النبي ﷺ بعضهم بعضا في الصوم والافطار۔
رواه مسلم: كتاب الصيام باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية..... الخ

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے کوئی روزے دار روزہ چھوڑنے والے کو اور کوئی روزہ چھوڑنے والا روزے دار کو معیوب نہ گردانتا۔ (بخاری و مسلم)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿كُنَّا نُسَافِرُ﴾ ہم سفر کرتے تھے۔ ❷ ﴿فَلَمْ يَعِبْ﴾ کوئی معیوب نہ سمجھتا۔ ❸ ﴿الصَّائِمُ﴾ روزے دار۔ ❹ ﴿اَلْمُفْطِرُ﴾ روزہ چھوڑنے والا۔

مفہومُ الحدیث: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے بعض صحابہ دوران سفر روزہ رکھتے اور بعض نہ رکھتے کوئی کسی پر الزام نہ دھرتا۔ کیونکہ روزہ رکھنا اصل ہے اور دوران سفر روزہ چھوڑنا رخصت ہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ دوران سفر روزہ چھوڑنا جائز ہے۔ بشرطیکہ بعد میں اس کی قضاء دی جائے۔

❷ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو سفر کے دوران روزہ رکھنے یا چھوڑنے کا اختیار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 183

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ، حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا فِيْنَا صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: بنحوہ، کتاب الصوم، باب اذا صام ایاما من رمضان ثم سافر-

رواہ مسلم: کتاب الصیام، باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر فی غیر معصیة...... الخ

معنی الحدیث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ماہ رمضان میں شدید گرمی کے موسم میں سفر پر نکلے- صورت حال یہ تھی کہ ہم میں سے ہر ایک گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھتا- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کوئی روزے دار نہیں تھا-- (بخاری و مسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿خَرَجْنَا﴾ ہم نکلے- ❷ ﴿فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ﴾ سخت گرمی میں- ❸ ﴿لَيَضَعُ يَدَهُ﴾ اپنا ہاتھ رکھتا- ❹ ﴿عَلٰى رَاْسِهِ﴾ اپنے سر پر- ❺ ﴿مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ﴾ سخت گرمی کی وجہ سے- ❻ ﴿وَمَا فِيْنَا﴾ اور نہیں تھا ہم میں- ❼ ﴿صَائِمٌ﴾ روزے دار-

مفہوم الحدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ شدید گرمی کے موسم میں سفر پر روانہ ہوئے رمضان کے دن تھے- گرمی کی شدت کا یہ عالم تھا کہ ہر کوئی بار بار اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھتا تھا- صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے ہی روزہ رکھا تھا-

احکام الحدیث: ❶ دوران سفر روزہ رکھنا یا نہ رکھنا دونوں طرح جائز ہے-

❷ سفر کتنا ہی کٹھن کیوں نہ ہو موسم کتنا ہی گرم کیوں نہ ہو اگر کوئی روزہ رکھنے کی سکت رکھتا ہو تو اسے اجازت ہے-

❸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے سخت گرمی کے موسم میں دوران سفر روزہ رکھا-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 184

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَاهٰذَا؟ قَالُوْا: صَائِمٌ قَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ وَفِيْ لفظٍ لِمُسْلِمٍ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رَخَّصَ لَكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الصوم' باب قول النبی ﷺ لمن ظلل علیہ او اشتد الحر لیس من البر الصوم فی السفر۔

رواہ مسلم: کتاب الصیام' باب جواز الصوم والفطر فی شھر رمضان للمسافر فی غیر معصیة...... الخ۔

معنی الحدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے۔ آپ نے لوگوں کا ازدحام دیکھا اور ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر سایہ کیا ہوا ہے آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ روزے دار ہے۔

آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ مسلم کی ایک روایت ہے۔ اللہ کی رخصت کو لازم پکڑو جو اس نے تمہیں عطا کی ہے۔۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿زِحَامٌ﴾ بھیڑ' ازدحام' جمگھٹا۔ ❷ ﴿قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ﴾ اس پر سایہ کیا گیا ہے۔ ❸ ﴿صَائِمٌ﴾ روزے دار۔ ❹ ﴿اَلْبِرُّ﴾ نیکی۔ ❺ ﴿عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ﴾ اللہ کی رخصت کو لازم پکڑو۔ ❻ ﴿رَخَّصَ لَكُمْ﴾ رخصت دی تمہیں۔

مفہوم الحدیث: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک سفر کے دوران ایک جگہ لوگوں کا جمگھٹا دیکھا قریب آئے دیکھا کہ ایک شخص پر سایہ کیا گیا ہے۔ اور وہ مضطرب دیکھائی دے رہا ہے۔ پوچھا اسے کیا ہوا لوگوں نے بتایا اس نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ پیاس کی شدت سے یہ نڈھال ہے۔ آپ نے اِرشاد فرمایا جب اللہ رب العزت نے سفر کے دوران روزہ چھوڑنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ تو اس نے اللہ تعالیٰ کے اس کریمانہ حکم سے فائدہ کیوں نہیں اُٹھایا۔

دیکھو اللہ اپنے بندوں پر بڑا رحیم و کریم ہے اس کی طرف سے دی گئی رخصتوں سے فائدہ اُٹھایا کرو۔

اَحکام الحدیث: ❶ سفر کے دوران روزہ رکھنا اور چھوڑنا دونوں طرح جائز ہے۔ جو موسم کی شدت کے پیش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر روزہ برداشت نہیں کر سکتا اس کے لئے چھوڑنا بہتر ہے۔

❼ اللہ کی دی ہوئی رخصت سے فائدہ اٹھانا مستحب عمل ہے۔

❽ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا موقف یہ ہے کہ اگر موسم سازگار ہو اور سفر دشوار گذار نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ سفر کے دوران روزہ چھوڑنے کو افضل قرار دیتے ہیں خواہ مشقت ہو یا نہ ہو۔

حدیث: 185

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَأَكْثَرُنَا ظِلاًّ: صَاحِبُ الْكِسَاءِ فَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهٖ۔ قَالَ: فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ۔ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ، وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔

رواه البخاري: في صحيحه، بمعناه كتاب الجهاد، باب فضل الخدمة في الغزو۔

رواه مسلم: في صحيحه، كتاب الصيام باب اجر المفطر في السفر اذا تولى العمل۔

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہم میں بعض روزے دار تھے اور بعض بے روزہ تھے۔ کہا: کہ ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا: سخت گرم دن میں ہم میں سے زیادہ سایہ اسے میسر تھا جو چادر والا تھا۔ اور ہم میں سے بعض دھوپ سے اپنے ہاتھ کے ذریعے بچاؤ کرتے تھے۔ روزے دار گر پڑے یعنی لیٹ گئے۔ اور روزہ چھوڑنے والے اُٹھے انہوں نے خیمے نصب کئے۔ سواریوں کو پانی پلایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: آج روزہ چھوڑنے والے اجر لے گئے:

مفردات الحدیث: ❶ ﴿نَزَلْنَا مَنْزِلاً﴾ ہم ایک منزل پر اُترے یعنی پڑاؤ کیا۔ ❷ ﴿فِي يَوْمٍ حَارٍّ﴾ گرم دن میں۔ ❸ ﴿أَكْثَرُنَا ظِلاًّ﴾ ہم میں سے زیادہ سائے کے اعتبار سے۔ ❹ ﴿صَاحِبُ الْكِسَاءِ﴾ چادر والا۔ ❺ ﴿سَقَطَ﴾ گر گیا' لیٹ گیا۔ ❻ ﴿يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهٖ﴾ دھوپ سے بچتا ہے اپنے ہاتھ کے ذریعے۔ ❼ ﴿الصُّوَّامُ﴾ روزے دار صائم کی جمع۔ ❽ ﴿اَلْمُفْطِرُوْنَ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ چھوڑنے والے۔ ❾ ﴿ضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ﴾ خیمے نصب کیے۔ ❿ ﴿سَقَوا﴾ پانی پلایا۔
⓫ ﴿الرِّكَاب﴾ سواریاں۔ ⓬ ﴿ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ﴾ روزہ چھوڑنے والے آج ثواب لے گئے۔

مفہومُ الحدیث: صحابہ کرام ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے موسم بڑا گرم تھا رمضان کے دن تھے۔ بعض نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ دوران سفر ایک جگہ تھک کر پڑاؤ کیا دھوپ بڑی تیز تھی بعض صحابہ کے پاس چادریں تھیں وہ انہوں نے اپنے اوپر تان کر سخت دھوپ سے بچاؤ کی تدبیر کی۔ اور بعض اپنے ہاتھ سر پر رکھے ہوئے دھوپ سے بچنے کی ناکام کوشش کرنے لگے۔ جنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ تو پیاس سے نڈھال ہو کر لیٹ گئے لیکن جنہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا وہ اٹھے انہوں نے خیمے نصب کئے اُونٹوں کو پانی پلایا۔

نبی کریم ﷺ نے ان کی خدمت گذاری سے خوش ہو کر یہ اِرشاد فرمایا۔ آج تو روزہ چھوڑنے والے اجر و ثواب لے گئے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ دوران سفر روزہ رکھنا یا نہ رکھنا دونوں طرح جائز ہے۔

❷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نامساعد حالات میں بھی انتہائی شوق و ولولے سے جہاد میں بھرپور حصہ لیا۔

❸ خدمت خلق کو نبی کریم ﷺ نے بنظر استحسان دیکھا ہے۔

❹ اگر سفر کٹھن ہو' موسم سخت گرم ہو' دشمن سے مقابلہ ہو' رمضان کے دن ہوں' تو روزہ چھوڑنا رکھنے کی نسبت افضل ہے۔

❺ اسلام نے مسلسل عمل کو کسل مندی' تساہل اور سستی پر ترجیح دی ہے۔

❻ نبی کریم ﷺ نے سخت ترین موسم میں بعض صحابہ کرام کی خدمت گذاری کو دیکھتے ہوئے اِرشاد فرمایا آج روزہ چھوڑنے والے اجر و ثواب لے گئے۔ کیونکہ انہوں نے مجاہدین کے لئے خیمے نصب کئے' اُونٹوں کو پانی پلایا جبکہ روزہ دار پیاس کی شدت سے نڈھال ہو کر لیٹ گئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 186

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلاَّ فِيْ شَعْبَانَ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الصوم' باب متى يقضي قضاء رمضان-

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الصيام' باب قضاء رمضان في شعبان-

مَعْنَى الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھ پر رمضان کے روزے لازم ہوتے تھے- میں استطاعت نہیں رکھتی تھی کہ ان کی شعبان کے علاوہ قضاء دوں-- (بخاری و مسلم)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ﴾ مجھ پر روزہ لازم ہوتا تھا- ❷ ﴿مَا أَسْتَطِيْعُ﴾ میں استطاعت نہ رکھتی- ❸ ﴿اَنْ اَقْضِيَ﴾ کہ قضاء دوں- ❹ ﴿اِلاَّ فِيْ شَعْبَانَ﴾ مگر شعبان میں-

مفہومُ الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے معمولات بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتی ہیں کہ ماہ رمضان کے بعض روزے مجھ سے چھوٹ جاتے ان کی قضاء میں اگلے شعبان میں دیا کرتی تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے اور میں بھی انہی ایام میں قضاء دے دیا کرتی-

اَحکامُ الحدیث:

1. رمضان کے روزوں کی قضاء اگلے شعبان تک موخر کی جاسکتی ہے-
2. افضل یہ ہے کہ جس قدر جلدی ممکن ہو رمضان کے روزوں کی قضاء دے دی جائے-
3. قضاء کو اگلے رمضان تک موخر کردینا جائز نہیں ہے-
4. مسلم خواتین کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نقش قدم پر چلنے میں فخر محسوس کرنا چاہیے-

حدیث: 187

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ"

وَاَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: هٰذا فِي النَّذْرِ خَاصَّةً وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ:- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصوم' باب من مات و علیہ صوم۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیت۔

مَعنَی الحَدِیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔ ابوداؤد نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حکم نذر کے روزوں کے لئے مخصوص ہے اور امام احمد بن حنبل کا بھی یہی قول ہے۔

مُفرَدَاتُ الحَدِیث: ❶ ﴿مَنْ مَّاتَ﴾ جو فوت ہو گیا۔ ❷ ﴿وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ﴾ اور اس کے ذمے روزے ہیں۔ ❸ ﴿صَامَ عَنْهُ﴾ اس کی طرف سے روزے رکھے۔ ❹ ﴿وَلِيُّهُ﴾ اس کا وارث

مَفہُومُ الحَدِیث: فوت ہو جانے والے کے قرضہ جات کی ادائیگی ضروری ہے خواہ وہ مالی قرضہ ہو یا دینی۔ میت کے وارث کی ذمہ داری ہے کہ وہ ادائیگی کا اہتمام کرے۔ اگر میت کے ذمے روزے ہیں تو وارث اس کی طرف سے قضاء دے۔

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ میت کی جانب سے روزوں کی قضاء واجب ہے خواہ اس کے فرض روزے چھوٹے ہوں یا نذر کے۔

❷ ابوداؤد نے یہاں جو نذر کے روزوں کی قید لگائی ہے وہ ان کا قیاس ہے۔ حدیث کے الفاظ سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔

❸ میت کی جانب سے قضاء اس کا وارث دے۔

❹ امام ابو حنیفہؒ' امام مالکؒ اور امام شافعیؒ میت کی جانب سے روزے کی قضاء کے قائل نہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ لیث اور اسحاق نذر کے روزوں کی قضاء کے قائل ہیں۔
ابن حزم' ابوثور اور محدثین میت کی جانب سے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء کے قائل ہیں۔

حَدِیث: 188

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَارَسُوْلَ اللّٰه اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَأَقْضِيْهِ عَنْهَا؟
قَالَ: "لَو كَانَ عَلَى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا؟
قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَن يُّقْضٰى" وفِيْ رِوَايَةٍ: جَاءَتِ امْرَءَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ اَفَا صُوْمُ عَنْهَا' قَالَ "اَفَرَاَيْتِ لَوكَانَ عَلَى اُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهِ اَكَانَ يُوَدِّيْ ذَالِكَ عَنْهَا؟ قَالَتْ نَعَمْ: قَالَ: فَصُوْمِيْ عَنْ اُمِّكِ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مَعْنَى الْحَدِيْث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے عرض کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں فوت ہوگئی ہے اس کے ذمے ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے قضاء دے دوں آپ نے اِرشاد فرمایا! اگر تیری والدہ پر قرض ہوتا کیا تو اس کی طرف سے ادا کرتا؟ اس نے کہا ہاں' فرمایا اللہ کا قرض زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

ایک روایت میں ہے ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے نذر کا روزہ تھا کیا میں اس کی جانب سے روزہ رکھ لوں؟
آپ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے کہ اگر تیری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو اسے ادا کرتی تو کیا وہ اس کی جانب سے ادا ہو جاتا؟
اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا!
اپنی والدہ کی جانب سے روزہ رکھ لے۔

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيْث: ❶ ﴿اُمِّيْ مَاتَتْ﴾ میری ماں فوت ہوگئی ❷ ﴿اَفَأَقْضِيْهِ عَنْهَا﴾ کیا میں اس کی جانب سے قضاء دے دوں۔ ❸ ﴿دَيْنٌ﴾ قرضہ۔ ❹ ﴿اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى﴾ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی ادائیگی کی جائے۔ ❺ ﴿صَوْمُ نَذْرٍ﴾ نذر کا روزہ۔ ❻ ﴿قَضَيْتِهِ﴾ تو اسے ادا کر دیتی۔ ❼ ﴿اَكَانَ يُؤَدِّيْ ذَالِكَ عَنْهَا﴾ کیا اس کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے۔ ❽ ﴿فَصُوْمِيْ عَنْ اُمِّكِ﴾ پس تو روزہ رکھ اپنی والدہ کی طرف سے۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِيْث: اس حدیث میں دو واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے پورے مہینے کے روزے تھے۔ کیا میں اس کی جانب سے یہ روزے رکھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا! اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری والدہ کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تو ادا کرتا! اس نے کہا کیوں نہیں میں ضرور یہ قرض ادا کرتا آپ نے فرمایا: یہ اللہ کا قرض ہے جس کی ادائیگی زیادہ ضروری ہے۔

اسی طرح ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ فوت ہو گئی ہے اس کے ذمے نذر کا روزہ تھا کیا میں اس کی جانب سے رکھ لوں؟ آپ نے اِرشاد فرمایا اگر اس کے ذمے قرض ہوتا تو اسے ادا کر دیتی تو کیا یہ ادا نہ ہوتا؟ اس نے کہا کیوں نہیں بالکل ادا ہو جاتا۔

آپ نے فرمایا یہی مثال اس کی جانب سے روزہ رکھنے کی ہے آپ ضرور روزہ رکھیں۔

اَحکامُ الحدیث:

1. میت کے ذمے اگر روزہ ہو تو اس کا وارث روزہ رکھے۔
2. میت کے ذمے اگر قرض ہو تو اس کا وارث قرض ادا کرے۔
3. روزہ فرضی ہو یا نذری دونوں کی قضاء وارث کے ذمے ہے۔
4. جس مسئلے کا علم نہ ہو وہ اہل علم سے دریافت کر لینا چاہیے۔
5. اہل علم کو چاہیے کہ مسئلہ دریافت کرنے والے کو خوش اسلوبی سے جواب دے تا کہ مسئلہ اچھی طرح اس کے ذہن نشین ہو جائے۔
6. سائل کی ذہنی سطح کے مطابق جواب دیا جائے تا کہ اسے مسئلہ سمجھنے میں دشواری پیش نہ آئے۔
7. میت کے ورثاء کی اخلاقی و شرعی ذمہ داری ہے کہ اس کے دینی اور مالی واجبات ادا کرنے کا اہتمام کریں۔

حدیث: 189

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَ أَخَّرُوا السَّحُوْرَ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب الصوم، باب تعجيل الافطار۔

رواه مسلم: كتاب الصيام، باب فضل السحور و تاكيد استحبابه واستحباب تاخيره و تعجيل الفطر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک روزہ جلدی افطار اور سحری تاخیر سے کریں گے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَایَزَالَ النَّاسُ بِخَیْرٍ﴾ لوگ بھلائی میں رہیں گے۔ ❷ ﴿مَاعَجَّلُو الْفِطْرَ﴾ جب تک افطاری جلدی کریں گے۔ ❸ ﴿وَاَخَّرُو السَّحُوْرَ﴾ سحری میں تاخیر کریں گے۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے احکام پر عمل پیرا ہونے کے لئے اپنی امت کے لئے حدود متعین کر دی ہیں۔ ان حدود کا خیال رکھنا امت کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے۔ جیسا کہ روزہ افطار کرنے کے لئے غروب آفتاب کی حد مقرر کی ہے لہٰذا غروب آفتاب ہوتے ہی روزہ افطار کر لینا چاہئے شریعت کے احکام کی پابندی میں ہی بہتری کا راز پوشیدہ ہے۔ اپنے قیاس کو بروئے کار لاتے ہوئے انتظار کرنا' تاخیر کرنا یہ سنت کی خلاف ورزی ہے اسی طرح سحری کا کھانا تاخیر سے کھایا جائے تو بہتر ہے یہ حکم روزے دار کی رعایت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے دیا گیا ہے۔

احکام الحدیث:
1. جب یقین ہو جائے کہ سورج غروب ہو گیا ہے۔ تو روزہ افطار کر لینا چاہئے۔
2. غروب آفتاب ہوتے ہی روزہ افطار کرنے میں روزے داروں کی خیر و بھلائی ہے۔
3. سنت کی پیروی میں خیر و برکت مضمر ہے۔
4. آسمان پر ستارے ظاہر ہونے پر روزہ افطار کرنا یہودیوں کا طرز عمل ہے۔

حدیث: 190

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَ النَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ" - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصوم' باب متی یحل فطر الصائم۔
رواہ مسلم: کتاب الصیام' باب بیان وقت انقضاء الصوم و خروج النہار۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعْنَی الحَدِیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رات ادھر سے آجائے اور دن ادھر سے چلا جائے تو روزے دار روزہ افطار کردے۔۔(بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحَدِیث: ❶ ﴿إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ﴾ جب رات آجائے۔ ❷ ﴿مِنْ هٰهُنَا﴾ اس طرف سے۔ ❸ ﴿وَأَدْبَرَ النَّهَارُ﴾ اور دن چلا جائے۔ ❹ ﴿أَفْطَرَ الصَّائِمُ﴾ روزے دار روزہ افطار کردے۔

مفہُومُ الحَدِیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو آگاہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: کہ اگر رات مشرق کی طرف سے نمودار ہو جائے اور دن مغرب کی جانب سے چلا جائے تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہو جاتا ہے لہٰذا روزے دار کو اپنا روزہ افطار کرلینا چاہیے بلاوجہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ عبادت کا وقت ہوتے ہی اس کی ادائیگی مستحب عمل ہے۔

اَحکامُ الحَدِیث: ❶ روزے کا شرعی وقت طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔

❷ غروب آفتاب ہوتے ہی روزہ افطار کرنا مستحب عمل ہے۔

❸ رات کی آمد اور دن کی روانگی روزے کی افطاری کے لئے ضروری نہیں۔ محض آسمان پر اندھیرا چھا جانے سے افطاری کا وقت نہیں ہوتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 191

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ:

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ: اِنِّی لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی" وَرَوَاہُ اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَعَائِشَۃُ وَاَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ"

وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاَیُّکُمْ اَرَادَ اَنْ یُّوَاصِلَ فَلْیُوَا صِلْ اِلَی السَّحَرِ"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: کتاب الصوم باب الوصال و من قال لیس فی اللیل صیام۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصیام باب النھی عن الوصال فی الصوم۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے منع فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ خود تو وصال کرتے ہیں۔ آپ نے اِرشاد فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

اِسے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو تُم میں سے روزے کے وصال کا اِرادہ کرے اسے چاہئے کہ سحری تک وصال کرے۔۔(بخاری و مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿نَھٰی﴾ منع کیا۔ ❷ ﴿الْوِصَالُ﴾ روزے کا وصال یہ ہوتا ہے کہ سحری سے سحری تک کچھ کھایا پیا نہ جائے۔ ❸ ﴿اِنَّکَ تُوَاصِلُ﴾ آپ وصال کرتے ہیں۔ ❹ ﴿لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ﴾ میں تمہاری ہیئت کی مانند نہیں ہوں۔ ❺ ﴿اِنِّیْ اُطْعَمُ﴾ مجھے کھلایا جاتا ہے۔ ❻ ﴿اُسْقٰی﴾ مجھے پلایا جاتا ہے۔ ❼ ﴿اَیُّکُمْ اَرَادَ﴾ تُم میں سے جو چاہے۔ ❽ ﴿اَنْ یُّوَاصِلَ﴾ کہ وہ وصال کرے

مفہوم الحدیث: شریعت اِسلامیہ میں بڑی آسانیاں اور فراخی پائی جاتی ہے۔ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی جاتی۔

آسانی میں راز اور حکمت کا یہ پہلو پایا جاتا ہے کہ اس سے عمل مسلسل جاری و ساری رہتا ہے۔ دِل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اکتاہٹ پیدا نہیں ہوتی۔

اس لئے نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو روزے کا وصال کرنے سے منع فرمادیا۔

وصال کا مطلب یہ ہے کہ شام کے وقت روزہ افطار نہ کیا جائے اور ساری رات اسی طرح گذر جائے تا آنکہ صبح سحری کا وقت ہو جائے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ تو وصال کر لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ رات سوتے سوتے میرا رب مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔ جبکہ تم پر یہ کیفیت طاری نہیں ہوتی اس لئے میرے جسم میں توانائی برقرار رہتی ہے۔۔جس کا بقا عبادت کے لئے ضروری ہے۔ہاں البتہ تم میں سے جو اس کی طاقت رکھتا ہو برداشت کر سکتا ہو۔توانائی کے معدوم ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو روزے کے وصال کی صورت میں اپنا شوق پورا کر سکتا ہے۔

احکام الحدیث: 1 روزے کا وصال امت کے لئے ممنوع ہے۔

2 جو قدرت رکھتا ہو اس کے لئے صرف سحری تک وصال کی اجازت ہے۔یہ درست نہیں ہے کہ وہ سحری بھی نہ کھائے۔

3 سحری اور افطاری دونوں کو معمول بنانا افضل ہے۔

4 روزے کا وصال نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے۔

5 نبی کریم ﷺ کے رات کو سوتے ہوئے کھانے پینے سے مُراد یہ ہے کہ آپ کو روحانی لذت نصیب ہوتی تھی جس سے جسم میں توانائی پیدا ہوتی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ایسی لذت مٹھاس اور سرور ہوتا ہے جو دنیاوی کھانوں میں میسر نہیں آسکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 54

روزہ میں افضل عمل

حدیث: 192

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

أُخْبِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنِّیْ أَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَأَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ مَاعِشْتُ- فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِیْ قُلْتَ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِیَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّیْ لَأُطِیْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَأَفْطِرْ یَوْمَیْنِ: قُلْتُ إِنِّیْ لَأُطِیْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَأَفْطِرْ یَوْمًا فَذٰلِكَ صِیَامُ دَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّیَامِ فَقُلْتُ إِنِّیْ لَأُطِیْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ- فَقَالَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ أَخِیْ دَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ شَطْرِ الدَّهْرِ: صُمْ یَوْمًا وَأَفْطِرْ یَوْمًا-- (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الصوم، باب صوم الدھر و فی کتاب الانبیاء-

رواہ مسلم: کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر لمن تضرر بہ او فوت بہ حقا...... الخ-

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے بارے میں بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں "اللہ کی قسم میں زندگی بھر دن کو روزہ رکھا کروں گا اور رات کو قیام کیا کروں گا- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ بات کہی تھی؟

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے یہ بات کہی تھی، آپ نے فرمایا: تم ایسا کرنے کی طاقت نہیں رکھو گے- لہٰذا روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو- نیند بھی کرو اور قیام بھی کرو- مہینے کے تین روزے رکھ لیا کرو- نیکی دس گنا بڑھادی جاتی ہے- یہ عمل زمانے بھر کے روزوں کی مانند ہوگا-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے اِرشاد فرمایا ایک دِن روزہ رکھ لیا کرو اور دو دِن افطار کر لیا کرو۔ میں نے عرض کی میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔

آپ نے اِرشاد فرمایا: ایک دِن روزہ رکھو اور ایک دِن افطار کرو۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ اور یہ افضل روزے ہیں۔

میں نے عرض کیا۔ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا: اس سے افضل روزہ نہیں

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر زمانے بھر میں کوئی روزہ نہیں ایک دِن روزہ رکھو اور ایک دِن روزہ افطار کرو۔ (بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث:

❶ ﴿أُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ نبی کریم ﷺ کو خبر دی گئی۔ ❷ ﴿لَأَصُوْمَنَّ النَّهَارَ﴾ میں دِن کو ضرور روزہ رکھوں گا۔ ❸ ﴿لَأَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ﴾ میں رات کو ضرور قیام کروں گا۔ ❹ ﴿مَا عِشْتُ﴾ جب تک میں زندہ رہوں گا۔ ❺ ﴿لَا تَسْتَطِيْعُ﴾ تم طاقت نہیں رکھتے۔ ❻ ﴿صُمْ يَوْمًا﴾ ایک دِن روزہ رکھو۔ ❼ ﴿لَا أُطِيْقُ﴾ میں طاقت رکھتا ہوں۔

مفہومُ الحدیث:

نبی کریم ﷺ کو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا گیا کہ اُس نے یہ قسم کھائی ہے کہ زندگی بھر ہر روز روزہ رکھے گا اور رات بھر قیام کیا کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم نے یہ قسم کھائی ہے اس نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ نے فرمایا آپ کیلئے اس قسم کو نبھانا مشکل ہو گا۔ آپ اس طرح کیا کریں ایک دِن روزہ رکھ لیا کریں اور ایک دِن افطار کر لیا کریں یہ داؤدی روزہ کہلاتا ہے۔ مزید مہینے میں ایام بیض کے تین روزے رکھ لیا کرو اس طرح زندگی بھر روزے رکھنے کا ثواب تجھے ملے گا۔ ایام بیض قمری مہینے کی ۱۳' ۱۴ اور ۱۵ تین دِن ہوتے ہیں۔ ان تین ایام کے روزے رکھنے کا ثواب پورے مہینے کے برابر ملتا ہے۔

اَحکامُ الحدیث:

❶ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کے دِل میں نیکی کرنے کا اِنتہائی جذبہ اور ولولہ پایا جاتا تھا اس لئے انہوں نے ہر دِن روزہ رکھنے اور ہر رات قیام کرنے کی قسم کھائی۔

❷ نبی کریم ﷺ کی نگاہ انجام کار پر تھی اس لئے عبداللہ بن عمرو بن عاص کو ہمدردانہ مشورے دیئے۔ اور فرمایا زیادہ سے زیادہ تم داؤدی روزہ رکھ سکتے ہو اس سے زیادہ نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3. ایام بیض کے تین روزے مہینہ بھر کے روزوں کے مطابق ہوتے ہیں۔
4. نفلی روزوں کی آخری حد یہ ہے کہ ایک دِن روزہ رکھا جائے اور ایک دِن افطار کیا جائے۔

حدیث: 193

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب التہجد باب من نام عند السحر و فی کتاب الانبیاء۔
رواہ مسلم: کتاب الصیام' باب النہی عن صوم الدھر لمن تضرر بہ او فوت بہ حقاً........الخ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا' فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو سب روزوں سے زیادہ پسندیدہ روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ اور اللہ کو سب نمازوں سے زیادہ پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ نصف رات سویا کرتے تھے ایک تہائی رات قیام کرتے اور دو تہائی رات سوتے اور وہ ایک دِن روزہ رکھتے اور ایک دِن افطار کرتے یعنی ناغہ کرتے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿أَحَبَّ الصِّيَامِ﴾ زیادہ پسندیدہ روزے ❷ ﴿صِيَامُ دَاوُدَ﴾ داؤد علیہ السلام کے روزے ❸ ﴿وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ﴾ زیادہ پسندیدہ نماز۔ ❹ ﴿كَانَ يَنَامُ﴾ سویا کرتے تھے۔ ❺ ﴿نِصْفَ اللَّيْلِ﴾ آدھی رات۔ ❻ ﴿وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ﴾ ایک تہائی رات قیام کرتے ❼ ﴿وَيَنَامُ سُدُسَهُ﴾ دو تہائی رات سوتے۔ ❽ ﴿وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا﴾ اور ایک دِن روزہ رکھا کرتے تھے۔ ❾ ﴿كَانَ يُفْطِرُ يَوْمًا﴾ ایک دِن ناغہ کیا کرتے تھے۔

مفہوم الحدیث: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں اور رات کے قیام کو آئیڈیل قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا داؤدی روزے اور داؤدی نماز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب تھی۔

حضرت داؤد علیہ السلام ایک دِن روزہ رکھتے اور ایک دِن ناغہ کیا کرتے تھے وہ پہلی آدھی رات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوتے پھر ایک تہائی رات عبادت میں مصروف رہتے پھر دو تہائی رات دوبارہ نیند کی آغوش میں چلے جاتے تاکہ دن کے آغاز کی عبادت میں جسم چاک وچوبند رہے۔

احکام الحدیث: ❶ ایک دن کا روزہ رکھنا اور ایک دن کا ناغہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مستحب عمل ہے۔

❷ آدھی رات سونا ایک تہائی رات عبادت کرنا اور پھر دو تہائی رات سونا رات کے قیام کا بہترین طریقہ ہے۔

❸ ہر عمل میں عدل کو پیش نظر رکھا جائے حتی کہ عبادت میں بھی عدل کو بنیاد بنایا جائے۔ ہر کام میں میانہ روی بہترین طرز عمل ہے۔

حدیث: 194

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ۔

صِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاری: کتاب الصوم، باب صیام ایام البیض ثلاث عشرة و اربع عشرة و خمس عشرة و فی التهجد۔

رواه مسلم: کتاب الصیام، باب استحباب صلوة الضحی وان اقلها رکعتان...... الخ۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میرے خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی۔

- ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا۔
- چاشت کی دو رکعت نماز ادا کرنا۔
- اور یہ کہ میں وتر پڑھوں سونے سے پہلے۔۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اُوْصَانِیْ﴾ مجھے وصیت کی۔ ❷ ﴿خَلِیْلِیْ﴾ میرے دوست نے۔ ❸ ﴿صِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ﴾ تین دن کے روزے۔ ❹ ﴿مِنْ کُلِّ شَهْرٍ﴾ ہر مہینے سے۔ ❺ ﴿وَرَكْعَتَیِ الضُّحٰی﴾ چاشت نماز کی دو رکعت۔ ❻ ﴿وَاَنْ اُوْتِرَ﴾ کہ میں وتر پڑھوں۔ ❼ ﴿قَبْلَ اَنْ اَنَامَ﴾ پہلے اس سے کہ سوؤں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہُومُ الحدیث: اس حدیث میں تین وصیتوں کا تذکرہ ہے۔

1. قمری مہینے کی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کے تین روزے رکھے جائیں انہیں ایام بیض کے روزے کہتے ہیں ان کا ثواب پورے مہینے کے روزوں کے برابر ہوتا ہے۔
2. نماز چاشت کی کم از کم دو رکعتیں روزانہ پڑھی جائیں۔
3. جس کو صبح بیدار ہونے کا یقین نہ ہو وہ وتر سونے سے پہلے پڑھ لیا کرے۔

اَحکامُ الحدیث:

1. ایام بیض کے تین روزے مستحب عمل ہے۔ ایام بیض چاند کی تیرہ' چودہ پندرہ کو کہتے ہیں۔
2. چاشت کی نماز مستحب عمل ہے۔
3. جو صبح بیدار نہ ہو سکتا ہو اسے چاہئے کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرے۔

حدیث: 195

www.KitaboSunnat.com

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ

سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ: زَادَ مُسْلِمٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ: - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الصوم' باب صوم یوم الجمعہ۔

رواہ مسلم: کتاب الصیام' باب کراھۃ صیام یوم الجمعۃ منفرداً۔

معنی الحدیث: حضرت محمد بن عباد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا! میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا تھا؟ فرمایا: ہاں۔

مسلم نے اضافہ کیا کہ رب کعبہ قسم۔

مفردات الحدیث: ① ﴿سَأَلْتُ﴾ میں نے پوچھا۔ ② ﴿اَنَهَى﴾ کیا منع کیا تھا۔ ③ ﴿قَالَ: نَعَمْ﴾ کہا ہاں: ④ ﴿وَرَبِّ الْكَعْبَةِ﴾ رب کعبہ کی قسم۔

مفہُومُ الحدیث: صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: ❶ ہفتہ بھر میں صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا ممنوع ہے-اگر کوئی اس دن روزہ رکھنا چاہتا ہے تو ایک دن اور ساتھ ملا لے-

حدیث: 196

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَا یَصُوْمَنَّ أَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمًا قَبْلَهٗ أَوْیَوْمًا بَعْدَهٗ- (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الصوم' باب صوم یوم الجمعة فاذا اصبح صائما یوم الجمعة فعلیه ان یفطر-

رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب الصیام باب کراھة صوم یوم الجمعة منفردا-

مَعنَی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تم میں سے کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر آنکہ وہ ایک دن اس سے پہلے یا ایک دن اس کے بعد روزہ رکھے--(بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿لَا یَصُوْمَنَّ﴾ نہ روزہ رکھے- ❷ ﴿اَحَدُکُمْ﴾ تم میں سے کوئی ایک- ❸ ﴿قَبْلَهٗ﴾ اس سے پہلے-

مفہومُ الحدیث: جمعہ کا دن ہفتے کی عید ہوتی ہے یہ عظیم المرتبت اور برکتوں والا دن ہے- خاص اس دن میں روزہ رکھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو منع کر دیا ہے ہاں اگر کوئی روزہ رکھنا چاہے تو ایک دن اور ساتھ ملا لیا کرے-

اَحکامُ الحدیث: ❶ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا ممنوع ہے-

❷ اگر جمعہ کے ساتھ ایک دن اور ملا لیا جائے تو پھر روزہ رکھنا جائز ہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 197

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ مَوْلٰی ابْنِ اَزْھَرَ وَاسْمُہٗ سَعْدُ بن عُبَیْد' قال:

شَھِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فقالَ ھٰذَانِ یَوْمَانِ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامِھِمَا یَوْمُ فِطْرِکُمْ مِنْ صِیَامِکُمْ وَالْیَوْمُ الْاٰخِرِ الَّذِیْ تَاْکُلُوْنَ مِنْ نُسُکِکُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصوم' باب الصوم یوم الفطر و فی الاضاحی۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصیام باب النھی عن صوم یوم الفطر و یوم الاضحی۔

معنی الحدیث: ابو عبیدہ مولی ابن ازھر اس کا نام سعد بن عبید ہے ان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں عید کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا: کہ یہ دو دن ایسے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا: ایک وہ جو تم اپنے روزوں کے بعد عید الفطر مناتے ہو اور دوسرا وہ دن جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿شَھِدْتُ الْعِیْدَ﴾ میں عید کے دن حاضر ہوا۔ ❷ ﴿ھٰذَانِ یَوْمَانِ﴾ یہ دو دن ہیں۔ ❸ ﴿نَھٰی﴾ منع کیا۔ ❹ ﴿عَنْ صِیَامِھِمَا﴾ ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے۔ ❺ ﴿یَوْمُ فِطْرِکُمْ﴾ تمہاری عید الفطر کے دن۔ ❻ ﴿مِنْ نُسُکِکُمْ﴾ اپنی قربانی کے جانوروں سے۔

مفہوم الحدیث: عید الفطر اور عید الاضحیٰ مسلمانوں کے لئے دو خوشی کے دن ہیں اس میں مسلمان شرعی حدود میں رہتے ہوئے فرحت و سرور کا اظہار کرتے ہیں۔ خوشیاں مناتے' نئے صاف ستھرے اور اُجلے کپڑے پہنتے ہیں ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ مخلوق ان دو دنوں میں اللہ تعالیٰ کی مہمان ہوتی ہے۔ امت مسلمہ کو چاہئے کہ اللہ کی ضیافت کو قبول کریں اور روزہ نہ رکھیں۔

احکام الحدیث: ❶ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

❷ ان دو دنوں میں روزہ ہوتا ہی نہیں خواہ روزہ قضاء' نفلی یا نذر کا ہو۔

❸ سال بھر میں یہ دو دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے خوشی کے بنائے ہیں لہٰذا یہ دن کھانے پینے' شرعی حدود میں رہتے ہوئے خوشی منانے' ایک دوسرے کو تحائف دینے میں صرف ہونے چاہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 198

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ یَوْمَیْنِ: النَّحْرِ وَالْفِطْرِ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَاَنْ یَحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِی ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّعَنِ الصَّلَاۃِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ بِتَمَامِہٖ وَ أَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ الصَّوْمَ فَقَطْ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی الصوم، باب صوم یوم الفطر واخرجہ مسلم مختصرا فی الصیام۔

معنی الحدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دن کے روزہ رکھنے سے منع کیا عید قربانی کا دن اور عید الفطر کا دن اسی طرح بولی بکل مارنے سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع کیا کہ کوئی ایک کپڑے میں گوٹھ مارے۔ اور فجر اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز پڑھنے سے منع کیا۔ مُسلم نے یہ تمام حدیث بیان کی ہے اور بخاری نے فقط روزے کا تذکرہ کیا ہے۔ (بخاری و مُسلم)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿نَھٰی﴾ منع کیا۔ ❷ ﴿عَنْ صَوْمِ یَوْمَیْنِ﴾ دو دن کے روزے سے۔ ❸ ﴿اِشْتِمَالُ الصَّمَّآءِ﴾ بولی بکل یعنی چادر کو اس طرح جسم پر لپیٹنا کہ بازو بھی باہر نہ نکل سکیں۔ ❹ ﴿وَأَنَّ یَحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ﴾ کہ کوئی شخص ایک کپڑے میں گوٹھ مارے۔ ❺ ﴿اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ بِتَمَامِہٖ﴾ مُسلم نے پوری حدیث بیان کی۔ ❻ ﴿الْاِحْتِبَاءُ﴾ گوٹھ اس طرح ماری جاتی ہے کہ کوئی شخص اپنی مقعد کے بل بیٹھے اپنی پنڈلیاں کھڑی کرے کمر اور پنڈلیوں کو کپڑا باندھ لے۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں دو دنوں میں روزہ رکھنے دو قسم کے لباس پہننے اور دو نمازوں سے روکا ہے۔

دو دِن جن میں روزہ رکھنا حرام ہے وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دِن ہیں۔

دو لباس بولی بکل اور گوٹھ مارنا نیز فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے امت کو منع فرمایا۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ دونوں عیدوں میں روزہ رکھنا نماز فجر اور نماز عصر کے بعد کوئی نفلی نماز پڑھنا شرعاً ممنوع ہے۔

❷ شارع علیہ السلام نے ہر چیز میں افراد امت کی مصلحتوں کو پیش نظر رکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 199

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْھَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصوم' باب فضل الصوم فی سبیل اللہ۔

رواہ مسلم: بنحوہ کتاب الصیام باب فضل الصیام فی سبیل اللہ لمن یطیقہ بلا ضرر ولا تفویت حق۔

معنی الحدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے ایک دن اللہ کی راہ میں روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے۔۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿مَنْ صَامَ یَوْمًا﴾ جس نے ایک دن روزہ رکھا۔ ❷ ﴿فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾ اللہ کی راہ میں۔ ❸ ﴿بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْھَهٗ﴾ اللہ دور کر دیتا ہے اس کا چہرہ ❹ ﴿عَنِ النَّارِ﴾ جہنم کی آگ سے۔ ❺ ﴿سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا﴾ ستر سال۔

مفہوم الحدیث: روزہ بدنی عبادت مشکل عبادت ہے۔ اور جہاد بدنی اور مالی مشکل عبادت ہے۔ جو شخص جہاد بھی کرتا ہے اور روزہ بھی رکھتا ہے گویا یہ سونے پہ سہاگہ۔ اس کی دلی رغبت اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت اپنے ایسے بندے کو جہنم کی آگ سے ستر سال کی مسافت کے بعد کی مانند دور کر دیتا ہے اور اسے جنت کے قریب کر دیتا ہے۔

احکام الحدیث: ❶ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے روزہ رکھنا ثواب کو دوچند کر دیتا ہے۔

❷ ہاں اگر ایسی صورت ہو کہ روزہ رکھنے سے جہاد میں کوئی رکاوٹ پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ ترک کرنا بہتر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 55

لیلۃ القدر

حدیث: 200

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اَنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحه، کتاب الصوم باب التماس لیلة القدر فی السبع الاواخر۔

رواہ مسلم: کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر والحث علی طلبها و بیان محلها وارجی اوقات طلبها۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں کو لیلۃ القدر خواب میں دکھلائی گئی رمضان کے آخری سات دنوں میں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہیں۔ جو کوئی تم میں سے اسے تلاش کرنا چاہے تو وہ اسی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَنَّ رِجَالًا﴾ بے شک اشخاص۔ ❷ ﴿مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے۔ ❸ ﴿أُرُوْا﴾ دکھلائی گئی۔ ❹ ﴿لَيْلَةَ الْقَدْرِ﴾ شب قدر۔ ❺ ﴿فِي الْمَنَامِ﴾ خواب میں۔ ❻ ﴿فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ﴾ آخری سات دنوں میں۔ ❼ ﴿رُؤْيَاكُمْ﴾ تمہارے خواب۔ ❽ ﴿قَدْ تَوَاطَأَتْ﴾ متفق ہوگئے ہیں۔ ❾ ﴿مُتَحَرِّيْهَا﴾ اسے تلاش کرنے والا ہو۔ ❿ ﴿فَلْيَتَحَرَّهَا﴾ پس وہ اسے تلاش کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں خواب میں لیلۃ القدر دکھلائی گئی۔

جب نبی کریم ﷺ نے سنا تو اِرشاد فرمایا چونکہ تُم میں سے اکثریت نے یہ رمضان کی آخری سات راتوں میں دیکھی ہے لہٰذا اسے انہی راتوں میں تلاش کرو۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ لیلۃ القدر رمضان کی آخری سات طاق راتوں میں تلاش کی جائے۔

❷ لیلۃ القدر میں چونکہ نیکیاں انتہائی بڑی مقدار میں بڑھائی جاتی ہیں اور خطائیں مٹائی جاتی ہیں۔ لہٰذا اس رات میں عبادت کا خصوصی اہتمام کیا جانا چاہئے۔

حدیث: 201

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الصوم' باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر فی العشر الاواخر۔
رواہ مسلم: فی الصیام' باب فضل لیلۃ القدر۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر آخری دھاکے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔۔(بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث:

❶ ﴿تَحَرَّوْا﴾ تلاش کرو۔ ❷ ﴿فِي الْوِتْرِ﴾ طاق راتوں میں۔

❸ ﴿مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ﴾ آخری عشرہ میں۔

مفہومُ الحدیث:

لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرے لی طاق راتوں میں تلاش لی جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکام الحدیث: ❶ لیلۃ القدر اپنی عظمت و برکت کے لحاظ سے ہزار مہینوں پر بھاری ہے۔

❷ لیلۃ القدر میں عبادت گذاری سعادت مندی کی علامت ہے۔

❸ جس نے پوری رات لیلۃ القدر میں عبادت کی اس نے گویا ہزار مہینوں سے بھی زیادہ کا ثواب حاصل کیا۔

❹ لیلۃ القدر میں نزول قرآن کی ابتداء ہوئی اس میں فرشتے زمین پر اترتے ہیں۔ معاملات کے اندازے لگائے جاتے ہیں۔

❺ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے لیلۃ القدر کو مخفی رکھا تاکہ اس کے بندے اسے تلاش کرنے میں زیادہ محنت کریں۔

حدیث: 202

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَّمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ- وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ- قَالَ:

مَنِ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَعْتَكِفْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ مِّنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ-

قَالَ: فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَاَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر والاعتکاف فی المساجد کلھا۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر والحث علی طلبھا و بیان محلھا وارجی اوقات طلبھا۔

معنی الحدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانے عشرے میں اِعتکاف بیٹھتے تھے۔ آپ ایک سال اِعتکاف بیٹھے جب اکیسویں رات ہوئی یہ وہی رات ہے کہ جس کی صبح کو آپ اپنے اِعتکاف سے نکلے اور فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے اِعتکاف بیٹھنا ہو وہ میرے ساتھ آخری عشرے میں اِعتکاف بیٹھے۔
مجھے یہ رات دکھلائی گئی پھر بھلا دیا گیا۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ اس صبح پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ تو اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ اور اسے ہر طاق رات میں تلاش کرو راوی کا بیان ہے اس رات آسمان سے بارش اتری اور مسجد پر چھپر پڑا ہوا تھا۔ اور مسجد کی چھت ٹپک پڑی میں نے اکیسویں رات کی صبح کو بچشم خود دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان تھا۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿كَانَ يَعْتَكِفُ﴾ اِعتکاف بیٹھتے تھے۔ ❷ ﴿فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ﴾ درمیانی عشرے میں۔ ❸ ﴿اِعْتَكَفَ عَامًا﴾ ایک سال اِعتکاف بیٹھے۔
❹ ﴿مِنْ صَبِيحَتِهَا﴾ اس صبح کو۔ ❺ ﴿أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ﴾ یہ رات مجھے دکھلائی گئی۔
❻ ﴿رَأَيْتُنِي﴾ میں نے اپنے آپ کو دیکھا۔ ❼ ﴿ثُمَّ أُنْسِيتُهَا﴾ پھر میں بھلا دیا گیا۔
❽ ﴿اَلْتَمِسُوْهَا﴾ اسے تلاش کرو۔ ❾ ﴿فِيْ كُلِّ وِتْرٍ﴾ ہر طاق رات میں۔ ❿ ﴿فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ﴾ آسمان سے بارش ہوئی۔ ⓫ ﴿عَرِيشٌ﴾ چھپر۔ ⓬ ﴿فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ﴾ مسجد ٹپک پڑی۔ یعنی مسجد کی چھت ٹپک پڑی۔ ⓭ ﴿أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ﴾ میری دونوں آنکھوں نے دیکھا۔
⓮ ﴿عَلَى جَبْهَتِهِ﴾ آپ کی پیشانی پر۔ ⓯ ﴿أَثَرٌ﴾ نشان۔ ⓰ ﴿اَلطِّيْنُ﴾ مٹی۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اِعتکاف بیٹھا کرتے تھے: تاکہ لیلۃ القدر کو تلاش کیا جائے ایک سال جب اکیسویں رات ہوئی اس کی صبح کو آپ اِعتکاف سے فارغ ہو جایا کرتے تھے۔ آپ کو یہ محسوس ہوا کہ یہ رات آخری عشرے میں ہوگی۔ تو آپ نے آخری عشرے کا اعتکاف بیٹھنے کی نیت کرلی۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اِرشاد فرمایا جو حضرات میرے ساتھ درمیانی عشرے میں اِعتکاف بیٹھے ہیں اور اِعتکاف کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تو وہ آخری عشرے میں بھی میرے ساتھ اِعتکاف بیٹھیں لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنی چاہئے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ نبی کریم ﷺ پہلے رمضان کے درمیانی عشرے میں اِعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔
❷ جو لوگ لیلۃ القدر رمضان کی اکیسویں رات کو مانتے ہیں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔
❸ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں آتی ہے۔
❹ انبیاء علیہم السلام کے خواب برحق ہوتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5 نبی کریم ﷺ کے مبارک دور میں مسجد نبوی کی چھت کھجوروں کی ٹہنیوں اور ستون کھجوروں کے تنوں کے بنے ہوئے تھے۔ اس دور کی مسجدیں عبادت اور اطاعت الٰہی سے معمور ہوتی تھیں ان کی بناوٹ میں مینا کاری نہیں کی جاتی تھی۔ مسجدیں سادہ لیکن عبادت گذاروں سے آباد ہوتی تھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 56

اِعتکاف

حدیث: 203

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَعْتَكِفُ فِيْ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ' ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ- وَفِيْ لَفْظٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ فَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الاعتکاف ' باب الاعتکاف فی العشر الاواخر والاعتکاف فی المساجد کلھا-

رواہ مسلم: فی صحیحہ ' کتاب الاعتکاف ' باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان-

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اِعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا پھر آپ کے بعد آپ کی بیویوں نے اِعتکاف کیا- ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں اِعتکاف کیا کرتے تھے- جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو آپ اپنی اس جگہ میں تشریف لے جاتے جس میں آپ نے اِعتکاف بیٹھنا ہوتا- (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿كَانَ يَعْتَكِفُ﴾ اِعتکاف کیا کرتے تھے- ❷ ﴿فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ﴾ آخری عشرے میں- ❸ ﴿حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ﴾ یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دے دی- ❹ ﴿اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ﴾ جب آپ فجر کی نماز پڑھ لیتے- ❺ ﴿جَاءَ مَكَانَهُ﴾ آتے اپنی جگہ پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ آخری عمر تک رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ آپ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ آپ بیس رمضان کو مغرب کے بعد اعتکاف کی غرض سے مسجد میں تشریف لے جاتے اکیسویں پوری رات عبادت میں مصروف رہتے۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد آپ اس جگہ میں تشریف لے جاتے جو اعتکاف کی غرض سے بنائی گئی ہوتی۔

اَحکامُ الحدیث:

1. اعتکاف بیٹھنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔
2. اعتکاف بیٹھنے سے انسان کا تعلق دنیا سے کٹ جاتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا اور وہ مناجات کی لذت سے محظوظ ہوتا ہے اسے آیات الٰہیہ پر غور و تدبر کا موقعہ میسر آتا ہے۔
3. اعتکاف کے لئے شرط ہے کہ وہ مسجد میں کیا جائے جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ" اس حال میں کہ تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھنے والے ہو۔
4. جو جگہ مسجد میں اعتکاف کے لئے مخصوص کی گئی ہو اس میں اکیسویں رمضان کو نماز فجر کے بعد داخل ہو لیکن مسجد میں بیسویں رمضان المبارک کی نماز مغرب کے بعد اعتکاف کی نیت سے حاضر ہو جانا چاہئے۔

حدیث: 204

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

اَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَاسَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ "وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ لَا اَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ وَّالْمَرِيْضُ فِيْهِ فَمَا اَسْأَلُ عَنْهُ اِلَّا وَاَنَا مَارَّةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب الاعتكاف، باب المعتكف يدخل راسه البيت للغسل و في كتاب الحيض.
رواه مسلم: في صحيحه بنحوه، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها و ترجيله

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے سر میں کنگھی کرتی تھیں، اس حال میں کہ وہ حائضہ ہوتیں۔ اور آپ مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہوتے۔ اور وہ اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجرے میں ہوتے۔ آپ اپنا سَر انہیں پکڑاتے۔ ایک روایت میں ہے آپ گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے مگر انسانی ضرورت کے پیش نظر۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں گھر میں داخل نہیں ہوتی مگر کسی ضرورت کی خاطر کوئی مریض ہوتا تو میں گذرتے ہوئے اس سے حال دریافت کرلیتی۔ (بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿كَانَتْ تُرَجِّلُ﴾ کنگھی کرتی تھی۔ ❷ ﴿حَائِضٌ﴾ حیض والی عورت۔ ❸ ﴿مُعْتَكِفٌ﴾ اِعتکاف بیٹھنے والا۔ ❹ ﴿فِيْ حُجْرَتِهَا﴾ اپنے حجرے میں۔ ❺ ﴿يُنَاوِلُهَا رَاْسَهُ﴾ پکڑاتے اسے اپنا سر۔ ❻ ﴿مَارَّةٌ﴾ گذرنے والی۔

مفہومُ الحدیث: یہودیوں کا طرز عمل یہ ہے کہ جب عورت کو حیض آجاتا ہے تو وہ اسے پلید سمجھتے ہوئے بالکل الگ تھلگ کردیتے۔ حیض کے ایام میں اس کے برتن تک الگ کردیئے جاتے۔

عیسائیوں کا طرز عمل یہ ہے کہ عورتوں کے ساتھ حیض کے دنوں میں بھی وہی انداز اختیار کرتے ہیں جو طہر کے دنوں میں اختیار کیا جاتا ہے دونوں حالتوں میں بالکل فرق نہیں کرتے۔ لیکن اسلام دین عدل ہے۔ اس میں عین انسانی فطرت کے مطابق اصول معاشرت بیان کئے گئے ہیں۔ عورت کو مخصوص ایام میں نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا صرف ان دنوں میں اپنی بیویوں سے مجامعت پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اور یہ پابندی صحت کے تحفظ کی خاطر ضروری تھی۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِعتکاف میں بیٹھے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنے سَر میں کنگھی کرالیا کرتے تھے جبکہ آپ ایام ماہواری میں ہوتیں۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ اعتکاف میں غسل کرنا، سَر دھونا بالوں میں کنگھی کرنا جائز ہے۔

❷ حائضہ عورت اشیاء کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔ آٹا گوندھ سکتی ہے، کھانا پکا سکتی ہے خاوند کی خدمت بجالاسکتی ہے۔ بس ان ایام میں مجامعت ممنوع ہے۔

❸ اعتکاف مسجد میں ہی ہوسکتا ہے۔

❹ عورتوں نے بھی اگر اِعتکاف بیٹھنا ہو تو وہ مسجد میں ہی بیٹھیں گھر میں اِعتکاف بیٹھنے کی شرعاً اجازت نہیں۔

❺ اعتکاف بیٹھنے والا کھانے پینے کے لئے گھر جاسکتا ہے۔

❻ جسم کا کچھ حصہ مسجد سے باہر نکال دیا جائے تو اسے مسجد میں موجود ہی متصور کیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7 حائضہ عورت کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے۔

8 قضائے حاجت کے لئے مسجد سے باہر جائے تو فارغ ہو کر فوراً مسجد میں واپس آجائے۔

9 اعتکاف کے دوران بغیر شہوت کے اپنی بیوی کو چھونے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔

حدیث: 205

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً وَفِي رِوَايَةٍ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْضُ الرُّوَاةِ "يَوْمًا" وَّلَا "لَيْلَةً"۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الایمان والنذور' باب اذا نذر او حلف ان لا یکلم انسانا فی الجاهلية ثم اذا اسلم۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الایمان باب نذر الکافر و مایفعل فیه اذا اسلم۔

معنی الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات اعتکاف بیٹھوں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ مسجد حرام میں ایک دن اعتکاف کروں گا۔

آپ نے ارشاد فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔ بعض راویوں نے دن اور رات کا تذکرہ نہیں کیا۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿كُنْتُ نَذَرْتُ﴾ میں نے نذر مانی تھی۔ ❷ ﴿فِي الْجَاهِلِيَّةِ﴾ جاہلیت کے دور میں۔ ❸ ﴿أَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً﴾ کہ میں اعتکاف کروں ایک رات۔

❹ ﴿اَوْفِ بِنَذْرِكَ﴾ اپنی نذر کو پورا کرو۔

مفہوم الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک دن رات اعتکاف کرنے کی نذر مانی لیکن عمل درآمد نہ کر سکے۔ پھر انہوں نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔ تو ایک روز انہیں یاد آیا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے۔ کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک دن رات اعتکاف بیٹھنے کی نذر مانی تھی کیا اب میں اسے پورا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلوں؟ فرمایا ہاں۔ اسے پورا کرو۔

اَحکام الحدیث: ❶ نذر کو پورا کرنا ضروری ہے خواہ وہ نذر کفر کی حالت میں کیوں نہ مانی گئی ہو۔

❷ اگر کسی نے مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھنے کی نذر مانی ہو تو پھر مسجد حرام میں ہی اعتکاف بیٹھا جائے گا۔ ہاں اگر کسی دوسری مسجد میں اعتکاف کی نیت کی ہو تو مسجد حرام میں بیٹھنے سے وہ نذر پوری ہو جائے گی۔ چونکہ ادنیٰ اعلیٰ جگہ کے ماتحت ہوتی ہے۔

حدیث: 206

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ وَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا، فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فِي الْمَشْيِ. فَقَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: فَقَالَ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّيْ خِفْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا (اَوْ قَالَ شَيْئًا)

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا جَاءَتْ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَهُ بِمَعْنَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، فی الاعتكاف، باب هل يخرج المعتكف لحوائجه الى باب المسجد و فی كتاب بدء الخلق كتاب الادب و كتاب الخمس۔

رواه مسلم: فی صحیحه، كتاب السلام باب بيان انه يستحب لمن روی خاليا بامراة و كانت زوجته او محرما له ان يقول هذه فلانة ليدفع ظن السوء به۔

معنی الحدیث: حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے میں آپ کے پاس زیارت کے لئے رات کے وقت آئی۔ میں نے آپ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں کیں پھر کھڑی ہوئی تاکہ پلٹ جاؤں- تو آپ بھی مجھے واپس کرنے کے لئے کھڑے ہوئے- حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی رہائش حضرت اسامہ بن زید کے گھر تھی- انصار کے دو آدمی وہاں سے گذرے جب ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو جلدی جلدی چلے-

آپ نے اِرشاد فرمایا دونوں ٹھہر جاؤ سنو یہ میری بیوی صفیہ بنت حیی ہے- دونوں نے کہا- سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ

آپ نے فرمایا: شیطان ابن آدم کی رگوں میں دوڑتا ہے مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ کہیں تم دونوں کے دلوں میں کوئی شرارت نہ پھینک دے یا فرمایا کوئی چیز نہ ڈال دے- ایک روایت میں ہے کہ وہ ملاقات کے لئے مسجد میں رمضان کے آخری عشرے میں آپ ﷺ کے اِعتکاف بیٹھنے کی جگہ آگئی-

آپ کے ساتھ اس نے کچھ دیر باتیں کیں پھر اٹھی واپس جانے لگی تو نبی ﷺ بھی اسے واپس بھیجنے کے لئے اٹھے یہاں تک کہ وہ مسجد کے دروازے تک پہنچی جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس تھا اس کے آگے وہی بیان ہے جو پہلے گذر را ہے-- (بخاری و مسلم)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اَزُوْرُهُ لَيْلاً﴾ آپ کی زیارت کروں رات کو- ❷ ﴿حَدَّثْتُهُ﴾ میں نے آپ سے باتیں کیں ❸ ﴿قُمْتُ﴾ میں کھڑی ہوئی- ❹ ﴿لِاَنْقَلِبَ﴾ تاکہ واپس پلٹوں- ❺ ﴿فَقَامَ مَعِيَ﴾ تو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے- ❻ ﴿لِيَقْلِبَنِي﴾ تاکہ آپ مجھے واپس کریں- ❼ ﴿مَسْكَنُهَا﴾ اس کی رہائش- ❽ ﴿فَمَرَّ رَجُلاَنِ﴾ دو شخص گذرے- ❾ ﴿اَسْرَعَا فِي الْمَشْيِ﴾ دونوں نے چلنے میں جلدی کی- ❿ ﴿عَلَى رِسْلِكُمَا﴾ ذرا ٹھہرئے- ⓫ ﴿يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ﴾ چلتا ہے ابن آدم میں- ⓬ ﴿مَجْرَى الدَّمِ﴾ خون کے چلنے کی جگہ- ⓭ ﴿جَاءَتْ﴾ وہ آئی- ⓮ ﴿تَحَدَّثَتْ﴾ اس نے گفتگو کی- ⓯ ﴿ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ﴾ پھر وہ کھڑی ہوئی تاکہ واپس جائے-

مفہومُ الحدیث: رمضان کے آخری عشرے میں رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے آپ کی بیوی حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا آپ کے پاس آئیں- تھوڑی دیر آپ سے باتیں کیں- اور پھر اجازت لے کر واپس جانے کے لئے اٹھیں آپ بھی اس کے ساتھ مسجد کے دروازے تک آئے انصار کے دو آدمی وہاں سے گذر رہے تھے انہوں نے آپکو دیکھا تو جلدی جلدی چلنے لگے آپ نے فرمایا ٹھہرو وہ کھڑے ہوگئے- آپ نے اِرشاد فرمایا سنو یہ میری بیوی صفیہ رضی اللہ عنہا ہے انہوں نے یہ بات سنی تو پانی پانی ہوگئے کہنے لگے- سبحان اللہ یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ آپ نے کیا اِرشاد فرمادیا آپ نے فرمایا:
شیطان انسان کی خون کی رگوں میں دوڑتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دل میں کوئی غلط فہمی نہ ڈال دے۔اب تُم جاسکتے ہو۔

اَحکامُ الحدیث: 1 اعتکاف رمضان کے آخری عشرے میں بیٹھا جائے۔
2 بیوی سے کسی معاملے میں ضروری گفتگو سے اِعتکاف میں نقص واقع نہیں ہوتا۔
3 اگر کسی جانب سے تہمت یا الزام کا اندیشہ محسوس ہو تو اس کا ازالہ اسی وقت کر دینا چاہئے تاکہ شیطان کو غلط فہمی پھیلانے کا موقع نہ ملے۔
4 شیطان انسان کے خون کی رگوں میں دوڑتا ہے۔اس کی دسیسہ کاریوں سے پناہ مانگنی چاہئے۔
5 معتکف اپنی بیوی سے ضروری گھریلو معاملے کے بارے میں باتیں کر سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 57

کتاب الحج

المواقیت

حدیث: 207

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ" وَلِاَهْلِ الشَّامِ "الْجُحْفَةَ" وَلِاَهْلِ نَجْدٍ "قَرْنَ الْمَنَازِلِ" وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ "يَلَمْلَمَ" وَقَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ اَوِ الْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحه' کتاب الحج' باب مهل اهل مكة للحج والعمرة۔
رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب الحج' باب مواقیت الحج والعمرة۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ' اہل شام کے لئے جحفہ' اہل نجد کے لئے قرن المنازل اور اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر کئے اور فرمایا: یہ میقات ان کے لئے ہیں جو یہاں کے باشندے ہوں اور جو یہاں پہ باہر سے آئیں جن کا ارادہ حج اور عمرے کا ہو- اور جو یہاں کے اندرونی مقامات پر رہتے ہوں تو وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ کے باشندے مکہ سے احرام باندھیں- (بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿وَقَّتَ﴾ میقات مقرر کیا۔ ❷ ﴿هُنَّ لَهُنَّ﴾ یہ ان کے لئے ہیں جو یہاں کے باشندے ہوں۔ ❸ ﴿وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ﴾ اور جن کا یہاں سے گزر ہو۔ ❹ ﴿مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ﴾ یہاں کے باشندے نہ ہوں۔ ❺ ﴿مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ أَوِ الْعُمْرَةَ﴾ جس نے ارادہ کیا ہو حج یا عمرے کا۔ ❻ ﴿وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ﴾ اور جو ہو یہاں کے اندرونی علاقے کا۔ ❼ ﴿مِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ﴾ یہاں سے سفر کا آغاز کرے یعنی اپنے گھر سے۔ ❽ ﴿أَهْلُ مَكَّةَ﴾ مکہ کے باشندے۔

مفہومُ الحدیث: رسول اللہ ﷺ نے حج یا عمرے کی غرض سے مکہ معظمہ کی طرف سے سفر اختیار کرنے والوں کے لئے یہ شرط لگا دی ہے کہ وہ اِحرام باندھ کر بیت اللہ میں حاضری دیں۔ اور اِحرام کے لئے پانچ مقامات مقرر کردیئے جنہیں شرعی اصطلاح میں میقات کہتے ہیں۔ ان مواقیت کی تعریف اگلی حدیث میں ملاحظہ کریں۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ جس کا اِرادہ حج یا عمرے کا ہو۔ اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اِحرام باندھے۔

❷ اِحرام اپنے گھر سے باندھ کر بھی اس مقدس سفر کا آغاز کیا جاسکتا ہے۔

❸ حج یا عمرے کا اِرادہ رکھنے والے میقات سے اِحرام باندھے بغیر گذر نہیں سکتے۔

❹ اِحرام باندھنے کے پانچ مقامات مقرر کردیئے گئے۔ جنہیں میقات کہا جاتا ہے۔

❺ پانچ میقات کے نام یہ ہیں۔
ذوالحلیفہ، جحفہ، قرن المنازل یلملم اور ذات عرق۔

❻ ان مقامات سے مکہ معظمہ کی جانب رہنے والے باشندے اپنے گھروں سے اِحرام باندھیں ان کے لئے ان مقامات پر جاکر اِحرام باندھنا ضروری نہیں مکہ کے باشندے مکہ سے اِحرام باندھیں:

حدیث: 208

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنِ الْمَنَازِلِ۔ قَالَ: عَبْدُاللّٰهِ وَبَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ يَلَمْلَمَ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب الحج' باب ميقات اهل المدينة ولا يهلوا قبل ذى الحليفة-

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الحج' باب مواقيت الحج والعمرة-

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے باشندے ذوالحلیفہ سے اِحرام باندھیں شام کے باشندے جحفہ سے اور نجد کے باشندے قرن المنازل سے اِحرام باندھیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: یمن کے باشندے یلملم سے اِحرام باندھیں۔۔(بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿يُهِلُّ﴾ اِحرام باندھے۔ ❷ ﴿وَبَلَغَنِي﴾ مجھے یہ بات پہنچی۔ ❸ ﴿أَهْلُ الْمَدِينَةِ﴾ مدینہ کے باشندے۔ ❹ ﴿أَهْلُ الشَّامِ﴾ شام کے باشندے۔ ❺ ﴿أَهْلُ نَجْدٍ﴾ نجد کے باشندے۔ ❻ ﴿أَهْلُ الْيَمَنِ﴾ یمن کے باشندے۔

مفہومُ الحدیث: رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: کہ مدینہ منورہ کے باشندے ذوالحلیفہ سے اِحرام باندھیں شام کے باشندے جحفہ سے نجد کے باشندے قرن المنازل اور یمن کے باشندے یلملم سے اِحرام باندھیں۔ یہ بیت اللہ کی تعظیم و تکریم کے سلسلے میں اہتمام کیا گیا ہے۔

۱۔ **ذُو الْحُلَيْفَة** مسجد نبوی سے تیرہ کیلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک وادی کا نام ہے جس کو موجودہ دور میں آبار علی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی جانب حج یا عمرے کے ارادے سے جانے والے اسی مقام سے اِحرام باندھتے ہیں۔

۲۔ **جُحْفَة** یہ بحر احمر سے دس کلیومیٹر کے فاصلے پر واقع وادی کا نام ہے جو آجکل ویران پڑی ہے۔ حج و عُمرہ کی نیت سے سفر کرنے والے آجکل رابغ شہر سے اِحرام باندھتے ہیں یہ بڑا مشہور و معروف ساحلی شہر ہے۔ یہ وادی جموم کے راستے مکہ معظمہ سے ایک سو چھیاسی کیلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔ لبنان' شام' اردن' فلسطین' مصر' سوڈان' افریقی ممالک اور سعودی عرب کے شمالی علاقہ جات سے حج و عُمرہ کی غرض سے آنے والے رابغ سے اِحرام باندھتے ہیں۔

۳۔ **قَرْنُ الْمَنَازِل** یہ مکہ معظمہ سے طائف کی طرف جاتے ہوئے ۷۸ کیلومیٹر فاصلے پر واقع ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوٹی سی پہاڑی کا نام ہے آجکل یہاں بہت بڑا شہر آباد ہو چکا ہے جس کا نام سیل کبیر ہے- نجد' خلیجی ریاستوں' عراق' ایران اور مشرق کی جانب سے آنے والے یہاں سے اِحرام باندھتے ہیں-

۴- یَلَمْلَمْ: مکہ معظمہ سے ایک سو بیس کیلو میٹر پر وادی یلملم واقع ہے- یمن' انڈونیشیا مالیشیا' چین' پاکستان' ہندوستان اور جنوب ایشیا کے ممالک سے آنے والے یہاں سے اِحرام باندھتے ہیں-

۵- ذاتِ عِرق: عِرْقٌ ایک چھوٹی پہاڑی کا نام ہے- یہاں واقع وادی کو ذات عرق کہتے ہیں- یہ مکہ معظمہ سے سو میل کے فاصلے پر واقع ہے- یہ میقات آجکل بند ہے- کیونکہ اسی راستے پر سیل کبیر شہر واقع ہے- جہاں سے اِحرام باندھا جاتا ہے- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوفہ اور بصرہ فتح ہوئے تو یہاں کے لوگ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اہل نجد کے لئے تو قرن المنازل میقات مقرر کی گئی ہے ہمارے لئے بھی میقات مقرر کریں تو آپ نے ان کا مطالبہ تسلیم کرتے ہوئے ذات عرق کو میقات مقرر کر دیا- یہاں سے دس میل کے فاصلے پر وادی عقیق واقع ہے- شیعہ وادی عقیق سے اِحرام باندھتے ہیں-

اَحکامُ الحدیث:

1. حج و عمرہ کی نیت سے مکہ معظمہ جانے والے مذکورہ مواقیت سے اِحرام باندھ کر گذریں-
2. مواقیت سے مکہ کی جانب رہنے والے اپنے گھروں سے اِحرام باندھیں-
3. مکہ کے باشندے حج کے لئے مکہ معظمہ سے اِحرام باندھیں-
4. تجارت یا ملاقات وغیرہ کے لئے مکہ معظمہ جانے والے کے لئے اِحرام باندھنا ضروری نہیں-
5. مکہ معظمہ کی تکریم و تعظیم کے لئے مواقیت مقرر کئے گئے ہیں-
6. تمام جہات سے مکہ معظمہ کی جانب آنے والوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مختلف جہات میں مواقیت مقرر کئے گئے تاکہ ہر طرف سے آنے والوں کے لئے سہولت ہو- اگر ایک ہی میقات مقرر کیا جاتا تو دوسری جہات کے لوگوں کو ناقابل برداشت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 58

اِحرام

حدیث: 209

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا:

اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ؟ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "لَا یَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَایَجِدُ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَالْیَقْطَعْھُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا یَلْبَسْ مِنَ الثِّیَابِ شَیْئًا مَّسَّہٗ زَعْفَرَانٌ اَوْ وَرْسٌ وَلِلْبُخَارِیِّ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْءَۃُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَیْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الحج، باب مالا یلبس المحرم من الثیاب و فی کتاب اللباس و کتاب الصلوۃ و کتاب العلم۔

رواہ مسلم: کتاب الحج، باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ و ما لا یباح و بیان تحریم الطیب علیہ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اِحرام باندھنے والا کون سے کپڑے پہنے۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا، محرم قمیص، پگڑی، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے ہاں اگر کسی کے پاس جوتے نہیں وہ موزے پہن لے مگر انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے اور نہ محرم کوئی ایسا کپڑا پہنے جسے زعفران یا ورس خوشبو لگی ہوئی ہو۔ اور بخاری شریف میں ہے محرم عورت نقاب نہ اوڑھے۔ اور نہ ہی دستانے پہنے۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَلْمُحْرِمُ﴾ احرام باندھنے والا۔ ❷ ﴿اَلثَّوْبُ﴾ سلا ہوا کپڑا ثِیَابٌ اس کی جمع ہے۔ ❸ ﴿اَلْعَمَائِمُ﴾ پگڑیاں اس کا مفرد عِمَامَةٌ ہے۔ ❹ ﴿اَلسَّرَاوِيْلُ﴾ سِرْوَالٌ کی جمع ہے معنی ہے شلواریں۔ ❺ ﴿اَلْبَرَانِسُ﴾ بُرْنُس کی جمع ہے ٹوپیاں۔ ❻ ﴿اَلْخِفَافُ﴾ خُفٌّ کی جمع ہے موزے۔ ❼ ﴿نَعْلَيْنِ﴾ دو جوتے۔ ❽ ﴿كَعْبَيْنِ﴾ كَعْبٌ کی تثنیہ ہے دو ٹخنے۔ ❾ ﴿وَلْيَقْطَعْهُمَا﴾ چاہئے کہ ان دونوں کو کاٹ دے۔ ❿ ﴿مِنْ اَسْفَلَ﴾ نیچے سے۔ ⓫ ﴿لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْءَةُ﴾ عورت نقاب نہ اوڑھے۔ ⓬ ﴿اَلْقُفَّازَيْنِ﴾ قُفَّازٌ کی تثنیہ۔ دستانے ⓭ ﴿وَرْسٌ﴾ خوشبودار پودے کا نام ہے جو یمن میں پایا جاتا ہے وہاں کے باشندے اس سے کپڑے رنگتے ہیں۔

مفہوم الحدیث: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ محرم کون سے کپڑے پہن سکتا ہے۔ آپ نے ان تمام کپڑوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا جو محرم کے لئے پہننے ممنوع ہیں آپ نے فرمایا: محرم سلا ہوا کپڑا قمیص، شلوار نہیں پہن سکتا اور نہ وہ سر پر ٹوپی پگڑی پہن سکتا ہے۔ اور نہ ہی اسے موزے پہننے کی اجازت ہے ہاں اگر اس کے پاس جوتا نہ ہو تو موزے ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔ عورت احرام کی حالت میں نقاب نہیں اوڑھ سکتی۔ اور نہ ہی وہ دستانے پہن سکتی ہے۔

احکام الحدیث:

1. اگر سوال میں کوئی کمی ہو تو جواب دینے والا اپنے علم و بصیرت کی بنا پر جواب ایسا دے جس سے سائل کا مقصد پورا ہو جائے۔
2. سائل نے صرف یہ پوچھا تھا کہ محرم کون سے کپڑے پہن سکتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں کا تذکرہ کر دیا جو محرم کے لئے پہننی جائز نہیں ہیں۔
3. مذکورہ حکم کا اطلاق مردوں پر ہوتا ہے محرم عورتوں کے لئے یہ حکم ہے کہ شلوار قمیص پہنیں گی اپنے سر کو ڈھانپ کر رکھیں گی۔ البتہ نقاب اوڑھنا اور دستانے پہننا ان کے لئے جائز نہیں۔
4. محرم مرد قمیص، شلوار، ٹوپی، پگڑی موزے، دستانے اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتے۔ جوتے اگر میسر نہ ہوں تو موزے ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن سکتے ہیں۔
5. احرام دو ان سلی چادروں پر مشتمل فقیرانہ لباس کا نام ہے۔ جو حج و عمرہ کرنے والے ہر شاہ و گدا کو پہننا پڑتا ہے۔ یہ حج اور عمرہ کا یونیفارم ہے۔ بہتر یہ ہے کہ احرام کی چادریں سفید اور صاف ستھری ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 210

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَّنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه بنحوه' کتاب اللباس' باب السراویل-

رواه مسلم: کتاب الحج' باب ما یباح للمحرم بحج او عمرة و مالا یباح و بیان تحریم الطیب علیه-

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ میدان عرفات میں خطبہ اِرشاد فرما رہے ہیں- جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے- (بخاری و مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿یَخْطُبُ﴾ خطبہ دیتے ہیں- ❷ ﴿بِعَرَفَاتٍ﴾ میدان عرفات میں- ❸ ﴿مَنْ لَّمْ یَجِدْ﴾ جو نہ پائے- ❹ ﴿نَعْلَیْنِ﴾ دو جوتے- ❺ ﴿فَلْیَلْبَسْ﴾ چاہئے کہ وہ پہن لے- ❻ ﴿اَلْخُفَّیْنِ﴾ دو موزے- ❼ ﴿اِزَارًا﴾ تہبند- ❽ ﴿السَّرَاوِیْلَ﴾ سروال کی جمع- شلواریں-

مفہوم الحدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: کہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے یہ حکم اِس لئے دیا گیا کہ مسلمان اس وقت ابھی معاشی تنگ دستی کا شکار تھے اِس لئے آپ نے ان کی سہولت کے لئے یہ حکم صادر فرمایا-

اَحکام الحدیث:

1. میدان عرفات میں اِمام کے لئے ضروری ہے کہ وہ خطبہ دے جس میں حج کے احکام و آداب اور اُمت مسلمہ کو درپیش ضروری مسائل بیان کرے-
2. وقت کی مناسبت کے پیش نظر لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہنا چاہئے-
3. شریعت میں کسی کو تکلیف مالا یطاق نہیں دی جاتی-
4. اگر کسی کے پاس تہبند نہ ہو تو اسے شلوار پہننے کی اجازت ہے- اور اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے- بہتر یہ ہے کہ موزے ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 59

تلبیہ

حدیث: 211

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ تَلْبِیَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ قَالَ: وَکَانَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ یَزِیْدُ فِیْھَا: لَبَّیْکَ' لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ- (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج باب التلبیۃ و فی اللباس-

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب التلبیۃ ووقتھا-

معنی الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ ہے-

"لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ:

میں حاضر ہوں- اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک ہر قسم کی تعریف اور نعمت تیری ہے- ملک تیرا ہے- تیرا کوئی شریک نہیں-

کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر اس میں یہ اضافہ کیا کرتے تھے **لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ** - مَیں حاضر ہوں' مَیں حاضر ہوں' مَیں حاضر ہوں' اور بھلائی تیرے ہاتھوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے' رغبتیں تیری طرف ہی ہیں- اور عمل تیری خاطر کرتا ہوں-- (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿لَبَّيْكَ﴾ میں حاضر ہوں- ❷ ﴿لَا شَرِيكَ لَكَ﴾ تیرا کوئی شریک نہیں- ❸ ﴿اَلْحَمْدُ﴾ ہر طرح کی تعریف- ❹ ﴿وَالنِّعْمَةَ﴾ ہر طرح کی نعمت- ❺ ﴿اَلْخَيْرُ بِيَدَيْكَ﴾ بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے- یعنی تیرے قبضے میں ہے- ❻ ﴿اَلرَّغْبَاءُ﴾ رغبتیں' چاہتیں-

مفہومُ الحدیث: تلبیہ حج کا شعار ہے یہ اللہ رب العزت کی اِطاعت گزاری اور محبت کی علامت ہے- یہ اللہ کے دربار عالی مقام میں حاضری کا اعلان ہے یہ عاجزی' انکساری' محبت' اطاعت' اثبات توحید اور رد شرک پر مشتمل ایک دلچسپ ترانہ ہے-

اَحکامُ الحدیث: ❶ تلبیہ حج و عمرہ کا شعار ہے- ان دونوں موقعوں پر یہ کثرت سے کہنا چاہئے-

❷ مرد بلند آواز سے تلبیہ کہیں اور عورتیں پست آواز سے-

❸ اِمام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ تلبیہ کہنے کو سنت قرار دیتے ہیں- اِمام مالکؒ اسے واجب قرار دیتے ہیں- اِمام ابو حنیفہؒ امام ثوریؒ' ظاہریؒ' عطاء بن ابی رباحؒ' طاؤسؒ اور عکرمہؒ کا موقف یہ ہے کہ تلبیہ حج و عمرہ کا رکن ہے اس کے بغیر حج یا عمرہ ادا ہی نہیں ہوتا-

❹ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں- کہ وہ اونچی آواز سے تلبیہ کہا کریں-

❺ شروع سے لے کر آج تک مسلمان اس پر عمل پیرا ہیں کہ اِحرام باندھتے ہی تلبیہ کہنا شروع کر دیتے ہیں- بہتر یہ ہے کہ تلبیہ کثرت سے کہا جائے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 60

عورت کا محرم کے بغیر سفر

حدیث: 212

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

"لَا یَحِلُّ لِاِمْرَءَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ" وَفِیْ لَفْظٍ لِلْبُخَارِیِّ "لَا تُسَافِرَ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحه' کتاب الکسوف باب فی کم یقصر الصلوۃ۔

رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب الحج' باب سفر المراءۃ مع محرم الی حج وغیرہ۔

معنی الحدیث: حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کسی ایسی عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ دن رات کی مسافت کا سفر بغیر محرم کے کرے۔ بخاری کے الفاظ ہیں کہ عورت ایک دن اور رات کی مسافت کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَا یَحِلُّ﴾ جائز نہیں ہے۔ ❷ ﴿اِمْرَءَةٌ﴾ عورت۔ ❸ ﴿تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ﴾ جو اللہ پر ایمان رکھتی ہے۔ ❹ ﴿اَلْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ آخرت کے دن پر۔ ❺ ﴿اَنْ تُسَافِرَ﴾ کہ وہ سفر کرے۔ ❻ ﴿مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ﴾ ایک دن رات کی مسافت۔ ❼ ﴿اِلَّا وَمَعَهَا﴾ مگر حالانکہ ہو اس کے ساتھ ❽ ﴿ذُوْ مَحْرَمٍ﴾ محرم۔

مفہوم الحدیث: عورت چونکہ صنف نازک ہے۔ یہ اپنا دفاع کرنے کی عموماً استطاعت نہیں رکھتی۔ قدرت نے اس میں کشش پیدا کی ہے۔ جب یہ اکیلی باہر نکلتی ہے تو قدم قدم پر فتنے میں مبتلا ہونے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندیشہ ہوتا ہے۔ لہٰذا شریعت نے عورت کے تحفظ کے لئے یہ قانون نافذ کر دیا کہ کوئی بھی مسلمان عورت سفر پر جائے تو اس کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے۔

کیونکہ عورت کی عزت پر کسی کے حملہ آور ہونے کی صورت میں جس طرح محرم غیرت کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا دفاع کرے گا اس طرح کوئی اور نہیں کر سکتا۔

محرم کی فہرست میں باپ 'بیٹا' بھائی' چچا' ماموں' سسر' غرضیکہ جس کے ساتھ عورت کا نکاح شرعاً جائز نہیں۔وہ محرم کہلاتا ہے۔

اَحکام الحدیث: 1 کسی مسلمان عورت کے لئے بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

2 عورت اگر بوڑھی ہو تو اس کے لئے بھی بہتر یہی ہے کہ محرم کے ساتھ سفر کرے۔

3 مالدار خاتون کو اگر محرم میسر نہیں تو وہ حج کے سفر پر نہیں جا سکتی کیونکہ محرم کا ہونا استطاعت کے زمرے میں آتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 61

فدیہ

حدیث: 213

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَعْقَلٍ قَالَ:

جَلَسْتُ اِلٰی کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ فَسَاَلْتُہٗ عَنِ الْفِدْیَۃِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِیَّ خَاصَّۃً وَھِیَ لَکُمْ عَامَّۃً حُمِلْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ یَتَنَاثَرُ عَلٰی وَجْھِیْ فَقَالَ:
مَا کُنْتُ اَرَی الْوَجَعَ بَلَغَ بِکَ مَا اَرٰی اَوْمَا کُنْتُ اَرَی الْجَھْدَ بَلَغَ بِکَ مَا اَرٰی۔ اَتَجِدُ شَاۃً؟ فَقُلْتُ: لَا قَالَ: فَصُمْ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ، اَوْ اَطْعِمْ سِتَّۃَ مَسَاکِیْنَ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ نِصْفُ صَاعٍ۔
وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّطْعِمَ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ اَوْ یُھْدِیْ شَاۃً اَوْیَصُوْمُ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، ابواب المحصر و جزاء الصید، باب الاطعام فی الفدیۃ نصف صاع۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ، کتاب الحج باب جواز حلق الرأس للمحرم اذا کان بہ اذی ووجوب الفدیۃ لحلقہ و بیان قدرھا۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا، اس سے فدیہ کے بارے میں پوچھا اس نے کہا۔ فدیہ کی آیت میرے بارے میں خاص طور پر اور تمہارے لئے عام ہے۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرا یہ خیال نہیں تھا کہ تجھے اس قدر تکلیف پہنچ چکی ہوگی۔ کیا تیرے پاس بکری ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس طرح کہ ہر مسکین کو نصف صاع دو۔
ایک روایت میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ چھ مسکینوں کے درمیان ایک ٹوپہ کھانے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے دے۔ یا ایک بکری صدقہ دے یا تین روزے رکھے۔ (بخاری و مسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿فِدْيَةٌ﴾ ہرجانہ۔ ❷ ﴿نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً﴾ اتری ہے میرے بارے میں خاص طور پر۔ ❸ ﴿هِيَ لَكُمْ عَامَّةً﴾ تمہارے لئے ہے عام طور پر۔ ❹ ﴿مَا كُنْتُ أَرَى﴾ میرا خیال نہیں تھا۔ ❺ ﴿الْوَجَعُ﴾ تکلیف۔ ❻ ﴿شَاةٌ﴾ بکری۔ ❼ ﴿صُمْ﴾ روزہ رکھو۔ ❽ ﴿أَطْعِمْ﴾ کھانا کھلاؤ۔ ❾ ﴿صَاعٌ﴾ ایک پیمانہ جس میں پونے تین سیر غلہ آتا ہے۔ ❿ ﴿فَرَقٌ﴾ ایک پیمانہ جس میں تین صاع غلہ آتا ہے۔ ⓫ ﴿يُهْدِيْ﴾ صدقہ دے۔

مفہوم الحدیث: صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت کعب بن عجرہ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اس نے احرام باندھ رکھا تھا۔ حالت یہ تھی کہ سر میں جوئیں اتنی تھیں کہ اس کے چہرے پر مسلسل گر رہی تھیں۔ آپکو اس کی یہ حالت دیکھ کر بہت ترس آیا۔ فرمایا! اے کعب مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کو اتنی تکلیف ہو گی۔ آپ نے شفقت بھرے انداز میں اس سے پوچھا کیا تیرے پاس بکری ہے؟ اگر ہے تو وہ صدقہ کر دے' ورنہ چھ مساکین کو کھانا کھلانا ہو گا یا تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ نے کعب بن عجرہ سے فدیہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ فدیہ کی آیت خاص طور پر میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

احکام الحدیث: ❶ محرم کے سر میں اگر تکلیف ہو تو وہ اپنے سر کے بال منڈوا سکتا ہے۔ لیکن اسے فدیہ ادا کرنا ہو گا۔

❷ فدیہ کی ادائیگی تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں کی جاسکتی ہے۔

○ ایک بکری اللہ کی راہ میں صدقہ دے دی جائے۔ ○ چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیا جائے۔ ○ تین دن کے روزے رکھے جائیں۔

❸ بغیر کسی تکلیف کے احرام کے دوران بال کاٹنا ممنوع ہے۔

❹ مسکین کو کھانا کھلانے کی مقدار نصف صاع مقرر کی گئی ہے۔

❺ نصف صاع کا تعین حدیث میں کیا گیا ہے۔ چونکہ حدیث قرآن حکیم کی تفسیر ہے لہٰذا اس تعین کو معتبر سمجھا جائے گا۔

❻ قرآن حکیم میں فدیہ کے متعلق یہ حکم ہے۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْبِهٖ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْصَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو تم میں سے بیمار ہو یا اسے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے۔

7 امیر یا قائد کو اپنی رعایا کا خیال رکھنا چاہیے۔

8 کفارہ یا فدیہ سر منڈانے سے پہلے یا بعد دونوں صورتوں میں دیا جا سکتا ہے۔

9 بخاری شریف میں روایت اس طرح مذکور ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت کعب بن عجرہ کو دیکھتے ہی اِرشاد فرمایا: یہ جوئیں تو تجھے بہت تکلیف دیتی ہوں گی۔ عرض کی ہاں یا رسول اللہ ﷺ:

آپ نے اِرشاد فرمایا: اپنا سر منڈا لو۔ تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری صدقہ دو۔ فدیہ میں مذکورہ تینوں میں سے کسی ایک کی ادائیگی کرنا ہو گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 62

مکہ کی عظمت

حدیث: 214

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ خُوَیْلِدِ بْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِیِّ الْعَدَوِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ، وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ: اَنْ اُحَدِّثَكَ قَوْلاً قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ: "اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا یَعْضِدُ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوا: اِنَّ اللّٰهَ أَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ یَأْذَنْ لَکُمْ! وَاِنَّمَا اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟

قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الحج، باب لا یعضد شجر الحرم، و فی کتاب العلم و کتاب المغازی۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الحج، باب تحریم مکۃ وصیدھا وخلاھا و شجرھا ولقطتھا الا لمنشد علی الدوام۔

معنی الحدیث: حضرت ابو شریح خویلد بن عمرو الخزاعی العدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اس نے عمرو بن سعید بن عاص سے کہا: جبکہ وہ مکہ معظمہ کی طرف لشکر بھیج رہے تھے اے امیر مجھے حکم دیجئے کہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو ایک بات بتاؤں جو بتانے کے لئے رسول اقدس ﷺ فتح مکہ کے دوسرے دن صبح کے وقت کھڑے ہوئے میں نے یہ بات اپنے کانوں سے سنی میرے دل نے اسے یاد کیا میری آنکھوں نے آپ کو دیکھا جس وقت آپ نے وہ گفتگو کی۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم اس وقت قرار دیا جب اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ لوگوں نے اسے حرم قرار نہیں دیا تھا۔ کسی ایسے شخص کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ کہ وہ اس میں کوئی خون بہائے۔ اور نہ ہی وہ کوئی درخت کاٹے۔ کسی نے اگر رخصت سمجھی ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے لڑائی کی ہے تو تم کہو۔ کہ اللہ نے اپنے رسول کو اس کی اجازت دی ہے۔ اور تمہیں اجازت نہیں دی بے شک اللہ نے اپنے رسول کو دن کے کچھ حصے کے لئے اجازت دی اور اس کی حرمت اب لوٹ آئی ہے کل کی حرمت کی طرح۔ حاضر غیر حاضر کو میری یہ بات پہنچادے۔ ابو شریح سے کہا گیا۔ آپ کو عمرو نے کیا کہا تھا کہا کہ میں اے ابو شریح تجھ سے زیادہ جانتا ہوں حرم کسی گناہ گار کو پناہ نہیں دیتا۔ نہ قتل کر کے بھاگنے والے اور نہ ہی چوری کر کے بھاگنے والے کو پناہ دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿یَبْعَثُ﴾ بھیجتا ہے۔ ❷ ﴿اَلْبُعُوْثُ﴾ لشکر۔ ❸ ﴿اُحَدِّثُكَ﴾ میں تجھے بتاتا ہوں۔ ❹ ﴿اَلْغَدُ﴾ آئندہ کل۔ ❺ ﴿یَومَ الْفَتْحِ﴾ فتح مکہ کے دن۔ ❻ ﴿اُذُنَایَ﴾ میرے دونوں کان۔ ❼ ﴿وَعَاهُ قَلْبِیْ﴾ میرے دل نے اُسے یاد کیا۔ ❽ ﴿اَبْصَرَتْهُ﴾ اسے دیکھا۔ ❾ ﴿عَیْنَایَ﴾ میری دونوں آنکھیں۔ ❿ ﴿حِیْنَ تَکَلَّمَ بِهٖ﴾ جب وہ بات کی۔ ⓫ ﴿حَرَّمَهَا اللّٰهُ﴾ اللہ نے اسے حرام قرار دیا۔ ⓬ ﴿لَا یَحِلُّ﴾ جائز نہیں۔ ⓭ ﴿اَنْ یَّسْفِكَ﴾ کہ وہ بہائے۔ ⓮ ﴿دَمٌ﴾ خون۔ ⓯ ﴿لَا یَعْضِدُ﴾ نہ کاٹے۔ ⓰ ﴿تَرَخَّصَ﴾ اجازت جانی۔ ⓱ ﴿اَلْاَمْسِ﴾ گذشتہ کل۔ ⓲ ﴿لَا یُعِیْذُ﴾ نہیں پناہ دیتا۔ ⓳ ﴿عَاصِیًا﴾ گنہگار۔ ⓴ ﴿اَلشَّاهِدُ﴾ حاضر، موجود۔ ㉑ ﴿اَلْغَائِبُ﴾ غیر حاضر۔ ㉒ ﴿وَلَا فَارًّا بِدَمٍ﴾ اور نہ خون کر کے بھاگنے والا۔ ㉓ ﴿وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ﴾ اور نہ چوری کر کے بھاگنے والا۔ ㉔ ﴿اَلْخَرْبَةُ﴾ خیانت، تہمت، چوری۔ ㉕ ﴿اَلْخَارِبُ اللِّصُّ یُحِبُّ الْخَارِبَا﴾ چوری کرنے والا چور چوری کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔

مفہومُ الحدیث: عمرو بن سعید بن عاص یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے مدینہ منورہ کا گورنر تھا۔ اور وہ مکہ معظمہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لئے لشکر کی تیاری میں مصروف تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو شریح خویلد بن عمرو الخزاعی اس کے پاس تشریف لائے۔ اور اسے نصیحت کرنے کے لئے حکیمانہ اسلوب اختیار کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

جناب امیر میں نے نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے فتح مکہ کے دوسرے دن ایک فرمان پورے غور سے سنا جو میں نے دل میں بٹھالیا۔ آپ نے حمد وثنا کے بعد یہ اِرشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ کو اس دن سے حرم قرار دیا ہے جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اسے لوگوں نے حرم قرار نہیں دیا۔ للذا جو اللہ اور آخرت کے دن پر اِیمان رکھتا ہے اس کے لئے مکہ معظمہ میں کسی کا خون بہانا یا کسی درخت کو کاٹنا جائز نہیں ہے۔ کوئی اگر یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی مکہ میں جنگ لڑی تھی تو اسے بتادیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دن کے کچھ حصے کے لئے اس کی اجازت دی تھی اور پھر دوبارہ اس کی حرمت پہلے کی طرح لوٹ آئی۔ آپ نے اس موقع پر یہ بھی اِرشاد فرمایا تھا جو لوگ آج یہاں موجود ہیں وہ میرا یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں۔ چونکہ میں اس دن وہاں موجود تھا اس لئے رسول اللہ ﷺ کا پیغام آپ کو سنا رہا ہوں کیونکہ آپ وہاں موجود نہ تھے۔ لوگوں نے ابو شریح سے پوچھا کہ مدینے کے گورنر عمرو بن سعید بن عاص نے کیا جواب دیا تھا۔ فرمایا کہ اس نے میری نصیحت بھری گفتگو سن کر یہ کہا: اے ابو شریح میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ سنئے حرم کسی گنہگار بھگوڑے قاتل یا بھگوڑے چور کو پناہ نہیں دیتا۔

عمرو بن سعید کا یہ جواب اس موقع پر درست نہیں تھا کیونکہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان حضرات سے کہیں زیادہ افضل اور خلافت کے مستحق تھے۔ جس کے مقابلے کے لئے مدینے سے لشکر روانہ کیا جارہا تھا۔

اَحکَامُ الحَدِیث: 1 بوقت ضرورت صحیح معلومات دوسروں تک پہنچانا مستحب عمل ہے۔

2 حکمرانوں کو نصیحت کرتے ہوئے۔ نرم رویہ اختیار کرنا زیادہ مفید اور نتیجہ خیز ہوتا ہے۔

3 جس حوالے سے کوئی خبر معلوم ہوتی ہو سنانے والے کو اگر وہ حوالہ بتادیا جائے تو اس کے دل میں وہ بات زیادہ اثر کرتی ہے۔

4 خطاب کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنا سنت طریقہ ہے۔

5 اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ کو اسی دن سے حرم قرار دے دیا تھا جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔

6 اس لئے مکہ معظمہ کا حرم ہونا دائمی ہے۔

7 صحیح اور پختہ اِیمان انسان کو برے کاموں اور حدود سے تجاوز کرنے سے روکتا ہے۔

8 مکہ معظمہ میں کسی کا خون بہانا حرام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9. حرم کی حدود میں کسی درخت کو کاٹنا منع ہے خواہ وہ درخت خود رو ہو یا اسے کسی نے لگایا ہو۔

10. کسی امتی کے لئے یہ جائز نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے مکہ معظمہ میں قتال کو اپنے لئے دلیل بنائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو دن کے کچھ حصہ کے لئے اجازت دی تھی اور اس کے بعد اس کی حرمت اسی طرح لوٹ آئی جس طرح پہلے تھی۔

حدیث: 215

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ "لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا سْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا:

وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: "اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ۔ وَّهِيَ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ۔ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلٰی خَلَاهُ:

فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ: "اِلَّا الْاِذْخِرَ" اَلْقَيْنُ اَلْحَدَّادُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب الحج، باب ما یحل القتال بمکة و فی الجهاد۔

رواه مسلم: کتاب الحج، باب تحریم مکة و صیدها و خلاها و شجرها ولقطتها الا لمنشد علی الدوام۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فتح مکہ کے بعد یہاں سے ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت بدستور قائم ہے۔ اور جب تم سے کوچ کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو تم کوچ کرو۔ فتح مکہ کے دن آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرم قرار دیا ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ وہ اللہ کے حرم قرار دینے کی وجہ سے قیامت کے دن تک حرم ہے۔ اس کی جھاڑیاں نہیں کاٹی جائیں گی اس کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا۔ اس کی گری ہوئی کوئی چیز وہی اٹھا سکتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو اس کا اعلان کرے اور نہ ہی اس کی گھاس کاٹی جائے گی۔

حضرت عباس نے کہا: یا رسول اللہ مگر اذخر گھاس یہ لوہار کے لئے اور گھروں میں اِستعمال کے لئے ہوتا ہے۔ ازراہ کرم اس کی اجازت دے دیجئے آپ نے فرمایا ہاں خوشبودار گھاس کاٹنے کی اجازت ہے۔۔ (بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿هِجْرَةٌ﴾ اللہ کے دین کی خاطر اپنا وطن چھوڑنا۔ ❷ ﴿اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ﴾ جب تُم سے بھاگنے کا مطالبہ کیا جائے۔ ❸ ﴿فَانْفِرُوْا﴾ تو بھاگو۔ ❹ ﴿اَلْبَلَدُ﴾ شہر۔ ❺ ﴿حَرَّمَهُ اللّٰهُ﴾ اللہ نے اسے حرم قرار دیا۔ ❻ ﴿بِحُرْمَةِ اللّٰهِ﴾ اللہ کے حرم قرار دینے کی بنا پر۔ ❼ ﴿لَمْ يَحِلَّ﴾ جائز نہیں۔ ❽ ﴿اَلْقِتَالُ﴾ لڑائی۔ ❾ ﴿لَا يُعْضَدُ﴾ نہیں کاٹا جائے گا۔ ❿ ﴿شَوْكُهُ﴾ اس کی خاردار جھاڑیاں۔ ⓫ ﴿وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ﴾ اور نہیں بھگایا جائے گا اس کے شکار کو۔ ⓬ ﴿وَلَا يَلْتَقِطُ﴾ اور نہیں اُٹھائے گا۔ ⓭ ﴿لُقْطَتَهُ﴾ اس میں گری ہوئی چیز۔ ⓮ ﴿اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا﴾ مگر جو اس کا اعلان کرے۔ ⓯ ﴿وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ﴾ اور نہیں کاٹا جائے گا اس کا گھاس۔ ⓰ ﴿اَلْقَيْنُ﴾ لوہار۔ ⓱ ﴿اَلْاِذْخِرُ﴾ خوشبودار گھاس۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ کو مکہ معظمہ میں رسول بنا کر بھیجا گیا آپ نے مکہ کے باشندوں کو اللہ کی طرف دعوت دی لیکن کم لوگوں نے اس دعوت کو تسلیم کیا بلکہ انہوں نے نبی کریم ﷺ اور آپ پر اِیمان لانے والوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دیں جس کی وجہ سے پہلے حبشہ اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم نازل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سمیت مدینہ منورہ ہجرت کر گئے لیکن جب فاتح کی حیثیت سے مکہ معظمہ میں دوبارہ داخل ہوئے اور یہ شہر اسلامی ریاست کا حصہ بن گیا۔ تو پھر یہاں سے ہجرت کرنے کا حکم ختم ہو گیا۔ لیکن جہاد اور خالص نیت سے اعمال صالحہ کا حکم باقی رہا۔

جہاد کے حوالے سے نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا جب کبھی وقت آنے پر جہاد کے لئے کوچ کرنے کا حکم دیا جائے تو اس پر جلد عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اس حکم کی تعمیل کرنے میں تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔

فتح مکہ کے تاریخی موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ کو اس دن ہی حرم قرار دے دیا تھا جب اس نے ارض و سما کو پیدا کیا تھا اور مکہ کی یہ حرمت قیامت تک برقرار رہے گی لہٰذا کسی مومن کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ حرم کا کوئی درخت کاٹے، کسی شکار کو بھگائے۔ عام گھاس کاٹے البتہ اذخر نامی خوشبودار گھاس کاٹنے کی اجازت ہے کیونکہ اسے گھروں کی چھتیں بنانے کے لئے اِستعمال کیا جاتا ہے اور لوہار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اپنی بھٹی میں استعمال کرتے ہیں۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ فتح مکہ کے بعد مکہ معظمہ سے ہجرت کو ممنوع قرار دے دیا گیا۔

❷ عامۃ المسلمین کے لئے ہجرت کا حکم بدستور موجود ہے۔ اگر کسی ملک میں دین پر عمل کرنے میں دشواری پیش آتی ہو تو وہاں سے ہجرت اختیار کر لینی چاہئے۔

❸ جہاد قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ اسے کسی ظالم کا ظلم روک نہیں سکے گا۔

❹ جب امیر مسلمانوں کو جہاد پر جانے کے لئے حکم دے تو اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جلد جہاد پر روانہ ہو جانا چاہئے۔

❺ مکہ معظمہ میں لڑائی حرام ہے اور یہ حکم قیامت تک کے لئے ہے۔

❻ نبی کریم ﷺ کے لئے صرف ایک دن تھوڑے عرصے کے لئے مکہ میں لڑائی کی اجازت دی گئی اور پھر ہمیشہ کے لئے منع کر دیا گیا۔

❼ حرم میں کھڑی خاردار جھاڑیوں' لہلہاتے درختوں اور عام گھاس کو کاٹنا ممنوع ہے۔

❽ حرم میں کسی کا خون بہانا حرام ہے۔

❾ حرم سے شکار کے جانور کو بھگا کر حرم کی حدود کے باہر لے جا کر شکار کرنا جائز نہیں۔

❿ حرم میں کوئی گری ہوئی چیز صرف وہی اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے۔

⓫ حرم میں اِذخر گھاس کاٹنے کی اجازت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 63

حرم میں جسے قتل کرنا جائز ہے

حدیث: 216

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَلِمُسْلِمٍ يُقْتَلُ خَمْسٌ فَوَاسِقُ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الحج باب ما یقتل المحرم من الدواب

رواہ مسلم: کتاب الحج، باب ماینذب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور وہ تمام فاسق ہیں انہیں حرم میں قتل کر دیا جائے۔ 1 کوا 2 چیل 3 بچھو 4 چوہیا 5 باولا کتا۔

مسلم کی روایت ہے۔ پانچ فاسق جانور حل و حرم میں قتل کر دیئے جائیں۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ﴾ پانچ جانوروں میں سے۔ ❷ ﴿كُلُّهُنَّ﴾ وہ سب۔ ❸ ﴿يُقْتَلْنَ﴾ قتل کر دیئے جائیں گے۔ ❹ ﴿الْغُرَابُ﴾ کوا۔ ❺ ﴿اَلْحِدَاَةُ﴾ چیل۔ ❻ ﴿وَالْعَقْرَبُ﴾ بچھو ❼ ﴿وَالْفَأْرَةُ﴾ چوہا ❽ ﴿وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ﴾ باولا کتا۔ ❾ ﴿فَاسِقٌ﴾ موذی۔

مفہوم الحدیث: جن پانچ موذی جانوروں کو حل و حرم اور احرام کی حالت میں بھی مارنا جائز ہے۔ وہ یہ ہیں کوا، چیل، چوہا، بچھو اور باؤلا کتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: ❶ مندرجہ بالا حدیث میں مذکور پانچ موذی جانوروں کو احرام کی حالت اور حرم کی حدود میں مارنا جائز ہے۔

❷ ان کے ساتھ ملتے جلتے موذی جانوروں کو مارنا بھی جائز ہے۔ جیسے سانپ دیگر زہریلے کیڑے مکوڑے وغیرہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 64

مکہ معظمہ اور بیت اللہ میں داخلہ

حدیث: 217

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اُقْتُلُوْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الحج' باب دخول الحرم و مکه بغیر احرام و فی کتاب الجهاد و کتاب المغازی۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحج' باب جواز دخول مکة بغیر احرام۔

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ معظمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود تھی جب آپ نے اسے اُتارا آپ کے پاس ایک شخص آیا۔ تو اس نے کہا: ابن خَطَل کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا ہے۔
آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ (بخاری و مُسلم)

مفردات الحدیث:

❶ ﴿اَلْمِغْفَرُ﴾ خود' ہیلمٹ اسے سر کی حفاظت کے لئے پہنا جاتا ہے۔
❷ ﴿نَزَعَهُ﴾ اسے اُتارا۔ ❸ ﴿مُتَعَلِّقٌ﴾ چمٹا ہوا۔ ❹ ﴿بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ﴾ کعبہ کے پردوں کے ساتھ۔

مفہوم الحدیث: ابن خطل جس کا نام ہلال تھا اس نے اسلام قبول کیا' دھوکے سے ایک مسلمان کو قتل کیا' اور پھر مرتد ہو گیا اور کفار کے ساتھ دوبارہ جاملا اس کی لونڈیوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقص کرتے ہوئے ہرزہ سرائی کرنا شروع کردی اور یہ بڑے شوق سے سنا کرتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ فاتح کی حیثیت سے بیت اللہ میں داخل ہوئے حفاظتی تدابیر اختیار کرتے ہوئے آپ نے اپنے سر پر ہیلمٹ پہن رکھا تھا۔ آپ نے وہ سر سے اتار کر ایک طرف رکھ دیا۔ کسی نے آپ کو بتایا کہ ابن خطل غلاف کعبہ کے ساتھ چمٹا ہوا ہے تاکہ اسے آج پناہ مل جائے۔ آپ نے یہ سنتے ہی ارشاد فرمایا: اسے قتل کردو۔ یہ حکم سن کر ابو برزہ اسلمی نے اسے قتل کردیا۔ اسے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان قتل کیا گیا۔

احکام الحدیث: 1 نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے وقت بغیر احرام باندھے۔ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ آپ کے سر پر ہیلمٹ تھا اس سے معلوم ہوا کہ اگر حج یا عمرے کا ارادہ نہ ہو تو مکہ معظمہ میں بغیر احرام باندھے داخل ہونا جائز ہے۔

2 جہاد کو حج، عمرہ اور دیگر عبادات میں اولیت حاصل ہے۔

3 مکہ معظمہ کو باقاعدہ لڑائی کے ساتھ فتح کیا گیا ہے پر امن یا صلح کی بنیاد پر یہ فتح نہیں ہوا۔

4 حفاظتی تدابیر اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں۔

5 حرم میں حدود کا نفاذ جائز ہے خواہ کسی پر قتل کی حد ہی کیوں نہ نافذ کرنی ہو۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ابن خطل کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ چونکہ وہ ایک مسلمان کو قتل کرنے کے جرم کا مرتکب ہوا تھا۔

حدیث: 218

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب الحج، باب من اين يخرج من مكة.

رواه مسلم: في صحيحه، كتاب الحج، باب استحباب دخول مكة من الثنية والخروج منها من الثنية السفلى و دخول بلدة من طريق غير التي خرج منها۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ میں اونچی پہاڑی سے کداء کی جانب سے داخل ہوئے جو بطحاء میں واقع ہے۔ اور پست پہاڑی سے نکلے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ① ﴿دَخَلَ مَكَّةَ﴾ مکہ میں داخل ہوئے۔ ② ﴿اَلثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا﴾ بلند پہاڑی۔ ③ ﴿اَلْبَطْحَاءَ﴾ سنگریزوں والی وادی۔ ④ ﴿اَلثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى﴾ پست پہاڑی۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر ۴ ذی الحجہ کو مکہ میں تشریف فرما ہوئے اور ذی طوی میں رات بسر کی۔ پھر دوسری صبح کو اونچی پہاڑی کی جانب سے مکہ شہر میں داخل ہوئے۔ یہ راستہ قبرستان مکہ کے پاس سے آتا ہے مدینہ منورہ سے آتے ہوئے مکہ معظمہ میں داخل ہونے کا یہ آسان ترین راستہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے اختیار کیا۔ اور حج سے فارغ ہو کر جب مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہونے لگے تو مکہ معظمہ کے نشیبی علاقے کو اختیار کیا۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ حج اور نماز عید کے موقع پر راستہ بدل کر آنا جانا مسنون ہے۔

❷ نبی کریم ﷺ میدان عرفات کی طرف ایک راستے سے گئے اور دوسرے راستے سے واپس آئے۔

❁ ❁ ❁

حدیث: 219

عَنْ عبداللہ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ، فَلَمَّا فَتَحُوا الْبَابَ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَّلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الحج باب اغلاق البیت۔
رواہ مسلم: کتاب الحج باب استحباب دخول الکعبۃ للحاج وغیرہ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ تھے۔ انہوں نے دروازہ بند کر لیا۔ جب دروازہ کھولا تو میں پہلا شخص تھا جو داخل ہوا۔ میں بلال سے ملا اس سے پوچھا کیا یہاں رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے نماز پڑھی فرمایا: ہاں، دو یمنی ستونوں کے درمیان:۔(بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اَغْلَقُوا﴾ انہوں نے بند کر لیا۔ ❷ ﴿فَتَحُوا الْبَابَ﴾ انہوں نے دروازہ کھولا۔ ❸ ﴿كُنْتُ اَوَّلَ﴾ میں پہلا شخص تھا۔ ❹ ﴿مَنْ وَّلَجَ﴾ جو داخل ہوا۔ ❺ ﴿لَقِيْتُ﴾ میں ملا۔ ❻ ﴿هَلْ صَلّٰى فِيهِ﴾ کیا اس میں نماز پڑھی؟

مفہومُ الحدیث: جب مکہ فتح ہو گیا بیت اللہ کو بتوں سے پاک صاف کر دیا گیا۔ تو نبی کریم ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے آپ کے ساتھ حضرت اسامہ اور حضرت بلال بھی داخل ہوئے مزید کنجی بردار حضرت عثمان بن طلحہ بھی ساتھ ہی داخل ہوئے اور بیت اللہ کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ جب دروازہ کھلا تو سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت بلال سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے یہاں نماز بھی پڑھی ہے؟ تو انہوں نے بتایا ہاں دو یمنی ستونوں کے درمیان آپ نے نماز پڑھی اس وقت خانہ کعبہ کے اندر چھ ستون تھے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا اور اس میں نماز پڑھنا مستحب عمل ہے۔ لیکن یہ فرض یا سنت نہیں۔

❷ خانہ کعبہ میں داخل ہونا حج کے ارکان میں سے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہوئے بلکہ فتح مکہ کے موقع پر داخل ہوئے۔

❸ خانہ کعبہ کے اندر نفلی نماز پڑھنا جائز ہے۔

❹ خانہ کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 65

طواف

حدیث: 220

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَقَبَّلَهٗ وَقَالَ:

اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ! وَلَوْلَا أَنِّيْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب الحج باب ما ذکر فی الحجر الاسود۔

رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب الحج، باب استحباب تقبیل الحجر الاسود فی الطواف۔

معنی الحدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کا بوسہ لیا اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ فائدہ۔ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے نہ چومتا!۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَلْحَجَرُ﴾ پتھر۔ ❷ ﴿قَبَّلَهٗ﴾ اس کا بوسہ لیا۔ اسے چوما۔ ❸ ﴿اِنِّيْ لَاَعْلَمُ﴾ میں جانتا ہوں۔ ❹ ﴿لَا تَضُرُّ﴾ تو نہ نقصان دے سکتا ہے۔ ❺ ﴿لَا تَنْفَعُ﴾ نہ فائدہ دے سکتا ہے۔ ❻ ﴿مَا قَبَّلْتُكَ﴾ میں تجھے نہ چومتا۔

مفہوم الحدیث: چونکہ لوگ نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ بتوں کی عبادت چھوڑے ہوئے ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا تھا۔ ان کو سناتے ہوئے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کے پاس پہنچ کر یہ تاریخی جملے ارشاد فرمائے۔ حجر اسود کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے بلند آواز سے کہا: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ کسی کا کچھ بگاڑ سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے میں آج تجھے محض اس لئے چوم رہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو بچشم خود تیرا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا میں تو صرف نبی کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تیرا بوسہ لے رہا ہوں۔

اَحکامُ الحدیث: 1 طواف کرنے والے جب حجر اسود کے پاس پہنچیں اگر آسانی سے ممکن ہو تو حجر اسود کا بوسہ لیں۔

2 حجر اسود کا بوسہ لینا عبادت ہے۔

3 اگر بہت زیادہ بھیڑ ہو تو حجر اسود کی طرف اشارہ کافی ہے۔ دھکم پیل سے احتراز کیا جائے۔

4 خاص مواقع پر لوگوں کی توجہ حقائق کی طرف مبذول کرانا مستحسن عمل ہے۔

5 نبی کریم ﷺ کی سنت کی اتباع ہر امتی کے لئے ضروری ہے۔

6 طواف کے دوران دل کی نیک تمناؤں کو دعاؤں کے روپ میں بارگاہ الٰہی میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

حدیث: 221

عَنْ عبدالله بن عباسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهٗ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَاَنْ يَّمْشُوْا ما بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُمْ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه ' كتاب الحج ' باب كيف كان بدء الرمل و في كتاب المغازي۔

رواه مسلم: في صحيحه ' كتاب الحج ' باب استحباب الرمل في الطواف و العمرة و في الطواف الاول في الحج۔

مَعْنَی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو مشرکین نے کہا: تمہارے پاس ایک ایسی قوم آرہی ہے۔ جن کو مدینے کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ تین چکر میں رمل کریں اور دو رکنوں یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان آہستہ چلیں۔ آپ نے انہیں سبھی چکروں میں رمل کرنے سے نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روکا تھا مگر ان پر شفقت کرتے ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿قَدِمَ﴾ آئے۔ قدم رنجا فرمایا۔ ❷ ﴿اِنَّهٗ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ﴾ آئے گی تمہارے پاس قوم۔ ❸ ﴿وَهَنَتْهُمْ﴾ انہیں کمزور کر دیا ہے۔ ❹ ﴿حُمّٰى يَثْرِبَ﴾ یثرب کے بخار نے (مدینہ منورہ کا پہلا نام یثرب تھا)۔ ❺ ﴿أَمَرَهُمْ﴾ آپ نے انہیں حکم دیا۔ ❻ ﴿أَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ﴾ کہ وہ چکروں میں رمل کریں یعنی دوڑ کر طواف کریں۔ ❼ ﴿أَنْ يَّمْشُوْا﴾ کہ وہ چلیں۔ ❽ ﴿الرُّكْنَيْنِ﴾ دو رکن یعنی حجر اسود اور رکن یمانی۔ ❾ ﴿وَلَمْ يَمْنَعْهُمْ﴾ نہیں روکا انہیں۔ ❿ ﴿الْاَشْوَاطَ﴾ شوط کی جمع طواف کے چکر۔ ⓫ ﴿اَلْاِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ﴾ ان پر رحم کرتے ہوئے شفقت کرتے ہوئے۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ ۶ ہجری کو چودہ سو صحابہ کرام کے ہمراہ عمرہ ادا کرنے کے لئے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے حدیبیہ مقام پر آپ کو قریش مکہ نے آگے بڑھنے سے روک دیا۔ یہاں پر فریقین کے درمیان صلح ہوئی جسے تاریخ میں صلح حدیبیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس میں یہ طے پایا کہ اس دفعہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے ہمرا مکہ میں داخل ہوئے بغیر واپس چلے جائیں۔ اور آئندہ سال کسی وقت دوبارہ عمرے کے لئے آئیں اور مکہ معظمہ میں صرف تین دن قیام کریں۔ للذا اس معاہدے کی روشنی میں آپ ۷ ہجری کو مکہ معظمہ تشریف لائے۔ اور عمرہ ادا کیا قریش اپنے دلوں کو ڈھارس بندھانے کے لئے ایک دوسرے سے یہ کہنے لگے کہ یہاں ایک ایسی قوم آرہی ہے کہ یثرب کے بخار نے انہیں لاغر کر رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین چکر دوڑ کر لگائیں البتہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان آہستہ ہو جایا کریں۔ اس سے قریش مکہ کے دلوں پر دھاک بٹھانا مقصود تھا۔ کہ مسلمان کمزور نہیں بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ پھرتیلے ہوئے ہیں مدینے کی فضا تو ان کے لئے بڑی راس آئی ہے للذا طواف قدوم میں ہر امتی کے لئے یہ حکم ہے کہ پہلے تین چکروں میں رمل کرے یعنی دوڑ لگائے یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت قیامت تک کے لئے ہے اور اس پر عمل کرنا ہر امتی کے لئے سعادت کی بات ہے۔

اَحکام الحدیث: ✱ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ نے عمرۃ القضاء میں طواف کے پہلے تین چکر دوڑ کر لگائے لیکن رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان آہستہ چلے۔ طواف کے باقی چار چکر عام معمول کی چال چلتے ہوئے لگائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. دشمنان اسلام کے سامنے اپنی طاقت کا بھرپور مظاہرہ کرنا مستحب عمل ہے اس سے ان کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔
3. اب رمل میں حکمت کا یہ پہلو ہے کہ ہمیں سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔
4. رمل کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔ عورتیں اپنے معمول کی چال چلتے ہوئے طواف کریں گی۔
5. اگر پہلے تین چکروں میں کوئی رمل کرنا بھول جاتا ہے تو اسے قضا نہیں دینا پڑے گی۔ بلکہ وہ اگلے چار چکر بغیر رمل کے لگائے گا۔ چونکہ رمل کا محل پہلے تین چکر ہی ہیں۔

حدیث: 222

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ:

رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِینَ یَقْدُمُ مَکَّۃَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّکْنَ الْاَسْوَدَ، اَوَّلَ مَا یَطُوْفُ یَخُبُّ ثَلَاثَۃَ اَشْوَاطٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الحج، باب استلام الحجر الاسود حین یقدم مکۃ اول ما یطوف و یرمل ثلاثا۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطوف والعمرۃ و فی الطواف الاول فی الحج۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ مکہ معظمہ میں تشریف لاتے۔ جب آپ حجر اسود کو بوسہ دے کر طواف کا آغاز کرتے تو پہلے تین چکر دوڑ کر لگاتے۔۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ① ﴿رَأَیْتُ﴾ میں نے دیکھا۔ ② ﴿حِینَ یَقْدُمُ﴾ جب بھی تشریف لاتے۔ ③ ﴿اِذَا اسْتَلَمَ﴾ جب بھی استلام کرتے یعنی حجر اسود کو چومتے۔ ④ ﴿اَوَّلَ مَا یَطُوْفُ﴾ پہلا کام جب وہ طواف کرتے۔ ⑤ ﴿یَخُبُّ﴾ دوڑتے یعنی رمل کرتے۔ ⑥ ﴿ثَلَاثَۃَ أَشْوَاطٍ﴾ تین چکر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی ہر سنت پر عمل کرنے کا بڑا اہتمام کیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کی ایک ایک ادا کو ذہن نشین کرنا دل میں بٹھانا ان کا معمول تھا۔ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی مکہ معظمہ تشریف لاتے طواف کا آغاز حجر اسود کو چوم کر کرتے اور طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرتے۔ آپ کی یہ سنت آج تک جاری و ساری ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گی۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے۔

❷ رمل صرف پہلے تین چکروں میں ہوگا اگر کسی کو پہلے تین چکروں میں رمل کرنا بھول گیا تو دوسرے چار چکروں میں اس کی قضاء نہیں ہوگی بلکہ یہ چاروں چکر معمول کی چال میں لگائے جائیں گے یاد رہے کہ رمل کا محل پہلے تین چکر ہی ہیں۔

❸ طواف کا آغاز حجر اسود کے استلام سے ہوگا۔

حدیث: 223

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ! وَالْمِحْجَنُ "عَصَامَحْنِيَّةُ الرَّأْسِ" ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الحج' باب استلام الركن بمحجن۔

رواه مسلم: كتاب الحج' باب جواز الطواف على بعير وغيره واستلام الحجر بمحجن ونحوه للراكب۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کیا۔ آپ حجر اسود کو کھونٹی سے چھوتے تھے۔ محجن مڑے ہوئے سرے والی چھڑی کو کہتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ نبی کریم ﷺ نے طواف کیا۔ ❷ ﴿عَلٰى بَعِيْرٍ﴾ اونٹ پر سوار ہو کر۔ ❸ ﴿يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ﴾ رکن کا استلام کرتے یعنی حجر اسود کا استلام کرتے۔ ❹ ﴿بِمِحْجَنٍ﴾ کھونٹی کے ساتھ۔ محجن مڑے ہوئے سرے والی چھڑی کو کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: حجۃ الوداع میں چونکہ لوگوں کا ازدھام تھا ہر ایک کی دلی خواہش تھی کہ وہ آپ کی ہر ادا کو دیکھے اس لئے آپ نے یہ طواف اُونٹ پر سوار ہو کر کیا تاکہ وہاں موجود تمام لوگ آسانی سے آپ کی زیارت کر سکیں جب بھی آپ حجر اسود کے پاس آتے تو اُونٹ پر بیٹھے ہوئے ہی اپنی کھونٹی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کرتے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ بوقت ضرورت سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے۔ اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیدل طواف کرنا افضل ہے۔

❷ ہاتھ سے حجر اسود کا استلام مستحب عمل ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو اپنی چھڑی سے بھی استلام کرنا جائز ہے۔ اس موقع پر کسی کو کوئی تکلیف نہ دی جائے۔ کسی کو دھکا دے کر حجر اسود تک پہنچنا بہتر نہیں۔

❸ مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے استلام کیا اور پھر اسے چوما۔

❹ کثرت سے طواف کرنا مستحب عمل ہے۔ مکہ پہنچ کر بار بار عمرہ کرنا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔

حدیث: 224

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الحج' باب من لم یستلم الا الرکنین الیمانیین۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحج باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین فی الطواف۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دو یمنی رکنوں کے علاوہ بیت اللہ کو ہاتھ لگاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (بخاری و مسلم)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ میں نے نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا۔ ❷ ﴿يَسْتَلِمُ﴾ استلام کرتا ہے' چھوتا ہے' ہاتھ لگاتا ہے۔ ❸ ﴿الرُّكْنَيْنِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْيَمَانِيَيْنِ ﷺ دو یمنی رکن۔ ان میں سے ایک رکن یمانی اور دوسرا حجر اسود مراد ہے۔

مفہوم الحدیث: بیت اللہ کے چار رکن ہیں۔

1. رکن شرقی اس میں حجر اسود نصب ہے۔
2. رکن یمانی
3. رکن عراقی
4. رکن شامی

حجر اسود کو ہاتھ سے چھونا یا اس کا بوسہ لینا دونوں طرح جائز ہے۔
رکن یمانی کو صرف ہاتھ سے چھوا جائے گا اس کا بوسہ نہیں لیا جائے گا۔
رکن عراقی اور رکن شامی کو نہ چھوا جائے گا اور نہ ہی ان کا بوسہ لیا جائے گا۔

اَحکامُ الحدیث: 1. رکن یمانی اور حجر اَسود کا استلام مستحب عمل ہے۔

2. طواف کرنے والا حجر اَسود کو اپنے ہاتھ یا چھڑی سے چھوئے گا یا اِس کا بوسہ لے گا۔ وہ جس چیز کے ساتھ حجر اَسود کا اِستلام کرے گا اُسے وہ چومے گا۔ چھڑی سے اِستلام کرے تو اسے چومے ہاتھ سے اِستلام کرے تو اسے چومے۔
3. اگر لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے حجر اَسود تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو پھر ہاتھ سے حجر اَسود کی طرف اِشارہ کر دیا جائے اِشارہ کرنے کی صورت میں ہاتھ کو چوما نہیں جائے گا۔
4. رکن یمانی تک اگر بھیڑ کی وجہ سے پہنچنا ممکن نہ ہو۔ تو اِس کی طرف اِشارہ کرنا ضروری نہیں۔
5. رکن یمانی اور حجر اسود کے علاوہ کسی دوسرے مقدس مقام کا استلام بدعت ہے کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 66

تمتع

حدیث: 225

عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ نَصرِ بْنِ عِمْرَانَ الضَّبْعِیِّ قَالَ:

سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمُتْعَةِ؟ فَاَمَرَنِیْ بِهَا وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْهَدْیِ؟ فَقَالَ: فِیْهِ جُزُوْرٌ اَوْ بَقَرَةٌ اَوْ شَاةٌ اَوْ شِرْكٌ فِیْ دَمٍ- قَالَ: وَكَانَّ اُنَاسًا كَرِهُوْهَا فَنِمْتُ فَرَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ اِنْسَانًا یُنَادِیْ: حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ وَّمُتْعَةٌ مُّتَقَبَّلَةٌ- فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُنَّةُ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ــــ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاری: کتاب الحج' باب فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الهدی...الخ-

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحج' باب جواز العمرة فی اشهر الحج-

معنی الحدیث: حضرت ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا اُنھوں نے مجھے یہ کرنے کا حکم دیا- مَیں نے ان سے قربانی کے بارے میں پوچھا فرمایا اس میں اُونٹ یا گائے یا بکری یا خون میں شراکت ہوگی-

کہتے ہیں گویا لوگوں نے اسے مکروہ سمجھا تو میں سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ اعلان کر رہے ہیں اور حج مبرور اور حج تمتع قبول- میں حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس آیا اِنہیں بتایا- تو انھوں نے اللہ اکبر کہا- اور فرمایا کہ یہ ابو القاسم ﷺ کی سنت ہے- ــــ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ﴾ میں نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا- ❷ ﴿عَنِ الْمُتْعَةِ﴾ حج تمتع کے بارے میں ❸ ﴿اَمَرَنِیْ﴾ آپ نے مجھے حکم دیا- ❹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ﴾ میں نے اس سے ھدی کے بارے میں پوچھا۔ ❺ ﴿جَزُوْرٌ﴾ اُونٹ۔ ❻ ﴿بَقَرَةٌ﴾ گائے۔ ❼ ﴿شَاةٌ﴾ بکری۔ ❽ ﴿شِرْكٌ فِيْ دَمٍ﴾ شراکت ہو گی خون میں ❾ ﴿يُنَادِيْ﴾ اعلان کرتا ہے۔ ❿ ﴿حَجٌّ مَبْرُوْرٌ﴾ حج مقبول۔ ⓫ ﴿مُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ﴾ حج تمتع قبول۔ ⓬ ﴿حَدَّثْتُهُ﴾ میں نے اسے بتایا۔

مفہوم الحدیث: ابو جمرہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حج تمتع کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اِرشاد فرمایا ہاں بہتر ہے حج تمتع کرو۔ حج تمتع یہ ہے کہ عمرہ کرنے کے بعد اِحرام کھول دیا جائے اور پھر ۸/ ذی الحجہ کو حج کے لئے دوبارہ اِحرام باندھا جائے اس درمیانی مدت میں چونکہ وہ ہر جائز چیز کو اِستعمال کرنے کا فائدہ اُٹھاتا ہے اس لئے اسے حج تمتع کہتے ہیں۔

پھر اس نے حضرت عباس سے ھدی کے جانور کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اُونٹ سب سے بہتر ہے پھر گائے پھر بکری اُونٹ میں دس افراد شریک ہو سکتے ہیں گائے میں سات اور بکری صرف ایک کی طرف سے ہو گی لہٰذا ابو جمرہ نے حج تمتع کرنے کی سعادت حاصل کی اِسی دوران اسے خواب آیا لوگ اِعلان کر رہے ہیں حج مقبول ہو گیا حج تمتع کو اللہ کے ہاں قبول کر لیا گیا۔ کہتے ہیں آنکھ کھلی تو میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور انہیں اپنا خواب بتایا تو اُنہوں نے خوشی سے اللہ اکبر کہا اور فرمایا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

اَحکام الحدیث: ❶ عمرہ حج کے مہینوں میں کرنا جائز ہے۔

❷ حج تمتع کرنا زیادہ افضل ہے۔

❸ ھدی سے مُراد اُونٹ یا گائے ہے۔ ان دونوں جانوروں میں قربانی کے حوالے سے شراکت جائز ہے۔ اُونٹ میں دس حصے دار اور گائے میں سات حصے دار شریک ہو سکتے ہیں۔

❹ بکری' دنبہ' مینڈھا وغیرہ ایک ہی شخص کی جانب سے قربان کیا جائے گا۔

❺ حق بات تک پہنچنے یا درست عمل کے سرانجام دینے پر خوشی کا اظہار مستحب ہے۔ کیونکہ نیک عمل کی توفیق ملنے پر خوش ہونا اللہ کی نعمت پر اظہار مسرت کے مترادف ہے۔

❻ خواب کے ذریعے بعض اوقات عمل کی جہت کا اِشارہ مل جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 226

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ:

تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ وَأَھْدٰی فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَبَدَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَھَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَھَلَّ بِالْحَجِّ فَکَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَھْدٰی، فَسَاقَ الْهَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَمِنْھُمْ مَنْ لَمْ یُھْدِ۔ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ "مَنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ قَدْ أَھْدٰی فَإِنَّهُ لَا یَحِلُّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَجَّهُ۔ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مِّنْکُمْ أَھْدٰی فَلْیَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْیُقَصِّرْ وَلْیُحْلِلْ ثُمَّ لِیُھِلَّ بِالْحَجِّ وَلْیُھْدِ۔ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ ھَدْیًا فَلْیَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَھْلِهِ۔ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَدِمَ اِلٰی مَکَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّکْنَ اَوَّلَ شَیْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَشْوَاطٍ مِّنَ السَّبْعِ وَمَشٰی اَرْبَعَةً وَّرَکَعَ حِیْنَ قَضٰی طَوَافَهُ بِالْبَیْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ بِرَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَانْصَرَفَ فَاَتَی الصَّفَا فَطَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ ثُمَّ لَمْ یَحِلَّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰی قَضٰی حَجَّهُ وَنَحَرَ ھَدْیَهُ یَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَھْدٰی وَسَاقَ الْهَدْیَ مِنَ النَّاسِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الحج، باب من ساق البدن معہ۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الحج، باب وجوب الدم علی المتمتع وانہ اذا عدمہ لزمہ صوم ثلاثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجع الی اھلہ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں حج کے ساتھ عمرہ کیا۔ اور قربانی دی۔ آپ یہ قربانی ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ پہلے رسول اللہ ﷺ نے عمرے اور پھر حج کے لئے لبیک پکاری۔ لوگوں میں سے بعض ایسے تھے جو قربانی کا جانور ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے اور بعض ایسے تھے جو نہ لے جاسکے۔ جب نبی کریم ﷺ مکہ معظمہ آگئے تو انہوں نے لوگوں کو ارشاد فرمایا۔ جو تم میں سے قربانی لایا ہے وہ حلال نہ سمجھے اس چیز کو جو اس پر احرام کی وجہ سے حرام ہو چکی ہے یعنی وہ اپنا احرام نہ کھولے۔ یہاں تک کہ وہ اپنا حج پورا کرے۔ اور جو قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہیں لا سکا۔ تو وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اور وہ اپنے بال کترا دے اور اِحرام کھول دے۔ پھر وہ حج کے لئے اِحرام باندھے اور قربانی دے۔ اور جو قربانی نہ دے سکے۔ تو وہ حج کے دنوں میں تین دِن روزے رکھے اور جب وہ اپنے گھر لوٹے تو سات روزے رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے طواف کیا جب آپ مکہ معظمہ تشریف لائے سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا پھر سات میں سے تین چکر دوڑ کر لگائے۔ اور چار چکر آہستہ چلے۔ جب آپ نے بیت اللہ کا طواف پورا کر لیا تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت ادا کیں۔ پھر سلام پھیرا اور پلٹے اور صفا پہاڑی کے پاس آئے صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے پھر احرام نہ کھولا یہاں تک کہ اپنا حج پورا کیا۔ اور آپ نے قربانی کے دِن قربانی کا جانور ذبح کیا' پھر پلٹے اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر ہر چیز حلال ہو گئی جو حرام ہوئی تھی اور کیا جس طرح کیا رسول اللہ ﷺ نے جن لوگوں نے قربانی دی اور قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے۔ (بخاری)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿أَهْدَى﴾ قربانی دی۔ ❷ ﴿سَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ﴾ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے گئے۔ ❸ ﴿أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ﴾ عُمرے کی لبیک کہی۔ ❹ ﴿حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ﴾ یہاں تک کہ وہ اپنا حج پورا کرے۔ ❺ ﴿فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ﴾ بیت اللہ کا طواف کرے۔ ❻ ﴿وَلْيُقَصِّرْ﴾ اور بال کترائے۔ ❼ ﴿وَلْيَحْلِلْ﴾ اور چاہیئے کہ وہ اِحرام کھول دے۔ ❽ ﴿ثُمَّ لِيُهِلَّ﴾ پھر وہ اِحرام باندھے۔ ❾ ﴿وَلْيُهْدِ﴾ اور وہ قربانی دے۔ ❿ ﴿وَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا﴾ اور جو نہ پائے قربانی۔ ⓫ ﴿فَلْيَصُمْ﴾ تو وہ روزے رکھے۔ ⓬ ﴿إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ﴾ جب وہ لوٹے اپنے گھر کی طرف۔ ⓭ ﴿حِينَ قَضَى طَوَافَهُ﴾ جب پورا کیا اپنا طواف۔ ⓮ ﴿نَحَرَ هَدْيَهُ﴾ ذبح کیا اپنی قربانی کو۔

مفہومُ الحدیث: رسول اللہ ﷺ جب حجۃ الوداع کیلئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے پہلے ذوالحلیفہ میقات پر پہنچے وہاں پر عُمرے اور حج دونوں کا احرام باندھا' اور وہیں سے قربانی کا جانور اپنے ہمراہ لے لیا۔

بعض لوگوں نے اس طرح حج قران کا اِحرام باندھا اور قربانی کے جانور اپنے ہمراہ لے لئے۔ جب یہ لوگ مکہ معظمہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا جو حضرات قربانی کے جانور اپنے ساتھ لائے ہیں وہ حج قران کی نیت کریں۔ وہ عمرہ ادا کرنے کے بعد اِحرام نہیں کھولیں گے۔ حج کرنے کے بعد قربانی دیں گے پھر احرام کھول سکیں گے۔ اور جو حضرات قربانی کے جانور اپنے ساتھ نہیں لا سکے وہ عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیں اور حج کا اِحرام آٹھ ذی الحجہ کو باندھیں یہ ان کا حج تمتع ہو گا۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج قران کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. حج کی تین اقسام ہیں۔
- حج تمتع' اس میں پہلے عمرے کا اِحرام باندھا جاتا ہے اور پھر حج کا درمیانی ایام میں حلال چیزوں سے استفادہ کیا جاتا ہے۔
- حج قِران اس میں عمرے اور حج کا اِحرام ایک ساتھ باندھا جاتا ہے عمرہ کرنے کے بعد اِحرام کھولنے کی اجازت نہیں ہوتی تا آنکہ حج مکمل نہ کرلیا جائے۔
- حج مفرد جس میں صرف حج کے لئے اِحرام باندھا جائے۔

3. جو حج میں قربانی نہ دے سکے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دس روزے رکھے تین حج کے ایام میں اور سات اپنے گھر پہنچ کر۔
4. طواف کا آغاز حجر اسود کے استلام سے کیا جائے۔
5. طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا جائے اور باقی چار چکر معمول کے مطابق لگائے جائیں۔
6. طواف کے اختتام پر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی جائے۔
7. طواف قدوم کے بعد صفا مروہ کے مابین سعی کی جائے۔یاد رہے کہ سعی حج کا رکن ہے۔
8. طواف اور سعی کے مابین اتصال کو پیش نظر رکھنا مستحب عمل ہے۔
9. طواف افاضہ حج کا رکن ہے۔
10. طواف افاضہ کے بعد اِحرام کھول دیا جائے۔

حدیث: 227

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّها قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَاشَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا مِنَ الْعُمْرَةِ' وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ فَقَالَ' اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَأْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ ـــ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الحج' باب التمتع والاقران والافراد بالحج و فسخ الحج لمن يكن معه هدى و في كتاب اللباس۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب بیان أنَّ القارن لا یتحلل الا فی وقت تحلل الحاج المفرد۔

معنی الحدیث: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ لوگوں کی شان ہے کہ وہ عمرہ کرکے حلال ہو گئے اور آپ نے اِحرام نہیں کھولا۔ اپنے عُمرے کی ادائیگی کے بعد۔ آپ نے اِرشاد فرمایا: کہ میں نے اپنے سر کی تلبید کی ہے اور اپنی قربانی کو قلادہ پہنایا ہے اس لئے میں اِحرام نہیں کھول سکتا یہاں تک کہ قربانی کردوں۔۔۔ (بحوالہ بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿مَاشَأنُ النَّاسِ﴾ لوگوں کی کیا شان ہے۔ ❷ ﴿حَلُّوْا مِنَ الْعُمْرَةِ﴾ وہ حلال ہو گئے عمرہ کرکے ❸ ﴿لَمْ تَحِلَّ﴾ آپ نے اِحرام نہیں کھولا۔ ❹ ﴿لَبَّدْتُ رَأسِيْ﴾ میں نے اپنا سر گوندھ رکھا ہے۔ ❺ ﴿قَلَّدْتُ هَدْيِيْ﴾ میں نے اپنے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنا رکھا ہے۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عُمرے اور حج کا احرام ایک ساتھ باندھا' قربانی کا جانور اپنے ہمراہ لیا۔ اپنا سر گوندھ لیا تاکہ بال منتشر نہ ہوں۔ اس لئے کہ اِحرام کی مدت لمبی ہو گی۔ بعض صحابہ کرام نے بھی اس طرح اِحرام باندھا' لیکن بعض نے عمرہ کرنے کے بعد اِحرام کھول دیا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیئے اور آپ نے اِحرام نہیں کھولا؟ آپ نے اِرشاد فرمایا: میں نے اپنے سر کی تلبید کرلی تھی' اور اپنی قربانی کے جانور کو قلادہ پہنا دیا تھا اس لئے اب میں حج ادا کرنے کے بعد ہی احرام کھول سکوں گا۔

احکام الحدیث: ❶ حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ نے حج قران کیا۔ یعنی عُمرے اور حج کا ایک ساتھ اِحرام باندھا۔

❷ حج کے موقع پر دور سے بھی قربانی کا جانور اپنے ہمراہ لایا جاسکتا ہے۔

❸ قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا جاسکتا ہے۔ تاکہ لوگ اس کا احترام کریں۔

❹ بالوں کو بکھرنے سے بچانے کے لئے ان کی تلبید کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔

❺ جو شخص حرم کے باہر سے قربانی کا جانور اپنے ہمراہ لائے' وہ حج مکمل کرنے کے بعد اِحرام کھولے۔

❻ جو قربانی کا جانور اپنے ہمراہ نہ لائے اس کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے عُمرے کا اِحرام باندھے عُمرے کے بعد اسے کھول دے پھر حج کا اِحرام باندھے۔ اسے حج تمتع کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 228

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ قُرْآنٌ بِحُرْمَتِهَا وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَاشَاءَ قَالَ الْبُخَارِيُّ يُقَالُ أَنَّهُ عُمَرُ- وَلِمُسْلِمٍ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ آيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا' رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ وَلَهُمَا بِمَعْنَاهُ-

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب التفسير' باب تفسير قوله تعالى فمن تمتع بالعمرة الى الحج-

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الحج باب جواز التمتع-

معنى الحديث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرمایا: اللہ کی کتاب میں حج تمتع کی آیت نازل ہوئی اور ہم نے حج تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا- اور قرآن میں اس کی حرمت کے بارے میں نہ کوئی آیت نازل ہوئی- اور نہ ہی آپ نے اس سے منع کیا یہاں تک کہ آپ وفات پا گئے- تو ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہا- امام بخاری کہتے ہیں- کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں-

مسلم کی روایت ہے کہ متعہ کی آیت نازل ہوئی یعنی حج تمتع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا- یہاں تک کہ آپ وفات پا گئے- بخاری اور مسلم دونوں میں ایک ہی مفہوم کی روایتیں ہیں- — (بخاری)

مفردات الحديث: ❶ ﴿أُنْزِلَتْ﴾ اُتاری گئی- ❷ ﴿آيَةُ الْمُتْعَةِ﴾ حج تمتع کی آیت- ❸ ﴿فَفَعَلْنَاهَا﴾ تو ہم نے وہ کیا یعنی حج تمتع کیا- ❹ ﴿وَلَمْ يَنْزِلْ قُرْآنٌ﴾ اور نہیں اترا قرآن- ❺ ﴿بِحُرْمَتِهَا﴾ اس کی حرمت میں- ❻ ﴿مُتْعَةَ الْحَجِّ﴾ حج تمتع- ❼ ﴿لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ﴾ نہیں اتری آیت-

مفهوم الحديث: حضرت عمران بن حصین سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ حج تمتع قرآن' حدیث اور اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے- احکام شریعت کی دلالت میں یہی تین بڑے اصول ہیں-

قرآن حکیم میں تو یہ حکم ہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ"

اَحکام الحدیث: 1 کتاب وسنت میں حج تمتع کا ثبوت ملتا ہے۔

2 اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کے خلاف کسی کی رائے کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

3 کتاب وسنت کو ہر قسم کے اِجتہاد پر فضیلت اور تقدم حاصل ہے۔

4 شرعی احکام کے اسرار و رموز کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 67

ہدی

حدیث: 229

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ ثُمَّ اَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا أَوْقَلَّدْتُّهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْئٌ كَانَ لَهُ حَلَالًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رواه البخاری: کتاب الحج، باب اشعار البدن۔

رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب الحج، باب استحباب بعث الهدی الی الحرم لمن لا یرید الذهاب بنفسه۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے جانور کے قلادے بٹے پھر آپ نے نشان لگایا اور اسے قلادہ پہنایا یا میں نے پہنایا۔ پھر آپ نے اسے بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور خود مدینہ میں قیام پذیر رہے۔ آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی تھی جو حلال تھی۔۔۔۔(بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿فَتَلْتُ﴾ میں نے بٹا دیا۔ ❷ ﴿قَلَائِدُ﴾ قَلَادَةٌ کی جمع ہے گھانی جو جانور کے گلے میں ڈالی جاتی ہے۔ ❸ ﴿ثُمَّ اَشْعَرَهَا﴾ پھر آپ نے اس پر نشان لگایا۔ ❹ ﴿وَقَلَّدَهَا﴾ اسے قلادہ پہنایا۔ ❺ ﴿قَلَّدْتُهَا﴾ میں نے اسے قلادہ پہنایا۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ بیت اللہ کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے۔ آپ نے اگر خود نہ جانا ہوتا تو قربانی کے جانور کو نشان لگا کر اور اس کے گلے میں قلادہ پہنا کر بیت اللہ کی طرف روانہ کر دیا کرتے تھے۔ تاکہ وہاں کے باشندے استعمال کر سکیں قربانی کے جانور کو نشان اس لئے لگایا جاتا تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ یہ قربانی کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانور ہے اور اس کی تعظیم کریں۔ رسول اللہ ﷺ قربانی کا جانور بھیجنے کے بعد محرم نہیں ہو جاتے تھے۔ بلکہ پہلے کی طرح اپنے معمولات جاری رکھتے۔ خوشبو لگاتے' سلے ہوئے کپڑے پہنتے' ازواج مطہرات سے تخلیہ کرتے' غرضیکہ جو چیز آپ کے لئے عام دنوں میں حلال ہوتی وہ قربانی کا جانور مکہ معظمہ کی جانب روانہ کرنے کے بعد بھی بدستور حلال رہتی۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ دور دراز کے شہروں سے قربانی کا جانور بیت اللہ کی طرف بھیجنا جائز ہے خواہ قربانی دینے والا اس جانور کے ہمراہ نہ ہو۔ یہ مساکین کے لئے صدقہ' بیت اللہ کی تعظیم اور اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

❷ قربانی کے جانور پر نشان لگانا یا اس کے گلے میں قلادہ پہنانا مستحب عمل ہے۔

❸ قربانی کا جانور بیت اللہ کی طرف روانہ کرنے سے بھیجنے والا محرم نہیں ہو جاتا۔

❹ قربانی کے لئے کسی دوسرے کو وکیل مقرر کرنا جائز ہے۔

❺ قربانی کا جانور نشان لگا کر اور اس کے گلے میں قلادہ پہنا کر مکہ معظمہ کی طرف روانہ کیا جائے۔ تاکہ ہر دیکھنے والا پہچان جائے کہ یہ واقعی قربانی کا جانور ہے۔

حدیث: 230

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَّةً غَنَمًا ــ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب تقلید الغنم۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب استحباب بعث الھدی الی الحرم لمن لا یرید الذھاب بنفسہ...الخ۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ بیت اللہ کی جانب بکری کی قربانی بھیجی۔ ــ (بخاری)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿أَهْدَى﴾ قربانی بھیجی۔ ❷ ﴿مَرَّةً﴾ ایک مرتبہ۔ ❸ ﴿غَنَمًا﴾ بکری۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ عموماً قربانی کے لئے اُونٹ بیت اللہ کی جانب روانہ کیا کرتے تھے لیکن ایک دفعہ بکری بھی روانہ کی۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ بیت اللہ شریف کی طرف قربانی کے لئے بکری روانہ کرنا جائز ہے۔

❷ عربوں کے نزدیک اُونٹ سب سے زیادہ قیمتی جانور تصور کیا جاتا ہے اور اس کی قربانی کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔

حدیث: 231

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلاً یَّسُوْقُ بَدَنَۃً قَالَ: "اِرْکَبْھَا" قَالَ: اِنَّھَا بَدَنَۃٌ قَالَ: ارْکَبْھَا" فَرَأَیْتُہٗ رَاکِبَھَا یُسَایِرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِی لَفْظٍ قَالَ فِی الثَّانِیَۃِ اَوِ الثَّالِثَۃِ ارْکَبْھَا "وَیْلَکَ" اَوْ "وَیْحَکَ" ــــ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب تقلید النعل و فی کتاب الوصایا و کتاب الادب۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب جواز رکوب البدنۃ المھداۃ لمن احتاج الیھا۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کے اُونٹ کو ہانکے لئے جارہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کی یہ قربانی کا اُونٹ ہے آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔

حضرت ابو ھریرہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے اُونٹ پر سوار دیکھا اور وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا ہے۔

ایک روایت میں ہے: آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جاؤ۔ ـــ (بخاری)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿یَسُوْقُ﴾ ہانک رہا ہے۔ ❷ ﴿بَدَنَۃٌ﴾ قربانی کا اُونٹ۔ ❸ ﴿اِرْکَبْھَا﴾ اس پر سوار ہو جاؤ۔ ❹ ﴿رَاَیْتُہٗ﴾ میں نے اسے دیکھا۔ ❺ ﴿یُسَایِرُ﴾ چل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا ہے۔ ❻ ﴿وَيْلَكَ﴾ تو ہلاک ہو۔ عرب یہ لفظ غصے کا اظہار کرنے کے لئے بولتے ہیں۔ ❼ ﴿وَيْحَكَ﴾ تجھ پہ افسوس۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے جب ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اُونٹ کو ہانک کے لے جا رہا ہے اور خود پیدل چل رہا ہے۔ آپ نے اِرشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ قربانی کا اُونٹ ہے میں تعظیماً اس پر سوار نہیں ہو رہا۔ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں اس پر سوار ہو جاؤ۔ جب دیکھا کہ پھر بھی وہ سوار ہونے سے ہچکچا رہا ہے تو پھر آپ نے قدرے سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: افسوس ہے تم اس پر سوار کیوں نہیں ہوتے؟ جب کہ یہ حکم دیا گیا تب وہ اس پر سوار ہوا۔ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس شخص کو قربانی کے اُونٹ پر سوار رسول اقدس ﷺ کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے دیکھا۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ عربوں کے ہاں قربانی کے جانور کی تعظیم واحترام کا تصور پہلے سے مروج تھا اسلام نے آکر اس میں اضافہ کیا:

❷ قربانی کے جانور سے بوقت ضرورت فائدہ اُٹھانا شرعاً جائز ہے۔ مثلاً قربانی کے جانور پر سواری کرنا یا اس کا دودھ حاصل کرنا یا اون حاصل کرنا جائز ہے۔

❸ واقف اپنے وقف سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

حدیث: 232

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُوْمَ عَلَى بُدْنِهِ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَلَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا شَيْئًا وَّقَالَ "نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا":- (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب یتصدق بجلود الھدی ولیس فیہ ذکر قولہ نحن نعطیہ من عندنا۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج باب فی الصدقۃ بلحوم الھدی وجلودھا وجلالتھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کی قربانیوں کی نگرانی کروں۔ اور یہ کہ ان کے گوشت' چمڑے اور ان کی پیٹھ پر ڈالنے والے زین وغیرہ اللہ کی راہ میں صدقہ دے دوں۔ اور ان میں سے کوئی چیز قصاب کو نہ دوں۔ اور فرمایا: اسے ہم اپنے پاس سے دیتے ہیں۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَمَرَنِیْ﴾ مجھے حکم دیا۔ ❷ ﴿اَنْ اَقُوْمَ﴾ کہ میں نگرانی کروں۔ دیکھ بھال کروں۔ ❸ ﴿عَلٰی بُدْنِهٖ﴾ آپ کی قربانی کے جانوروں پر۔ ❹ ﴿وَأَنْ اَتَصَدَّقَ﴾ اور یہ کہ میں صدقہ کردوں۔ ❺ ﴿بِلَحْمِهَا﴾ ان کا گوشت۔ ❻ ﴿وَجُلُوْدِهَا﴾ ان کے چمڑے۔
❼ ﴿وَأَجِلَّتِهَا﴾ اور ان کے جل یعنی وہ کپڑا جو اُونٹ کی پیٹھ پر ڈالا جاتا ہے جسے جل کہتے ہیں۔
❽ ﴿اَلْجَزَّارَ﴾ قصاب۔ ❾ ﴿نُعْطِيْهِ﴾ ہم اسے دیں گے۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ معظمہ تشریف لائے آپ کے ساتھ قربانی کے لئے سو اُونٹ تھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے وہ بھی قربانی کا جانور اپنے ساتھ لائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ اُونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح کئے اور باقی اُونٹ قربان کرنے کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ اور ساتھ ہی انہیں یہ حکم بھی دیا کہ ان تمام جانوروں کا گوشت' کھالیں اور باقی ان سے متعلقہ اشیاء جل' رسی وغیرہ غرباء ومساکین میں تقسیم کردیں۔ ان میں سے کوئی چیز اجرت کے طور پر قصاب کو نہ دی جائے۔ اسے مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

احکام الحدیث: ❶ اگر گنجائش ہو تو زیادہ قربانی دینا افضل عمل ہے۔
❷ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سو اُونٹ اللہ کی راہ میں قربان کئے۔
❸ قربانی کے لئے دوسرے کو وکیل بنانا جائز ہے۔
❹ قربانی کے جانور کی کھال قصاب کو اجرت میں نہیں دی جاسکتی۔ اور نہ جانور سے متعلق کوئی چیز مثلاً قلادہ رسی وغیرہ اجرت کے طور پر قصاب کو دی جاسکتی۔ قصاب کی اجرت قربانی دینے والا اپنی جیب سے ادا کرے۔
❺ قربانی کا گوشت یوں تو سارا ہی گھر میں استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے اگر تین حصے کرلئے جائیں تو بہتر ہے ایک حصہ گھر کے استعمال کے لئے رکھ لیا جائے دوسرا عزیز واقارب میں تقسیم کردیا جائے اور تیسرا غرباء ومساکین میں تقسیم کردیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 233

عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا۔ فَقَالَ: اِبْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب الحج، باب نحر الابل مقیدة۔

رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب الحج، باب نحر البدن قیاما مقیدة۔

معنی الحدیث: حضرت زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہا: کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے قربانی کے اُونٹ کو ذبح کرنے کے لئے بٹھا رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا اسے اُٹھا کر کھڑا کرو گھٹنا باندھ ہو یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿أَتَى عَلَى رَجُلٍ﴾ ایک شخص کے پاس آئے۔ ❷ ﴿أَنَاخَ﴾ اس نے بٹھایا۔ ❸ ﴿بَدَنَتَهُ﴾ اپنے قربانی کے اُونٹ کو۔ ❹ ﴿اِبْعَثْهَا قِيَامًا﴾ اسے اُٹھا کر کھڑا کرو۔ ❺ ﴿مُقَيَّدَةً﴾ بندھا ہوا۔

مفہوم الحدیث: ایک شخص اُونٹ کو بٹھا کر ذبح کرنے لگا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا۔ اللہ کے بندے اسے کھڑا کرو پھر اس کا گھٹنا باندھو اور اس کے حلق میں کھڑے ہونے کی حالت میں نیزہ مارو اُونٹ کو ذبح کرنے کا یہ سنت طریقہ ہے۔ اسی طریقے سے اُونٹ جلدی ذبح ہوتا ہے۔

احکام الحدیث: ❶ اُونٹ کو ذبح کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ اسے گھٹنا باندھ کر کھڑا کر دیا جائے۔ اور پھر اس کے حلق میں نیزہ مارا جائے۔

❷ گائے یا بکرے کو اس کے بائیں پہلو پر لٹا کر اور اس کا چہرہ قبلہ رخ کر کے ذبح کیا جائے۔

❸ ذبح کا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے قربانی کے جانور کو تکلیف نہ ہو۔

❹ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر بڑا رحیم و کریم ہے اس لئے قربانی دینے کے لئے بھی اس نے ایسا حکم دیا جس سے قربانی والے جانور کی روح آسانی سے نکل جائے اور اسے کوئی تکلیف نہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 68

محرم کا غسل

حدیث: 234

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ:

أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ۔ قَالَ: فَاَرْسَلَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى أَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَجَدْتُّهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْاَلُكَ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ اَبُوْاَيُّوْبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَالِيْ رَأْسُهُ: ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ اُصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ۔ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ:

وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا اُمَارِيْكَ بَعْدَهَا اَبَدًا ــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحه' کتاب الحج' باب الاغتسال للمحرم۔

رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب الحج' باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن حنین سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابواء مقام پر اختلاف پیدا ہوا۔ عبداللہ بن عباس نے کہا: محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور مسور نے کہا کہ محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔ راوی نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں نے انہیں دو ستونوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا وہ کپڑے کے ساتھ پردہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیئے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں سلام کہا: انہوں نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں۔ مجھے عبداللہ بن عباس نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اِحرام کی حالت میں اپنا سر کیسے دھوتے تھے؟

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے نیچے کیا یہاں تک اس کا سر میرے لیے ظاہر ہو گیا۔ پھر اس شخص سے کہا۔ جو ان پر پانی انڈیلتا تھا۔ پانی ڈالو اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا پھر آپ نے اپنے سر کو اپنے دونوں ہاتھوں سے حرکت دی۔ دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے لائے اور پیچھے لے گئے پھر فرمایا اس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کرتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا آج کے بعد میں کبھی بھی آپ کے ساتھ نہیں جھگڑوں گا۔۔۔۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اِخْتَلَفَا﴾ دونوں میں اختلاف ہوا۔ ❷ ﴿لَا يَغْسِلُ﴾ نہ دھوئے۔ ❸ ﴿يَغْتَسِلُ﴾ وہ نہا رہا ہے۔ ❹ ﴿بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ﴾ دوستونوں کے درمیان۔ ❺ ﴿يَسْتَتِرُ﴾ وہ پردہ کرتا ہے۔ ❻ ﴿بِثَوْبٍ﴾ کپڑے کے ساتھ۔ ❼ ﴿سَلَّمْتُ عَلَيْهِ﴾ میں نے اُسے سلام کہا۔ ❽ ﴿أَرْسَلَنِيْ إِلَيْكَ﴾ اس نے مجھے آپ کی طرف بھیجا۔ ❾ ﴿طَأْطَأَهُ﴾ اسے نیچے کیا۔ ❿ ﴿بَدَالِيْ رَأْسُهُ﴾ میرے لیے اس کا سر ظاہر ہو گیا۔ ⓫ ﴿يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ﴾ اس پر پانی ڈالتا ہے۔ انڈیلتا ہے۔ ⓬ ﴿أُصْبُبْ﴾ ڈالو۔ ⓭ ﴿حَرَّكَ رَأْسَهُ﴾ اس نے اپنے سر کو حرکت دی۔ ⓮ ﴿أَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ﴾ دونوں ہاتھوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ ⓯ ﴿لَا أُمَارِيْكَ﴾ میں آپ سے نہیں جھگڑوں گا۔ ⓰ ﴿أَبْوَاءِ﴾ یہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع بستی کا نام ہے یہ مستورہ بستی سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

مفہومُ الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ کے درمیان حالت احرام میں سر دھونے کے بارے میں اختلاف پیدا ہوا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف یہ تھا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور بن مخرمہ حالت اِحرام میں سر دھونے کے قائل نہ تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حنین کو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے بھیجا۔ جب یہ وہاں گئے تو وہ ایک کنوئیں کے کنارے دوستونوں کے درمیان پردہ کیے غسل کر رہے تھے اس نے سلام کیا انہوں نے پوچھا کون ہے؟ عرض کی میں عبداللہ بن حنین ہوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے آپ کے پاس بھیجا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ دریافت کرتے ہیں کہ کیا محرم اپنا سر دھو سکتا ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے کپڑا قدرے نیچے کیا جس سے ان کا سر دکھائی دینے لگا۔ پھر اس شخص سے کہا جو پانی ڈال رہا تھا کہ میرے سر پر پانی ڈالو اس نے حکم کی تعمیل کی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں سے سر کو خوب ملا اور فرمایا کہ میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کی حالت میں اپنا سر دھوتے دیکھا ہے۔ یہ وضاحت سننے کے بعد حضرت مسور بن مخرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آج کے بعد میں آپ سے کسی بھی دینی مسئلے کے بارے میں نہیں جھگڑوں گا۔

اَحکامُ الحدیث: 1 محرم اپنا سر دھو سکتا ہے خواہ وہ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے دھوئے' صفائی کے لئے دھوئے یا جنابت سے پاکیزگی کے لئے دھوئے۔

2 غسل کرتے وقت اپنے سر کو ہاتھوں سے مل سکتا ہے۔

3 دینی مسائل کو سمجھنے سمجھانے کے لئے مناظرہ جائز ہے۔

4 دینی مسائل میں خبر واحد کو قبول کیا جائے گا۔ صحابہ کرام کا یہ تعامل ثابت ہے۔

5 باہمی اختلاف کے وقت شرعی نصوص کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

6 وضوء یا غسل کے دوران کوئی اگر سلام کہے تو اس کا جواب دیا جائے اس حالت میں بوقت ضرورت باہمی گفتگو کی جا سکتی ہے۔

7 غسل کے دوران پردہ کرنا واجبات میں سے ہے۔

8 غسل میں کسی دوسرے شخص سے مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 69

حج فسخ کر کے عمرہ کرنا

حدیث: 235

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ، وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ أَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً- فَيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا اِلاَّ مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ- فَقَالُوْا: نَنْطَلِقُ اِلٰى "مِنًى" وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ: مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلاَ أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لاَحْلَلْتُ" وَحَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ- قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَاَنْطَلِقُ- بِحَجٍّ فَاَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ، ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب الحج باب تقضی الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبیت و فی کتاب التمنی-

رواه مسلم: فی صحیحه، بمعناه کتاب الحج باب بیان وجوه الاحرام وانه یجوز افراد الحج...... الخ-

معنی الحدیث: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے حج کا اِحرام باندھا- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ کے علاوہ کسی کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا- حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے- تو فرمایا- میں نے اِحرام باندھا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِحرام باندھا-

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ عمرہ کریں بیت اللہ کا طواف کریں پھر سر کے بال کترا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں اور حلال ہو جائیں۔ یعنی اِحرام کھول دیں۔ مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہے۔ وہ اِحرام باندھے رکھے۔
انہوں نے کہا: کیا ہم منیٰ کی طرف اس حالت میں جائیں گے کہ ہم پر غلبہ شہوت کی کیفیت طاری ہو گی؟
یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے اِرشاد فرمایا: اگر مجھے یہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں بھی قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لاتا۔ اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی حلال ہو جاتا یعنی اِحرام کھول دیتا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا۔ انہوں نے حج کے تمام مناسک ادا کیئے لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کیا۔ جب آپ پاک ہو گئیں۔ تو بیت اللہ کا طواف کیا۔ اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ سبھی حج اور عمرہ کر کے چلیں گے اور میں صرف حج کر کے چلوں گی؟ آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو حکم دیا۔ کہ وہ انہیں لے کر مقام تنعیم جائے تاکہ یہ وہاں سے اِحرام باندھ سکیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے بعد عمرہ کیا۔ (بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث:

① ﴿اَهَلَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ﴾ نبی کریم ﷺ نے اِحرام باندھا ② ﴿هَدْیٌ﴾ قربانی کا جانور۔ ③ ﴿یَطُوْفُوْا﴾ وہ طواف کریں۔ ④ ﴿ثُمَّ یُقَصِّرُوْا﴾ پھر وہ سر کے بال کترا دیں۔ ⑤ ﴿وَیَحِلُّوْا﴾ اور وہ حلال ہو جائیں یعنی احرام کھول دیں۔ ⑥ ﴿لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ﴾ اگر مجھے پہلے پتہ چل جاتا۔ ⑦ ﴿مَا اسْتَدْبَرْتُ﴾ جو مجھے بعد میں پتہ چلا۔ ⑧ ﴿مَا اَهْدَیْتُ﴾ میں قربانی کا جانور ہمراہ نہ لیتا۔ ⑨ ﴿لَاَحْلَلْتُ﴾ میں حلال ہو جاتا یعنی اِحرام کھول دیتا۔ ⑩ ﴿حَاضَتْ﴾ اسے حیض آیا۔ ⑪ ﴿نَسَکَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا﴾ اس نے حج کے تمام مناسک ادا کیئے۔ ⑫ ﴿لَمْ تَطُفْ بِالْبَیْتِ﴾ اس نے بیت اللہ کا طواف نہ کیا۔ ⑬ ﴿طَهُرَتْ﴾ وہ پاک ہوئی۔ ⑭ ﴿طَافَتْ بِالْبَیْتِ﴾ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ ⑮ ﴿تَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ﴾ تم حج اور عمرے کے ساتھ چلو گے۔ ⑯ ﴿اِعْتَمَرَتْ﴾ اس نے عمرہ کیا۔ ⑰ ﴿اَنْطَلِقُ بِحَجٍّ﴾ میں چلوں گی صرف حج کے ساتھ۔

مفہومُ الحدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حج کا اِحرام باندھا آپ ﷺ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے علاوہ کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہ تھا۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے ان کے پاس بھی قربانی کا جانور نہ تھا۔ مکہ معظمہ پہنچ کر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو عمرہ ادا کرنے کے بعد اِحرام کھول دینے کا حکم صادر فرمادیا۔
آپ کو بعض صحابہ کرام کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ اپنی بیویوں سے تخلیہ کی شدید رغبت رکھتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ لیکن ایسے مقدس سفر میں ان کے دلوں میں ہچکچاہٹ بھی ہے۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نہایت حکیمانہ انداز میں صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: کہ اگر میں نے قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لیا ہوتا تو میں بھی عمرہ ادا کرنے کے بعد اِحرام کھول دیتا۔ مکہ معظمہ میں داخل ہوتے ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا انہوں نے اس حالت میں حج کے جملہ مناسک ادا کیئے لیکن بیت اللہ کا طواف حیض سے فارغ ہونے کے بعد کیا۔ جب نبی کریم ﷺ واپسی کے لئے تیاری کرنے لگے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ سبھی لوگ حج و عمرہ ادا کر کے جا رہے ہیں اور میں نے صرف حج کیا ہے؟ عمرہ نہیں کر سکی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے کہا اپنی بہن کو مقام تنعیم پر اِحرام باندھنے کے لئے لے جاؤ۔ انہوں نے حکم کی تعمیل کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے بعد عمرہ ادا کیا۔

أحكام الحديث:

1. نبی کریم ﷺ نے اِحرام باندھا اور آپ کے ساتھ قربانی کا جانور بھی تھا۔
2. قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لے جانا بھی جائز ہے کیونکہ صحابہ کرام کے ہمراہ قربانی کے جانور نہ تھے۔
3. نبی کریم ﷺ نے اپنے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عمرہ کر کے اِحرام کھولنے کا حکم دیا جو اپنے ہمراہ قربانی کے جانور نہیں لائے تھے۔
4. جو قربانی کا جانور اپنے ہمراہ لائے اس کے لئے حکم ہے کہ وہ حج قران ادا کرے یعنی عُمرے اور حج کا اِحرام ایک ساتھ باندھے۔
5. دینی مصلحت کے پیش نظر ایسے اچھے کاموں کے سرانجام دینے کی دلی تمنا کرنا جو چھوٹ گئے ہوں مستحب عمل ہے۔
6. حائضہ عورت بیت اللہ کا طواف کرنے کے علاوہ دیگر تمام مناسک حج ادا کر سکتی ہے۔
7. عمرے کے اِحرام کے لئے ضروری ہے کہ حرم کی حدود سے باہر جا کر باندھا جائے۔

حدیث: 236

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ: لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً ــــ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الحج' باب من لبی بالحج وسماه۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحج باب فی المتعة بالحج والعمرة۔

معنی الحدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا: کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے اور ہم حج کی لبیک پکار رہے تھے۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم اسے عُمرے میں بدل لیں: تو ہم نے ایسے ہی کیا۔(بحوالہ مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿قَدِمْنَا﴾ ہم آئے۔ ❷ ﴿أَمَرَنَا﴾ ہمیں حکم دیا۔ ❸ ﴿فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً﴾ ہم نے کردیا اسے عمرہ۔

مفہوم الحدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج اور عُمرے کا اِحرام باندھا: آپ نے مکہ معظمہ پہنچ کر یہ اِرشاد فرمایا: کہ جو قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہیں لایا وہ عمرہ کرکے اِحرام کھول دے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایسے ہی کیا۔

احکام الحدیث: ❶ کسی نے اگر حج اور عُمرے کا ایک ساتھ اِحرام باندھا ہو اور وہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لایا ہو وہ عمرہ کرکے اِحرام کھول سکتا ہے حج کے لئے وہ دوبارہ اِحرام باندھے۔

❷ اعمال صالحہ میں نیت تبدیل کرنے کی اجازت ہے۔

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 237

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ' فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ ــــ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رواه البخاری: کتاب الحج' التمتع والاقران والافراد بالحج و فسخ الحج لمن لم یکن معه هدی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب جواز العمرۃ فی اشھر الحج۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا: کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ذی الحجہ کی چار تاریخ کو حج کا احرام باندھ کر مکہ پہنچے' آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسے عمرے میں بدل دیں۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ یہ حلال ہونا کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ حلال ہونا ہر لحاظ سے ہے۔ (مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿قَدِمَ﴾ آیا۔ تشریف لایا۔ ❷ ﴿صَبِیْحَةَ رَابِعَةٍ﴾ چوتھی تاریخ کی صبح۔ ❸ ﴿مُهِلِّیْنَ بِالْحَجِّ﴾ حج کا احرام باندھے ہوئے۔ ❹ ﴿اَمَرَهُمْ﴾ آپ نے انہیں حکم دیا۔ ❺ ﴿اَنْ یَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً﴾ کہ وہ کردیں اسے عمرہ ❻ ﴿اَیُّ الْحِلِّ﴾ حلال ہونا کیسا ہے؟ ❼ ﴿اَلْحِلُّ كُلُّهُ﴾ یہ حلال ہونا ہر اعتبار سے ہے۔

مفہوم الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ چار ذی الحجہ کی صبح کے وقت مکہ معظمہ پہنچے۔ آپ نے ان صحابہ کو جو اپنے ہمراہ قربانی کے جانور نہیں لائے تھے۔ عمرہ کرکے احرام کھولنے کا حکم دے دیا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ حلال ہونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا ہر لحاظ سے اس دوران تمام جائز کام سرانجام دیئے جاسکتے ہیں جو احرام باندھنے کی صورت میں وقتی طور پر حرام ہو جاتے ہیں۔

احکام الحدیث: ❶ احرام کھولنے کے بعد ہر اُس جائز کام کو سرانجام دیا جاسکتا ہے جو احرام باندھنے کی وجہ سے ممنوع قرار دے دیا گیا ہو۔

حدیث: 238

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ' وَاَنَا جَالِسٌ:

كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حِيْنَ دَفَعَ؟ فَقَالَ: كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ! فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب السیر اذا دفع من عرفة و فی کتاب الجھاد۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب الحج' باب الافاضة من عرفات الی المزدلفة واستحباب صلاتی المغرب والعشاء جمیعا بالمزدلفة فی ھذہ اللیلة۔

معنی الحدیث: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا: کہ حضرت اسامہ بن زید سے پوچھا گیا' اور میں بھی وہاں بیٹھا تھا: کہ رسول اللہ ﷺ کیسے چلتے تھے؟ جب میدان عرفات سے واپس پلٹتے؟ تو فرمایا: تیز چلتے تھے۔ جب کھلا میدان آجاتا تو اور زیادہ تیز ہو جاتے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿سُئِلَ﴾ پوچھا گیا۔ ❷ ﴿وَأَنَا جَالِسٌ﴾ میں بیٹھا ہوں۔ ❸ ﴿كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ﴾ کیسے چلتے تھے؟ ❹ ﴿حِينَ دَفَعَ﴾ جب آپ واپس پلٹے یعنی میدان عرفات سے واپس آئے۔ ❺ ﴿كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ﴾ تیز چلتے تھے۔ ❻ ﴿نَصَّ﴾ زیادہ تیز رفتار ہو جاتے۔ ❼ ﴿فَجْوَةً﴾ کھلا میدان۔

مفہوم الحدیث: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ حج کے سفر میں عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم ﷺ کے پیچھے اُونٹنی پر سوار تھے۔ اس لئے انہیں آپ ﷺ کی رفتار کے بارے میں خوب علم تھا۔ اسی لئے ان سے پوچھا گیا کہ میدان عرفات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کے چلنے کی رفتار کیسی تھی؟ انہوں نے فرمایا: کہ آپ نے عرفات سے واپسی پر تیز رفتاری اختیار کی۔ جب کھلی جگہ آجاتی تو اور زیادہ تیز ہو جایا کرتے تھے۔

احکام الحدیث: ❶ نبی کریم ﷺ تیز رفتاری اختیار کرنے کے باوجود خشوع و خضوع کا دامن تھامے ہوتے تھے۔

❷ دوران سفر اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کسی دوسرے کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

❸ غیظ و غضب کا اظہار' اپنی سواری کو دوڑا کر دوسروں سے سبقت لے جانے کی کوشش' یہ مناسک حج کے وقار کے منافی ہے اس سے احتراز کیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 70

تقدیم رمی' قربانی' سر منڈانا اور طواف افاضہ

حدیث: 239

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ' فَجَعَلُوْا يَسْأَلُوْنَهُ- فَقَالَ رَجُلٌ: لَمْ اَشْعُرْ' فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ اَذْبَحَ؟ قَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ' وَقَالَ الْآخَرُ: لَمْ اَشْعُرْ' فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ اَرْمِيَ؟ فَقَالَ: اِرْمِ وَلَا حَرَجَ- فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْئٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ اِلَّا قَالَ: اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

رواه البخاری: فی کتاب الحج' باب الفتيا على الدابة عند الجمرة و فی کتاب العلم-
رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحج' باب من حلق قبل النحر او نحر قبل الرمی-

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ الوداع میں ایک جگہ ٹھہرے- لوگوں نے آپ سے سوال کرنے شروع کر دیئے- ایک شخص نے کہا: مجھے معلوم نہ تھا' میں نے سر منڈا لیا پہلے اس کے کہ ذبح کروں؟ آپ نے فرمایا: اب ذبح کر لو کوئی حرج نہیں- دوسرے نے کہا: مجھے معلوم نہ تھا میں نے قربانی کر دی پہلے اس سے کہ رمی کروں؟ آپ نے فرمایا- اب رمی کر لو کوئی حرج نہیں- اس روز جس کسی چیز کے بارے میں بھی پوچھا گیا جس میں تقدیم یا تاخیر کی گئی آپ نے یہی فرمایا اب کر لو کوئی حرج نہیں-

مفردات الحدیث: ❶ ﴿وَقَفَ﴾ ٹھہرے- ❷ ﴿جَعَلُوْا يَسْأَلُوْنَهُ﴾ آپ سے سوال کرنے لگے- ❸ ﴿لَمْ اَشْعُرْ﴾ مجھے معلوم نہ تھا- ❹ ﴿نَحَرْتُ﴾ میں نے ذبح کیا- ❺ ﴿اِرْمِ﴾ رمی کرو- ❻ ﴿اِذْبَحْ﴾ ذبح کرو- ❼ ﴿سُئِلَ﴾ پوچھا گیا- ❽ ﴿اِفْعَلْ وَلَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَرَجَ ٭ کرو کوئی حرج نہیں۔

مفہوم الحدیث: دس ذی الحجہ کو قربانی کا دن ہوتا ہے۔ یہ افضل الایام ہے۔ اس میں چار قابل قدر اور عظیم الشان عبادتیں سرانجام دی جاتی ہیں۔ جن کی ترتیب یہ ہے۔

1. جمرہ عقبہ کی رمی۔
2. قربانی۔
3. سر منڈانا۔
4. طواف افاضہ۔

بہتر ہے کہ مندرجہ بالا ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھا جائے لیکن اگر ترتیب بدل جائے اور یہ اعمال آگے پیچھے ہو جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

احکام الحدیث: 1. کسی عالم دین کا لوگوں کو حج کے مسائل بتانے کے لئے کسی مقام پر کھڑا ہو جانا اور لوگوں کی راہنمائی کرنا مستحب عمل ہے۔

2. دس ذی الحجہ کو پہلے جمرہ عقبہ پر رمی' پھر قربانی' پھر سر منڈانا اور اس کے بعد طواف افاضہ کرنا چاہئے۔ اگر کوئی بھول کر اس ترتیب میں تقدیم و تاخیر کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ تو کوئی حرج نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 71

جمرۃ عقبہ پر رمی کی کیفیت

حدیث: 240

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخْعِيِّ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

فَرَاٰهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَ مِنٰى عَنْ يَّمِيْنِهٖ- ثُمَّ قَالَ: هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الحج باب من رمی جمرۃ العقبۃ فجعل البیت عن یسارہ۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الحج، باب رمی جمرۃ العقبۃ من بطن الوادی و تکون مکۃ عن یسارہ ویکبر مع کل حصاۃ۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید نخعی سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ انہیں دیکھا کہ وہ جمرہ کبریٰ پر سات کنکریاں پھینک رہے ہیں۔ انہوں نے بیت اللہ کو بائیں اور منیٰ کو دائیں کیا ہوا تھا۔ پھر فرمایا: یہ وہ مقام ہے جہاں پر سورہ بقرہ نازل کی گئی۔

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿اَنَّهٗ حَجَّ﴾ اس نے حج کیا۔ ❷ ﴿فَرَاٰهُ﴾ تو اسے دیکھا۔ ❸ ﴿يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى﴾ وہ رمی کرتا ہے جمرہ کبریٰ پر۔ ❹ ﴿حَصَيَاتٌ﴾ کنکریاں۔ ❺ ﴿يَسَارِهٖ﴾ اپنے بائیں۔ ❻ ﴿عَنْ يَّمِيْنِهٖ﴾ اپنے دائیں۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: دس ذی الحجہ یعنی قربانی کے دن اور اس کے علاوہ ایام تشریق یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو جمرات پر رمی کرنا جلیل القدر عبادت ہے۔

قربانی کے دن حجاج کرام پہلے جمرہ کبریٰ پر رمی کریں گے۔ یہاں رمی کرتے وقت اس طرح کھڑا ہونا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیئے کہ بیت اللہ بائیں جانب اور منیٰ دائیں جانب ہو۔ سات کنکریاں جمرہ کو ماری جائیں ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہا جائے۔

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ قربانی کے دن صرف جمرہ پر رمی کی جائے۔

❷ سات کنکریاں ایک ایک کر کے پھینکی جائیں۔ ایک ہی دفعہ ساتوں کنکریاں پھینکنا درست نہیں۔

❸ جہاں کنکریاں پھینکی جاتی ہیں انہیں جمرات کہتے ہیں۔ انہیں بڑا شیطان یا چھوٹا شیطان کہنا درست نہیں۔ کیونکہ یہ حج کے مشاعر مقدسہ ہیں جن کا احترام کرنا ہر ایک کے لئے لازم ہے۔

❹ کنکریوں کی جگہ بڑا پتھر یا جوتا پھینکنا یا انہیں گولی مارنا ناجائز ہے۔ اسی طرح بعض جاہل لوگ جمرات کے پاس پہنچ کر شیطان کو گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ حرکت بھی درست نہیں کیونکہ اس سے خشوع و خضوع میں فرق آتا ہے۔ یہ انداز وقار اور سکینت کے منافی ہے۔ شریعت میں ایسا کرنے کا حکم نہیں۔

❺ کنکری باریک چنے کے دانے کے برابر ہو ہر جمرے پر سات کنکریاں ایک ایک کر کے پھینکی جائیں نہ کم نہ زیادہ اور نہ ہی اکٹھی ایک ساتھ۔ کنکری کو پھینکنے کے لئے درمیانی انگلی کے ناخن پر رکھا جائے اور پھر انگوٹھے کی اڑلیں دے کر اسے پھینکا جائے۔ کنکری جمرے کے اردگرد بنے ہوئے دائرے میں پہنچ جائے ستون کو اس کا لگنا ضروری نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 72

سر منڈانے کی فضیلت اور بال کترانے کا جواز

حدیث: 241

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ- قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "وَالْمُقَصِّرِيْنَ" — (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب الحلق والتقصیر عند الا حلال۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحج' باب تفضیل الحلق علی التقصیر وجواز التقصیر۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الٰہی سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ انہوں نے عرض کیا: اور بال کترانے والے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' آپ نے فرمایا:

الٰہی سر منڈانے والوں پر رحم فرما انہوں نے عرض کیا: اور بال کترانے والے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' آپ نے فرمایا: الٰہی سر منڈانے والوں پر رحم فرما انہوں نے عرض کیا: اور بال کترانے والے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' آپ نے فرمایا ہاں بال کترانے والوں پر بھی۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿الْمُحَلِّقِيْنَ﴾ سر منڈانے والے۔ ❷ ﴿وَالْمُقَصِّرِيْنَ﴾ بال کترانے والے۔ ❸ ﴿اَللّٰهُمَّ﴾ الٰہی۔ ❹ ﴿اِرْحَمْ﴾ رحم فرما۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم الحدیث: سر منڈانا اور بال کترانا بھی حج و عمرہ کے مناسک میں سے ہے۔ سر منڈانا بال کترانے کی نسبت افضل ہے۔ کیونکہ اس میں زیادہ عاجزی وانکساری کا اظہار ہوتا ہے۔ سر منڈانے سے دل میں چھپے ہوئے نخوت' تکبر' خود پسندی اور نمود و نمائش کے تمام بت پاش پاش ہو جاتے ہیں۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے سر منڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ رحمت کی دعا کی اور بال کترانے والوں کے لئے صرف ایک مرتبہ رحمت کی دعا کی۔

احکام الحدیث:

1. حج و عمرہ کے موقع پر سر منڈانے یا بال کترانے دونوں کی شرعاً اجازت ہے لیکن سر منڈانا افضل ہے۔ ان میں سے ایک چیز پر عمل کرنا واجب ہے۔
2. سر منڈانے کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔
3. یہ ضروری ہے کہ مکمل سر کو منڈایا جائے۔
4. بعض حضرات پے درپے عمرے کرتے وقت ہر عمرے کے بعد تھوڑا سا سر منڈاتے ہیں۔ یہ عمل درست نہیں۔ نیز چھوٹے عمرے یا بڑے عمرے کا بھی شریعت میں کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 73

طواف افاضہ اور طواف وداع

حدیث: 242

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ، فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ! فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا، حَائِضٌ فَقَالَ: "أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟" فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ: "اخْرُجُوْا" وَفِيْ لَفْظٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَقْرٰى، حَلْقٰى، أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ: نَعَمْ قَالَ: فَانْفِرِيْ۔" ـــ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الحج، باب الزیارہ یوم النحر۔

رواہ مسلم: کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرمایا ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ قربانی کے دن ہم نے طواف افاضہ کیا:

تو صفیہ کو حیض آگیا، نبی اکرم ﷺ نے ارادہ کیا جو مرد اپنی بیوی سے چاہتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ حائضہ ہے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ ہمیں روکے گی۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اس نے قربانی کے دن طواف افاضہ کرلیا تھا۔ آپ نے فرمایا نکلو چلو۔:

ایک روایت میں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ یہ بانجھ ہو، اس کا حلق دکھے، اس نے قربانی کے دن طواف کرلیا تھا؟ بتایا گیا ہاں: فرمایا تو چلئے۔ ـــ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿حَجَجْنَا﴾ ہم نے حج کیا۔ ❷ ﴿أَفَضْنَا﴾ ہم نے طواف افاضہ کیا۔ ❸ ﴿يَومَ النَّحْرِ﴾ قربانی کے دن۔ ❹ ﴿حَاضَتْ﴾ اسے حیض آیا۔ ❺ ﴿أَحَابِسَتُنَا هِيَ﴾ کیا وہ ہمیں روکے گی۔ ❻ ﴿أَفَاضَتْ﴾ اس نے طواف افاضہ کیا ہے۔ ❼ ﴿اُخْرُجُوا﴾ نکلو۔ ❽ ﴿عَقْرَیٰ﴾ بانجھ ہو۔ ❾ ﴿اِنْفِرِیْ﴾ چلئے 'کوچ کیجئے۔ ❿ ﴿حَلْقَیٰ﴾ حلق دکھے۔ یہ دونوں کلمے عربوں کے ہاں ایسے مواقع پر تکیہ کلام کے طور پر بولے جاتے ہیں۔ کوئی بد دعا مقصود نہیں ہوتی۔

مفہومُ الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع میں ہم سب نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جب حج کے مناسک پورے ہو گئے طواف افاضہ کر لیا گیا۔ واپسی کی تیاری ہونے لگی تو نبی کریم ﷺ نے ازواج مطہرات میں سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تخلیے کا ارادہ کیا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بتایا کہ وہ حائضہ ہو گئی ہے۔ آپ نے سمجھا کہ اس نے طواف نہیں کیا ہو گا۔ لہٰذا اب یہاں رکنا پڑے گا۔ تو آپ کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے قربانی کے دن ہی طواف افاضہ کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا تو پھر یہاں سے چلنا چاہیئے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ طواف افاضہ حج کا رکن ہے۔ یہ کسی بھی صورت ساقط نہیں ہوتا۔ اس کی ادائیگی ضروری ہے۔

❷ امیر حج یا گروپ لیڈر کو ایسی حالت میں کہ اگر گروپ میں شامل کسی خاتون کو حیض آجاتا ہے اور اس نے طواف افاضہ نہیں کیا تو حیض ختم ہونے تک رکنا پڑے گا۔ تاکہ وہ پاک ہو کر طواف افاضہ کر سکے۔

❸ طواف وداع حائضہ عورت پر واجب نہیں۔ اسے ترک کرنے پر خاتون کو کوئی ہرجانہ نہیں دینا پڑے گا۔

حدیث: 243

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

أُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ' اِلَّا اَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْءَةِ الْحَائِضِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الحج باب طواف الوداع۔

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الحج' باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا: لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو۔ مگر حائضہ عورت کے لئے تخفیف کردی گئی۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿أُمِرَ النَّاسُ﴾ لوگوں کو حکم دیا گیا۔ ❷ ﴿اٰخِرُ عَهْدِهِمْ﴾ ان کا آخری کام۔ ❸ ﴿اِلَّا اَنَّهُ﴾ مگر آنکہ ❹ ﴿خُفِّفَ﴾ تخفیف کردی گئی۔ ❺ ﴿عَنِ الْمَرْءَةِ الْحَائِضِ﴾ حائضہ عورت سے۔

مفہوم الحدیث: بیت اللہ کی تعظیم و تکریم کے پیش نظر آتے وقت طواف قدوم اور جاتے وقت طواف وداع کا حکم دیا گیا۔ ہاں اگر کسی عورت کو حیض آگیا ہو تو وہ طواف وداع کئے بغیر بھی واپس جاسکتی ہے۔ اس کے لئے کوئی ہرجانہ نہیں۔

احکام الحدیث: ❶ مکہ معظمہ سے کوچ کرنے والے ہر مسافر کے لئے ضروری ہے کہ طواف وداع کر کے کوچ کرے خواہ وہ حاجی ہو یا کوئی اور البتہ مکہ معظمہ میں رہائش پذیر لوگوں کے لئے یہ حکم نہیں۔

❷ حائضہ کے لئے طواف وداع کرنا ضروری نہیں یہ چھوڑنے پر اسے کوئی ہرجانہ دینا نہیں پڑے گا۔

❸ طواف وداع مکہ معظمہ چھوڑتے وقت آخر میں کیا جاتا ہے۔ اگر طواف وداع کرنے کے بعد کسی کے انتظار کرنے یا سامان وغیرہ باندھنے کے لئے رُکنا پڑ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ طواف وداع پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

❹ امام مالک رحمہ اللہ طواف وداع کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ وہ اس کے وجوب کے قائل نہیں۔ فرماتے ہیں کہ اگر طواف وداع کرنا واجب ہوتا تو حائضہ عورت سے ساقط نہ ہوتا۔

❺ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حائضہ کے علاوہ باقی تمام کے لئے طواف وداع کو واجب قرار دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 74

منیٰ میں رات گذارنا

حدیث: 244

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

اِسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ "مِنًى" مِنْ أَجَلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ۔

رواہ البخاری: فی صحیحه، کتاب الحج باب سقایة الحج۔

رواہ مسلم: کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنی لیالی ایام التشریق والترخیص فی ترکه لاھل السقایة۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: حضرت عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ منیٰ کی راتیں مکہ میں گزاریں۔ حاجیوں کو پانی پلانے کی وجہ سے آپ نے اسے اجازت دے دی۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اِسْتَأْذَنَ﴾ اجازت طلب کی۔ ❷ ﴿أَنْ يَّبِيْتَ﴾ کہ وہ رات گذارے۔ ❸ ﴿لَيَالِيَ مِنًى﴾ منیٰ کی راتیں۔ ❹ ﴿مِنْ أَجَلِ سِقَايَتِهٖ﴾ ان کے حاجیوں کو پانی پلانے کی وجہ سے۔ ❺ ﴿فَاَذِنَ لَهٗ﴾ اسے اجازت دے دی۔

مفہوم الحدیث: ایام تشریق یعنی ذی الحجہ کی ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ تاریخ کو منیٰ میں قیام کرنا حج کے لوازمات میں سے ہے وہیں دن رات گذرنے چاہئیں۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب کو مکہ معظمہ میں منیٰ کی راتیں گذارنے کی اجازت صرف اس لئے دی گئی تھی کہ حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت ان کے لئے خاص تھی۔

اَحکام الحدیث: 1 ایام تشریق کے دوران منیٰ میں رات گذارنا واجب ہے۔

2 منیٰ میں رات گذارنے سے مُراد یہ ہے کہ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گذارا جائے۔

3 ضیوف الرحمٰن کی خدمت مستحسن عمل ہے۔

4 امام مالک رحمہ اللہ 'امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ایام تشریق کے دوران منیٰ میں رات گذارنے کو واجب قرار دیتے ہیں۔

5 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ایام تشریق کے دوران منیٰ میں رات گزارنے کو مستحب عمل گردانتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 75

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا

حدیث: 245

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

قَالَ: جَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ "بِجَمْعٍ" یَجْعَلُ لِکُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا إِقَامَةً وَّلَمْ یُسَبِّحْ بَیْنَهُمَا وَلَا عَلٰی اِثْرِ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الحج' باب من جمع بینھما ولم یتطوع ای الصلوتین بالمزدلفة۔

رواہ مسلم: کتاب الحج' باب الافاضة من عرفات الی المزدلفة واستحباب صلاتی المغرب والعشاء جمیعا بالمزدلفة فی ھذہ اللیلة۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کیا۔ ہر ایک کے لئے الگ تکبیر کہی۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان اور ان میں سے کسی کے پیچھے نفلی نماز ادا نہیں کی۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿جَمَعَ﴾ اکٹھا کیا۔ جمع کیا۔ ❷ ﴿جَمْعٌ﴾ مزدلفہ ❸ ﴿اِقَامَةٌ﴾ تکبیر۔ ❹ ﴿لَمْ یُسَبِّحْ﴾ نفلی نماز ادا نہیں کی۔ ❺ ﴿بَیْنَهُمَا﴾ دونوں کے درمیان۔ ❻ ﴿اِثْرِ﴾ پیچھے۔

مفہوم الحدیث: یوم عرفہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کا منظر ملاحظہ کرنے لگے جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نماز مغرب ادا کئے بغیر وہاں سے روانہ ہو گئے۔ مزدلفہ میں پہنچے تو عشاء کا وقت ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ دونوں کے لئے الگ تکبیر کہی گئی۔ دونوں نمازوں کے درمیان یا بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نوافل ادا نہیں کیئے۔

احکام الحدیث: ❶ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا جائے گا۔

❷ مزدلفہ میں طلوع فجر تک رات گذارنا ہوگی نماز فجر کی ادائیگی کے بعد وہاں سے روانگی ہوگی۔

❸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ پڑھائیں۔

❹ سنت طریقہ یہی ہے کہ طلوع فجر تک مزدلفہ میں قیام کیا جائے اور نماز فجر کے بعد منیٰ کی طرف سفر کا آغاز کیا جائے لیکن اگر ساتھ عورتیں یا بچے ہوں تو چاند غروب ہوتے ہی سفر کا آغاز کر دینے کی اجازت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 76

محرم غیر محرم کا شکار کھا سکتا ہے

حدیث: 246

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوْا مَعَهُ فَصَرَفَ طَائِفَةً مِّنْهُمْ فِيْهِمْ اَبُوْ قَتَادَةَ- وَقَالَ: خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ- حَتّٰى نَلْتَقِيَ فَاَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا أَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ اِلَّا أَبَا قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيْرُوْنَ اِذْ رَاَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ أَبُوْ قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا! فَنَزَلْنَا وَأَكَلْنَا مِنْ لَّحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا اَنَاْكُلُ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ؟

فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا فَاَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ-

فَقَالَ "مِنْكُمْ أَحَدٌ اَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ اِلَيْهَا؟"

قَالُوْا لَا قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ "فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا- وَفِيْ رِوَايَةٍ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْئٌ؟

فَقُلْتُ: نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَاَكَلَهَا- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه كتاب الحج باب لا يشير المحرم الى الصيد لكيي يصطاده الحلال-

رواه مسلم: في صحيحه كتاب الحج باب تحريم الصيد للمحرم-

معنی الحدیث: حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج کے لئے نکلے آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی نکلے- ان میں سے ایک گروہ جس میں ابو قتادہ بھی تھے پلٹا آپ نے انہیں حکم دیا کہ ساحل سمندر کا راستہ اختیار کریں- یہاں تک کہ ہم آپس میں ملیں- انہوں نے ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا- جب وہ پلٹے تو ان سب نے احرام باندھ لیا- مگر ابو قتادہ نے احرام نہ باندھا- درانحالیکہ وہ چل رہے ہیں اچانک انہوں نے نیل گاؤ دیکھی- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نیل گاؤ پر حملہ کر دیا اور ایک مادہ نیل گاؤ کی کونچیں کاٹ دیں-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے پڑاؤ کیا اور اس کا گوشت کھایا- پھر ہم نے کہا: کیا ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں؟ جبکہ ہم محرم ہیں- تو ہم نے باقی گوشت اُٹھا لیا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پالیا- ہم نے آپ سے اس کے بارے میں پوچھا:

آپ نے اِرشاد فرمایا: کیا تُم میں سے کسی ایک نے اسے حکم دیا کہ وہ اس پر حملہ آور ہو یا اس کا کسی نے اشارہ کیا ہو؟

سب نے کہا نہیں! رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اس کا باقی گوشت بھی کھا لو- ایک روایت میں ہے- کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا- ہاں میں نے آپ کو دستی پکڑائی آپ ﷺ نے اسے تناول کیا-- (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿خَرَجَ حَاجًّا﴾ حج کی غرض سے نکلے یہ عمرہ حدیبیہ کا واقعہ ہے- اصطلاحاً عمرے کے لئے حج کا لفظ بولا جاسکتا ہے- ❷ ﴿طَائِفَةٌ﴾ گروہ' جماعت- ❸ ﴿خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ﴾ ساحل سمندر کا راستہ لو- ❹ ﴿فَلَمَّا انْصَرَفُوْا﴾ جب وہ پلٹے- ❺ ﴿أَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ﴾ ان سب نے احرام باندھا- ❻ ﴿إِذْ رَأَوْا﴾ اچانک انہوں نے دیکھا- ❼ ﴿حُمُرَ وَحْشٍ﴾ نیل گاؤ- ❽ ﴿عَقَرَ مِنْهَا﴾ کاٹ دی ان میں سے- ❾ ﴿أَتَانًا﴾ مادہ نیل گاؤ- ❿ ﴿الْعَضُدَ﴾ دستی-

مفہومُ الحدیث: ۶ ہجری کو رسول اللہ ﷺ اپنے چودہ سو جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ عمرہ کرنے کی غرض سے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے- جب آپ ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ کو یہ خبر ملی کہ دشمن راستے میں گھات لگائے بیٹھا ہے- آپ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو ساحل سمندر کا راستہ اختیار کرنے کا حکم دیا تاکہ دشمن کو حملہ آور ہونے کا موقع نہ مل سکے- اس جماعت میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے- ان کے علاوہ تمام افراد نے احرام باندھ لیا راستے میں چلتے ہوئے نیل گاؤ کے ریوڑ پر نگاہ پڑی تو حضرت ابو قتادہ نے حملہ کر دیا اور ایک مادہ نیل گاؤ کا شکار کرنے میں کامیاب ہو گئے- سب نے مل کر اس کا گوشت بنایا' پکایا اور مزے سے کھایا' ابھی کھا ہی رہے تھے کہ ان کے ذہن میں خیال آیا کہ ہم نے تو احرام باندھ رکھا ہے اور یہ شکار کا گوشت ہے- فوراً ہاتھ رک گئے- باقی ماندہ گوشت اُٹھا لیا رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ کے علم میں یہ بات لائی گئی- آپ نے ان سے پوچھا مجھے یہ بتاؤ کیا تُم میں سے کسی نے ابو قتادہ کو ریوڑ پر حملہ کرنے کو تو نہیں کہا تھا یا کسی نے اس کو اس کا اشارہ ہی دیا ہو- سب نے کہا نہیں یا رسول اللہ ﷺ-

آپ نے فرمایا: تُم باقی گوشت بھی کھا سکتے ہو- ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا کیا کچھ گوشت تمہارے پاس بچا بھی ہے حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے نیل گاؤ کی دستی آپ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں پیش کی آپ نے بڑی رغبت سے اس کا گوشت کھایا۔

اَحکامُ الحدیث: 1 جس کے راستے میں دو میقات آتے ہوں ایک دور اور دوسرا نزدیک ہو۔ تو حج یا عمرہ کرنے والے کو اختیار ہے جہاں سے چاہے احرام باندھ سکتا ہے۔

2 جنگلی گدھا یعنی نیل گاؤ کھانا حلال ہے اور گھریلو گدھا حرام ہے۔

3 محرم غیر محرم کا کیا ہوا شکار کھا سکتا ہے۔ بشرطیکہ محرم کا اس شکار میں کوئی عمل دخل نہ ہو۔

4 محرم کے لئے شکار کرنا جائز نہیں۔ اور نہ وہ شکار کرنے میں کسی کی مدد کر سکتا ہے۔

5 علمی مسائل میں اجتہاد جائز ہے لیکن اگر صریح نص آجائے تو پھر اجتہاد کی ضرورت نہیں ہوتی۔

6 مفتی کو فتوی صادر کرنے سے پہلے اچھی طرح مسئلے کا جائزہ لے لینا چاہیے۔

حدیث: 247

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

اَنَّهُ أَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْاَبْوَآءِ- اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهِ قَالَ: "اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا أَنَا حُرُمٌ۔"

وَفِيْ لفظٍ لِمُسْلِمٍ رِجْلَ حِمَارٍ وَّفِيْ لَفْظٍ "شِقَّ حِمَارٍ- وَفِيْ لَفْظٍ عَجُزَ حِمَارٍ"

قَالَ الْمُصَنِّفُ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ: أَنَّهُ ظَنَّ أَنَّهُ صِيْدَ لِاَجْلِهِ وَالْمُحْرِمُ لَا يَاْكُلُ مَا صِيْدَ لِاَجْلِهِ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب الحج، باب اذا اهدی المحرم حمارا وحشیا حیا لم یقبل و فی کتاب الهبة۔

رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب الحج، باب تحریم الصید للمحرم۔

معنی الحدیث: صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نیل گاؤ بطور تحفہ پیش کی۔ آپ اس وقت ابواء یا ودان مقام پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے اسے وہ تحفہ واپس لوٹا دیا۔

جب آپ نے اس کے چہرے میں مایوسی کے آثار دیکھے تو فرمایا: ہم نے آپ کی طرف یہ تحفہ محض اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے لوٹایا کہ ہم حالت احرام میں ہیں۔ مسلم کے الفاظ ہیں۔ نیل گاؤ کی ایک ٹانگ پیش کی ایک روایت میں ہے کہ۔ نیل گاؤ کا ایک حصہ پیش کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ نیل گاؤ کی سرین پیش کی۔

مصنف نے کہا: کہ اس حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ آپ کے لئے شکار کیا گیا۔ اور محرم کے لئے اس شکار کا گوشت کھانا جائز نہیں جو اس کے لئے شکار کیا گیا ہو۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ﴾ اس نے نبی کریم ﷺ کو تحفہ دیا۔ ❷ ﴿حِمَارًا وَحْشِيًّا﴾ ایک نیل گاؤ۔ ❸ ﴿رَدَّهُ عَلَيْهِ﴾ آپ نے اسے واپس لوٹا دیا۔ ❹ ﴿فَلَمَّا رَأَى﴾ جب دیکھا۔ ❺ ﴿مَا فِي وَجْهِهِ﴾ جو اس کے چہرے میں ہے۔ ❻ ﴿أَنَا حُرُمٌ﴾ میں محرم ہوں۔ ❼ ﴿شِقٌّ﴾ حصہ۔ ❽ ﴿عَجُزَ﴾ سرین۔ ❾ ﴿رِجْلٌ﴾ ٹانگ۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر جب مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر مقام ابواء یا ودان بستی میں پہنچے تو صعب بن جثامۃ نے آپ کی خدمت میں بطور تحفہ نیل گاؤ پیش کی۔ آپ نے یہ تحفہ واپس لوٹا دیا۔ وہ بڑا پریشان ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس کے چہرے پر مایوسی و پریشانی کے آثار دیکھے تو اِرشاد فرمایا:

"ہم نے یہ تحفہ اس لئے واپس کیا کہ ہم اس وقت حالت احرام میں ہیں"
آپ کے دل میں یہ خیال آیا کہ اس نیل گاؤ کو صرف ہمارے لئے شکار کیا گیا ہے۔
محرم کے لئے اس جانور کا گوشت کھانا جائز نہیں جو اس کے لئے شکار کیا گیا ہو۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کی دلجوئی کے لئے تحفہ قبول کر لیا کرتے تھے خواہ وہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو۔

❷ آپ صرف وہی تحفہ واپس لوٹایا کرتے تھے جس کے قبول کرنے میں کوئی شرعی مانع موجود ہو۔

❸ محرم کے لئے اس جانور کا گوشت کھانا جائز نہیں جو خاص اس کے لئے شکار کیا گیا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 77

کتاب البیوع

کِتَابُ الْبُیُوع

حدیث: 248

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيْعًا، أَوْيُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ- قَالَ: فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، باب اذا خیر احدهما صاحبه بعد البیع فقد وجب البیع-

رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب البیوع، باب ثبوت خیار المجلس للمتبایعین-

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں- آپ نے اِرشاد فرمایا- جب دو شخص آپس میں خرید و فروخت کریں ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے- جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں اور وہ اکٹھے بیٹھے ہوئے ہوں یا ایک اپنے دوسرے ساتھی کو اختیار دے دے- اگر انہوں نے ایک دوسرے کو اختیار دے دیا ہے- دونوں نے اس شرط پر سودا کر لیا تو بیع واجب ہو گئی- (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿إِذَا تَبَايَعَ﴾ جب سودا کریں- ❷ ﴿كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ﴾ ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے- ❸ ﴿مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا﴾ جب تک دونوں جدا نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ ❹ ﴿يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا﴾ ان میں سے ایک اختیار دیتا ہے۔ ❺ ﴿فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ﴾ دونوں سودا کر لیتے ہیں اس شرط پر۔ ❻ ﴿وَجَبَ الْبَيْعُ﴾ سودا پکا ہو گیا۔

مفہومُ الحدیث: دو اشخاص آپس میں کوئی سودا طے کرنے کے لئے ایک جگہ بیٹھیں جب تک وہ وہاں بیٹھے ہیں ان میں سے ہر ایک کو سودا مسترد کرنے کا اختیار ہے۔ جب مجلس برخاست ہو جائے سودا طے پا جائے تو سودا پکا ہو گیا۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ سودا طے کرنے والے دو اشخاص جب تک ایک مجلس میں بیٹھے رہیں انہیں سودا پکا کرنے یا فسخ کرنے کا اختیار حاصل رہتا ہے۔

حدیث: 249

وَمَا فِيْ مَعْنَاهُ مِنْ حَدِيْثِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَ هُوَ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا - أَوْ قَالَ: حَتّٰى يَتَفَرَّقَا: فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا، بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا -" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب البیوع، باب البیعان بالخیار مالم یتفرقا۔
رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب البیوع، باب الصدق فی البیع والبیان۔

معنَی الحدیث: اسی مفہوم کی حدیث حضرت حکیم بن حزام سے مروی ہے۔ کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو سودا کرنے والے جب تک وہ جدا نہ ہوں انہیں سودا مسترد کرنے کا اختیار ہے۔ اگر وہ سچ بولیں گے اور اپنی چیز کا عیب بیان کریں گے۔ تو ان کے سودے میں برکت ہو گی۔ اور اگر وہ دونوں چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے۔ تو ان کے سودے کی برکت ختم کر دی جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اَلْبَيِّعَانِ﴾ دو سودا کرنے والے۔ ❷ ﴿بِالْخِيَارِ﴾ اختیار کے ساتھ ہیں۔ ❸ ﴿مَالَمْ يَتَفَرَّقَا﴾ جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ ❹ ﴿إِنْ صَدَقَا﴾ اگر دونوں سچ بولیں۔ ❺ ﴿وَبَيَّنَا﴾ اور دونوں اپنی چیز کے عیب بیان کریں۔ ❻ ﴿بُوْرِكَ لَهُمَا﴾ ان دونوں کے لئے برکت کر دی گئی۔ ❼ ﴿مُحِقَتْ﴾ مٹا دی گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہُومُ الحدیث: مندرجہ بالا حدیث کا مفہوم بھی وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث میں بیان کر دیا گیا۔ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اگر سودا دینے والا اپنی چیز کا عیب خریدنے والے کے سامنے بیان کر دے تو اس سودے میں اللہ تعالیٰ برکت پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر عیب کو چھپایا جائے یا جھوٹ بولا جائے تو سودے سے برکت اُٹھالی جاتی ہے۔

اَحکَامُ الحدیث:

1. بائع اور مشتری جب تک سودا طے کرنے کے لئے ایک مجلس میں بیٹھے ہوں تو ان دونوں کو سودا پکا کرنے یا مسترد کرنے کا اختیار رہتا ہے۔
2. بائع اور مشتری جن شرائط پر باہمی اتفاق کرلیں سودا طے کرنے میں انہی کو بنیاد بنایا جائے گا۔
3. سودا بیچتے وقت سچائی سے کام لینا برکت کا باعث بنتا ہے۔
4. اگر سودے میں کوئی عیب یا نقص ہو تو وہ بیان کر دینا چاہیئے تاکہ مشتری دھوکے میں نہ رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 78

ناجائز خرید و فروخت

حدیث: 250

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

نَهٰی عَنِ الْمُنَابَذَةِ "وَهِیَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهٗ بِالْبَیْعِ اِلَی الرَّجُلِ قَبْلَ اَنْ یُقَلِّبَهٗ اَوْ یَنْظُرَ اِلَیْهِ" وَنَهٰی عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ الثَّوْبَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب البیوع، باب بیع الملامسۃ۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، بمعناہ کتاب البیوع، باب ابطال بیع الملامسۃ والمنابذہ۔

معنی الحدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع منابذہ سے منع فرمایا: اور یہ بیع اس طرح ہوتی کہ ایک شخص اپنا کپڑا بیچنے کے لئے دوسرے شخص کی طرف پھینکتا ہے۔ پہلے اس سے کہ اسے الٹائے پلٹائے یا اس کی طرف دیکھے۔ اور آپ نے بیع ملامسہ سے منع فرمایا: مَلَامَسَة بیع اس طرح ہوتی ہے کہ ایک شخص کپڑے کو ہاتھ لگائے اور اس کی طرف دیکھے نہیں۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿نَهٰی﴾ منع کیا۔ ❷ ﴿اَلْمُنَابَذَةِ﴾ بیع منابذہ یہ ہوتی ہے کہ بیچنے والا کپڑا خریدار کی طرف پھینک دے اور وہ اس کے خریدنے کا پابند ہو۔ اور اسے اچھی طرح دیکھنے کا اختیار بھی نہ ہو۔ ❸ ﴿اَلْمُلَامَسَةُ﴾ خریدار کے چیز کو ہاتھ لگانے سے ہی سودا پکا ہو جائے۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے دھوکے کی بیع کو ناجائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ بیع منابذہ اور بیع ملامسہ میں دھوکے کا عنصر غالب ہوتا ہے لہٰذا یہ ممنوع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام الحدیث: ❶ ہر وہ بیع ممنوع ہے جس میں جہالت' یا دھوکے کا عنصر پایا جائے۔

❷ بیع منابذہ ناجائز ہے۔ اور یہ اس طرح ہوتی ہے کہ ایک شخص کپڑے کا تھان دوسرے کی طرف پھینک دیتا ہے اور اسے اچھی طرح دیکھنے کا اختیار نہیں ہوتا بس پھینکنے سے سودا طے پا جاتا ہے۔

❸ بیع مُلَامَسَة بھی ناجائز اور ممنوع ہے بیع ملامسہ یہ ہوتی ہے کہ کپڑے یا کسی چیز کو مشتری ہاتھ لگا دے تو سودا طے پا گیا۔ اس قسم کے تمام سودے باطل قرار پائیں گے۔

حدیث: 251

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ' وَّلَا تَنَاجَشُوْا' وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ' وَّلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَ الْغَنَمَ' وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَّحْلُبَهَا' اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا- وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ" وَّفِیْ لَفْظٍ "هُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب البیوع' باب النهی للبائع۔

رواه مسلم: کتاب البیوع' باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه وسومه علی سومه وتحریم النجش و تحریم التصریة۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: تجارتی قافلوں کو آگے جا کر نہ ملو۔ اور نہ تُم میں کوئی کسی کے سودے پر سودا کرے۔ اور نہ قیمتیں بڑھاؤ ایک دوسرے کی ضد میں اور نہ شہری دیہاتی کے لئے سودا کرے۔ اور نہ اُونٹوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ روکو: جو کوئی ایسے جانور کو خریدے گا۔ وہ دودھ دوہنے کے بعد دو میں سے ایک کا اختیار رکھے گا۔ اگر اسے پسند کرے تو روک لے۔ اور اگر ناپسند کرے تو واپس لوٹا دے اور کھجور کا ایک صاع بھی ساتھ دے۔

ایک روایت میں ہے کہ اسے تین دن تک اختیار رہے۔ (بخاری و مسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿لَا تَلَقَّوْا﴾ نہ ملو۔ ❷ ﴿الرُّكْبَانَ﴾ تجارتی قافلے۔ ❸ ﴿لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ﴾ کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ ❹ ﴿وَلَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿تَنَاجَشُوْا﴾ اور ایک دوسرے کی ضد میں قیمتیں نہ بڑھاؤ۔ ❺ ﴿وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ﴾ اور نہ سودا کرے شہری دیہاتی کے لیے۔ ❻ ﴿وَلَا تُصَرُّوا﴾ اور نہ بند کرو دودھ تھنوں میں ❼ ﴿مَنِ ابْتَاعَهَا﴾ جو اسے خرید لے۔ ❽ ﴿بَعْدَ أَنْ يَّحْلُبَهَا﴾ بعد اس کے کہ اس کا دودھ دوہے۔ ❾ ﴿إِنْ رَّضِيَهَا﴾ اگر اسے پسند آجائے۔ ❿ ﴿إِنْ سَخِطَهَا﴾ اگر ناپسند ہو۔ ⓫ ﴿أَمْسَكَهَا﴾ اسے روک لے یعنی اپنے پاس رکھ لے ⓬ ﴿رَدَّهَا﴾ اسے لوٹا دے۔ ⓭ ﴿هُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا﴾ اسے تین دن کا اختیار ہے۔

مفہوم الحدیث: تجارتی قافلوں کو شہر میں داخل ہونے سے پہلے ہی نہیں ملنا چاہیئے اس طرح انہیں معلوم ہی نہیں ہوگا کہ شہر میں اس مال کی کیا قیمت ہے۔ جو وہ لے کر آتے ہیں۔ اس طرح انہیں نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اور نہ ہی سودے پر سودا کرنے کی کسی کو اجازت ہے۔ اونٹنیوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ روکے رکھنا تاکہ خریدنے والا یہ سمجھے کہ زیادہ دودھ دینے والے جانور ہیں یہ درست نہیں۔

بایں صورت خریدنے والے کو اختیار ہے کہ وہ اگر چاہے تو اپنے پاس رکھ لے چاہے واپس کردے۔ واپس کرنے کی صورت میں ایک صاع کھجور دینا ہوگی کیونکہ اس نے جانور کا دودھ استعمال کیا ہے۔

احکام الحدیث: ❶ تجارتی مال لے کر آنے والے قافلے کو منڈی تک پہنچنے کا موقع دیا جائے۔ اسے آگے جا کر ملنا اور باہر ہی باہر سودا طے کرنا ممنوع ہے۔

❷ کوئی شخص اگر ایک سودا کرتا ہے تو دوسرے شخص کو اس سودے پر سودا کرنے کی اجازت نہیں۔

❸ دودھ دینے والے جانور کو بیچنے سے پہلے اس کے تھنوں میں دودھ روکے رکھنا جائز نہیں۔

حدیث: 252

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ إِلٰى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا۔ قِيْلَ: إِنَّهُ كَانَ يَبِيْعُ الشَّارِفَ وَهِيَ الْكَبِيْرَةُ الْمُسِنَّةُ بِنِتَاجِ الْجَنِيْنِ، الَّذِيْ فِيْ بَطْنِ نَاقَتِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: كتاب البيوع، باب بيع الغرر وحبل الحبلة و في كتاب السلم و في مناقب الانصار۔
رواه مسلم: بنحوه، كتاب البيوع باب تحريم بيع حبل الحبلة۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاملہ اُونٹنی کے حمل کی بیع سے منع فرمایا- اس طرح کا سودا اھل جاہلیت کیا کرتے تھے- ایک شخص اُونٹنی کا سودا کرتا اس شرط پر کہ اُونٹنی جنم دے گی پھر وہ آگے جنم دے گی جو اس کے پیٹ میں اب ہے- یہ کہا گیا کہ ایک شخص اونچی کہان والی اُونٹنی بیچتا تھا اور وہ بڑی عمر کی ہوتی- اس بچے کے جنم کی شرط پر جو اس کی اُونٹنی کے پیٹ میں ہے- (بخاری و مسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿حَبَلِ الْحَبَلَةِ﴾ حاملہ کا حمل: حدیث کی اصطلاح میں یہ باقاعدہ ایک سودے کا نام ہے اس کی صورت یہ ہوتی کہ حاملہ اُونٹنی کے حمل کے بارے میں یہ شرط لگائی جاتی کہ وہ حمل اگر مادہ ہو جب وہ جوان ہو تو اسے جو حمل ٹھہرے گا اس کا سودا میں کرتا ہوں اس طرح کے سودے زمانہ جاہلیت میں رائج تھے جسے اسلام میں منع کر دیا گیا- ❷ ﴿أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ﴾ زمانہ جاہلیت کے لوگ یعنی قبل از اسلام کے لوگ- ❸ ﴿الْجَزُوْرُ﴾ اس کا اطلاق نر اور مادہ اُونٹ پر ہوتا ہے- ❹ ﴿تُنْتَجُ النَّاقَةُ﴾ اُونٹنی جنم دے- ❺ ﴿الشَّارِفُ﴾ اونچی کہان والا اُونٹ- ❻ ﴿اَلْكَبِيْرَةُ الْمُسِنَّةُ﴾ عمر رسیدہ ❼ ﴿الْجَنِيْنَ﴾ ماں کے پیٹ میں موجود بچہ-

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو مجہول بیع سے منع کر دیا ہے کیونکہ اس میں دھوکے اور نقصان کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں- بَیع حَبَلُ الْحَبَلَة کو بھی اسی لئے ممنوع قرار دیا گیا- کہ حاملہ اُونٹنی کے حمل کو آگے جو حمل ٹھہرے گا- اس حمل کا سودا طے کیا جاتا ہے- اب کیا معلوم کہ وہ حمل مادہ ہو یا نر' ایک ہو یا دو' زندہ رہے یا مر جائے' معذور ہو یا تندرست- اس قسم کے سودے زمانہ جاہلیت میں کئے جاتے جو اکثر باہمی نزاع کا باعث بن جایا کرتے تھے- چونکہ اس میں دھوکے اور نقصان کا عنصر غالب ہوتا ہے لہٰذا اسلامی شریعت میں اس قسم کے سودے کو ممنوع قرار دے دیا گیا-

اَحکام الحدیث: ❶ بیع حبل الحبلہ شرعاً ناجائز ہے-

❷ ہر وہ بیع ناجائز قرار پائے گی جو مجہول ہو-

❸ پھل لگنے سے پہلے باغ کا سودا' فصل پکنے سے پہلے اناج کا سودا یا جانور پیدا ہونے سے پہلے اس کا سودا یہ سب سودے شرعاً ممنوع ہیں-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 253

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا' نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ-- (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رواه البخاري: كتاب البيوع' باب بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها۔

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب البيوع' باب النهي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع۔

مَعْنَى الْحَدِيْث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل بیچنے سے منع کر دیا جب تک ان کا پکنا ظاہر نہ ہو جائے۔ بیچنے والے اور خریدنے والے کو منع کر دیا۔ (بخاری)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيْث: ① ﴿نَهَى﴾ منع کر دیا' روک دیا۔ ② ﴿اَلثَّمَرَةُ﴾ پھل۔ ③ ﴿حَتّٰى يَبْدُوَ﴾ یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے۔ ④ ﴿صَلَاحُهَا﴾ ان کا پکاؤ یا پختگی۔ ⑤ ﴿اَلْبَائِعَ﴾ بیچنے والا۔ ⑥ ﴿اَلْمُشْتَرِيَ﴾ خریدنے والا۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِيْث: چونکہ پھلوں کے پکنے سے پہلے کئی قسم کی آفات کے آنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک وہ پک کر تیار نہ ہو جائیں اس وقت تک ان کا سودا طے نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔

لہٰذا بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو پھل پکنے سے پہلے سودا کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔

اَحْكَامُ الْحَدِيْث: ① پھل پکنے سے پہلے درختوں پر ان کا سودا طے کرنا ممنوع ہے۔
② پھل درختوں پر پک جائیں تو پھر سودا کرنا جائز ہے۔

حدیث: 254

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حِيْنَ تُزْهِيَ۔ قِيْلَ: وَمَا تُزْهِيَ؟ قَالَ: حَتّٰى

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَحْمَرَّ' اَوْ تَصْفَرَّ' قَالَ: اَرَاَیْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ: بِمَ یَسْتَحِلُّ اَحَدُکُمْ مَالَ اَخِیْهِ- (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب البیوع' باب اذا باع الثمار قبل ان یبدو صلاحھا ثم اصابته عاھة فھو من البائع۔

رواہ مسلم: فی صحیحه' ابواب المساقاہ باب وضع الحوائح۔

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کے بیچنے سے منع کر دیا جب تک کہ ان کا پکنا ظاہر نہ ہو جائے۔ پوچھا گیا: کہ پکنا ظاہر ہونے سے کیا مُراد ہے؟ فرمایا: کہ وہ سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے فرمایا: آپ کا کیا خیال ہے؟ جب اللہ پھل ہی روک دے تو تُم میں سے کسی ایک کو اپنے بھائی کا مال کھانا کیسے حلال ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿بَیْعُ الثِّمَارِ﴾ پھلوں کا بیچنا۔ ❷ ﴿حِیْنَ تُزْهِیَ﴾ جب ان کا پکنا ظاہر ہو جائے۔ ❸ ﴿تَحْمَرَّ﴾ رنگ سرخ ہو جائے۔ ❹ ﴿تَصْفَرَّ﴾ رنگ زرد ہو جائے۔ ❺ ﴿بِمَ یَسْتَحِلُّ﴾ کیسے حلال ہو گا۔ ❻ ﴿مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ﴾ روک دے اللہ پھل۔

مفہوم الحدیث: پھل پکنے سے پہلے انہیں درختوں پر لگے ہی بیچ دینا ممنوع ہے۔

احکام الحدیث:

1. پکنے سے پہلے پھلوں کی خرید و فروخت جبکہ وہ ابھی درختوں پر ہی لگے ہوئے ہوں ممنوع ہے۔
2. پھل پکنے کی عمومی علامت یہ ہے کہ اس کا رنگ سرخ یا زرد ہو جائے۔
3. پھل پکنے سے پہلے اس کی خرید و فروخت نقصان کا باعث ہو سکتی ہے۔

حدیث: 255

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ:

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتَلَقَّی الرُّکْبَانُ وَاَنْ یَبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ- قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَاقَوْلُهٗ حَاضِرٌ لِّبَادٍ؟ قَالَ لَا یَکُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا (رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیُّ)

رواہ البخاری: کتاب البیوع' باب ھل یبیع حاضر لباد بغیر اجر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ مسلم: کتاب البیوع' باب تحریم بیع الحاضر للبادی۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا کہ تجارتی قافلوں کو بڑھ کر ملا جائے۔ اور یہ کہ شہری دیہاتی کا مال بیچے۔ کہا کہ میں نے عبداللہ بن عباس سے عرض کی۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ شہری دیہاتی کے لئے نہ بیچے؟ فرمایا: کہ وہ اس کا دلال نہ بنے۔ (ترمذی کے علاوہ تمام محدثین نے روایت کیا ہے)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿تُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ﴾ تجارتی قافلوں کو ملا جائے۔ ❷ ﴿حَاضِرٌ﴾ شہری۔ ❸ ﴿بَادٍ﴾ دیہاتی۔ ❹ ﴿سِمْسَارًا﴾ دلال۔

مفہوم الحدیث: تجارتی قافلوں کو شہر سے باہر نکل کر ملنا اور ان سے باہر ہی سودا طے کرنا ممنوع ہے۔ انہیں منڈی میں آنے دیا جائے تاکہ وہ موجودہ نرخوں سے واقفیت حاصل کر سکیں۔ اسی طرح کسی شہری کو حق نہیں کہ وہ دیہاتی کا مال بیچنے کے لئے دلالی کرے اس طرح اسے نقصان پہنچنے کا امکان ہے لہٰذا اس پر پابندی عائد کر دی گئی۔

احکام الحدیث:

1. تجارتی قافلے کو شہر کی منڈی میں داخل ہونے سے پہلے مل کر اس سے مال کا سودا طے کرنا ممنوع ہے۔
2. کسی شہری کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی دیہاتی کا مال بیچنے کے لئے دلالی کرے۔
3. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ دَعُوا النَّاسَ' يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ:
لوگوں کو آزاد چھوڑ دو اللہ بعض کو بعض سے رزق دیتا ہے۔
4. خرید و فروخت کرتے وقت کسی کو دھوکے میں رکھنا جائز نہیں۔

حدیث: 256

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ- وَهِيَ أَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ' اِنْ كَانَ نَخْلاً بِتَمْرٍ كَيْلاً' وَّاِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلاً' وَّاِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَهٰی عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔ (رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب البیوع، باب بیع الزرع بالطعام کیلا۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الرطب بالتمر الا فی العرایا۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا: اور وہ یہ ہے کوئی بیچے اپنے باغ کا پھل اگر وہ کھجور کے درخت پر لگا ہوا ہے۔ خشک کھجور کے ساتھ ماپ کر، اور اگر انگور ہے تو وہ اسے بیچے منقی کے ساتھ ماپ کر، اور یہ کہ وہ کھیتی کو بیچے غلے کے ساتھ ماپ کر۔ ان سب سے آپ نے منع کر دیا۔ (ترمذی کے علاوہ تمام محدثین نے روایت کیا ہے)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿اَلْمُزَابَنَةِ﴾ معلوم چیز کو مجہول کے بدلے بیچنا۔ ❷ ﴿ثَمَرُ حَائِطِهٖ﴾ اپنے باغ کا پھل۔ ❸ ﴿نَخْلٌ﴾ کچی کھجور۔ کھجور کا درخت۔ ❹ ﴿تَمْرٌ﴾ پکی کھجور۔ ❺ ﴿كَرْمًا﴾ انگور۔ ❻ ﴿زَبِيْبٌ﴾ منقی۔ ❼ ﴿زَرْعٌ﴾ کھیتی۔ ❽ ﴿طَعَامٌ﴾ غلہ، کھانا۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: معلوم چیز کو مجہول کے بدلے پورے ماپ کے ساتھ بیچنا جائز نہیں۔ وہ اس طرح کہ درخت پر لگی ہوئی کچی کھجور کو تیار پکی ہوئی کھجور کے برابر ماپ کر بیچا جائے۔ یا بیل کے ساتھ لگے ہوئے انگور منقی یا کشمش کے بدلے ماپ کر بیچے جائیں۔ یا پودوں میں کچی فصل کو تیار اناج کے بدلے ماپ کر بیچا جائے چونکہ اس میں نقصان کا عنصر غالب ہوتا ہے لہٰذا اس بیع سے منع کر دیا گیا۔

اَحْکَامُ الْحَدِیْث: ① بیع مزابنہ ممنوع ہے۔

② بیع مزابنہ معلوم کو مجہول کے بدلے بیچنے کو کہتے ہیں۔

③ ہر ایسی خرید و فروخت ناجائز ہے جس میں فریقین کو دھوکہ یا نقصان پہنچانا مقصود ہو۔

حَدِیْث: 257

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب البیوع، باب ثمن الکلب و فی کتاب الاجارۃ و فی کتاب الطلاق و کتاب الطب۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ مسلم: ابواب المساقاۃ' باب تحریم ثمن الکلب و حلوان الکاھن و مھر البغی والنھی عن بیع السنور۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت کنجری کے مہر اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿ثَمَنِ الْکَلْبِ﴾ کتے کی قیمت۔ ❷ ﴿مَھْرِ الْبَغِیِّ﴾ کنجری کا مہر یعنی اس کی کمائی۔ ❸ ﴿وَحُلْوَانِ الْکَاھِنِ﴾ کاہن' نجومی کی اجرت۔

مَفْھُوْمُ الْحَدِیْث: کتے کی خرید و فروخت' زنا کی کمائی' اور کہانت' دست شناسی' وغیرہ کی کمائی حرام ہے۔

اَحْکَامُ الْحَدِیْث:
1. کتے کی خرید و فروخت حرام ہے۔
2. زنا کی کمائی حرام ہے۔
3. نجومی' پامسٹ کی کمائی حرام ہے۔

حدیث: 258

عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ' وَمَھْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ وَکَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ: (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ مسلم: ابواب المساقاۃ' باب تحریم ثمن الکلب و حلوان الکاھن و مھر البغی والنھی عن بیع السنور۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: کتے کی کمائی خبیث ہے' کنجری کا مہر خبیث ہے اور سنگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔ (بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿خَبِیْثٌ﴾ پلید' ناجائز' بری۔ ❷ ﴿وَکَسْبُ الْحَجَّامِ﴾ سنگی لگانے والے کی کمائی۔

مَفْھُوْمُ الْحَدِیْث: کتے کی قیمت' کنجری کا مہر اور سنگی لگانے والے کی کمائی ناجائز' پلید اور حرام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام الحدیث:

1. کتے کی قیمت حرام ہے۔
2. کنجری کی کمائی حرام' ناجائز اور پلید ہے۔
3. سنگی لگانے والے حجام کی کمائی ناجائز ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 79

اَلْعَرَايَا

حدیث: 259

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تعالىٰ عَنْهُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَّبِيْعَهَا بِخَرْصِهَا وَلِمُسْلِمٍ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَّأْكُلُوْنَهَا رُطَبًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب بیع المزابنۃ و فی کتاب المساقاۃ۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب تحریم بیع الرطب' بالتمر الا فی العرایا۔

معنی الحدیث: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب عریہ کو رخصت دی کہ وہ کھجوریں اپنے اندازے کے ساتھ بیچ دے۔ مسلم شریف میں ہے کہ وہ اندازہ کرکے خشک کھجوروں کے ساتھ بیچ دے۔ تاکہ خریدنے والے ترو تازہ کھجوریں کھا سکیں۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿رَخَّصَ﴾ رخصت دی۔ ❷ ﴿عَرِيَّةِ﴾ کھجور کا وہ درخت جو اس کا مالک کسی غریب کو پھل کھانے کے لئے مفت دے دیتا ہے۔ ❸ ﴿أَنْ يَّبِيْعَهَا﴾ کہ وہ اسے بیچ دے۔ ❹ ﴿بِخَرْصِهَا﴾ اپنے اندازے کے ساتھ۔ ❺ ﴿تَمْرٌ﴾ خشک کھجور۔ ❻ ﴿رُطَبٌ﴾ تر کھجور۔

مفہوم الحدیث: اگر کسی نے اپنا کھجور کا درخت کسی غریب کو پھل کھانے کے لئے دیا ہو تو درخت کے مالک کو اجازت ہے کہ وہ اندازے سے درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کے بدلے بیچ سکتا ہے۔ تاکہ مشتری کو بھی تر کھجوریں میسر آسکیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: ❶ بیع العریہ جائز ہے۔

❷ بیع العریہ میں تر اور خشک کھجور کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔

❸ تخمینہ ایسا لگایا جائے کہ اس میں ظلم' زیادتی کا عنصر بالکل نہ ہو۔

حدیث: 260

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا فِیْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ اَوْ دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب البیوع' باب بیع الثمر علی رؤوس النخل بالذهب والفضة۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب البیوع باب تحریم بیع الرطب بالتمر الا فی العرایا۔

معنی الحدیث: حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیع العرایا میں پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم میں بیچنے کی رخصت دی ہے۔۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿رَخَّصَ﴾ رخصت دی۔ ❷ ﴿خَمْسَةِ أَوْسُقٍ﴾ پانچ وسق یعنی بیس من۔ ❸ ﴿دُوْنَ﴾ کم۔

مفهوم الحدیث: عَرِیَّة اس درخت کو کہتے ہیں جو مالک کسی غریب کو پھل کھانے کے لئے مفت دے دے۔ اس درخت کا مالک اندازہ لگا کر اس کی تازہ کھجوریں خشک کھجوروں کے بدلے بیچ سکتا ہے۔ جبکہ مشتری کے پاس نقدی موجود نہ ہو اور اس کا دل تر کھجوریں کھانے کو چاہتا ہو۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ بیع العرایا کو شارع علیہ السلام نے جائز قرار دیا ہے۔

❷ ایک وسق تقریباً چار من کا ہوتا ہے۔

❸ اس طرح پانچ وسق کا وزن بیس من ہو گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 261

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"مَنْ بَاعَ نَخْلاً قَدْ اُبِرَتْ فَثَمَرَتُھَا لِلْبَائِعِ اِلاَّ اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَلِمُسْلِمٍ مَّنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُہٗ لِلَّذِیْ بَاعَہٗ اِلاَّ أَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب البیوع، من باع نخلا قد ابرت او ارضا مزروعۃ او باجارۃ و فی کتاب المساقاۃ و کتاب الشروط۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب البیوع باب من باع نخلا علیھا ثمر۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پیوند کرنے کے لئے کھجور کے درخت بیچے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا۔ مگر یہ کہ خریدنے والا شرط کرلے۔ اور مسلم شریف میں ہے۔ جس نے غلام بیچا تو اسکا مال اس کا ہوگا جس نے اسے بیچا۔ مگر یہ کہ خریدنے والا شرط کرلے۔۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿مَنْ بَاعَ﴾ جس نے بیچا۔ ❷ ﴿نَخْلاً﴾ کھجور کا درخت۔ ❸ ﴿قَدْ اُبِرَتْ﴾ ابھی پیوند کیا گیا۔ ❹ ﴿ثَمَرَتُھَا﴾ اس کا پھل۔ ❺ ﴿یَشْتَرِطَ﴾ کہ وہ شرط لگالے۔ ❻ ﴿اَلْمُبْتَاعُ﴾ خریدار۔

مفہوم الحدیث: کسی نے اگر پیوند کرنے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو پھل بیچنے والے کا ہوگا ہاں اگر خریدنے والا شرط لگالے کہ پھل بھی میں لوں گا تو اس صورت میں پھل مشتری یعنی خریدنے والے کا ہوگا اس طرح کوئی اگر غلام بیچے تو اس غلام کا مال بیچنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ مشتری شرط لگالے۔

احکام الحدیث:

1. جس نے پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوگا۔ لیکن اگر خریدنے والا شرط طے کرلے کہ پھل بھی میں لوں گا۔
2. جس نے پیوند لگانے کے بغیر کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بھی مشتری کا ہوگا۔
3. جو کوئی اپنا غلام بیچے تو غلام کا مال بیچنے والے کا ہوگا الا یہ کہ مشتری شرط لگالے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 262

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ۔ وَفِیْ لَفْظٍ۔ حَتّٰی یَقْبِضَہٗ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب الکیل علی البائع والمعطی..... الخ۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب بطلان بیع المبیع قبل القبض۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جس نے غلہ خریدا تو اسے آگے نہ بیچے یہاں تک کہ اسے پورا پورا وصول کرلے۔ ایک روایت میں ہے۔ یہاں تک کہ وہ اسے اپنے قبضے میں لے لے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت مروی ہے۔۔(بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿مَنِ ابْتَاعَ﴾ جس نے خریدا۔ ❷ ﴿طَعَامًا﴾ غلہ۔ ❸ ﴿فَلَا یَبِعْہُ﴾ تو اسے نہ بیچے۔ ❹ ﴿حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ﴾ یہاں تک کہ وہ اسے پورا وصول کرلے۔ ❺ ﴿حَتّٰی یَقْبِضَہٗ﴾ یہاں تک کہ وہ اسے اپنے قبضے میں لے لے۔

مَفْہُوْمُ الْحَدِیْث:

جو کوئی غلہ خریدتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے قبضے میں لینے کے بعد پھر آگے بیچے۔

اَحْکَامُ الْحَدِیْث: ❶ غلہ اپنے قبضے میں لینے سے پہلے بیچنا ممنوع ہے۔ ❷ مکمل قبضے اور ملکیت میں لینے کے بعد غلہ بیچنا جائز ہے۔

حدیث: 263

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ "اِنَّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ' وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَۃِ؟ فَاِنَّہَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ ' وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ: لَا - هُوَ حَرَامٌ - ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' عِنْدَ ذٰلِكَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ! ثُمَّ بَاعُوْهُ! فَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ! جَمَلُوْهُ اَيْ اَذَابُوْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب البیوع' باب بیع المیتة والاصنام-

رواه مسلم: فی صحیحه' فی ابواب المساقاة باب تحریم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام-

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے- کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فتح مکہ کے سال فرماتے ہیں- کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب' مردار' خنزیر' اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دے دیا ہے- آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردار کی چربی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اس سے کشتیوں کو روغن کیا جاتا ہے اور چمڑوں کو نرم کیا جاتا ہے- آپ نے اِرشاد فرمایا: وہ حرام ہے- پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر اِرشاد فرمایا: اللہ یہودیوں کو برباد کرے- جب اللہ تعالیٰ نے مردار کی چربی کو حرام قرار دے دیا تو انہوں نے اِسے پگھلایا اور پھر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے- جَمَلُوْهُ یعنی اسے پگھلایا- (بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿حَرَّمَ﴾ حرام قرار دے دیا- ❷ ﴿بَیْعُ الْخَمْرِ﴾ شراب بیچنا- ❸ ﴿اَلْمَیْتَةِ﴾ مردار- ❹ ﴿اَلْاَصْنَامُ﴾ بت' صَنَم کی جمع- ❺ ﴿شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ﴾ مردار کی چربی- ❻ ﴿یُطْلَی﴾ لیپ کیا جاتا ہے- روغن کیا جاتا ہے- ❼ ﴿اَلسُّفُنُ﴾ کشتیاں' جہاز- ❽ ﴿یُدْهَنُ﴾ نرم کیا جاتا ہے- ❾ ﴿جَمَلُوْهُ﴾ انہوں نے اُسے پگلایا-

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث:

شراب' مردار' خنزیر' مردار کی چربی اور بتوں کی خرید و فروخت حرام ہے-

اَحْکَامُ الْحَدِیْث: ❶ شراب اور جملہ نشہ آور اشیاء کی خرید و فروخت حرام ہے-

❷ مردار جانور کا گوشت' چربی' خون' انتڑیاں وغیرہ بیچنا حرام ہے-

❸ مردار کے بال' اون' پَر اور رنگنے کے بعد اس کا چمڑا استعمال میں لانا جائز ہے-

❹ خنزیر کی خرید و فروخت حرام ہے-

❺ بتوں کی اور جملہ فحش تصاویر کی خرید و فروخت حرام ہے-

❻ مصالح کو حاصل کرنے سے پہلے مفاسد کو دفع کرنا ضروری ہوتا ہے-

❼ حرام کو حلال کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت کا باعث بنتا ہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 80

بیع سلم

حدیث: 264

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ: مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ، وَّوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ، اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه بنحوه، فی کتاب السلم، باب السلم فی وزن معلوم۔

رواه مسلم: فی صحیحه، فی ابواب المساقاة باب السلم۔

مَعْنَى الْحَدِيْث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ وہاں کے باشندے ایک، دو یا تین سال پیشگی سودا طے کرلیتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو کسی چیز کا پیشگی سودا کرے تو وہ ماپ، وزن اور مدت متعین کرلے۔۔(بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيْث: ❶ ﴿قَدِمَ﴾ تشریف لائے۔ ❷ ﴿وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ﴾ اور وہ بیع سلف کرتے ہیں یعنی پیشگی سودا طے کرلیتے ہیں۔ ❸ ﴿فِي الثِّمَارِ﴾ پھلوں کا۔
❹ ﴿مَنْ اَسْلَفَ﴾ جو کوئی بیع سلف کرے۔ ❺ ﴿كَيْلٍ﴾ ماپ۔ ❻ ﴿اَجَلٌ﴾ مدت۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِيْث: بیع سلم یا سلف ایک ہی بیع یا سودے کے دو نام ہیں۔ اور یہ سودا اس طرح ہوتا ہے کہ خریدار باغ کے پھل کا سودا طے کرتے ہوئے ایک دو یا تین سال پہلے ہی رقم باغ کے مالک کو دے دیتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں ضروری ہے کہ ماپ 'وزن اور مدت متعین کرلی جائے اس کو بیع سلم اس لئے کہتے ہیں۔ کہ رقم بیچنے والے کے سپرد کی جاتی ہے۔ اور سلف اس لئے کہتے کہ وہ رقم پیشگی ادا کردی جاتی ہے۔

نبی کریم ﷺ جب ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ تو وہاں آکر آپ نے دیکھا کہ لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور بعض کے پاس کھجوروں کے باغات ہیں۔ وہاں لوگوں میں بیع سلم کا رواج تھا آپ نے اس میں صرف یہ حکم دیا کہ چیز کا ماپ 'وزن اور مدت متعین کرلیا جائے تو ٹھیک ہے۔

احکام الحدیث: 1 بیع سلف یا بیع سلم یہ ہوتی ہے کہ اِس میں قیمت پیشگی ادا کی جاتی ہے اور چیز بعد میں لینا ہوتی ہے۔

2 بیع سلف میں چیز کا ماپ 'وزن اور مدت معلوم ہونی چاہیئے۔ تاکہ فریقین میں کسی قسم کا نزاع پیدا نہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 81

بیع میں شرطیں

حدیث: 265

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

جَاءَتْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ، فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ، فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقُلْتُ: اِنْ أَحَبَّ اَهْلُكِ أَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنَ وَلَاءُ كِ، لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا۔ فَقَالَتْ لَهُم فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ: اِنِّيْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمِ، فَأَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْوَلَاءُ.

فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ. فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ- فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ. ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "اَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ! وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب البیوع،
باب اذا اشترط شروطا فی البیع لا تحل و فی کتاب الشروط۔
رواه مسلم: فی صحیحه بنحوه، کتاب العتق، باب انما الولاء لمن اعتق۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں: کہ میرے پاس بریرہ آئی تو اس نے کہا میں نے اپنے مالک سے ۹ اوقیوں کی ادائیگی پر مکاتبت کی ہے اور ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی طے پائی ہے۔ آپ میری مدد کیجئے۔ میں نے کہا اگر تیرے مالک پسند کریں تو انہیں میں ساری رقم ایک ہی دفعہ گن دیتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں-یعنی ادا کردیتی ہوں- اس طرح تیری وراثت کا حق میرا ہوگا- تو بریرہ اپنے مالکوں کی طرف گئی- ان سے بات کی تو انہوں نے انکار کردیا- وہ ان کے پاس سے آگئی اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اس نے کہا میں نے یہ تجویز ان کے سامنے پیش کی تھی تو انہوں نے اِنکار کردیا کہتے ہیں کہ وراثت کا حق ہمارا ہے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کو خبردی- آپ نے اِرشاد فرمایا: کہ اسے خرید لے اور ولاء کی شرط بھی قبول کرے- درحقیقت ولاء کا حق تو اس کا ہوتا ہے- جو غلام آزاد کرے- تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا- پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے- لوگوں کے سامنے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا- امابعد کچھ لوگ ایسی شرط لگاتے ہیں جس کا اللہ کی کتاب یعنی شریعت میں کوئی ذکر ہی نہیں- ایسی شرط باطل ہے- خواہ وہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں- اللہ کا فیصلہ ہی سب سے زیادہ سچا اور برحق ہے- اور اللہ کی شرط ہی سب سے زیادہ مضبوط ہے- وراثت کا حق اس کا ہے جو غلام آزاد کرے- (بخاری و مسلم)

مُفردَاتُ الحَدیث: ① ﴿كَاتَبْتُ﴾ میں نے مکاتبت کی ہے- یعنی میں نے اپنے مالک سے اپنی قیمت کی ادائیگی کا معاہدہ کرلیا ہے- جب میں یہ ادا کردوں گی تو میں آزاد ہو جاؤں گی-

② ﴿أَعِيْنِيْنِي﴾ میری مدد کیجئے- ③ ﴿أَعُدَّهَا لَهُم﴾ میں انہیں شمار کردیتی ہوں یعنی یکمشت ادا کردیتی ہوں- ④ ﴿وَلَاءُ﴾ وراثت کا حق- ⑤ ﴿أَبَوْا﴾ انہوں نے اِنکار کردیا- ⑥ ﴿اَخْبَرَتْ﴾ اس نے خبردی- ⑦ ﴿خُذِيْهَا﴾ اسے پکڑلے- حاصل کرلے- خریدلے- ⑧ ﴿لِمَنْ اَعْتَقَ﴾ جس نے آزاد کیا ہو- ⑨ ﴿يَشْتَرِطُوْنَ﴾ شرط لگاتے ہیں- ⑩ ﴿قَضَاءُ اللّٰهِ﴾ اللہ کا فیصلہ- ⑪ ﴿أَحَقُّ﴾ زیادہ برحق ہے- ⑫ ﴿أَوْثَقُ﴾ زیادہ پختہ ہے- مضبوط ہے-

مفہُومُ الحَدیث: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ میں کسی کی کنیز تھی- اس نے اپنے مالک سے اپنی قیمت کی ادائیگی کا معاہدہ کرلیا- معاہدہ یہ طے پایا کہ میں ۹ اوقیہ چاندی ادا کرکے آزادی حاصل کرلوں گی- ادائیگی اس طرح ہوگی کہ ہر سال ایک اوقیہ ادائیگی کیا کروں گی- اس کا مالک مان گیا- وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور اس صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے عرض کی کہ میری اس سلسلے میں مدد کریں- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جاؤ اپنے مالکوں سے بات کرو کہ اگر میں یکمشت رقم ادا کردوں تو وراثت کا حق میرا ہوگا- حضرت بریرہ نے ان سے بات کی تو وہ اس کے لئے تیار نہ ہوئے- حضرت عائشہ نے یہ ساری صورت حال نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کردی- آپ نے اِرشاد فرمایا: تم خریدلو ان کی طرف سے یہ شرط باطل ہے- غلام کی وراثت کا حق اسی کا ہوتا ہے جو اسے خرید کر آزاد کرے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جملہ رقم ایک ہی دفعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا کردی۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے خطاب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: غلام کی وراثت کا حق اسی کا ہوتا ہے جو اسے خرید کر آزاد کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اگر کوئی سو شرط بھی لگادے تو وہ باطل ٹھہرے گی۔

اَحکامُ الحدیث: 1 غلام آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنے مالک کے ساتھ اپنی قیمت کی ادائیگی کا معاہدہ کرسکتا ہے۔ اسے شرعی اصطلاح میں مکاتبت کہتے ہیں۔

2 قیمت کی ادائیگی بالاقساط بھی کی جاسکتی ہے۔

3 غلام کی وراثت کا حق اسے ملے گا جو اسے خرید کر آزاد کرتا ہے۔

4 غلام کو بیچنے والے کی طرف سے ولاء کی شرط لگانا باطل ہے۔

5 موقع کی مناسبت سے شرعی احکام کی وضاحت لوگوں کے سامنے کردینی چاہیئے تاکہ لوگوں کو صحیح مسئلے کا علم ہوجائے۔

6 خطبے کا آغاز اللہ رب العزت کی حمد و ثناء سے ہونا چاہیئے۔

7 حمد و ثناء کے بعد خطیب کا امابعد کے الفاظ کہنا مستحب عمل ہے۔ اس سے سامعین یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اب خطیب ایک موضوع سے دوسرے موضوع کی طرف بدل رہا ہے۔

8 مذکورہ حدیث میں کتاب اللہ سے مُراد اُحکام شریعت ہیں۔

9 اللہ کے احکام، شروط، حدود اور فیصلوں ہی کی اِتباع کی جائے گی۔

حدیث: 266

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

اَنَّهٗ کَانَ یَسِیْرُ عَلٰی جَمَلٍ لَّهٗ! فَاَعْیَا فَاَرَادَ اَنْ یُسَیِّبَهٗ فَلَحِقَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لِیْ، وَضَرَبَهٗ فَسَارَ سَیْرًا لَمْ یَسِرْ مِثْلَهٗ قَطُّ فَقَالَ بِعْنِیْهِ بِاُوْقِیَةٍ فَقُلْتُ لَا۔ ثُمَّ قَالَ بِعْنِیْهِ۔ فَبِعْتُهٗ بِاُوْقِیَةٍ۔ اسْتَثْنَیْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰی اَهْلِیْ۔ فَلَمَّا بَلَغْتُ اَتَیْتُهٗ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِیْ ثَمَنَهٗ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاَرْسَلَ فِیْ اَثَرِیْ فَقَالَ: اَتُرَانِیْ مَا کَسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ؟ خُذْ جَمَلَكَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَدَرَاهِمَكَ! فَهُوَ لَكَ-

رواه البخاري: كتاب الشروط' باب اذا اشترط البائع ظهر الدابة الى مكان مسمى جاز.
رواه مسلم: في صحيحه' ابواب المساقاة باب بيع البعير واستثناء ركوبه.

معنی الحدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ وہ ایک دن اُونٹ پر سوار ہو کر جا رہے تھے کہ اُونٹ تھک گیا۔ اس نے ارادہ کیا کہ اسے وہیں چھوڑ دے۔ کہ اتنے میں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آ ملے۔ آپ نے میرے لئے دعا کی اور اس اُونٹ کو ضرب لگائی تو اس نے ایسی تیز رفتار پکڑی کہ اس سے پہلے وہ کبھی ایسا چلا نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: اسے ایک اوقیہ کے بدلے میرے ہاتھ بیچ دو۔ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے پھر اِرشاد فرمایا اسے میرے پاس بیچ دو۔ تو میں نے اسے ایک اوقیے کے بدلے بیچ دیا۔ اور میں نے گھر تک اس پر سوار ہو کر جانے کو مستثنیٰ قرار دے دیا یعنی گھر تک جانے کی شرط لگا دی۔ جب میں گھر پہنچا تو میں نے آپ کو اُونٹ دے دیا۔ آپ نے مجھے اس کی قیمت نقد ادا کر دی۔ پھر میں واپس لوٹا تو آپ نے مجھے پیغام دے کر بلایا: تو اِرشاد فرمایا: کیا آپ کا میرے بارے میں یہ خیال ہے کہ میں نے تجھے سودے میں نقصان پہنچانے کے لئے بات کی ہے کہ تیرا اُونٹ اس طریق سے ہتھیالوں۔

یہ اپنا اُونٹ بھی لے لیجئے اور قیمت بھی تیری ہے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ﴾ وہ اُونٹ پر سوار چلا جا رہا تھا۔ ❷ ﴿أَعْيَا﴾ تھک گیا۔ ❸ ﴿أَرَادَ أَنْ يُسَيِّبَهُ﴾ ارادہ کیا کہ اسے چھوڑ دے۔ ❹ ﴿لَحِقَنِي﴾ مجھے ملے۔ ❺ ﴿دَعَالِيْ﴾ میرے لئے دعا کی۔ ❻ ﴿لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ﴾ اس کی مانند نہیں چلا تھا۔ ❼ ﴿قَطُّ﴾ کبھی بھی۔ ❽ ﴿بِعْنِيهِ﴾ مجھے یہ بیچ دے۔ ❾ ﴿أُوْقِيَةٍ﴾ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ ❿ ﴿وَاسْتَثْنَيْتُ﴾ میں نے مستثنیٰ قرار دے دیا۔ ⓫ ﴿حُمْلَانَهُ﴾ اس پر سواری کی۔ ⓬ ﴿إِلَى أَهْلِيْ﴾ اپنے گھر تک جانے کے لئے ⓭ ﴿فَلَمَّا بَلَغْتُ﴾ جب میں پہنچا۔ ⓮ ﴿أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ﴾ میں نے اُونٹ دے دیا۔ ⓯ ﴿أَرْسَلَ فِي إِثْرِيْ﴾ مجھے پیغام دیا' مجھے بلایا۔ ⓰ ﴿مَاكَسْتُكَ﴾ میں نے تجھ سے مکالمہ کیا ہے۔ اس کا اطلاق اس گفتگو پر ہوتا جو کسی کو نقصان یا دھوکہ دینے کے لئے کی جاتی ہے۔ ⓱ ﴿لِآخُذَ جَمَلَكَ﴾ تاکہ تیرا اُونٹ ہتھیالوں۔ ⓲ ﴿فَهُوَلَكَ﴾ یہ تیرا ہے۔

مفہوم الحدیث: ایک غزوہ کی خاطر لشکر روانہ ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے پیچھے پیچھے تشریف لے جا رہے تھے۔ تاکہ اپنے جاں نثاروں کے حالات سے آگاہ رہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ جس اُونٹ پر سوار تھے وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت تھک چکا تھا اس قابل ہی نہ تھا کہ اس پر مزید سفر جاری رکھا جا سکے۔ تو انہوں نے اسے وہیں اللہ کے سپرد کرتے ہوئے چھوڑ دینے کا ارادہ کر لیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے جاں نثار ساتھی کی یہ حالت دیکھتے ہوئے اُونٹ کے پاس جا کر تھپکی دی۔ تو اس کے جسم میں توانائی لوٹ آئی وہ اس قدر تیز رفتاری سے چلنے لگا کبھی اس سے پہلے ایسی چال چلی ہی نہ تھی۔ یہ منظر سبھی کے لئے بڑا عجیب اور خوش کن تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مسکراتے ہوئے اِرشاد فرمایا جابر اپنا یہ اُونٹ مجھے بیچ دیں۔ اس نے نازبردارانہ انداز میں جواب دیا نہیں یارسول اللہ ﷺ آپ نے پھر فرمایا جابر اسے میرے ہاتھ بیچ دو تو وہ جھٹ بیچنے کے لئے تیار ہو گئے چالیس درہم پر سودا طے پا گیا لیکن اس نے یہ شرط لگائی کہ میں گھر تک اس پر سواری کرنے کا مجاز ہوں گا۔ آپ نے فرمایا مجھے منظور ہے۔ اس نے گھر پہنچ کر اُونٹ نبی کریم ﷺ کے حوالے کر دیا۔ جب وہ واپس ہوا آپ نے اسے بلایا اور اِرشاد فرمایا یہ لو اُونٹ بھی لے جاؤ اور اس کی قیمت بھی یہ دونوں چیزیں تیری ہیں۔ کہیں آپ کے دل میں یہ خیال نہ آ جائے کہ میں نے کم قیمت پر تیرا اُونٹ ہتھیا لیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ صورت حال دیکھ کر ششدر رہ گئے یہ نبی اکرم ﷺ کا فیاضانہ انداز تھا جو آپ ﷺ اکثر اپنے جاں نثار مستحق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدد کے لئے اختیار فرمایا کرتے تھے۔

اَحکامُ الحدیث:

1. لشکر کے قائد یا امیر کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ قافلے کے پیچھے پیچھے چلے تا کہ اُسے لشکر کے حالات سے مکمل آگاہی رہے۔
2. نبی کریم ﷺ اپنی اُمت کے لئے اور پوری کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔
3. نبی کریم ﷺ کی طرف سے آپ کی زندگی میں بیشتر معجزے رونما ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ حضرت جابر بن عبداللہ کا اُونٹ لاغر، عاجز، کمزور اِتنا تھا کہ اِس سے چلا نہیں جا رہا تھا آپ ﷺ نے اسے تھپکی دی تو وہ دوسرے اُونٹوں سے زیادہ دوڑنے لگا۔
4. حکمران اپنی رعایا سے خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔
5. جس حکم میں نبی کریم ﷺ کی طرف سے اِختیار یا ترغیب کا پہلو ہو اس کا اگر کوئی اُمتی اِنکار کر دے تو اس پر نافرمانی، حکم عدولی یا اِطاعت گذاری میں گریز کا فتویٰ صادر نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پہلی مرتبہ اُونٹ بیچنے سے اِنکار کر دیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 267

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ:

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ أَخِیْهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْءَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتُكْفِئَ مَا فِیْ اِنَائِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب البیوع' لا یبیع علی بیع اخیہ ولا یسوم علی سوم آخیہ حتی یأذن له او یترک-
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب تحریم الخطبة علی خطبة اخیہ حتی یاذن او یترک-

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے- کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سودا بیچے- یعنی اس کا دلال بنے- اور فرمایا کہ آپس میں قیمت نہ بڑھاؤ- اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے- اور کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے- اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے- تاکہ اس کے برتن میں جو کچھ ہے وہ اپنے برتن میں اُنڈیل لے- (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿حَاضِرٌ﴾ شہری- ❷ ﴿بَادٍ﴾ دیہاتی- ❸ ﴿لَا تَنَاجَشُوْا﴾ آپس میں ایک دوسرے پر مال کی قیمت نہ بڑھاؤ- ❹ ﴿بَیْعَ عَلَی الْبَیْعِ﴾ سودے پر سودا کرنا- ❺ ﴿خِطْبَةُ عَلَی الْخِطْبَةِ﴾ منگنی پر منگنی کرنا- ❻ ﴿لِتُكْفِئَ﴾ تاکہ وہ انڈیل لے- ❼ ﴿مَافِیْ اِنَائِهَا﴾ جو کچھ اس کے برتن میں ہے-

مفہوم الحدیث: رسول اللہ ﷺ نے شہری کو کسی دیہاتی کا دلال بننے' مال کی قیمتیں بڑھانے' سودے پر سودا کرنے- منگنی پر منگنی کرنے سے منع کر دیا ہے- اور اسی طرح مسلم خواتین پر یہ اِخلاقی پابندی عائد کر دی ہے کہ کوئی خاتون اپنی کسی مسلم خاتون بہن کو طلاق دلوانے کا باعث نہ بنے یہ بڑی ناپسندیدہ بات ہے کہ اپنی بہن کے برتن میں پڑا ہوا کھانا وہ اپنے برتن میں انڈیلنے کی کوشش کرے-

احکام الحدیث: ❶ منگنی پر منگنی کرنا شرعاً ناجائز ہے- اس سے خاندانوں میں باہمی عداوتیں اور رنجشیں جنم لیتی ہیں-

❷ کسی خاتون کا کسی دوسری خاتون کو طلاق دلانے کا سبب بننا شرعاً ناجائز ہے-

❸ مال کی قیمت بڑھانے کے لئے عیارانہ انداز اختیار کرنا شرعی طور پر درست نہیں-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4. کسی شہری کو کسی دیہاتی کا مال فروخت کرنے کے لئے دلال بننے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ اس سے عموماً دیہاتی کو اس کی جہالت یا سادگی کی بنا پر نقصان پہنچایا جاتا ہے۔

5. اگر کوئی شخص کسی خاتون سے شادی کرنا چاہتا ہے اور وہ شخص پہلے سے شادی شدہ ہو یہ خاتون اس سے یہ مطالبہ نہیں کر سکتی کہ تو پہلی بیوی کو طلاق دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 82

سُود

حدیث: 268

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا' اِلَّاهَاءَ وَهَاءَ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ رِبًا' اِلَّاهَاءَ وَهَاءَ- وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلاهَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّاهَاءَ وَهَاءَ- (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب البیوع' باب ما یذکر فی بیع الطعام والحکرة-

رواه مسلم: فی صحیحه بنحوه' فی ابواب المساقاة' باب الصرف و بیع الذهب بالورق نقدا-

معنی الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے- کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا سونے کے بدلے بیچنا سُود ہے مگر نقد بنقد' چاندی چاندی کے بدلے فروخت کرنا سُود ہے مگر نقد بنقد' گندم گندم کے بدلے فروخت کرنا سُود ہے مگر نقد بنقد' جَو' جَو کے بدلے فروخت کرنا سُود ہے مگر نقد بنقد- (بخاری و مُسلم)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿الذَّهَبُ﴾ سونا- ❷ ﴿اَلْفِضَّةُ﴾ چاندی- ❸ ﴿اَلْبُرُّ﴾ گندم- ❹ ﴿اَلشَّعِیْرُ﴾ جَو- ❺ ﴿رِبًا﴾ سُود- ❻ ﴿هَاءَ وَهَاءَ﴾ نقد بنقد-

مفہومُ الحدیث: سونا' چاندی' گندم یا جو وغیرہ کا سودا ہم جنس سے طے پائے تو نقد بنقد ہونا چاہیئے تاکہ کسی معمولی سُود کا احتمال بھی اس میں نہ ہو-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 269

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ۔ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ" وَفِيْ لَفْظٍ اِلَّا يَدًا بِيَدٍ وَفِيْ لَفْظٍ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ، مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب البیوع، باب بیع الفضۃ بالفضۃ

رواہ مسلم: فی صحیحہ، ابواب المساقاۃ، باب الربا۔

معنی الحدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونا سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، اس کے بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو۔ چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، اس کے بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور نہ بیچو اس میں سے کسی اُدھار کو نقد کے ساتھ۔ ایک روایت میں ہے مگر ہاتھوں ہاتھ، ایک روایت میں ہے وزن برابر وزن کے، مثل بمثل برابر برابر۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَا تَبِيْعُوْا﴾ نہ بیچو، فروخت نہ کرو۔ ❷ ﴿مِثْلًا بِمِثْلٍ﴾ برابر برابر۔ ❸ ﴿لَا تُشِفُّوْا﴾ نہ بڑھاؤ، زیادہ نہ کرو۔ ❹ ﴿غَائِبًا﴾ اُدھار۔ ❺ ﴿نَاجِزٌ﴾ نقد۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے سونے اور چاندی کی خرید و فروخت میں یہ پابندی عائد کی ہے کہ سودا کرتے وقت سونا سونے کے برابر ہو وزن اور کوالٹی میں اور چاندی چاندی کے برابر ہو وزن اور کوالٹی میں۔ اور اِسی مجلس میں اُسے دونوں فریق اپنے قبضے میں لے لیں۔

احکام الحدیث: ❶ سونا یا چاندی خواہ وہ ٹکسال کا مہر شدہ ہو یا بغیر مہر کے دونوں فریق کی جانب سے وزن کا برابر ہونا ضروری ہے۔ نقد ادائیگی اور فوری قبضہ بھی کر لینا ضروری ہے۔

❷ جس مجلس میں سونے چاندی کا سودا طے پاتا ہے اسی مجلس میں اسے اپنے قبضے میں لے لینا چاہیئے اور یہ ضروری ہے کہ دونوں میں تماثل ہو۔ یعنی وزن برابر ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 270

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

جَاءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَیْنَ هٰذَا؟ قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ لِیَطْعَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوَّهْ اَوَّهْ عَیْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِیَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الوکالۃ، باب اذا باع الوکیل شیئا فاسدا فبیعه مردود۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ، فی ابواب المساقاۃ، باب بیع الطعام مثلا بمثل۔

معنی الحدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا: کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ؐ کے پاس بہت عمدہ کھجوریں لائے نبی کریم ﷺ نے اِن سے دریافت فرمایا: کہ یہ کہاں سے لائے ہو؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہمارے پاس ردی کھجوریں تھیں مَیں نے یہ ایک صاع کے بدلے دو صاع بیچ دیں تاکہ نبی کریم ﷺ کھائیں۔ اِس موقع پر نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: افسوس یہ خالص سُود ہے۔ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ لیکن جب تم چاہو کہ خریدو۔ تو پہلے اپنی کھجوریں بیچو پھر اس کی قیمت سے اچھی کھجوریں خریدو۔۔ (بخاری)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿بَرْنِیٌّ﴾ مدینے کی عمدہ کھجور۔ اس کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے اور قدرے لمبی ہوتی ہے۔ ❷ ﴿اَوَّهْ﴾ افسوس، یہ کلمہ تعجب اور افسوس کے اظہار کے لئے بولا جاتا ہے۔ ❸ ﴿تَمْرٌ رَدِیٌّ﴾ خراب کھجور۔ ❹ ﴿عَیْنُ الرِّبَا﴾ خالص سُود۔ ❺ ﴿لَا تَفْعَلْ﴾ ایسا نہ کرنا۔ ❻ ﴿اِذَا اَرَدْتَّ﴾ جب تو اِرادہ کرے۔

مفہومُ الحدیث: حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عمدہ کھجوریں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے وہ عمدہ واعلیٰ کھجوریں دیکھتے ہی دریافت کیا یہ کہاں سے لائے ہو؟ عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے پاس خراب کھجوریں پڑی تھیں میں نے دو صاع وہ کھجوریں دے کر اس کے بدلے ایک صاع یہ عمدہ کھجوریں حاصل کیں تاکہ آپ تناول فرمائیں۔ آپ نے یہ بات سنتے ہی اِرشاد فرمایا: بلال بڑے افسوس کی بات ہے یہ تو صریحاً سُود ہے۔ آئندہ ایسا کرنے سے باز رہنا ہاں اگر تمہارا دل چاہے تو پہلے اپنی خراب کھجوریں بیچ دو اور اس کی قیمت سے عمدہ کھجوریں خریدو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ خراب جنس کو عمدہ جنس کے بدلے تفاضل کی بنیاد پر بیچنا سُود ہے۔

❷ سُود شرعاً حرام ہے۔

❸ کسی بھی معصیت کے کام کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے۔

❹ مفتی سے جب فتویٰ طلب کیا جائے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ سائل کے سامنے اس مسئلے کی تمام جزئیات بیان کردے تاکہ اس کے لئے اس پر عمل پیرا ہونا آسان ہو جائے۔

حَدِیث: 271

عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ سَیَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ:

سَأَلْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَكُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا یَقُوْلُ: هٰذَا خَیْرٌ مِنِّیْ وَكِلَاهُمَا یَقُوْلُ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَیْنًا - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب البیوع، باب بیع الورق بالذهب نسیئة۔

رواه مسلم: فی صحیحه بنحوه، ابواب المساقاة، باب النهی عن بیع الورق بالذهب دینا۔

مَعنَی الحَدِیث: ابومنہال سیار بن سلامہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بیع صرف کے بارے میں پوچھا: ان میں سے ہر ایک کہنے لگا یہ مجھ سے بہتر ہیں اور پھر دونوں نے اِرشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے ساتھ اُدھار بیچنے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

مُفردَاتُ الحَدِیث: ❶ ﴿هٰذَا خَیْرٌ مِنِّیْ﴾ یہ مجھ سے بہتر ہے۔ ❷ ﴿كِلَاهُمَا﴾ دونوں۔ ❸ ﴿بَیْعِ صَرْف﴾ سکوں کی بیع ❺ ﴿اَلْوَرِقُ﴾ چاندی۔

مَفہُومُ الحَدِیث: ابومنہال نے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے بیع صرف کے بارے میں دریافت کیا دونوں نے ایک دوسرے کا احترام کرتے ہوئے کہا کہ یہ میرا بھائی مجھ سے علم میں بہتر ہے اسی سے مسئلہ دریافت کیا جائے۔ پھر دونوں نے بیک زباں ہو کر کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے ساتھ ادھار بیچنے سے منع فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: ❶ سونا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے بدلے اُدھار بیچنا جائز نہیں۔
❷ علماء کو ایک دوسرے کی قدر کرتے ہوئے دوسرے کو اپنے سے بہتر قرار دینا چاہیئے۔ اِس سے باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

حدیث: 272

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّۃِ بِالْفِضَّۃِ وَالذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَاُمِرْنَا اَنْ نَّشْتَرِیَ الْفِضَّۃَ بِالذَّھَبِ کَیْفَ شِئْنَا قَالَ: فَسَاَلَ رَجُلٌ؟ فَقَالَ یَدًا بِیَدٍ؟ فَقَالَ: ھٰکَذَا سَمِعْتُ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب بیع الذھب بالورق یدا بیدالی قولہ "کیف شئنا"۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' فی ابواب المساقاۃ باب النھیی عن بیع الورق بالذھب دینا۔

معنی الحدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے ساتھ اور سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے سے منع کیا مگر برابر برابر' اور ہمیں حکم دیا گیا کہ سونے کو چاندی کے ساتھ جس طرح چاہیں خرید لیں۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا کہ سودا نقد بنقد ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: مَیں نے اِسی طرح سنا ہے۔ (بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اَلْفِضَّۃُ﴾ چاندی۔ ❷ ﴿اَلذَّھَبُ﴾ سونا۔ ❸ ﴿سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ﴾ برابر برابر۔ ❹ ﴿اُمِرْنَا﴾ ہمیں حکم دیا گیا۔ ❺ ﴿یَدًا بِیَدٍ﴾ ہاتھوں ہاتھ' نقد بنقد۔ ❻ ﴿کَیْفَ شِئْنَا﴾ جیسے ہم چاہیں۔

مفہومُ الحدیث: سونے کے بدلے سونے کی خرید و فروخت برابر برابر تو جائز ہے کمی بیشی ناجائز ہے۔ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی اگر زیادہ لی جائے تو یہ سُود ہوگا جو کہ شرعاً حرام ہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی زائد لینا سُود ہے جو کہ شرعاً حرام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

2 سونے کے بدلے سونے کا سودا اور چاندی کے بدلے چاندی کا سودا اس شرط پر جائز ہے کہ دونوں کی مقدار اور کوالٹی برابر ہو اور سودا طے ہونے والی مجلس میں اسے اپنے قبضے میں لے لیا جائے۔

3 سونے کا سودا چاندی سے اور چاندی کا سونے سے تفاضل کے ساتھ جائز ہے۔ کیونکہ ان دونوں کی جنس مختلف ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 83

سامان گروی رکھنا

حدیث: 273

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اِشْتَرٰی مِنْ یَهُوْدِیٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِیْدٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: کتاب فی الاستقراض' باب من اشتری بالدین ولیس عندہ ثمنہ اولیہ بحضرتہ و فی کتاب البیوع۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' فی ابواب المساقاۃ باب الرھن وجوازہ فی السفر والحضر۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اس کے پاس لوہے کی درع گروی رکھی:۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اِشْتَرٰی﴾ خریدا۔ ❷ ﴿طَعَامًا﴾ غلہ۔ ❸ ﴿رَهَنَهُ﴾ اس کے پاس گروی رکھی۔ ❹ ﴿دِرْعًا﴾ درع۔ ❺ ﴿حَدِیْدٍ﴾ لوہا۔

مفہوم الحدیث: رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے جو خریدے۔ آپ کے پاس نقد ادائیگی کے لئے کچھ میسر نہ تھا تو آپ نے اپنی وہ درع جو جہاد کے موقع پر زیب تن کیا کرتے تھے اس کے پاس گروی رکھ دی۔ سبحان اللہ کس طرح آپ نے بے سرو سامانی کی حالت میں زندگی بسر کی اس ایک حیرت انگیز واقعہ سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

احکام الحدیث: ❶ بوقت ضرورت اپنی کسی چیز کو گروی رکھنا جائز ہے۔

❷ کفار کے ساتھ تجارت جائز ہے۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تیرہ سال مکہ معظمہ میں رہائش پذیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔اس دوران کفار کے ساتھ لین دین ہوتا رہا۔

دس سال نبی کریم ﷺ کا قیام مدینہ منورہ میں رہا۔اہل کتاب کے ساتھ لین دین ہوتا رہا۔

3. نبی کریم ﷺ دنیا کا مال اپنے گھر زیادہ دیر نہیں رہنے دیتے تھے۔

4. نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے تقریباً ساٹھ صاع جو خریدے اور اس کے بدلے اپنی درع اس کے پاس گروی رکھ دی۔

5. سفر یا حضر دونوں صورتوں میں بوقت ضرورت کسی چیز کو گروی رکھنا جائز ہے۔

حدیث: 274

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْيءٍ فَلْيَتْبَعْ:- (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحوالات' باب فی الحوالة و هل یرجع فی الحوالہ۔

رواہ مسلم: فی ابواب المساقاۃ باب تحریم مطل الغنی وصحة الحوالہ و استحباب قبولها اذا احیل علی ملی۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: مالدار آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔اور جب تم میں سے کسی کو مالدار کے حوالے کیا جائے تو چاہیئے کہ وہ اس کے پیچھے لگ جائے۔(بخاری)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿مَطْلُ الْغَنِيِّ﴾ مالدار کا ٹال مٹول کرنا۔ ❷ ﴿وَاِذَا اُتْبِعَ أَحَدُكُمْ﴾ جب تُم میں سے کسی ایک کو پیچھے لگا دیا جائے یعنی حوالے کر دیا جائے۔ ❸ ﴿عَلٰى مَلِيْيءٍ﴾ مالدار کے۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث:

مقروض کو چاہیئے کہ وسائل میسر آتے ہی قرض کی ادائیگی احسن انداز سے کر دے۔

قرض خواہ کے لئے بھی یہ حکم ہے کہ اپنے حق کا مطالبہ حسن سلوک سے کرے۔

مالدار مقروض کا ٹال مٹول کرنا اور حق دار کو حق ادا نہ کرنا صریحاً ظلم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر مقروض کسی مالدار کو ضامن بنادے تو قرض خواہ کو یہ ضمانت قبول کرلینی چاہیئے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ مقروض اگر مالدار ہو اور قرض ادا کرنے کی حیثیت میں ہو تو پھر قرض ادا نہ کرنا اور ٹال مٹول سے کام لینا صریحاً ظلم ہے۔ ❷ اگر مقروض نادار ہے وہ ادائیگی نہیں کرسکتا: تو اسے اس وقت تک مہلت دی جائے جب تک وہ قرض ادا نہ کرسکے۔ ❸ تنگ دست مقروض کو شرعاً معذور سمجھا جائے گا۔

حدیث: 275

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

أَوْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ اِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب فی الاستقراض باب من باع مال المفلس او المعدم فقسمه بین الغرماء او اعطاه حتی ینفق علی نفسه۔

رواه مسلم: فی ابواب المساقاة باب من ادرك ما باعه عند المشتری وقد افلس فله الرجوع فیه۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا یہ کہا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں: جس نے پایا اپنا اصلی مال اس شخص کے پاس جو مفلس ہوگیا ہے یعنی دیوالیہ ہوگیا ہے۔ تو وہ دوسروں کی نسبت اس کا زیادہ حق دار ہے۔ (رواہ البخاری)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿مَنْ اَدْرَكَ﴾ جس نے پایا۔ ❷ ﴿مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ﴾ اپنا اصلی مال۔ ❸ ﴿قَدْ اَفْلَسَ﴾ وہ دیوالیہ ہوگیا۔ ❹ ﴿هُوَ اَحَقُّ بِهٖ﴾ وہ اِس کا زیادہ حق دار ہے۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: اگر کسی شخص نے اپنا مال کسی ایسے شخص کو دیا جو دیوالیہ ہوگیا ہے اور وہ اس مال کی قیمت ادا نہیں کرسکتا مال والے کا مال اصلی حالت میں اگر خریدار کے پاس پڑا ہے۔ تو وہ اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصول کرنے کا حق دار ہے۔

اَحکَامُ الحَدِیث: ❊ اگر کوئی شخص اپنا وہ مال اصلی حالت میں کسی ایسے شخص کے پاس پڑا ہوا پالیتا ہے۔ جو دیوالیہ ہو چکا ہے اور اس مال کی اِس نے رقم بھی ادا نہیں کی۔ صاحب مال اِس کے پاس سے اپنا مال اُٹھا لینے کا حق رکھتا ہے۔

حدیث: 276

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ:

جَعَلَ - وَفِيْ لَفْظٍ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ - فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب الشرکة با اذا اقتسم الشرکاء الدور فلیس لهم رجوع ولا شفعه و فی کتاب الحیل و کتاب السلم۔

رواه مسلم: بمعناه فی ابواب المساقاة' باب الشفعة۔

مَعنَی الحَدِیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا: کیا آپ ﷺ نے اور ایک روایت میں ہے نبی ﷺ نے شفعے کا فیصلہ کیا ہر اس مال میں جو تقسیم نہیں کیا گیا اور جب حدیں واقع ہو جائیں اور راستے بدل لئے جائیں تو پھر کوئی شفعہ نہیں۔ (بحوالہ بخاری)

مُفرَدَاتُ الحَدِیث: ❶ ﴿قَضٰی﴾ فیصلہ کیا۔ ❷ ﴿لَمْ يُقْسَمْ﴾ جو تقسیم نہیں کیا گیا۔ ❸ ﴿صُرِّفَتِ الطُّرُقُ﴾ جب راستے بدل لئے جائیں۔ ❹ ﴿إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ﴾ جب حدیں متعین کر دی جائیں یعنی مال تقسیم ہو جانے کے بعد ملکیت ثابت ہو جائے۔

مَفہُومُ الحَدِیث: اِسلامی شریعت میں جملہ اَحکام اِنسان کی فلاح و بہبود اور اسے نفع پہنچانے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اس لئے ایسی پراپرٹی کے بارے میں یہ شرعی حکم ہے۔ کہ اگر کوئی اپنے حصے کی پراپرٹی بیچنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے شریک کو اولیت دے کیونکہ اسے شفعہ کا حق حاصل ہے۔ ہاں البتہ اگر جائداد تقسیم ہو جائے' ملکیت متعین ہو جائے' راستے بدل جائیں تو کوئی شفعہ نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکام الحدیث: ❶ اس حدیث سے شفعہ ثابت ہوتا ہے۔

❷ اس مذکورہ حدیث میں زمین میں شفعہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور زمین میں لگے ہوئے درخت بھی اس ضمن میں آجائیں گے۔

❸ شفعہ مشترک زمین میں ہوگا۔ جسکی حدیں متعین نہ ہوئی ہوں۔ اسکے راستے مشترک ہوں۔

❹ جب زمین تقسیم ہو جائے' حدیں متعین ہو جائیں' راستے بدل جائیں' تو اس صورت میں کوئی شفعہ نہیں۔

حدیث: 277

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ:

اَصَابَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَاَتَی النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَاْمِرُہُ فِیھَا۔ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالاً قَطُّ ھُوَ اَنْفَسُ عِنْدِيْ مِنْہُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِہٖ؟ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَھَا وَتَصَدَّقْتَ بِھَا۔ قَالَ۔ فَتَصَدَّقَ بِھَا عُمَرُ' غَیرَ اَنَّہٗ لَا یُبَاعُ اَصْلُھَا' وَلَا یُوْرَثُ' وَلَا یُوْھَبُ۔ قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِھَا عُمَرُ فِيْ الْفُقَرَاءِ' وَفِي الْقُرْبٰی' وَفِيْ سَبِیْلِ اللّٰہِ' وَابْنِ السَّبِیْلِ' وَالضَّیْفِ۔ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَلِیَھَا اَنْ یَّاْکُلَ مِنْھَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ یُطْعِمَ صَدِیْقًا غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ فِیْہِ وَفِيْ لَفْظٍ غَیْرَ مُتَاَثِّلٍ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الشروط' باب الشروط فی الوقف فی کتاب الوصایا۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الوصیۃ' باب الوقف۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر میں زمین حاصل کی پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپ ﷺ سے مشورہ لیں۔ عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں نے خیبر میں ایسی زمین لی ہے۔ کہ کبھی اس سے بڑھ کر عمدہ اور نفیس میں نے مال حاصل نہیں کیا۔ آپ کا میرے لئے اس کے بارے میں کیا مشورہ ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر تو اس کا اصل اپنی ملکیت میں رکھے۔ اور اس کی پیداوار صدقے میں دے دے تو بہتر رہے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی پیداوار کو صدقے میں دے دیا اس شرط پر کہ اس کے اصل کو بیچا نہیں جائے گا نہ اسے وراثت میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور نہ ہی اسے ہبہ کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے فقراء' رشتہ داروں' اللہ کی راہ میں لڑنے والوں' مسافروں' مہمانوں کے لئے صدقہ کر دیا- جو اس کی دیکھ بھال کرے گا اس کے لئے کوئی گناہ نہیں کہ دستور کے مطابق اس میں سے کھالے- یا کسی ایسے دوست کو کھلا دے جو اپنی ضرورت سے زیادہ لینے والا نہ ہو اور ایک روایت میں ہے نہ اپنے پاس جمع کرنے والا ہو-

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيْث: ❶ ﴿أَصَابَ﴾ اس نے حاصل کی- ❷ ﴿يَسْتَأْمِرُهُ﴾ وہ اس سے مشورہ لیتا ہے- ❸ ﴿إِنِّيْ أَصَبْتُ أَرْضًا﴾ میں نے زمین حاصل کرلی- ❹ ﴿هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِيْ﴾ وہ میرے نزدیک عمدہ اور نفیس ترین ہے- ❺ ﴿فَمَا تَأْمُرُنِيْ بِهِ﴾ آپ مجھے اس کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں- ❻ ﴿إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا﴾ اگر آپ چاہیں تو اس کے اصل کو اپنے پاس روکے رکھیں- ❼ ﴿لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا﴾ اس کا اصل بیچا نہیں جائے گا- ❽ ﴿لَا يُوْرَثُ﴾ اس کا نہ ہی کسی کو وارث بنایا جائے گا- ❾ ﴿لَا يُوْهَبُ﴾ اسے ہبہ نہیں کیا جائے گا- ❿ ﴿الْقُرْبٰى﴾ رشتہ دار- ⓫ ﴿فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ اللہ کی راہ میں- ⓬ ﴿اِبْنِ السَّبِيْلِ﴾ مسافر- ⓭ ﴿اَلضَّيْفُ﴾ مہمان- ⓮ ﴿لَا جُنَاحَ﴾ کوئی حرج نہیں' کوئی مضائقہ نہیں- ⓯ ﴿مَنْ وَّلِيَهَا﴾ جو اس کی نگرانی کرے- ⓰ ﴿أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهَا﴾ کہ وہ اس میں سے کھائے- ⓱ ﴿بِالْمَعْرُوْفِ﴾ دستور کے مطابق- ⓲ ﴿غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ﴾ اپنی ضرورت سے زیادہ لینے والا نہ ہو- ⓳ ﴿غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ﴾ اپنے پاس جمع کرنے والا نہ ہو-

مَفْهُوْمُ الْحَدِيْث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خیبر میں بہت ہی عمدہ زمین خریدی اور اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ سے اِس زمین کے بارے میں مشورہ کیا کہ مَیں اِسے اللہ کی راہ میں وقف کرنا چاہتا ہوں اِس کی بہترین صورت کیا ہوگی-

نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا اس کی اصل اپنی ملکیت میں رکھیں اور اس کی پیداوار اللہ کی راہ میں وقف کردیں- حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے ایسے ہی کیا اصل زمین کے بارے میں آپ نے یہ اعلان کردیا کہ اسے نہ تو ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا- نہ اسے ہبہ کیا جائے گا- بلکہ اس کی پیداوار فقراء' مساکین' مجاہدین' مسافروں اور مہمانوں پر خرچ کی جائے گی- ہاں البتہ جو اس زمین کی دیکھ بھال کرے گا وہ دستور کے مطابق اپنا خرچ اس میں سے وصول کرسکتا ہے اور ایسے دوست کو بھی اس میں سے کھلا سکتا ہے جو اپنی ضرورت سے زیادہ وصول کرنے والا نہ ہو-

اَحْكَامُ الْحَدِيْث: ❶ جائداد کی اصل' اپنی ملکیت میں رکھتے ہوئے اس کی پیداوار کو وقف کیا جاسکتا ہے- اسے شرعی اصطلاح میں تحبیس الاصل وتسبیل المنفعة سے تعبیر کیا جاتا ہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. وقف جائداد کو فروخت نہیں کیا جاسکتا۔
3. وقف جائیداد کی پیداوار کو حاجت مند رشتہ داروں، فقراء، مساکین، مسافروں، مجاہدین اور مہمانوں پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔
4. وقف جائیداد کا نگران دستور کے مطابق اس کی پیداوار سے اپنی ضروریات کے مطابق خرچ کرسکتا ہے۔
5. وقف کرنا صدقات جاریہ میں سے ہے۔
6. بہتر یہ ہے کہ عمدہ مال اور جائداد کو اللہ کی راہ میں وقف کیا جائے۔
7. دینی امور کے بارے میں اہل علم و فضل سے مشورہ لینا بہتر ہے۔
8. جس سے مشورہ لیا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ دیانتدارانہ انداز میں مفید مشورہ دے۔

حدیث: 278

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:

حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَاَرَدْتُّ اَنْ أَشْتَرِيَهُ- وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ- فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ وَفِيْ لَفْظٍ فَاِنَّ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب الزكوة، باب هل يشتري صدقة و في كتاب الجهاد۔
رواه مسلم: في صحيحه، كتاب الهبات باب كراهة شراء الانسان ما تصدق به ممن تصدق عليه۔

معنی الحدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ مَیں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں کسی کو دے دیا تو اس نے اس گھوڑے کو ضائع کردیا: میں نے ارادہ کیا کہ اسے خرید لوں اور خیال کیا کہ وہ اُسے سستا بیچ دے گا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے اِرشاد فرمایا اسے مت خریدنا اپنے صدقے کو واپس نہ لینا اگرچہ وہ آپ کو ایک درہم میں دے۔

کیونکہ اپنی طرف سے ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس شخص کی مانند ہے جو اپنی ہی قے کو واپس لینے والا ہو۔ ایک روایت میں ہے جو شخص اپنے صدقے کو واپس لیتا ہے۔ وہ اس کتے کی مانند ہے جو قے کرتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ دوبارہ اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث:

❶ ﴿حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ﴾ میں نے گھوڑا صدقے میں دے دیا۔ ❷ ﴿فَأَضَاعَهُ﴾ تو اس نے اسے ضائع کر دیا۔ ❸ ﴿أَرَدْتُّ﴾ میں نے ارادہ کیا۔ ❹ ﴿أَنْ أَشْتَرِيَهُ﴾ کہ میں اسے خریدوں۔ ❺ ﴿وَظَنَنْتُ﴾ اور میں نے خیال کیا۔ ❻ ﴿أَنَّهُ يَبِيْعُهُ﴾ کہ وہ اسے بیچ دے گا۔ ❼ ﴿بِرُخْصٍ﴾ سستی قیمت پر۔ ❽ ﴿لَا تَشْتَرِهْ﴾ اسے مت خرید۔ ❾ ﴿لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ﴾ اپنا صدقہ واپس نہ لے۔ ❿ ﴿وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ﴾ اگرچہ وہ تجھے ایک درہم کا دے۔

مفہومُ الحدیث:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنا تنومند گھوڑا ایک سپاہی کو صدقے میں دے دیا اس نے اچھی طرح اس گھوڑے کی دیکھ بھال نہ کی جس کی وجہ سے وہ لاغر ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس گھوڑے کو خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ طلب کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ گھوڑا خریدنے سے منع فرما دیا اور ساتھ ہی یہ اِرشاد فرمایا: کہ اگر وہ تجھے ایک درہم کا دے تب بھی واپس نہ لینا اللہ کی راہ میں دیا ہوا صدقہ واپس نہیں لینا چاہیئے۔ صدقہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے پھر اسے کھانے لگتا ہے۔

اَحکامُ الحدیث:

1. مجاہدین فی سبیل اللہ کی مدد کرنا مستحب عمل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صدقہ قرار دیا ہے۔
2. حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک گھوڑا مجاہد کو بطور صدقہ دے دیا تھا۔
3. صدقہ میں دی ہوئی چیز کو دوبارہ خریدنا شرعاً ممنوع ہے۔ کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں نکال دی گئی اب اس کے ساتھ اپنے دل کو وابستہ کرنا درست نہیں۔
4. صدقہ دی ہوئی چیز کو واپس لینا حرام ہے۔
5. صدقہ دے کر واپس مانگنا کمینگی کی اِنتہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 279

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الھبة' باب لا یحل لاحد ان یرجع فی ھبة و فی کتاب الحیل۔
رواہ مسلم: کتاب الھبات' باب تحریم الرجوع فی الصدقة والھبة بعد القبض الدما وھبه لولدہ وان سفل۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اپنی قے کو واپس لینے والے کی مانند ہے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَلْعَائِدُ﴾ واپس لینے والا۔ ❷ ﴿فِیْ ھِبَتِہٖ﴾ اپنے ہبہ کو۔ ❸ ﴿کَالْعَائِدِ﴾ واپس لینے والے کی مانند ہے۔ ❹ ﴿فِیْ قَیْئِہٖ﴾ اپنی قے کو۔

مفہوم الحدیث: صدقہ دے کر واپس لینا ناپسندیدہ عمل ہے۔

احکام الحدیث:
1. صدقہ دے کر واپسی کا مطالبہ کرنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی قے کر کے اسے دوبارہ کھانا شروع کر دے۔
2. صدقہ کر دینے کے بعد متعلقہ چیز ملکیت سے خارج ہو جاتی ہے۔
3. صدقے کی واپسی مکروہ عمل ہے۔

حدیث: 280

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ

تَصَدَّقَ عَلَیَّ اَبِیْ بِبَعْضِ مَالِہٖ۔ فَقَالَتْ اُمِّیْ عَمْرَۃُ بِنْتُ رَوَاحَةَ- لَا اَرْضٰی حَتّٰی یَشْھَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ اَبِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُشْھِدَہٗ عَلٰی صَدَقَتِیْ- فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَعَلْتَ ھٰذَا بِوَلَدِكَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلِّهِمْ؟ قَالَ: لَا قَالَ- اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ" فَرَجَعَ اَبِيْ، فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ وَفِيْ لَفْظٍ قَالَ: فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا! فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ- وَفِيْ لَفْظٍ فَاَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ"-

(متفق علیہ)

رواه البخاري: في صحيحه بنحوه، كتاب الهبة، باب الاشهاد في الهبة-

رواه مسلم: في صحيحه، كتاب الهبات، باب كراهة تفضيل بعض الاولاد في الهبة-

معنی الحدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں: کہ میرے والد نے اپنا کچھ مال مجھے بطور صدقہ دیا- میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے کہا: میں راضی نہیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہی نہ دیں- میرا والد رسول اللہ کی طرف گیا تاکہ انہیں میرے اس صدقے پر گواہ بنائے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے؟ عرض کی نہیں- آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کیا کرو- یہ سن کر میرا والد گھر آیا اور اس نے اپنا صدقہ واپس لے لیا- اور ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر مجھے گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا- ایک روایت میں ہے کہ میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بناؤ- (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿تَصَدَّقَ عَلَيَّ﴾ مجھ پر صدقہ دیا- ❷ ﴿بِبَعْضِ مَالِهٖ﴾ اپنا کچھ مال- ❸ ﴿لَا اَرْضٰى﴾ میں راضی نہیں ہوں گی- ❹ ﴿اِنْطَلَقَ﴾ چلے- ❺ ﴿لِيُشْهِدَهٗ﴾ تاکہ وہ آپ کو گواہ بنائے- ❻ ﴿بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ﴾ اپنی تمام اولاد کے ساتھ- ❼ ﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ﴾ اللہ سے ڈرو- ❽ ﴿اِعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ﴾ اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو- ❾ ﴿رَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ﴾ اپنا وہ صدقہ واپس لے لیا- ❿ ﴿لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ﴾ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا-

مفہوم الحدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو اس کے والد نے اپنا کچھ مال بطور صدقہ عنایت کیا تو اس کی والدہ نے کہا میں اس صدقے پر اس وقت تک رضامندی کا اظہار نہیں کروں گی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے درست ہونے کی گواہی نہیں دے دیتے- تو ان کے والد محترم مسئلہ دریافت کرنے کے لئے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے- آپ نے پوچھا کیا تم نے اپنے دوسرے لڑکوں کو بھی اس کے برابر مال دیا ہے؟ عرض کی نہیں- آپ نے فرمایا اس طرح جائز نہیں اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف سے کام لیا کرو- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے کہ ابا جان نے مجھے دیا ہوا مال واپس لے لیا-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ اولاد کے درمیان مال تقسیم کرتے وقت عدل کو پیش نظر رکھنا واجب ہے۔

❷ اولاد میں سے کسی کو مال دینا اور کسی کو محروم رکھنا صریحاً ظلم ہے۔

❸ اگر اپنی اولاد میں سے کسی کو مال دے دیا ہو تو پھر یا تو سب کو اس کے برابر دیا جائے یا جس کو دیا ہے اس سے بھی واپس لے لیا جائے تاکہ کسی کو گلہ نہ رہے۔

❹ شریعت کے خلاف اگر کوئی قدم اُٹھ جائے تو اس سے رجوع ضروری ہے۔

حَدِیث: 281

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ عَلٰى شَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ۔

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب المزارعة، باب المزارعة بشطر ونحوه۔

رواه مسلم: في صحيحه، في ابواب المساقاة باب المساقاة والمعاملة بجزء من التمر والزرع۔

مَعْنَی الحَدِیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے کھیتی اور پھلوں کی آدھی پیداوار پر معاملہ طے کیا۔

مُفرَدَاتُ الحَدِیث: ❶ ﴿عَامَلَ﴾ معاملہ کیا۔ ❷ ﴿عَلٰی شَطْرٍ﴾ بٹائی پر، آدھی پیداوار پر۔ ❸ ﴿مَا يَخْرُجُ مِنْهَا﴾ جو زمین سے برآمد ہوتا ہے۔ ❹ ﴿مِنْ ثَمَرٍ﴾ پھلوں سے۔ ❺ ﴿اَوْ زَرْعٍ﴾ یا کھیتی میں سے۔

مَفہُومُ الحَدِیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کو زمین اور باغ بٹائی پر دے دیئے۔

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ بٹائی پر زمین کسی کو دے دینا جائز ہے۔

❷ پیداوار میں سے نصف زمین کے مالک کا ہوگا۔ اور نصف اس کا ہوگا جو اسے آباد کرتا ہے۔

حَدِیث: 282

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ

كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلاً وَكُنَّا نُكْرِی الْاَرْضَ عَلٰى اَنَّ لَنَا هٰذِهٖ وَلَهُمْ هٰذِهٖ! وَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهٖ! فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا وَلِمُسْلِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ! لَابَاْسَ بِهٖ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُوْنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَاَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا! وَيَهْلِكُ هٰذَا وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ اِلَّا هٰذَا! فَلِذٰلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَاَمَّا شَيْئٌ مَعْلُوْمٌ مَضْمُوْنٌ! فَلَا بَاْسَ بِهٖ

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الشروط' باب الشروط فی المزارعۃ۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب البیوع' باب کراء الارض بالذہب والورق۔

معنی الحدیث: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے- فرماتے ہیں: کہ ہمارے پاس سب انصار سے زیادہ زمین تھی' ہم زمین کو اس طرح بٹائی پر دیتے کہ اِن کھیتوں کی پیداوار ہماری ہے اور اُن کھیتوں کی پیداوار اُن کی ہے- بسا اوقات ایک فریق کی پیداوار ہوتی اور دوسرے فریق کی پیداوار نہ ہوتی- اس لئے نبی کریم ﷺ نے بایں صورت ہمیں زمین بٹائی پر دینے سے منع کر دیا- رہا سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر لینے کا سوال تو آپ ﷺ نے ہمیں اس سے منع نہیں کیا-

مسلم شریف میں حنظلہ بن قیس سے روایت ہے- کہتے ہیں کہ میں نے رافع بن خدیج سے سونے اور چاندی کے عوض زمین ٹھیکے پر لینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی ہرج نہیں- نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں لوگ ان کھیتوں کے بدلے میں جو بڑی نہروں یا چھوٹے نالوں کے کناروں پر واقع تھے- کھیتی میں سے کچھ چیزیں لے کر زمین کاشت کے لئے دیتے تھے- کبھی کاشت کار کی کھیتی تباہ ہو جاتی اور کبھی مالک زمین کے حصے کی کھیتی برباد ہو جاتی- اور لوگوں کو اس کے سوا کچھ ہاتھ نہ آتا- اس لئے آپ نے اس سے منع کر دیا- لیکن اگر کوئی چیز قبضے میں ہو اور معین ہو تو پھر کوئی حرج نہیں-

مفردات الحدیث: ❶ ﴿كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ﴾ ہمارے پاس سب انصار سے زیادہ زمین تھی- ❷ ﴿كُنَّا نُكْرِی الْاَرْضَ﴾ ہم زمین بٹائی پر دے دیتے تھے- ❸ ﴿رُبَّمَا﴾ بسا اوقات- ❹ ﴿اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ﴾ یہ زمین پیداوار دے دیتی- ❺ ﴿وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهٖ﴾ اور یہ پیداوار نہ دیتی- ❻ ﴿كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ﴾ زمین کو چاندی اور سونے کے بدلے ٹھیکے پر دینا-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❼ ﴿لَا بَأْسَ بِهٖ﴾ اس میں کوئی حرج نہیں۔ ❽ ﴿إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُوْنَ﴾ لوگ اُجرت پر دیتے تھے۔ ❾ ﴿اَلْمَاذِيَانَاتُ﴾ بڑی نہریں۔ ❿ ﴿الْجَدَاوِلِ﴾ چھوٹے نالے۔

مفہومُ الحدیث: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ہمارے پاس سب سے زیادہ زمین اور باغات تھے۔ مدینہ منورہ میں زمین کو بٹائی پر اس طرح دیا جاتا تھا کہ کھیت میں سے زمیندار اپنے لئے ایک ٹکڑا مخصوص کرلیتا کہ اس ٹکڑے کی پیداوار میں لوں گا اور دوسرا ٹکڑا کاشتکار کے لئے مخصوص کر دیا جاتا کہ اِس کی پیداوار اُس کی ہوگی۔ اور اس میں بسا اوقات خرابی یہ ہوتی کہ ایک کی پیداوار ہو جاتی اور دوسرے کی تلف ہو جاتی۔ یوں بھی ہوتا کہ زمیندار نہروں کے کنارے واقع زمین اپنے لئے مخصوص کرلیتا تاکہ پیداوار اس کو زیادہ میسر آئے لیکن اللہ کا کرنا ایسا ہوتا کہ اُس زمین میں پیداوار نہ ہوتی اور دوسرے حصے میں پیداوار ہو جاتی۔

نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمادیا۔ کیونکہ اس میں دھوکہ' جہالت اور نقصان ہے۔ یہ جوئے کی ایک شکل بن جاتی ہے جو شرعاً حرام ہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ زمین کو زراعت کے لئے اُجرت پر دینا جائز ہے۔

❷ یہ بات ضروری ہے کہ اُجرت معلوم ہونی چاہیئے۔

❸ اُجرت کے طور پر سونا' چاندی یا نقدی وصول کرنا درست ہے۔

❹ زمین کو اس طرح بٹائی پر دینا کہ زمیندار زمین کا عمدہ حصہ اپنے لئے مخصوص کرلے کہ اس حصے کی پیداوار میں لوں گا۔ اور دوسرا حصہ کاشتکار کے لئے مخصوص کردے اس طرح بٹائی پر دینا شرعاً ناجائز ہے۔

حدیث: 283

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تعالٰى عَنْهُمَا قَالَ:

قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ! وَفِي لَفْظٍ مَنْ أُعْمِرَ عُمْرٰى فَهِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا! لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِيْ أَعْطَاهَا! لِأَنَّهٗ عَطَاءٌ وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ! وَقَالَ جَابِرٌ إِنَّمَا الْعُمْرٰى الَّتِيْ أَجَازَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُوْلَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ۔ فَأَمَّا إِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ! فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلٰى صَاحِبِهَا! وَفِي

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ وَلاَ تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِيْ اُعْمِرَهَا حَيًّا وَ مَيِّتًا وَ لِعَقِبِهٖ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الهبة و فضلها و التحریض علیها باب ما قیل فی العمرىٰ و الرقبى۔
رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الهبات' باب العمرىٰ۔

معنی الحدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر کے لئے ہبہ کئے گئے مکان کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اسی کا ہے جس کے لئے وہ ہبہ کیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جس کو کوئی مکان عمر بھر کے لئے دیا گیا ہو وہ اس کا ہے اور اس کی اولاد کا۔ بے شک وہ اسی کا جس کے لئے وہ ہبہ کیا گیا وہ اس شخص کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔ جس نے وہ دیا کیونکہ یہ ایسا عطیہ ہے۔ جس میں موہوب لہ کا ورثہ جاری ہو چکا ہے۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ عمر بھر کے لئے دیا گیا مکان جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ ہبہ کرنے والا یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ مکان تجھے زندگی بھر کے لئے ہبہ کیا بایں صورت وہ مکان مکان کے مالک کو واپس مل سکتا ہے۔ مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ اپنے مال اپنے قبضے میں رکھو اسے ضائع نہ کرو۔ جس نے عمر بھر کے لئے مکان دے دیا وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد اسی کا ہے جسے وہ دیا گیا اور اس کی اولاد کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿قَضٰى﴾ فیصلہ کیا۔ ❷ ﴿اَلْعُمْرٰى﴾ وہ مکان جو عمر بھر کے لئے ہبہ کیا گیا ہو۔ ❸ ﴿لِمَنْ وُّهِبَتْ﴾ جس کے لئے ہبہ کیا گیا۔ ❹ ﴿وَلِعَقِبِهٖ﴾ اور اس کی اولاد کا ہے۔ ❺ ﴿هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ﴾ یہ تیرا ہے جب تک تو زندہ رہے۔ ❻ ﴿اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ﴾ تم اپنے مال اپنے قبضے میں رکھو۔ ❼ ﴿لَا تُفْسِدُوْهَا﴾ انہیں ضائع نہ کرو۔

مفہوم الحدیث: لوگ ہبہ کرتے وقت یہ کہا کرتے تھے۔ میں نے اپنا یہ مکان تجھے زندگی بھر کے لئے ہبہ کیا پھر وہ اس کی موت کا انتظار کرتے تاکہ دوبارہ مکان پر قبضہ جمایا جا سکے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ ہبہ کیا گیا مکان زندگی اور موت کے بعد اس کا ہو گا جس کے لئے وہ مکان ہبہ کیا گیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: کہ اپنے مال کی خود حفاظت کیا کرو اور اسے ضائع نہ کیا کرو۔

احکام الحدیث: ❶ عمر بھر کے لئے ہبہ کیا گیا مکان اسی کا ہو گا جس کے لئے ہبہ کیا گیا ہو۔ ہبہ کرنے کے بعد اسے واپس نہیں لیا جا سکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. ہبہ کیا گیا مکان موہوب لہ اور اس کی اولاد کا ہو گا۔
3. اگر کوئی ہبہ کرتے ہوئے یہ شرط لگا دیتا کہ یہ مکان تجھے تیری زندگی تک کے لئے دیا گیا ہے۔ تو اس کی حیثیت اس چیز جیسی ہو گی جو کسی کو عاریۃ دی گئی ہو۔

حدیث: 284

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَایَمْنَعَنَّ جَارٌ جَارَهُ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَالِیْ اَرَاکُمْ عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ؟ وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ بِهَا بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحه' کتاب المظالم' باب لا یمنع جاره ان یغرز خشبة فی جداره بلفظ۔
رواہ مسلم: فی صحیحه' فی ابواب المساقاة' باب غرز الخشب فی جدار الجار۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے۔ پھر حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تم اس سے اعراض برتنے والے ہو۔ اللہ کی قسم میں تو اِسے تمہارے کندھوں کے درمیان گاڑ دوں گا۔ (بخاری و مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿لَایَمْنَعَنَّ﴾ نہ روکے۔ ❷ ﴿جَارَهُ﴾ پڑوسی ❸ ﴿اَنْ یَّغْرِزَ﴾ کہ وہ گاڑے ❹ ﴿خَشَبَةُ﴾ لکڑی' شہتیر۔ ❺ ﴿فِیْ جِدَارِهٖ﴾ اس کی دیوار میں۔ ❻ ﴿مُعْرِضِیْنَ﴾ اِعراض برتنے والے۔ ❼ ﴿بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ﴾ تمہارے کندھوں کے درمیان۔

مفہوم الحدیث: حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا۔ کہ پڑوسی اپنے پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنا چاہے تو وہ اُسے نہ روکے یا اس کی دیوار میں لکڑی گاڑنا چاہے تو پھر بھی اُسے نہ روکے۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اِس حکم پر تعمیل کرنے میں قدرے تامل کرتے دیکھا تو آپ نے تنبیہہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں اس حکم پر تعمیل کے سلسلے میں اعراض برتتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

یاد رکھو تمہیں اس پر عمل کرنا ہوگا ورنہ میں بزور بازو تُم سے اس کی تعمیل کراؤں گا۔

اَحکامُ الحدیث: ① پڑوسی کے ساتھ بھرپور تعاون ایک مستحسن اقدام ہے۔

② اگر کوئی شخص اپنے پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنا چاہے تو وہ اُسے خندہ پیشانی سے اِجازت دے دے۔

حدیث: 285

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ قِيْدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: کتاب المظالم باب اثم من ظلم شیئاً من الارض۔

رواه مسلم: فی ابواب المساقاة باب تحریم الظلم و غصب الارض۔

مَعْنَی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جس نے ایک بالشت زمین پر ظلماً قبضہ کرلیا۔ اس کو قیامت کے دِن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ (بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ① ﴿مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ﴾ جس نے ظلماً قبضہ کیا زمین پر۔ ② ﴿قِيْدَ شِبْرٍ﴾ ایک بالشت برابر ③ ﴿طُوِّقَهُ﴾ اسے طوق پہنایا جائے گا۔ ④ ﴿مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ﴾ سات زمینوں کا۔

مفہُومُ الحدیث: کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ شرعاً بہت بڑا جرم ہے۔ اگر ایک بالشت برابر کسی کی زمین پر قبضہ کیا گیا تو ساتوں زمینوں کا طوق اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔

اَحکامُ الحدیث: ① کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کرنا۔ بہت بڑا جرم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنتا ہے۔

② زمین غصب کرنے والے کو قیامت کے دِن ہولناک سزا دی جائے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 84

لُقَطَہ (گری پڑی چیز)

حدیث: 286

عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُقَطَۃِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: اِعْرِفْ وِکَاءَ ھَا اَوْعِفَاصَھَا ثُمَّ عَرِّفْھَا سَنَۃً، فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْھَا وَلْتَکُنْ وَدِیْعَۃً عِنْدَکَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُھَا یَوْمًا مِنَ الدَّھْرِ فَاَدِّھَا اِلَیْہِ۔ وَسَأَلَہُ عَنْ ضَالَّۃِ الْاِبِلِ فَقَالَ: مَالَکَ وَمَالَھَا؟ دَعْھَا فَاِنَّ مَعَھَا حِذَاءَ ھَا وَسِقَاءَ ھَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْکُلُ الشَّجَرَۃَ حَتّٰی یَجِدَھَا رَبُّھَا وَسَاَلَہُ عَنِ الشَّاۃِ؟ فَقَالَ ک: خُذْھَا فَاِنَّمَا ھِیَ لَکَ، اَوْلِاَخِیْکَ اَوْلِلذِّئْبِ۔ (رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ، کتاب العلم، باب الغضب فی الموعظۃ والتعلیم اذا رای مایکرہ و فی المساقاۃ و فی باب اللقطہ و کتاب الطلاق و کتاب الادب۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب اللقطۃ، فی فاتحۃ۔

معنی الحدیث: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گرے پڑے سونے اور چاندی کے بارے میں پوچھا گیا- آپ نے ارشاد فرمایا اس کی رسی یا تھیلی کو اچھی طرح پہچان لو- پھر سال بھر اس کی منادی کرو- اگر وہ پہچانا نہ جائے یعنی اسے کوئی وصول کرنے نہ آئے تو اسے خرچ کرلو- لیکن یہ تیرے پاس امانت ہے- اگر زمانہ بھر میں کسی دن اس کا طالب آجائے تو تم اسے ادا کرو- پھر آپ سے سائل نے گمشدہ اونٹ کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا تجھے اس سے کیا واسطہ؟ اس کو رہنے دو اس کا جوتا اور اس کا مشکیزہ اس کے ساتھ ہے- پانی پی سکتا ہے- اور درختوں سے پیٹ بھر سکتا ہے- اس کا مالک خود اسے تلاش کرلے گا- پھر اس نے آپ سے بکری کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ نے فرمایا: یہ تیرے لئے ہے- یا تیرے کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے بھائی کے لئے ہے۔یا بھیڑئے کے لئے ہے۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿لُقْطَةٌ﴾ گری پڑی چیز۔ ❷ ﴿اِعْرِفْ﴾ اعلان کرو۔ معلوم کرو۔ ❸ ﴿وِکَاءَهَا﴾ تسمہ۔رسی ❹ ﴿عِفَاصَهَا﴾ تھیلی۔ ❺ ﴿عَرِّفْهَا سَنَةً﴾ اِس کا اِعلان کر سال بھر۔ ❻ ﴿فَاسْتَنْفِقْهَا﴾ اُسے خرچ کرلو۔ ❼ ﴿وَلْتَكُنْ وَدِیْعَةً عِنْدَكَ﴾ اور یہ کہ ہو وہ امانت تیرے پاس۔ ❽ ﴿ضَالَّةِ الْإِبِلِ﴾ گم شدہ اُونٹ ❾ ﴿حِذَائُهَا﴾ اس کا جوتا یعنی پاؤں۔ ❿ ﴿سِقَاءَهَا﴾ اس کا مشکیزہ۔ ⓫ ﴿اَلذِّئْبُ﴾ بھیڑیا۔

مفہومُ الحدیث: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ اگر کسی کو گم شدہ سونا' چاندی' اُونٹ یا بکری ملے تو وہ اسے کیا کرے؟ آپ نے اِرشاد فرمایا: کہ سونا چاندی جس تھیلی میں ہو اور اس تھیلی کے منہ کو جس رسی سے باندھا گیا ہو اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیا جائے۔ کہ اس کا رنگ وغیرہ کیسا ہے پھر اس کا اعلان کیا جائے اگر کوئی اس کو وصول کرنے کے لئے آئے تو اس سے تھیلی کے رنگ اور رسی کی کیفیت کے بارے میں پوچھے اگر وہ صحیح بتادے تو وہ تھیلی اس کے سپرد کردی جائے۔ ورنہ اسے ایک سال تک مشتہر کیا جائے۔ پبلک مقامات پر' مجمع عام میں بازاروں میں' مساجد کے دروازوں پر' اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ میں اس کے اِعلانات کروائے جائیں۔ اگر پورے سال میں کوئی بھی اس کا دعوے دار نہ آئے تو جس شخص کو چیز ملی ہے وہ اسے ذاتی اِستعمال میں لاسکتا ہے۔ لیکن اگر اس کی زندگی میں اس کا اصلی مالک اس کے پاس پہنچ گیا اور اس نے اپنی چیز کا مطالبہ کردیا تو وہ اسے ادا کرنا ہوگی کیوں کہ یہ اس کے پاس امانت کی حیثیت سے ہے۔ ہاں اگر کسی کا اُونٹ گم ہو جائے تو اُسے آزاد رہنے دیا جائے اُسے پکڑ کر اپنے اِستعمال میں نہ لایا جائے کیونکہ اِس میں اپنی حفاظت کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ چھوٹے جانوروں سے اسے کوئی خطرہ نہیں۔ کھانے پینے کا وہ خوب ذخیرہ کرلیتا ہے۔ اسے آزاد رہنے دیا جائے تاآنکہ اس کا مالک اسے خود پکڑ کرلے جائے۔ البتہ بکری چونکہ کمزور جانور ہوتا ہے۔ اگر وہ گم ہو جائے تو اسے پکڑلیا جائے۔ تاکہ محفوظ ہو جائے جب اس کا مالک پہنچ جائے تو اس کے حوالے کردی جائے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ اگر کسی شخص کو گری پڑی کوئی چیز دکھائی دے تو اس کی حفاظت کے پیش نظر اسے اُٹھالینا مستحب عمل ہے۔

❷ گری پڑی چیز اُٹھانے والا ایک سال تک اُسے اپنے ذاتی استعمال میں نہیں لاسکتا۔

❸ گری پڑی چیز اُٹھانے والے کی ذمے داری ہے کہ وہ سال بھر اس کا اعلان کرے تاکہ اس چیز کا مالک اس سے وصول کرلے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4 سال بھر اعلان کرنے کے باوجود اگر اس کا مالک وصول کرنے کے لئے نہیں پہنچا تو وہ اسے اپنے ذاتی استعمال میں لاسکتا ہے۔ لیکن اگر اس کی زندگی میں اس چیز کا مالک اس کے پاس پہنچ گیا تو اسے اتنی ہی مالیت کی چیز ادا کرنا پڑے گی۔

5 گری پڑی چیز کے مالک سے صرف اس کے اوصاف معلوم کئے جائیں گے اس پر گواہ طلب نہیں کئے جائیں گے۔ اگر وہ ظاہری اوصاف اور صحیح مقدار بتادے تو اسے سچا مانتے ہوئے وہ چیز اس کے سپرد کردی جائے۔

6 کسی کا اُونٹ اگر گم ہو جائے تو اسے کوئی نہ پکڑے اسے خود مالک تک پہنچنے کے لئے آزاد رہنے دیا جائے کیونکہ اس کے بھوکا پیاسہ رہنے کا اندیشہ نہیں ہوتا اور نہ ہی اِس کی ہلاکت کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔

7 کسی کی بھیڑ، بکری یا مرغی وغیرہ گم ہو جائے تو اس کی حفاظت کے پیش نظر اسے پکڑا جاسکتا ہے۔ مالک کے مطالبے پر اس کے سپرد کردیا جائے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 85

الوصایا

حدیث: 287

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا حَقُّ امْرِیٍٔ مُّسْلِمٍ لَہٗ شَیْئٌ یُرِیْدُ أَنْ یُوصِیَ فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ إِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ" زَادَ مُسْلِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَاللّٰہِ مَا مَرَّتْ عَلَیَّ لَیْلَۃٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَالِکَ إِلَّا وَوَصِیَّتِیْ عِنْدِیْ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الوصایا' باب الوصایا وقول النبی ﷺ وصیۃ الرجل مکتوبہ عندہ
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الوصیۃ فی فاتحۃ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو اور وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو کہ وہ دو راتیں گذارے مگر آنکہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی قسم مجھ پہ ایک رات بھی ایسی نہیں گذری جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا مگر آنکہ میری وصیت میرے پاس ہوتی ہے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿مَاحَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِم﴾ کسی مسلمان شخص کو یہ حق نہیں۔ ❷ ﴿لَہٗ شَیْئٌ﴾ اس کی کوئی چیز ہو۔ ❸ ﴿یُرِیْدُ اَنْ یُّوْصِیَ فِیْہِ﴾ وہ چاہتا ہے کہ اس میں وصیت کرے۔ ❹ ﴿یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ﴾ گذارتا ہے دو راتیں۔ ❺ ﴿فَوَاللّٰہِ﴾ پس اللہ کی قسم۔ ❻ ﴿مَامَرَّتْ عَلَیَّ لَیْلَۃٌ﴾ نہیں گذری مجھ پر ایک رات۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو نیکی کے کام جلدی سرانجام دینے کی تلقین کی تاکہ کہیں وقت ہاتھ سے نکل نہ جائے۔

آپ نے اپنی اُمت کے ہر شخص کو یہ پیغام دیا کہ وہ اپنی وصیت لکھ کر رکھے پتہ نہیں کہ کب زندگی کا خاتمہ ہو جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ نصیحت سنی اس وقت سے میں نے اس بات کاالتزام کیا کہ ہمیشہ اپنی وصیت اپنے پاس لکھ کر رکھتا۔ یہ فرمان سننے کے بعد مجھ پر ایک رات بھی ایسی نہیں گذری کہ میرے پاس وصیت لکھی ہوئی موجود نہ۔

اَحکامُ الحدیث: (1) وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھنا مستحب عمل ہے۔

(2) نبی کریم ﷺ نے وصیت لکھنے کی تلقین اور نصیحت کی۔

(3) وصیت لکھنے سے انسان اپنی موت کو آنکھوں کے سامنے مستحضر پاتا ہے۔

(4) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ کا فرمان سننے کے بعد زندگی بھر وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھنے کا اہتمام کیا۔

حدیث: 288

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ:

جَاءَ نِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّبِیْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجَعِ مَاتَرٰی وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَّلَا یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَةٌ اَفَاَ تَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ؟ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ؟ قَالَ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً یَّتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ امْرَءَ تِكَ قَالَ: فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ قَالَ: اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی تَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّیُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ لٰکِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ یَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَکَّةَ۔ (رَوَاهُ الجماعةُ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجنائز' باب رثاء النبی ﷺ سعد بن خولہ و کتاب الفرائض و فی المغازی۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب الوصیۃ' باب الوصیۃ بالثلث۔

معنی الحدیث: حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے عیادت کرنے لگے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھے سخت بیماری لاحق ہوئی۔ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے تکلیف لاحق ہوئی جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں۔ اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کی نصف یارسول اللہ ﷺ فرمایا نہیں میں نے عرض کی ایک تہائی آپ نے ارشاد فرمایا ہاں ایک تہائی بہت ہے۔ تم اپنے ورثاء کو غنی چھوڑ جاؤ یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو فقیر چھوڑ کر جاؤ۔ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور یاد رکھو تم جب بھی اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے مال خرچ کرو گے۔ تمہیں اس کا ثواب ملے گا۔ حتی کہ اس لقمے کا ثواب بھی ملے گا۔ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کوئی کام کرو گے مگر اس سے تمہارا درجہ بڑھ جائے گا۔ اور تمہیں بلند درجہ حاصل ہوگا۔ اور شاید تم باقی رہو گے یہاں تک کہ بہت سے لوگ تم سے فائدہ اٹھائیں اور دوسرے بہت سے لوگ نقصان اٹھائیں گے۔ آپ نے دعا کی اے اللہ میرے صحابیوں کی ہجرت کو قائم رکھ اور انہیں ایڑیوں کے بل واپس نہ کر۔ لیکن سعد بن خولہ قابل رحم ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس پر اس لئے ترس کھاتے تھے کہ وہ واپس آکر مکہ میں فوت ہوا تھا۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿جَاءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ﴾ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ ❷ ﴿عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ﴾ حجۃ الوداع کے سال۔ ❸ ﴿مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّبِیْ﴾ سخت تکلیف کی بنا پر جو لاحق ہوئی۔ ❹ ﴿یَعُوْدُنِیْ﴾ میری بیمار پرسی کرنے لگے۔
❺ ﴿بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجَعِ﴾ مجھے بیماری لاحق ہو گئی۔ ❻ ﴿مَاتَرٰی﴾ جو آپ دیکھ رہے ہیں۔
❼ ﴿ذُوْمَالٍ﴾ مالدار۔ ❽ ﴿لَا یَرِثُنِیْ﴾ میرا وارث نہیں۔ ❾ ﴿اِلَّا ابْنَةٌ﴾ مگر ایک بیٹی۔
❿ ﴿اَفَاتَصَدَّقُ﴾ کیا میں صدقہ کردوں۔ ⓫ ﴿ثُلُثَیْ مَالِیْ﴾ اپنا دو تہائی مال۔ ⓬ ﴿الشَّطْرُ﴾ نصف ⓭ ﴿الثُّلُثُ﴾ ایک تہائی۔ ⓮ ﴿الثُّلُثُ کَثِیْرٌ﴾ ایک تہائی بہت ہے۔ ⓯ ﴿اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ﴾ بے شک تو یہ کہ چھوڑے۔ ⓰ ﴿وَرَثَتَكَ﴾ اپنے ورثاء کو۔ ⓱ ﴿اَغْنِیَاءَ﴾ مالدار۔ ⓲ ﴿عَالَةً﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقراء، محتاج۔ ⑲ ﴿اِزْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً﴾ زیادہ ہوگا اس کے ذریعے درجہ۔ ⑳ ﴿رِفْعَةً﴾ بلندی، سرفرازی۔ ㉑ ﴿لَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ﴾ شاید تو باقی رہے۔ ㉒ ﴿حَتّٰی يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ﴾ یہاں تک کہ تجھ سے فائدہ اُٹھائیں گے بہت سے لوگ۔ ㉓ ﴿وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ﴾ اور نقصان اُٹھائیں تجھ سے دوسرے۔ ㉔ ﴿اَللّٰهُمَّ امْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ﴾ الٰہی میرے صحابہ کی ہجرت کو قائم رکھ۔

مفہومُ الحدیث: حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ شدید بیمار ہوگئے نبی کریم ﷺ آپ کی تیمار داری کے لئے تشریف لائے چونکہ یہ مالدار صحابہ کرام میں سے تھے تو انہوں نے خدمت اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری صرف ایک بیٹی ہے۔ جو میری وارث ہے۔ میرے پاس مال و دولت بہت زیادہ ہے کیا میں اپنے مال کا دو تہائی اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا نہیں! عرض کی کیا نصف مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی اِجازت ہے فرمایا نہیں! عرض کی کیا ایک تہائی مال صدقہ کرنے کی اجازت ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہاں ایک تہائی مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرسکتے ہو۔ اور یہ بہت ہے۔

انسان دنیا سے رخصت ہو تو ایسی صورت ہونی چاہئے کہ اولاد فقروفاقہ کی بنا پر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے نہ پھریں۔ ان کے لئے اتنا اثاثہ ہو کہ وہ باعزت زندگی بسر کرسکیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے درازی عمر کی دعا کی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی اور شفایاب ہوئے۔ بھرپور زندگی بسر کی پھر مزید شادیاں بھی کیں اور ان سے اولاد بھی میسر آئی۔

اس موقع پر رسول اقدس ﷺ نے اپنے جملہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں یہ دعا کی۔

"الٰہی میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہجرت کو قائم و دائم رکھ۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ بیمار کی تیمار داری کرنا مستحب عمل ہے۔

❷ بیمار اپنی مرض کی شدت کا تذکرہ دوسرے کے سامنے کرسکتا ہے بشرطیکہ شکوہ شکایت مقصود نہ ہو۔

❸ علماء سے مشورہ طلب کرنا یا اپنے معاملات کے بارے میں فتویٰ حاصل کرنا مستحسن عمل ہے۔

❹ مال جمع کرنا جائز ہے بشرطیکہ شرعی طریقے سے کیا جائے۔

❺ ایک تہائی یا اس سے کم مال کو اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی وصیت کی جاسکتی ہے۔ اپنے سارے، دو تہائی یا آدھے مال کو اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی وصیت کرکے اپنے ورثاء کو محروم کرنا جائز نہیں۔

❻ اولاد اور بیوی پر مال خرچ کرنا بھی عبادت ہے بشرطیکہ نیت نیک ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❽ اگر کوئی ایک شہر سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسلام کی سربلندی کے لئے ہجرت کر جائے۔ تو پھر دوبارہ اس شہر میں آکر آباد ہونا مستحسن عمل نہیں۔

❾ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کی تیمارداری کرتے ہوئے اسے یہ خوشخبری دی کہ آپ اِن شاء اللہ شفایاب ہوں گے۔ بہت سے لوگ آپ سے فائدہ اُٹھائیں اور دشمن کو آپ کے ہاتھوں نقصان اُٹھانا پڑے گا۔

❁ ❁ ❁

حدیث: 289

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

لَوْ اَنَّ النَّاسَ غَضُّوْا مِنَ الثُّلُثِ اِلَی الرُّبُعِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، فی الوصایا باب الوصیۃ بالثلث۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الوصیۃ، باب الوصیۃ بالثلث۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہا: کاش لوگ چشم پوشی سے کام لیں تیسرے حصے کی بجائے چوتھا حصہ صدقہ کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیسرا حصہ صدقہ کرسکتے ہو۔ لیکن تیسرا بھی زیادہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَوْ اَنَّ﴾ کاش کہ۔ ❷ ﴿غَضُّوْا﴾ چشم پوشی کریں۔ ❸ ﴿مِنَ الثُّلُثِ اِلَی الرُّبُعِ﴾ تیسرے حصے کی بجائے چوتھا حصہ۔

مفہوم الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما چونکہ بڑے ماہر عالم دین تھے۔ دینی مسائل میں ان کی رائے بڑی جچی تلی ہوتی۔ انہوں نے اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ سے استدلال کرتے ہوئے۔ یہ رائے دی کہ وصیت چوتھائی مال کی ہونی چاہئے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے استفسار پر ثلث کو کثیر قرار دیتے ہوئے ان کو اس لئے ثلث مال کے بارے میں خرچ کرنے کی وصیت کی اجازت دی کہ وہ زیادہ مال خرچ کرنے کے لئے مصر تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: 1 ورثاء کو مال سے محروم کرنا جائز نہیں۔

2 اپنے مال کے بارے میں ایک تہائی یا ایک چوتھائی خرچ کرنے کی وصیت کی جا سکتی ہے۔

3 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک چوتھائی کی وصیت کرنے کو ترجیح دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 86

الفرائض

حدیث: 290

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَلِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ" وَفِیْ رِوَایَةٍ اقْسِمُوا الْمَالَ بَیْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰی کِتَابِ اللّٰهِ فَمَا تَرَکَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ"- (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الفرائض' باب میراث ابن الابن اذا لم یکن ابن۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الفرائض' باب الحقوا' الفرائض باھلھا فما بقی فلاولی رجل ذکر۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ورثہ کے حصے حق داروں کو پہنچاؤ۔ اور جو کچھ بچ رہے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد کو دو اور ایک روایت میں ہے۔ کہ مال اللہ کی کتاب کے مطابق وارثوں میں تقسیم کرو۔ اور جو کچھ ورثہ سے بچ رہے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد کو دو۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ﴾ پہنچاؤ وراثت کے حصے۔ ❷ ﴿فَمَا بَقِیَ﴾ پس جو باقی بچ جائے۔ ❸ ﴿اَقْسِمُوا الْمَالَ﴾ مال تقسیم کرو۔ ❹ ﴿بَیْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ﴾ وارثوں کے درمیان۔ ❺ ﴿عَلٰی کِتَابِ اللّٰهِ﴾ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے وراثت کا مال تقسیم کرنے والوں کو یہ حکم دیا کہ وہ مستحق ورثاء کے درمیان عدل و انصاف کی بنیاد پر ان کے حصے تقسیم کردیں۔ جس کا جتنا حق بنتا ہے اسے ادا کرنے کے بعد جو مال باقی بچ جائے تو وہ میت کے سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار مرد کو دے دیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أحکام الحدیث: ❶ وراثت کا مال ان کے حق داروں کو دینا واجب ہے۔
❷ تمام حق دار ورثاء میں مال تقسیم کرنے کے بعد جو بچ جائے اسے اُس مرد کے سپرد کر دیا جائے جو میت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہے۔

حدیث: 291

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ، قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَتَنْزِلُ غَدًا فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُوْرٍ ثُمَّ قَالَ "لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب المغازی، باب این رکز النبی ﷺ الرایة یوم الفتح و کتاب الفرائض و کتاب الحج۔
رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب الفرائض فی فاتحة۔

معنی الحدیث: حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کل مکہ معظمہ میں اپنے گھر میں فروکش ہوں گے؟ آپ نے اِرشاد فرمایا کیا عقیل نے ہماری کوئی حویلی یا گھر ہمارے لئے چھوڑا ہے۔ پھر آپ نے اِرشاد فرمایا۔ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَتَنْزِلُ غَدًا﴾ کیا آپ کل فروکش ہوں گے۔ ❷ ﴿فِيْ دَارِكَ﴾ اپنے گھر میں۔ ❸ ﴿دُوْرٌ﴾ حویلی۔ ❹ ﴿لَا يَرِثُ﴾ وارث نہیں ہو سکتا۔

أحکام الحدیث: ❶ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

حدیث: 292

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الفرائض' باب اثم من تبراء من موالیہ۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب العتق باب النھی عن بیع الولاء و ھبتہ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع کیا۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿نَهٰى﴾ منع کیا۔ ❷ ﴿بَيْع﴾ فروخت کرنا۔ بیچنا۔ ❸ ﴿هِبَةٌ﴾ ہبہ کرنا یعنی کسی کو مفت عطا کر دینا۔

احکام الحدیث:

❶ ولاء کو فروخت کرنا یا ہبہ کرنا شرعاً ممنوع ہے۔

حدیث: 293

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

قَالَتْ كَانَتْ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ خُيِّرَتْ عَلٰى زَوْجِهَا حِيْنَ عَتَقَتْ وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَّإِدَامٍ مِّنْ إِدَامِ الْبَيْتِ فَقَالَ' أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ عَلَى النَّارِ فِيْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَالِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَكَرِهْنَا أَنْ نُّطْعِمَكَ مِنْهُ: فَقَالَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ وَّقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب النکاح باب الحرۃ تحت العبد و کتاب الطلاق و فی الاطعمۃ۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب العتق' باب انما الولاء لمن اعتق۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ کی وجہ سے تین سنتیں رائج ہوئیں اسے خاوند سے علیحدگی کا اختیار دیا گیا جب وہ آزاد ہوئی۔ اسے صدقہ میں گوشت دیا گیا رسول اللہ ﷺ میرے پاس گھر میں تشریف لائے۔ اور ہنڈیا آگ پر تھی۔ آپ نے کھانا مانگا آپ کی خدمت میں روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ آپ نے اِرشاد فرمایا: کیا میں نے ہنڈیا کو آگ پر نہیں دیکھا کہ اس میں گوشت پک رہا ہے۔ گھر والوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ یہ گوشت بریرہ کو صدقہ دیا گیا ہم نے یہ آپ کو کھلانا مناسب نہیں سمجھا- آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اس کے لئے صدقہ اور اس کی طرف سے ہمارے لئے تحفہ ہے- اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا- بلاشبہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے- (بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿ثَلَاثُ سُنَنٍ﴾ تین سنتیں- ❷ ﴿خُيِّرَتْ﴾ اختیار دیا گیا- ❸ ﴿حِيْنَ عَتَقَتْ﴾ جب وہ آزاد ہوئی- ❹ ﴿وَاُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ﴾ ہدیہ میں دیا گیا اسے گوشت- ❺ ﴿اَلْبُرْمَةُ﴾ ہنڈیا- ❻ ﴿دَعَا بِطَعَامٍ﴾ کھانا طلب کیا- ❼ ﴿اُتِيَ بِخُبْزٍ وَّاُدَامٍ﴾ پیش کی گئی روٹی اور سالن- ❽ ﴿كَرِهْنَا﴾ ہم نے ناپسند کیا- ❾ ﴿اَنْ نُّطْعِمَكَ مِنْهُ﴾ کہ اس میں سے آپ کو کھلائیں- ❿ ﴿لِمَنْ اَعْتَقَ﴾ جس نے آزاد کیا-

مفہومُ الحدیث: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیز تھی اور یہ حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی جب اسے آزاد کر دیا گیا تو اس نے اپنے خاوند مغیث سے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا چونکہ وہ ابھی غلام تھا- وہ اس علیحدگی پر غمزدہ ہوا آنسو بہانے لگا نبی کریم ﷺ کو اس کی حالت زار دیکھ کر ترس آیا- بریرہ کو اپنے موقف پر نظر ثانی کے لئے کہا اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کا حکم ہے یا مشورہ آپ نے فرمایا یہ میرا مشورہ ہے- عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ میرے دل کو اچھا نہیں لگتا اس لئے میں اس کی کماحقہ خدمت نہیں بجا لا سکتی! یہ بات سن کر آپ نے یہ نکاح فسخ کر دیا- ایک دفعہ جب آپ گھر تشریف لائے کھانا طلب کیا- تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے گھر میں موجود کھانا آپ کی خدمت میں پیش کر دیا- آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ہنڈیا میں گوشت پکتا ہوا میں نے دیکھا ہے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یہ گوشت کسی نے بریرہ کو بطور صدقہ دیا ہے ہم نے مناسب نہیں سمجھا کہ صدقہ کا گوشت آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے آپ نے ارشاد فرمایا- اس کے لئے صدقہ ہے لیکن اس کی طرف سے ہمارے لئے تحفہ ہے- اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ولاء کا حق اس کے لئے جس نے آزاد کیا ہو-

اَحکامُ الحدیث: ❶ شادی شدہ لونڈی اگر آزاد ہو جائے تو اُسے شرعاً حق حاصل ہے کہ وہ اپنے سابقہ خاوند کے نکاح میں رہے یا اس سے علیحدگی اختیار کر لے- جس طرح حضرت بریرہ نے اپنے خاوند مغیث سے علیحدگی اختیار کی-

❷ میاں بیوی کے درمیان آزادی اور غلامی بھی کفو کے ضمن میں آتی ہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 کسی مفلس کو اگر کوئی چیز صدقہ میں ملے وہ اسے آگے کسی بھی صاحب ثروت کو بطور تحفہ دے سکتا ہے۔

4 گھر کا مالک اہل خانہ سے اُمور خانہ کے بارے استفسار کر سکتا ہے۔ جس طرح کہ نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہنڈیا میں پکنے والے گوشت کے بارے میں دریافت کیا۔

5 ولاء کا حق آزاد کرنے والے کے لئے ہے یعنی آزاد کردہ غلام کی وراثت کا حق اس کا ہوگا جس نے اسے آزاد کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 87

کتاب النکاح

کتاب النکاح

حدیث: 294

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ:

قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَ ةَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرَجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب من لم یستطع الباء ۃ فلیصم۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسہ الیہ ووجد مؤنۃ واشتغال من عجز عن المون بالصوم۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اِرشاد فرمایا: اے نوجوانوں کی جماعت۔ جو تُم سے اخراجات کی طاقت رکھتا ہے۔ اسے چاہئے کہ وہ شادی کرلے یہ نگاہ کو نیچا کرنے والی اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے والی چیز ہے اور جو طاقت نہیں رکھتا اس پر لازم ہے کہ وہ روزے رکھے یہ اس کے لئے زور شہوت کو توڑنے کا باعث بنیں گے۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿مَعْشَرَ الشَّبَابِ﴾ نوجوانوں کی جماعت۔ ❷ ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ﴾ جو طاقت رکھے۔ جس کے دائرہ اختیار میں ہو۔ ❸ ﴿الْبَاءَ ةَ﴾ شادی کے اخراجات۔ ❹ ﴿فَلْیَتَزَوَّجْ﴾ اسے چاہئے کہ وہ شادی کرلے۔ ❺ ﴿اَغَضُّ لِلْبَصَرِ﴾ نگاہ کو نیچا رکھنے کا باعث۔ ❻

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❼ ﴿وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ﴾ شرم گاہ کو محفوظ رکھنے کا باعث۔ ❼ ﴿عَلَيْهِ بِالصَّوْمِ﴾ اس پر لازم ہے کہ روزے رکھے۔ ❽ ﴿وِجَاءٌ﴾ ڈھال۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے صاحب استطاعت نوجوانوں کو شادی کرنے کی ترغیب دلائی شادی مرد وزن کی شرف انسانیت کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔ شادی نگاہ اور شرم گاہ کی آوارگی کو ختم کرنے کا باعث بنتی ہے۔ نوجوان جو شادی کے اخراجات برداشت کرنے کا متحمل نہیں اسے روزے رکھنے چاہیں کیونکہ روزہ شہوت کے منہ زور گھوڑے کو لگام دے دیتا ہے۔

اَحکام الحدیث: ❶ صاحب اِستطاعت نوجوانوں کا شادی کے بندھن میں بندھ جانا مستحسن اقدام ہے۔

❷ شادی شرف اِنسانیت کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔

❸ شادی سے نگاہ اور شرم گاہ آوارگی سے بچ جاتے ہیں۔

❹ جو نوجوان شادی کرنے کے لئے مالی وسائل نہیں رکھتے انہیں روزے رکھنے چاہیں کیونکہ روزہ شہوت کے زور کو توڑنے کا باعث بنتا ہے۔

حدیث: 295

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ فَقَالَ: بَعْضُهُمْ: لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ' وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وقَالَ: بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَالِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ: "مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا: كَذَا وَكَذَا؟ وَلٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ' وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ' وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' بمعناه کتاب النکاح' باب الترغیب فی النکاح۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب النکاح' باب استحباب النکاح' لمن تاقت نفسه الیه ووجد مونه واشتغال من عجز عن المون بالصوم۔

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات سے آپ کے خفیہ عمل یعنی نفلی عبادت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں دریافت کیا۔ تو اِن میں سے ایک نے کہا: کہ میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا۔ ایک نے کہا کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا۔ اور ایک نے کہا کہ میں بستر پر نہیں سوؤں گا۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

"لوگوں کا کیا حال ہے؟ کہ انہوں نے یہ یہ بات کہی لیکن میں نماز پڑھتا ہوں' سوتا بھی ہوں' روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں' اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں جس نے میری سنت سے بے رغبتی اختیار کی وہ مجھ سے نہیں۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿سَأَلُوا﴾ انہوں نے دریافت کیا۔ ❷ ﴿أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ نبی کریم ﷺ کی بیویاں۔ ❸ ﴿فِي السِّرِّ﴾ پردے میں' راز میں۔ ❹ ﴿النِّسَاءَ﴾ عورتیں۔ ❺ ﴿اللَّحْمَ﴾ گوشت۔ ❻ ﴿فِرَاشٍ﴾ بستر۔ ❼ ﴿مَا بَالُ﴾ کیا حال ہے؟ کیا ہو گیا ہے؟ ❽ ﴿أُصَلِّي﴾ میں نماز پڑھتا ہوں۔ ❾ ﴿أَنَامُ﴾ میں سوتا ہوں۔ ❿ ﴿أَصُومُ﴾ میں روزہ رکھتا ہوں۔ ⓫ ﴿أُفْطِرُ﴾ میں افطار کرتا ہوں یعنی ناغہ کرتا ہوں۔ ⓬ ﴿أَتَزَوَّجُ﴾ میں شادی کرتا ہوں۔ ⓭ ﴿فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي﴾ جس نے میری سنت سے منہ پھیرا۔

مفہوم الحدیث: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چونکہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں اپنے دامن میں سمیٹنے کا حد درجہ شوق تھا۔ وہ اس تلاش میں رہتے تھے کہ نیک اعمال جس حد تک ممکن ہو جلدی جلدی سرانجام دیئے جائیں ایک روز چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ازواج مطہرات سے نبی کریم ﷺ کی نفلی عبادت کے بارے میں دریافت کیا جب انہیں تفصیلات سے آگاہ کیا گیا تو وہ سن کر حیران رہ گئے انہوں نے اپنی عبادت گذاری کو بہت ہی کم تصور کیا ان میں سے ایک کہنے لگا میں زندگی بھر شادی نہیں کروں گا۔ تاکہ عبادت میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو دوسرے نے کہا میں گوشت نہیں کھاؤں گا۔ تاکہ دنیا کی لذت میں غافل نہ ہو جاؤں تیسرے نے کہا میں رات بھر سوؤں گا نہیں تاکہ پوری رات عبادت میں کٹے صحابہ کرام یہ اعلان کر کے چل دیئے ازواج مطہرات نے اس صورت حال سے نبی کریم ﷺ کو آگاہ کیا آپ مسجد نبوی میں تشریف لائے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ غلبہ شوق میں میرے طرز عمل کو بھول گئے ہیں۔ یاد رکھو میرا طرز عمل یہ ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ نفلی روزے رکھتا ہوں اور کبھی ناغہ بھی کر لیتا ہوں۔ میں نے عورتوں سے شادی بھی کی ہوئی ہے۔

یہ میری سنت ہے اور جو میری سنت سے منہ پھیرے گا' یعنی پہلو تہی اختیار کرے گا۔ اس کا میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں خیر کے امور سرانجام دینے کا بہت شوق پایا جاتا تھا۔

❷ شرعی احکامات انسانی فطرت کے عین مطابق نازل کئے گئے ہیں۔ ہر حکم پر آسانی سے عمل کیا جاسکتا ہے۔ کسی کو اس کی ہمت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی گئی۔

❸ نبی کریم ﷺ کی اقتداء و اِتباع میں ہی خیر و برکت ہے۔

❹ اپنے آپ کو بلاوجہ مشقت و تکلیف میں مبتلا کرنا شرعاً کوئی مستحسن اقدام نہیں۔

❺ نبی کریم ﷺ کی سنت سے بے رغبتی اِختیار کرنے سے اِنسان کا تعلق اُمت مسلمہ سے کٹ جاتا ہے۔

❻ دُنیا کی جن لذتوں کو مباح قرار دیا گیا ہے ان سے مستفیض ہونا رحمت و برکت کا باعث بنتا ہے۔

❼ اِسلامی شریعت میں ہر چیز کے حقوق کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ تصوف کی آڑ میں جسم کے حقوق پامال کرنا قربِ اِلٰہی کا باعث نہیں بن سکتا۔

حدیث: 296

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب النکاح، باب ما یکرہ فی التبتل والخصاء۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسہ الیہ ووجدہ مونۃ واشتغال من عجز عن المون بالصوم۔

معنی الحدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لئے بیوی سے علیحدگی کو رد کر دیا اگر آپ اسے اجازت دے دیتے تو ہم بھی قوت مردانہ کو ختم کر لیتے۔

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿رَدَّ﴾ روک دیا، اجازت نہ دی۔ ❷ ﴿اَلتَّبَتُّلَ﴾ علیحدگی۔ عبادت کی خاطر ازدواجی تعلقات سے مکمل اجتناب۔ ❸ ﴿لَوْ اُذِنَ﴾ اگر اجازت دے دی جاتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹ ﴿اِخْتَصَيْنَا﴾ ہم خصی ہو جاتے۔ اپنی قوت مردانہ ختم کر لیتے۔

مفہومُ الحدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے ہر وقت عبادت میں مصروف رہنے کے دلی شوق کی بنا پر رسول اللہ ﷺ سے بیوی بچوں کو چھوڑنے یعنی ازدواجی تعلقات سے کنارہ کشی اختیار کرنے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے اسے اجازت نہیں دی۔ کیونکہ دین اسلام میں رہبانیت کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔

اگر اس موقع پر نبی کریم ﷺ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دیتے۔ تو بہت سے صحابہ کرام جو عبادت میں زیادہ وقت مصروف رہنے کا دلی شوق رکھتے تھے وہ اپنی مردانہ قوت کو ہی ختم کر لیتے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ دنیا کی جائز لذتوں سے مستفیض ہونے کی مسلمان کو شرعاً اجازت ہے۔

❷ اِسلام میں رہبانیت یعنی ترک دنیا کو پسند نہیں کیا گیا۔

❸ حقوق و فرائض کو سرانجام دیتے ہوئے عبادت کے لئے وقت نکالنا مستحب عمل ہے۔

❹ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا ازدواجی تعلقات سے کنارہ کشی اختیار کرنے کی دربار رسالت سے اجازت محض عبادت الٰہی میں مصروف رہنے کے دلی شوق کی وجہ سے تھی۔

❺ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے اس متصوفانہ طرز فکر کو بنظر استحسان نہیں دیکھا۔

❻ ازدواجی تعلقات کا نظام انسانی فطرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہی وضع کیا گیا ہے۔

❼ اِس سے پہلو تہی اختیار کرنا فطرتی تقاضوں کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ جس کے اثرات اِنسانی طبیعت پر بہتر مرتب نہیں ہوتے۔

❁ ❁ ❁

www.KitaboSunnat.com

حدیث: ⟸ 297

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنكِحْ أُخْتِيْ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَقَالَ "اَوَتُحِبِّيْنَ ذَالِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَّاَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ ذَالِكِ لَايَحِلُّ لِيْ قَالَتْ فَاِنَّا نُحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ: "بِنْتُ أَبِيْ سَلَمَةَ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّهَا لَوْلَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حُجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَابْنَةُ لِاَخِيْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةُ اَبِيْ لَهَبٍ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِاَبِيْ لَهَبٍ كَانَ اَبُوْلَهَبٍ اَعْتَقَهَا فَاَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْلَهَبٍ اُرِيَهُ بَعْضُ اَهْلِهِ بِشَرِّ حِيْبَةٍ فَقَالَ: لَهُ مَاذَا لَقِيْتَ قَالَ اَبُوْلَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ خَيْرًا غَيْرَ اَنِّيْ سُقِيْتُ مِنْ هٰذِهِ بِعَتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ۔

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب النكاح، باب وامهاتكم اللاتي و كتاب النفقات۔

رواه مسلم: في صحيحه بنحوه، كتاب الرضاع باب تحريم الربيبة واخت المرأة۔

معنی الحدیث: حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ آپ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کرلیں۔

آپ نے اِرشاد فرمایا کیا تو اسے پسند کرتی ہے؟ میں نے عرض کی میں آپ کی اکیلی بیوی تو نہیں ہوں۔ میں پسند کرتی ہوں کہ خیروبھلائی میں میری بہن میری شریک کار ہو۔ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: یہ میرے لئے جائز نہیں ہے۔ اس نے کہا ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے تعجب سے پوچھا ابوسلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی کہ ہاں! آپ نے اِرشاد فرمایا اگر اس نے میری گود میں پرورش پائی نہ ہوتی تب بھی وہ میرے لئے حلال نہ تھی۔ یہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے وہ اس طرح کہ مجھے اور ابوسلمہ کو ابولھب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ میرے لئے اپنی بیٹیاں اور بہنیں (شادی کے لئے) پیش نہ کیا کرو۔

عروۃ نے بیان کیا کہ ثویبہ ابولھب کی لونڈی تھی جسے اس نے آزاد کردیا تھا۔ اس نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ جب ابولھب فوت ہوگیا۔ وہ اپنے کسی رشتہ دار کو خواب میں ملا۔ اس نے دریافت کیا تجھے کیا ملا؟ ابولھب نے کہا تم سے بچھڑنے کے بعد کوئی خیروبھلائی نہ ملی سوائے اس کے کہ مجھے ثویبہ کو آزاد کرنے کے صلے میں پانی پلایا گیا۔

مفردات الحدیث: ① ﴿اِنْكِحْ﴾ نکاح کرلیجئے۔ شادی کرلیجئے۔ ② ﴿اَتُحِبِّيْنَ ذَالِكَ﴾ کیا تو اسے پسند کرتی ہے۔ ③ ﴿لَسْتُ لَكَ مُخْلِيَةً﴾ میں آپ کی اکیلی بیوی تو نہیں ہوں۔ ④ ﴿لَا يَحِلُّ لِيْ﴾ میرے لئے جائز نہیں۔ ⑤ ﴿نُحَدِّثُ﴾ ہمیں بتایا گیا ہے۔ ⑥ ﴿رَبِيْبَةٌ﴾ پروردہ۔ ⑦ ﴿لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ﴾ تم مجھ پر پیش نہ کیا کرو۔ ⑧ ﴿بِعَتَاقَتِيْ﴾ میرے آزاد کرنے کی وجہ سے۔

مفہوم الحدیث: ام المومنین! حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے ایک روز نبی کریم ﷺ سے بڑے ہی دلربا انداز میں عرض کی کہ آپ میری بہن سے شادی کرلیں آپ نے اپنی بیوی کے منہ سے بات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سن کر بڑے تعجب کا اظہار کیا کہ عورت تو اپنے اوپر کسی سوکن کو برداشت نہیں کرتی اور یہ اپنی بہن کو سوکن بنانے کا مطالبہ کر رہی ہے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اس مسئلے کا علم نہیں تھا کہ دو حقیقی بہنیں بیک وقت ایک خاوند کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں آپ نے بڑے تعجب سے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا تُم یہ پسند کرتی ہو کہ بہن تمہاری سوکن ہو انہوں نے بڑے ہی معصومانہ انداز میں جواب دیا کیوں نہیں میں آپ کی کوئی اکیلی بیوی تو ہوں نہیں آپ سے نکاح کسی بھی خاتون کے لئے دُنیا میں بہت بڑا اِعزاز ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ خیرو بھلائی میں میری بہن میری شریک کار بنے آپ نے اسے سمجھاتے ہوئے اِرشاد فرمایا یہ نکاح میرے لئے جائز نہیں۔ یہ سن کر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم نے سنا ہے کہ آپ ابو سلمہ کی بیٹی سے شادی کر رہے ہیں۔ آپ نے تعجب سے پوچھا تُم ام سلمہ کی بیٹی کے بارے میں کہہ رہی ہو اس نے کہا ہاں بالکل یہی بات ہم نے سنی ہے۔ آپ نے اِرشاد فرمایا اس کے ساتھ دو وجہ سے میرا نکاح نہیں ہو سکتا۔ ایک تو وہ میری بیوی ام سلمہ کی بیٹی ہے۔ دوسری وہ میری رضاعی بھتیجی ہے وہ اس طرح کہ مجھے اور ابو سلمہ کو ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہے میں اور ابو سلمہ دونوں رضاعی بھائی ہیں۔

دیکھو تُم اِس طرح کی پیش کش مجھے نہ کیا کرو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی جسے ابولہب نے آزاد کر دیا تھا۔ جب ابولہب فوت ہو گیا تو وہ کسی رشتہ دار کو خواب میں ملا اس نے پوچھا سناؤ کیسے گذر رہی ہے۔

اس نے کہا بڑا برا حال ہے۔ مسلسل عذاب میں مبتلا ہوں ہاں البتہ ثویبہ کو آزاد کرنے کے صلے میں مجھے ایک دفعہ پانی پلایا گیا ہے۔

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ بیوی کی بہن سے نکاح جائز نہیں جب تک وہ بیوی خاوند کے نکاح میں ہے۔

❷ اگر بیوی فوت ہو جائے یا اسے طلاق دے دی جائے تو بایں صورت اس سے شادی جائز ہے۔

❸ بیوی کی بیٹی جو دوسرے خاوند سے ہو اس کے ساتھ نکاح جائز نہیں بشرطیکہ وہ بیوی مدخول بہا ہو۔ یعنی اس کے ساتھ خاوند ازدواجی فریضہ سرانجام دے چکا ہو۔

❹ رضاعی بھتیجی سے نکاح جائز نہیں۔

❺ مفتی کے لئے ضروری ہے کہ جب اس سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کی توجیہات مختلف ہوں تو وہ سائل سے اس کی تفصیلات معلوم کر لے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 298

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تعالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

"لَا یَجْمَعُ الرَّجُلُ بَیْنَ الْمَرْءَۃِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْءَۃِ وَخَالَتِهَا"۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب النکاح، باب لا تنکح المرأۃ علی عمتھا۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب النکاح، باب تحریم الجمع بین المرأۃ و عمتھا او خالتھا فی النکاح۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کوئی شخص عورت اور اس کی پھوپھی اور نہ ہی عورت اور اس کی خالہ کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرے۔۔(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَا یَجْمَعُ﴾ نہ اکٹھا کرے۔ ❷ ﴿عَمَّۃٌ﴾ پھوپھی۔
❸ ﴿خَالَۃٌ﴾ خالہ۔

مفہوم الحدیث: بھتیجی اور پھوپھی بھانجی اور خالہ کو بیک وقت نکاح میں اکٹھا نہیں رکھا جا سکتا۔

احکام الحدیث: ❶ بھتیجی اگر بیوی ہو تو اس کے ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی سے نکاح جائز نہیں۔
❷ بھانجی اگر بیوی ہو تو اس کے ہوتے ہوئے اس کی خالہ سے نکاح جائز نہیں۔

حدیث: 299

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الشروط، باب الشروط فی المھر عند عقدۃ النکاح۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب النکاح، باب الوفاء بالشروط فی النکاح۔

معنی الحدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: زیادہ حق ان شرطوں کا ہے کہ تم انہیں پورا کرو جن کی بنا پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔

(بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿الشُّرُوْطِ﴾ شرطیں۔ ❷ ﴿أَحَقُّ﴾ زیادہ حق دار۔ ❸ ﴿أَنْ تُوْفُوْا بِهٖ﴾ کہ تم اُسے پورا کرو۔ ❹ ﴿مَا اسْتَحْلَلْتُمْ﴾ جو تم نے جائز کیا۔ ❺ ﴿الْفُرُوْجُ﴾ شرم گاہیں۔

مفہومُ الحدیث:

شادی کے وقت اگر کچھ شرائط طے کرلی جائیں تو انہیں پورا کرنا شرعاً ضروری ہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ اگر نکاح کے وقت کوئی شرط طے کرلی جاتی ہے اور فریقین برضا ورغبت اسی شرط کو تسلیم کرلیتے ہیں تو اسے پورا کرنا شرعی طور پر ضروری ہو جاتا ہے۔

❷ نکاح کی شرائط کو پورا کرنا اس لئے بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ ان شرائط کی بنا پر تو وہ عورت اس کے لئے حلال ہوئی ہے۔

حدیث: 300

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰی اَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صِدَاقٌ۔

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب النكاح، باب الشغار۔

رواه مسلم: في صحيحه، كتاب النكاح، باب تحريم نكاح الشغار وبطلانه۔

مَعنیٰ الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وٹے سٹے سے منع فرمایا وٹہ سٹہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کا نکاح دوسرے کو اس شرط پر دے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اُس کو دے اور دونوں کے درمیان مہر کا تقرر نہ ہو۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿الشِّغَارُ﴾ وٹہ سٹہ۔ ❷ ﴿يُزَوِّجُ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ﴾ شادی کردے مرد اپنی بیٹی کی۔ ❸ ﴿عَلٰی اَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ﴾ اس شرط پر کہ شادی کرے دوسرا۔ ❹ ﴿ابْنَتَهٗ﴾ اپنی بیٹی کی۔ ❺ ﴿صِدَاقٌ﴾ حق مہر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: درحقیقت نکاح کی تکمیل عورت کے لئے حق مہر کے تعین کئے بغیر نہیں ہوتی۔

شادی کے وقت مسرت بھرے لمحات میں خاوند حق مہر کی صورت میں اپنی نئی نویلی رفیقہ حیات کی خدمت میں تحفہ پیش کرتا ہے جس کی وجہ سے دلہن اپنی اہمیت کا احساس کرتی ہے۔

تحفہ ہمیشہ دلی رغبت اور ایسے باوقار انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ تحفہ لینے والا اپنی قدر افزائی محسوس کرتا ہے۔

شریعت میں حق مہر کی مقدار متعین نہیں کی گئی اسے فریقین کی رضامندی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ بہتر یہی ہے دولہے کی مالی حیثیت کے مطابق حق مہر کا تعین کیا جائے تاکہ وہ اسے باآسانی ادا کرسکے۔

حق مہر سے محروم کرتے ہوئے اگر کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح کسی شخص کو اس شرط پر دیتا ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اسے دے اور حق مہر کو درمیان میں سے ختم کردیا جائے۔ یہ صریحاً ظلم ہے جسے شریعت میں حرام قرار دیا گیا ہے۔

اَحکامُ الحدیث: 1 وٹے سٹے کی شادی شرعاً ممنوع ہے۔

2 وٹے سٹے کی شادی دو خاندانوں کے درمیان بسااوقات فساد اور خرابی کا باعث بنتی ہے۔

3 وٹے سٹے کی شادی میں چونکہ دو لڑکیوں کو حق مہر سے محروم کردیا جاتا ہے جو ان کا شرعی حق بنتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو محرومی اور استحصال کا شکار تصور کرتی ہیں۔ اس طرز عمل سے ان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ لہٰذا شریعت نے ایسی شادی کو ممنوع قرار دے دیا۔

4 وٹے سٹے کے نکاح شرعاً حرام ہونے پر علمائے اُمت کا اِجماع ہے۔

حدیث: 301

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُّحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب نہی رسول اللہ ﷺ عن نکاح المتعۃ آخرا و کتاب الذبائح و کتاب المغازی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب النکاح، باب نکاح المتعۃ و بیان انہ ابیح ثم نسخ ثم ابیح ثم نسخ واستقر تحریمہ الی یوم القیامۃ۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دِن نکاح متعہ سے منع کیا اور گھریلو گدھوں کا گوشت اِستعمال کرنے سے منع کیا۔ (بخاری و مُسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿نَهٰى﴾ اس نے منع کیا۔ ❷ ﴿اَلْمُتْعَةُ﴾ کسی عورت کو کچھ وقت کے لئے معاوضہ دے کر حاصل کرنا متعہ کہلاتا ہے۔ ❸ ﴿يَوْمَ خَيْبَرَ﴾ خیبر کے دن یعنی غزوہ خیبر کے موقع پر۔ ❹ ﴿لُحُوْمٌ﴾ لَحْمٌ کی جمع گوشت۔ ❺ ﴿اَلْحُمُرُ الْاَهْلِيَّةُ﴾ گھریلو گدھے۔

مفہُومُ الْحَدِیْث: شریعت اسلامیہ میں نکاح کو اس لئے جائز قرار دیا گیا ہے تاکہ نفسانی خواہشات کو ایک محدود دائرے میں رہتے ہوئے پورا کرنے کے مواقع میسر آسکیں۔

نکاح سے میاں بیوی کے درمیان دائمی الفت و محبت پیدا ہوتی ہے نکاح کی بنا پر دو خاندان آپس میں قریب ہوتے ہیں۔

لیکن متعہ کو شریعت میں حرام قرار دیا گیا ہے اس کی حرمت کا حکم غزوہ خیبر میں دیا گیا۔ اور اسی دن گھریلو گدھے کا گوشت کھانے پر شرعاً پابندی عائد کی گئی۔

متعہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی عورت کو کچھ وقت کے لئے کرائے پر حاصل کرلے اور اس سے وہی تعلق قائم کرے جو میاں بیوی کے آپس میں ہوتے ہیں۔

اس سے چونکہ معاشرے میں بہت سی خرابیاں جنم لیتی ہیں۔ بے حیائی کو فروغ ملتا ہے۔ نسل برباد ہوتی ہے۔ عورت کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے۔ عورت کی عظمت خاک آلود ہوتی ہے۔ خاندانی نظام تباہ ہوتا ہے۔ اس لئے شریعت میں متعہ کو حرام قرار دے دیا گیا۔

اَحکامُ الْحَدِیْث: ❶ نکاح متعہ شرعاً حرام ہے۔

❷ نکاح متعہ اسلام کے ابتدائی دنوں میں بوقت ضرورت جائز تھا لیکن غزوہ خیبر میں نکاح متعہ کو اُمت مسلمہ کے لئے حرام قرار دے دیا گیا۔

❸ شارع علیہ السلام نے اُمت کو معاشرتی مفاسد سے محفوظ ومامون رکھنے کے لئے۔ متعہ کو قطعی طور پر حرام قرار دے دیا۔

❹ گھریلو گدھے کا گوشت حرام ہے اور جنگلی گدھے یعنی نیل گاؤ کا گوشت حلال ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 302

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"لاَ تُنْكَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلاَ تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ' وَكَیْفَ اِذْنُهَا؟ قَالَ: اَنْ تَسْكُتَ"۔

رواہ البخاری: کتاب النکاح' باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر والثیب الا برضاھا و کتاب الحیل۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النکاح باب استئذان الثیب فی النکاح بالنطق والبکر بالسکوت۔

معنی الحدیث: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے امر حاصل نہ کرلیا جائے۔ اور کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت طلب نہ کرلی جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اجازت کس طرح حاصل کی جائے آپ نے فرمایا اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہوتی ہے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لاَ تُنْكَحُ﴾ نہ نکاح کیا جائے۔ ❷ ﴿الْاَیِّمُ﴾ بیوہ عورت۔ ❸ ﴿حَتّٰی﴾ یہاں تک۔ ❹ ﴿تُسْتَاْمَرَ﴾ اس سے امر حاصل کیا جائے۔ ❺ ﴿الْبِكْرُ﴾ کنواری لڑکی۔ ❻ ﴿تُسْتَاْذَنَ﴾ اس سے اجازت طلب کی جائے۔ ❼ ﴿اِذْنُهَا﴾ اس کی اجازت۔ ❽ ﴿اَنْ تَسْكُتَ﴾ کہ وہ خاموش ہو جائے۔

مفہوم الحدیث: چونکہ نکاح کے بعد عورت اپنے خاوند کے دائرہ اختیار میں آجاتی ہے۔ اُسے اسی طرف جانا ہوتا جس طرف خاوند اُسے لے جانا چاہتا ہے۔ اِس لئے شریعت نے خاص طور پر اِس بات کا خیال رکھا ہے کہ عورت کو نکاح سے پہلے یہ موقع دیا جائے کہ وہ اپنے رفیق حیات کے انتخاب میں سوچ سمجھ لے کیونکہ اِس کے ساتھ پوری زندگی نبھانا ہوتی ہے۔ لہٰذا شریعت میں یہ قانون وضع کردیا گیا۔ کہ بیوہ عورت سے نکاح سے پہلے امر حاصل کیا جائے اور کنواری لڑکی سے اِجازت طلب کی جائے۔

بیوہ عورت زبان سے اِعتراف کرے کہ مجھے یہ شادی منظور ہے۔

جبکہ کنواری لڑکی سے اِجازت طلب کرتے وقت اِس کی خاموشی رضامندی تصور کی جائے گی کیونکہ اِس میں حیاء نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے اپنے اہل خانہ کے سامنے زبان سے اِعتراف کرنا اِس کے لئے بہت دشوار ہوتا ہے۔ لہٰذا اِس کی خاموشی کو رضامندی کے قائم مقام تصور کرلیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام الحدیث: 1 بیوہ عورت کا نکاح اِس کے زبانی اِقرار کرائے بغیر شرعاً ممنوع ہے۔

2 کنواری لڑکی کے نکاح سے پہلے اِس کی اِجازت ضروری ہے۔

3 کنواری لڑکی کی مرضی حاصل کیے بغیر اِس کی شادی کرنا شرعاً جائز نہیں۔

4 اگر لڑکی کسی جگہ شادی نہیں کرنا چاہتی تو اِس کے وارثوں کو زبردستی کرنے کی شریعت میں اِجازت نہیں۔

5 زبردستی کی شادی کا انجام عام طور پر ہولناک ہوتا ہے۔

6 بیوہ عورت بول کر اَپنی مرضی کا اِظہار کرے۔

7 کنواری لڑکی اِجازت طلب کرنے پر اگر خاموشی سے سر جھکا لیتی ہے تو یہ انداز اس کی رضامندی کی غمازی کرتا ہے۔

حدیث: 303

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

جَاءَتِ امْرَءَ ةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَالرَّحْمَانِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَاِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: "أَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رَفَاعَةَ؟ لَاحَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ" فَقَالَتْ وَاَبُوْبَكْرٍ عِنْدَهُ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ اَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَنَادٰى يَااَبَابَكْرٍ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى هٰذِهِ مَاتَجْهَرُبِهِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الشہادات' باب شہادۃ المختبی و کتاب اللباس و کتاب الادب۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النکاح' باب لا تحل المطلقۃ ثلاثا لمطلقہا حتی تنکح زوجا غیرہ۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رفاعہ قرظی کی بیوی نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا۔ میں رفاعہ قرظی کے نکاح میں تھی۔ اس نے طلاق دے دی اور مجھے قطعی طلاق دی۔ میں نے اس کے بعد عبدالرحمان زبیر سے شادی کرلی۔ اس کا تو کپڑے کے پھندنے کی مانند ہے۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور اِرشاد فرمایا۔ کیا تو چاہتی ہے کہ رفاعہ کی طرف بیوی کے طور پر لوٹ جائے ایسا نہیں ہو سکتا یہاں تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تو اس سے لطف اندوز ہو اور وہ تجھ سے لطف اندوز ہو۔ کہتی ہیں کہ اس وقت حضرت ابوبکر آپ کے پاس تشریف فرما تھے اور خالد بن سعید دروازے پر انتظار کر رہے تھے کہ اسے اجازت دی جائے اس نے حضرت ابوبکر کو آواز دی کیا آپ اسے سن نہیں رہے کہ یہ خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس کس طرح واہیات انداز میں باتیں کر رہی ہے۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿طَلَّقَنِيْ﴾ اُس نے مجھے طلاق دے دی۔ ❷ ﴿بَتَّ طَلَاقِيْ﴾ میری طلاق کو قطعی بنا دیا۔ ❸ ﴿تَزَوَّجْتُ﴾ میں نے شادی کر لی۔ ❹ ﴿هُدْبَةُ ثَوْبٍ﴾ کپڑے کا پھندنا۔ ❺ ﴿أَتُرِيْدِيْنَ﴾ کیا تو چاہتی ہے؟ ❻ ﴿أَنْ تَرْجِعِيْ﴾ کہ تو لوٹ جائے۔ ❼ ﴿تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ﴾ تو اس کی مٹھاس چکھے۔ ❽ ﴿وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ﴾ وہ تیری مٹھاس چکھے یعنی تجھ سے لطف اندوز ہو۔ ❾ ﴿بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ﴾ وہ دروازے پر انتظار کرتا ہے۔ ❿ ﴿يُؤْذَنُ لَهُ﴾ اسے اجازت دی جائے۔ ⓫ ﴿نَادٰى﴾ اُس نے آواز دی۔ ⓬ ﴿أَلَا تَسْمَعُ﴾ کیا تو سنتا نہیں۔ ⓭ ﴿مَا تَجْهَرُ بِهٖ﴾ کس طرح وہ بیہودہ گوئی کر رہی ہے۔

مفہومُ الحدیث: ایک روز رفاعہ قرظی کی بیوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکوہ شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوئی۔ عرض کرنے لگی یارسول اللہ ﷺ میری شادی رفاعہ قرظی سے ہوئی اُس نے مجھے قطعی طلاق دے دی پھر میں نے عبدالرحمان بن زبیر سے شادی کر لی۔ اس میں وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی صلاحیت ہی نہیں وہ نامرد ہے۔ اُس کا یہ انداز گفتگو سن کر رسول اقدس ﷺ زیر لب مسکرائے اور فرمایا کیا تو اب پہلے خاوند کی طرف رجوع چاہتی ہے۔ سنو یہ اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک تم موجودہ خاوند سے لطف نہ اٹھاؤ اور وہ تجھ سے لطف اندوز نہ ہو۔ دراصل اِس خاتون کا خیال یہ تھا کہ طلاق کے بعد محض دوسرے خاوند سے نکاح کر لینے اور اُس سے طلاق حاصل کر لینے کے بعد عورت پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ طلاق بتہ سے مُراد تین طلاقوں کا نفاذ ہے۔

❷ قطعی طلاق ہو جانے کے بعد عورت اگر دوبارہ پہلے خاوند کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتی ہو تو اُس کے لئے صرف یہی صورت ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص سے شادی کرے وہ اپنی مرضی سے اُسے طلاق دے تو پھر یہ عورت پہلے خاوند کے ساتھ دوبارہ نکاح کر کے اُس کے گھر آباد ہو سکتی ہے۔ دوسرے خاوند کے ساتھ اس خاتون کے ازدواجی تعلقات کا قائم ہونا ضروری ہے۔

یاد رہے کہ اس غرض کے لئے حلالہ کرنا شرعاً جائز نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ بعض پوشیدہ مسائل دریافت کرنے کے لئے کھلا انداز گفتگو اختیار کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ ورنہ مسئلے کی صحیح انداز میں وضاحت نہیں ہو سکتی۔

حدیث: 304

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرُ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبعاً ثُمَّ وَّقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُوْ قِلاَبَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ اِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحه' کتاب النکاح باب اذا تزوج الثیب علی البکر۔

رواہ مسلم: کتاب الرضاع باب قدر ما تستحقه البکر والثیب من اقامة الزوج عندها عقب الزفاف۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا سنت طریقہ یہ ہے۔ جب کوئی پہلی بیوی کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے شادی کرے۔ تو لگاتار سات راتیں اس کے پاس رہے پھر باری تقسیم کرے۔ اگر بیوہ عورت سے شادی کرے۔ تو اس کے پاس تین راتیں قیام کرے۔ پھر باری تقسیم کرے ابو قلابہ کا ارشاد ہے کہ اگر میں چاہوں تو یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ حضرت انس نے اس حدیث کو نبی کریم ﷺ کی طرف مرفوع بیان کیا ہے۔۔ (بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿اِذَا تَزَوَّجَ﴾ جب کوئی شادی کرے۔ ❷ ﴿أَقَامَ عِنْدَهَا﴾ رہے اُس کے پاس۔ ❸ ﴿ثُمَّ قَسَمَ﴾ پھر باری تقسیم کرے۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: اگر کوئی شخص پہلی بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری لڑکی سے شادی کرے تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ نئی نویلی دُلہن کے پاس مسلسل سات دن تک قیام کرے تاکہ وہ گھریلو ماحول سے مانوس ہو جائے اگر کسی بیوہ سے شادی کرے۔ تو اُس کے پاس تین دن تک قیام کرے۔ پھر اُس کے بعد دونوں بیویوں کے درمیان باری تقسیم کرلے۔ بیویوں کے درمیان عدل و اِنصاف واجبات میں سے ہے۔ اس میں کوتاہی شرعاً جرم ہے۔ ایک بیوی کی طرف میلان اور دوسری سے بے اِعتنائی ظلم ہے۔ جو ایسا کرے گا وہ قیامت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دن صریحاً اِس حالت میں اُٹھایا جائے گا۔ کہ اِس کے جسم کا ایک حصہ فالج زدہ ہو گا۔

اَحکَامُ الحدیث: 1 پہلی بیوی کی موجودگی میں اگر کنواری لڑکی سے شادی کی جائے تو اُس کے پاس مسلسل سات دن قیام کرے پھر دونوں بیویوں کی باری مقرر کر دے۔

2 پہلی بیوی کی موجودگی میں اگر کسی بیوہ عورت سے شادی کرے تو اُس کے ساتھ مسلسل تین دن قیام کرے پھر دونوں بیویوں کی باری مقرر کرے۔

3 بیویوں کے ساتھ عدل و اِنصاف کی بنیاد پر سلوک کرنا واجبات میں سے ہے۔

4 ایک بیوی کے ساتھ حسن سلوک اور دوسری سے پہلو تہی اِختیار کرنا صریحاً ظلم ہے۔

حَدیث: 305

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

"لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ اَهْلَهٗ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ یُّقَدَّرْ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ فِیْ ذَالِكَ لَمْ یَضُرَّهُ الشَّیْطَانُ اَبَدًا"۔

رواہ البخاری: کتاب الوضوء' باب التسمیة علی کل حال وعند الوقاع و کتاب الدعوات و کتاب التوحید و کتاب النکاح۔

رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب النکاح باب' یستحب ان یقول عند الجماع۔

مَعنَی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی اِرادہ کرے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے تو یہ دُعا کرے بسم اللہ الٰہی ہمیں شیطان سے بچائے رکھنا اور شیطان کو اُس بچے سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا کرے۔ اگر اُس جماع کے نتیجے میں اولاد اِن دونوں کے مقدر میں ہوئی تو شیطان اُس کو ہرگز کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

مُفرداتُ الحدیث: 1 ﴿اِذَا اَرَادَ﴾ جب کوئی اِرادہ کرے۔ 2 ﴿اَنْ یَّاْتِیَ اَهْلَهٗ﴾ کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے۔ 3 ﴿جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ﴾ ہمیں شیطان سے دور رکھ یعنی اس سے بچائے رکھ۔ 4 ﴿مَا رَزَقْتَنَا﴾ جو تو نے ہمیں عطا کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہُومُ الحدیث: بیوی کے ساتھ جماع سے پہلے درج ذیل دُعا پڑھ لینی چاہیے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

یہ دُعا پڑھنے سے ہونے والی اولاد شیطان سے محفوظ و مامون ہو جاتی ہے۔

اَحکَامُ الحدیث: 1 میاں بیوی وظیفہ زوجیت ادا کرنے سے پہلے حدیث میں مذکورہ دعا پڑھ لیا کریں۔

2 اگر حدیث میں مذکور دعا پڑھ لی جائے تو میاں بیوی کے ملاپ کے نتیجے میں ہونے والی اولاد شیطان سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

3 ہر کام کا آغاز بسم اللہ سے کیا جائے تو اُس میں برکت ہوتی ہے بصورت دیگر وہ کام بے برکت ہو جاتا ہے۔

حدیث: 306

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ" فَقَالَ: رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ' اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ"وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْوُ أَخُو الزَّوْجِ وَمَا اشْبَهَهٗ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ مِنَ الْعَمِّ وَنَحْوِهٖ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب النکاح باب لا یخلون رجل بامرأۃ الا ذو محرم والدخول علی المغیبۃ۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب السلام باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ والدخول علیہا۔

مَعنَی الحدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غیر محرم عورتوں کے پاس جانے سے بچو: انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ دیور کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ آپ نے فرمایا: دیور تو موت ہے۔

امام مسلم ابو طاہر ابن وھب سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے لیث سے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ (اَلْحَمْوُ) خاوند کے بھائی یا اس کے چچا اور اس جیسے قریبی رشتہ داروں کو کہتے ہیں۔

مُفرداتُ الحدیث: 1 ﴿اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ غیر محرم عورتوں کے پاس داخل ہونے سے بچو۔ 2 ﴿اَلْحَمْوُ﴾ خاوند کا بھائی یا قریبی رشتہ دار۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے غیر محرم عورتوں سے علیحدگی میں ملاقات کرنے سے منع فرمادیا ہے۔ کیونکہ اس سے فحش کام میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ جونہی کوئی انسان کسی اجنبی عورت سے علیحدگی میں ملتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان شامل ہوتا ہے جو دونوں کو برائی کے لئے اُکساتا ہے۔ لہٰذا اِس پر پابندی عائد کردی گئی۔ ایک انصاری نے رسول اقدس ﷺ سے دریافت کیا کہ خاوند کا بھائی یا اس کے قریبی رشتہ دار علیحدگی میں اس کی بیوی کے پاس آجاسکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ تو موت ہیں۔ جس طرح موت سے انسان کا جسم تباہ ہوتا ہے اسی طرح خاوند کے بھائی وغیرہ کی عورت کے پاس آمد و رفت سے دین کی تباہی و بربادی کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا اس سے اِجتناب کیا جائے۔

اَحکام الحدیث:

1. کوئی شخص کسی اجنبی عورت سے تنہائی میں نہ ملے کیونکہ شیطان کی مداخلت سے بے حیائی کے اِرتکاب کا قوی امکان ہے۔
2. خاوند کے بھائی یا اُس کے قریبی رشتہ داروں کو علیحدگی میں عورت کے پاس جانے سے اِجتناب کرنا چاہیئے۔
3. ڈگمگانے کے مواقع سے دور رہنا انسان کے لئے بہتر ہوتا ہے۔
4. شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رنڈوؤں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ عیال دار لوگوں کے درمیان سکونت اختیار نہ کریں اور نہ ہی کوئی عیال دار رنڈوؤں کے درمیان رہائش پذیر ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 88

حق مہر

حدیث: 307

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِیَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا۔

رواه البخاری: کتاب النکاح باب من جعل عتق الامة صداقها۔

رواه مسلم: کتاب النکاح باب فضیلة اعتاقه امة ثم یتزوجها۔

مَعْنَی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد کر دیا اور اس کی آزادی کو مہر قرار دے دیا۔

مُفردَاتُ الحدیث: ❶ ﴿اَعْتَقَ﴾ آزاد کر دیا۔ ❷ ﴿عِتْقَهَا﴾ اس کی آزادی۔ ❸ ﴿صَدَاقَهَا﴾ اس کا مہر۔

مفہُومُ الحدیث: حضرت صفیہ بنت حیی کنانہ بن ابی الحقیق کی بیوی تھی اس کا باپ حیی قبیلہ بنو نضیر کا سردار تھا۔ خیبر فتح ہوا بچے اور عورتیں مسلمانوں کے اسیر ہوئے۔ حضرت صفیہ تقسیم میں حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی کے حصے میں آئی۔ صحابہ کرام کے مطالبے پر رسول اقدس ﷺ کے سپرد کر دی گئی آپ نے اسے آزاد کر کے امہات المومنین کے زمرے میں شامل کر لیا چونکہ وہ سردار کی بیٹی تھی اس لئے اس کے ساتھ وہی حسن سلوک روا رکھا گیا جو اس کے شایان شان تھا۔

اَحکَامُ الحدیث: ✱ مرد اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ اور آزادی کو مہر کے قائم مقام قرار دے سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. آزاد کردہ خاتون سے شادی کرنے کے لئے اس کی اجازت گواہ یا ولی کا ہونا شرط نہیں۔
3. حق مہر کے تعین میں دینی اور دنیاوی دونوں فوائد مضمر ہیں۔
4. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ پسپا ہونے والی قوم کے ذمے دار اور معزز آدمی پر رحم کھاؤ۔
5. صفیہ بنت حیی کو آزاد کر کے امھات المومنین کے زمرے میں شامل کر کے اسے قابل رشک اعزاز بخشا گیا۔

حدیث: 308

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَءَةٌ فَقَالَتْ: اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ، فَقَامَتْ طَوِيْلاً- فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ- فَقَالَ: "هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْئٍ تُصْدِقُهَا"

فَقَالَ مَا عِنْدِيْ اِلاَّ اِزَارِيْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنْ اَعْطَيْتَهَا اِزَارَكَ جَلَسْتَ وَلاَ اِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا" قَالَ مَا أَجِدُ، قَالَ " الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ" فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَلْ مَعَكَ شَيْئٌ مَنَ الْقُرْاٰنِ" قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ-

رواه البخاری: فی صحیحه، فی الوکالة، باب و کالة المرأة الامام فی النکاح و فی فضائل القرآن و کتاب النکاح و فی اللباس۔

رواه مسلم: فی صحیحه بنحوه، کتاب النکاح الصداق و جواز کونه تعلیم قرآن و خاتم حدید...... الخ۔

معنی الحدیث: حضرت سھل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا: میں اپنی ذات کو آپ کے لئے ہبہ کرتی ہوں۔ وہ دیر تک کھڑی رہی۔ ایک شخص کہنے لگا اگر آپ کو ضرورت نہیں تو اس کی شادی مجھ سے کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے جو مہر میں اس کو دے؟ اس نے کہا: میرے پاس میرے اس تہبند کے علاوہ کچھ نہیں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو نے اپنا یہ تہبند اس کو دے دیا تو تم بغیر تہبند کے بیٹھے رہ جاؤ گے۔ کوئی اور چیز تلاش کرو۔ اس نے کہا مجھے کچھ نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملا- آپ نے فرمایا تلاش کرو اگرچہ لوہے کی کوئی انگوٹھی ہی ہو- اس نے تلاش کیا لیکن کوئی چیز نہ پائی- رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: کیا تجھے قرآن مجید میں سے کچھ زبانی یاد ہے- اُس نے کہا ہاں: رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا مَیں نے اِس خاتون کی تیرے ساتھ شادی کردی اِس کے عوض جو تیرے پاس قرآن مجید میں سے کچھ یاد ہے-

مُفرداتُ الحدیث:

❶ ﴿وَهَبْتُ نَفْسِیْ﴾ میں نے اپنی ذات کو ہبہ کیا- ❷ ﴿قَامَتْ قِیَامًا طَوِیْلًا﴾ وہ دیر تک کھڑی رہی- ❸ ﴿زَوِّجْنِیْهَا﴾ اس کی شادی مجھ سے کردیجئے-
❹ ﴿تُصْدِقُهَا﴾ تو اس کو مہر دے- ❺ ﴿اِزَارِیْ﴾ میرا تہبند- ❻ ﴿اِلْتَمِسْ﴾ تلاش کر-
❼ ﴿زَوَّجْتُكَهَا﴾ میں نے اس کی شادی تیرے ساتھ کردی-

مفہومُ الحدیث: بعض شرعی احکام ایسے ہیں جو صرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہیں- اُمت میں سے کسی فرد کے لئے ان پر عمل پیرا ہونا جائز نہیں- مثلاً چار سے زائد بیویاں- اسی طرح کسی خاتون کا بغیر مہر کے اپنی ذات کو ہبہ کرنا- جس طرح کہ سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے- وَامْرَءَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ"-

اور وہ مومن عورت جس نے اپنے آپ کو نبی کے لئے ہبہ کیا ہو اگر نبی اسے اپنے نکاح میں لینا چاہے- یہ رعایت خالصتاً تمہارے لئے ہے- دوسرے مومنوں کے لئے نہیں ہے-

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک خاتون حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی ذات کو آپ کے لئے ہبہ کرتی ہوں- اگر آپ قبول فرمالیں تو زہے شرف آپ نے نہ ہی تو دلی رغبت کا اِظہار کیا اور نہ اُسے کوئی جواب دیا کہ کہیں اُسے شرمندگی محسوس نہ ہو- یہ صورت حال دیکھ کر ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ اُسے اپنے حبالہ عقد میں لینا نہیں چاہتے تو اِس کی مجھ سے شادی کردیجئے-

آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس مہر ادا کرنے کے لئے کچھ ہے- اس نے کہا میرے پاس یہ ایک تہبند ہی ہے جسے میں نے پہن رکھا ہے- آپ نے فرمایا اگر تُم نے مہر کے طور پر یہ تہبند اِس خاتون کے سپرد کیا تو پھر تُم خود کیا کروگے جاؤ گھر میں کوئی چیز تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو اس نے تلاش بسیار کے بعد عرض کیا- میرے پاس کچھ بھی نہیں میں بالکل تہی دست ہوں- آپ نے فرمایا اچھا یہ بتاؤ کہ تجھے قرآن مجید کی کچھ سورتیں زبانی یاد ہیں- اُس نے کہا ہاں یہ دولت تو میرے پاس ہے- آپ نے فرمایا اس خاتون کی تیرے ساتھ شادی اس شرط پر کر رہا ہوں کہ تُم نے وہ سورتیں اپنی بیوی کو یاد کرانا ہوں گی اور یہی تیرا مہر ہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: 1 عورت اگر کسی شخص سے شادی کرنے کا اِرادہ رکھتی ہے تو اِس کے لئے شادی کی پیش کش کرنا جائز ہے۔

2 شادی کے موقع پر عورت کے حق میں مہر کا تعین کرنا شرعی طور پر لازمی ہے۔

3 شریعت میں مہر کی مقدار مقرر نہیں کی گئی اسے فریقین کی رضامندی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دولہے کی مالی حیثیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مہر مقرر کیا جائے۔ مہر کی ادائیگی ضروری ہے ہاں اگر دلہن اپنی خوشی سے لینا نہ چاہے وہ برضاء و رغبت معاف کردے تو یہ اس کا شرعی حق ہے۔

4 شادی کے موقع پر مہر خاوند کی طرف سے اپنی رفیقہ حیات کو ایک تحفہ ہوتا ہے۔ تحفہ ہمیشہ دلی رغبت سے باوقار انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ جس سے تحفہ لینے والے کے دل میں سرور' محبت اور اپنائیت کے احساسات پیدا ہوتے ہیں۔

5 جس خاتون سے شادی کرنے کا ارادہ ہو اسے دیکھنا جائز ہے۔

6 جس خاتون کا کوئی ولی نہ ہو حکمران اس کا ولی ہوتا ہے۔

7 نکاح ہر اس لفظ سے منعقد ہو جاتا ہے۔ جو شادی پر دلالت کرتا ہو۔ مثلاً نکاح خوان یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ خاتون تیرے حبالہ عقد میں دی۔ میں نے اس خاتون کو تیرے ملکیت میں دیا۔ میں نے اس خاتون کا ہاتھ تیرے ہاتھ میں دیا وغیرہ وغیرہ یہ سب الفاظ ایسے ہیں جن سے مُراد نکاح ہی ہوتا ہے۔ ان کے ادا کرنے اور دولہے کے قبول کہہ دینے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

8 نکاح ایجاب و قبول سے منعقد ہو جاتا ہے۔ خطبہ نکاح حصول برکت کے لئے پڑھا جاتا ہے۔

حدیث: 309

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَبْدَالرَّحْمَانِ بْنَ عَوْفٍ وَعَلَيْهِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَهْيَمْ"؟ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَءَةً فَقَالَ مَا أَصْدَقْتَهَا" قَالَ وَزْنُ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ البخاری: کتاب الدعوات باب الدعا للمتزوج

و کتاب النکاح و فی البیوع و فی مناقب الانصار۔

رواہ مسلم: کتاب النکاح باب الصداق و جواز کونہ تعلیم قرآن و خاتم حدید...... الخ۔

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمان بن عوف پر زعفران کا نشان دیکھا تو نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: بھئی یہ کیا ہے؟ عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک خاتون سے شادی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اُسے مہر کیا دیا ہے؟ عرض کی کھجور کی گٹھلی کے مطابق سونا! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ آپ کو برکت دے ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کا ہی ہو۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿رَدْعُ زَعْفَرَانٍ﴾ زعفران کا نشان۔ ❷ ﴿مَهْيَمْ﴾ یہ کیا ہے؟ ❸ ﴿مَا أَصْدَقْتَهَا﴾ تو نے اسے مہر کیا دیا ہے؟ ❹ ﴿وَزْنُ نَوَاةٍ﴾ گٹھلی کا وزن۔ ❺ ﴿ذَهَبٍ﴾ سونا۔ ❻ ﴿أَوْلِمْ﴾ ولیمہ کرو۔ ❼ ﴿وَلَوْ بِشَاةٍ﴾ اگرچہ ایک بکری ہو۔

مفہوم الحدیث: رسول اقدس ﷺ نے ایک روز حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے کپڑوں پر زعفران کے نشانات دیکھے تو تعجب سے پوچھا اے عبدالرحمان میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟ کیونکہ مردوں کے لئے ایسی خوشبو لگانے کی اجازت ہے جس کا رنگ پوشیدہ ہو اور خوشبو ظاہر ہو۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔ آپ نے محبت بھرے انداز میں دریافت کیا اپنی بیوی کو مہر کیا دیا ہے؟

عرض کی کھجور کی گٹھلی کے وزن برابر سونے کی ڈلی میں نے بطور مہر دی ہے۔

آپ نے برکت کی دعا کی اور فرمایا اب ولیمہ بھی کرو خواہ ایک ہی بکری کا کیوں نہ ہو۔

احکام الحدیث:

1. مردوں کے لئے رنگ دار خوشبو لگانا مکروہ ہے۔
2. قائد اور مرشد کو اپنے ساتھیوں یا مریدوں کے حالات سے آگاہ رہنا مستحسن اقدام ہے۔
3. مہر کم مقدار میں باندھنا اچھا اقدام ہے۔
4. مہر اتنا باندھا جائے جسے با آسانی ادا کیا جا سکے۔
5. نئی شادی کرنے والے کے لئے برکت کی دُعا کرنا مسنون ہے۔
6. اپنی حیثیت کے مطابق شادی کے بعد ولیمہ کرنا چاہئے ولیمہ کرنا مستحسن عمل ہے جس کا التزام ہونا چاہئے۔
7. ولیمے میں بے جا خرچ سے اجتناب کرنا چاہئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 89

کتاب الطلاق

کتاب الطلاق

حدیث: 310

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَءَ تَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَالِكَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ "لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَالَهُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا اَمَرَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ" وَفِيْ لَفْظٍ حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً مُّسْتَقْبِلَةً سِوٰى حَيْضَتِهَا الَّتِيْ طَلَّقَهَا فِيْهَا وَفِيْ لَفْظٍ فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا" وَرَاجَعَهَا عَبْدُاللّٰهِ كَمَا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ الطلاق و کتاب الاحکام۔

رواہ مسلم: فی صحیحه، کتاب الطلاق، باب تحریم طلاق الحائض بغیر رضاها وانه لو خالف وقع الطلاق ویومر برجعتها۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو اُس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے۔ پھر فرمایا: "اسکے لئے ضروری ہے کہ اس خاتون سے رجوع کرے پھر اسے اپنے پاس رکھے یہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر اسے حیض آئے۔ اور پاک ہو۔ اگر ضرور اس نے اسے طلاق دینی ہے تو اسے چھونے سے پہلے اسے طلاق دے۔ یہ طریق کار ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ جس حیض میں اس نے طلاق دی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور مستقبل میں حیض گذارے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کی یہ طلاق شمار ہو گئی۔ حضرت عبداللہ نے اس سے رجوع کر لیا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿طَلَّقَ امْرَءَتَهُ﴾ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی۔ ❷ ﴿تَغَيَّظَ مِنْهُ﴾ اس سے ناراض ہوئے۔ ❸ ﴿لِيُرَاجِعْهَا﴾ اُسے چاہیے کہ وہ اس سے رجوع کرے۔ ❹ ﴿ثُمَّ يُمْسِكْهَا﴾ پھر اُسے اپنے پاس رکھے۔ ❺ ﴿حَتّٰى تَطْهُرَ﴾ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ ❻ ﴿قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا﴾ پہلے اس کے کہ وہ اُسے چھوئے یعنی اس کے ساتھ جماع کرنے سے پہلے۔ ❼ ﴿حَيْضَةً مُسْتَقْبِلَةً﴾ آنے والا حیض۔

مفہومُ الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی اس کے باپ حضرت عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اِس واقعے کا تذکرہ رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں کر دیا آپ یہ بات سن کر ناراض ہوئے۔ آپ نے اسے رجوع کرنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا وہ اُسے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو پھر اگلا حیض گذارے پھر پاک ہو اگر ضروری اس کو طلاق دینا چاہتا ہے تو پھر اس سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے سے پہلے طلاق دے کر فارغ کر دے۔ یہ طلاق دینے کا درست طریقہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے رسول اقدس ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اِس خاتون سے رجوع کیا اور اِسی طرح کیا جس طرح آپ نے حکم دیا تھا۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دینا شرعاً ممنوع ہے۔

❷ حالت حیض میں دی گئی طلاق واقع ہو جائے گی۔ لیکن ایسی حالت میں خاتون کو طلاق دینا درست نہیں۔

حدیث: 311

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ:

أَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ

وَفِيْ رِوَايَةٍ: طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْئٌ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ "لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ" وَفِيْ لَفْظٍ "وَلَا سُكْنٰى" فَاَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ "تِلْكَ اِمْرَءَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِيْ اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاْذِنِيْنِيْ"

قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ" فَكَرِهْتُهُ"

ثُمَّ قَالَ "اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الطلاق باب المطلقہ ثلاثا لا نفقة لها۔

معنی الحدیث: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو عمرو بن حفص نے اسے قطعی طلاق دے دی۔ جبکہ وہ گھر سے غیر حاضر تھا۔ایک روایت میں ہے کہ اس نے اُسے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر اس کی طرف اپنا وکیل کچھ جو دے کر بھیجا اس سے وہ ناراض ہوئی، تو اُس نے کہا بخدا تیرے لیے کوئی چیز دینا ہم پر واجب نہیں۔ وہ خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ سے اس صورت حال کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تجھے خرچ دینا اس پر لازم نہیں۔ ایک روایت میں ہے اور نہ ہی رہائش مہیا کرنا اس کے ذمے ہے۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ ام شریک کے گھر عدت گذارے پھر فرمایا اس عالمہ فاضلہ خاتون کے گھر میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (مسائل سیکھنے) کے لئے آتے ہیں۔ تو عبداللہ بن ام مکتوم کے ہاں عدت گذار لے۔ وہ نابینا آدمی ہے۔' اس کے ہاں تیرے سر کا دوپٹہ سرک بھی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

جب تو عدت پوری کرے تو مجھے اطلاع دینا۔ جب وہ عدت گذار چکی تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے مجھے شادی کا پیغام دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

رہا ابو جہم وہ تو کبھی اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے اتارتا ہی نہیں۔ یعنی وہ بڑا غصیل ہے۔

رہا معاویہ وہ تہی دست ہے اس کے پاس مال نہیں تو اُسامہ بن زید سے نکاح کر لے۔

وہ کہتی ہے کہ میں نے اُس سے نکاح کرنا ناپسند کیا۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا تو اُسامہ بن زید سے نکاح کر لے تو میں نے اس سے شادی کر لی اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر و برکت عطا کی یہ شادی میرے لئے قابل رشک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوئی۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿طَلَاقِ بَتَّةَ﴾ قطعی طلاق جس میں رجوع نہیں ہوتا۔ ❷ ﴿شَعِيْر﴾ جو۔ ❸ ﴿وَاللهِ﴾ بخدا۔ اللہ کی قسم۔ ❹ ﴿مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْئٍ﴾ تجھے کوئی چیز دینا ہم پر لازم نہیں۔ ❺ ﴿فَسَخِطَتْهُ﴾ وہ اس سے ناراض ہوئی۔ ❻ ﴿نَفَقَةٌ﴾ خرچ۔ ❼ ﴿سُكْنٰى﴾ رہائش۔ ❽ ﴿أَمَرَهَا﴾ اسے حکم دیا۔ ❾ ﴿أَنْ تَعْتَدَّ﴾ کہ وہ عدت گذارے۔ ❿ ﴿اِعْتَدِّيْ﴾ تو عدت گذار۔ ⓫ ﴿آذِنِيْنِيْ﴾ مجھے اطلاع دینا۔ ⓬ ﴿عَنْ عَاتِقِهٖ﴾ اپنے کندھے سے۔ ⓭ ﴿صُعْلُوْكٌ﴾ کنگال۔ تہی دست۔ فقیر۔

مفہومُ الحدیث: ابو عمرو بن حفص نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو قطعی طلاق دے دی۔ جسے قطعی طلاق دے دی جائے اس خاتون کا نان نفقہ یا رہائش خاوند پر واجب نہیں رہتا۔ لیکن اس نے ازراہ ہمدردی کچھ جو اس کے لئے اپنے وکیل کے ذریعے بھیجے اُس خاتون کا خیال تھا کہ میرا مکمل خرچہ اس کے ذمے ہے تھوڑے سے جو دے کر مجھے ٹرخا رہا ہے۔ اُس نے تھوڑے سے جو دیکھ کر ناراضگی کا اظہار کیا۔ اُس نے کہا بخدا اب کچھ تجھے دینا مجھ پر واجب نہیں ہے۔

وہ خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔

آپ نے بھی یہی ارشاد فرمایا: کہ ٹھیک ہے اب تیرا خرچہ اور رہائش اس کی ذمے داری نہیں آپ اسی طرح کریں کہ اُم شریک کے گھر عدت کے دن گذار لیں۔ پھر آپ کو یاد آیا کہ ام شریک بڑی عالم فاضل خاتون ہے صحابہ کرام دینی مسائل دریافت کرنے کے لئے اکثر و بیشتر اس کے گھر جاتے ہیں۔ وہاں عدت کے دن گذارنا مناسب نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو عبداللہ بن اُم مکتوم کے گھر عدت گذار لے وہ نابینا آدمی ہے کبھی تیرے سر سے کپڑا اتر بھی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

جب عدت پوری ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا جب اُس نے عدت گذار لی تو رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے شادی کا پیغام دیا ہے۔

آپ کا کیا اِرشاد ہے؟

آپ نے فرمایا: ابو جہم لٹھ بردار ہے۔ غصیل ہے عورتوں کو مارتا ہے۔ اور معاویہ بن ابی سفیان کے ان دنوں مالی حالات ٹھیک نہیں وہ تہی دست ہے۔ آپ اسامہ بن زید سے شادی کرلیں۔ وہ کہتی ہے کہ میں نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے شادی کرنے کو ناپسند کیا۔ آپ نے اپنی بات کو پھر دہرایا اور فرمایا: اُسامہ سے شادی کرلے تو میں نے اس سے شادی کرلی۔ یہ شادی میرے حق میں بہت بہتر ثابت ہوئی۔

احکام الحدیث: 1 حدیث میں مذکور ہے کہ اس نے خاتون کو تین طلاقیں دے دیں اس سے یہ مُراد نہیں کہ اس نے ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیں بلکہ وہ پہلے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے چکا تھا اور تیسری طلاق اس نے اس مجلس میں دی۔ ایک مجلس میں خواہ ہزار بار بھی طلاق طلاق کہہ دیا جائے اس سے ایک طلاق ہی واقع ہوگی۔

2 جس خاتون کو قطعی طلاق ہو جائے تو اس کا نان نفقہ یا رہائش فراہم کرنا خاوند کی ذمہ داری نہیں۔ جبکہ وہ حاملہ نہ ہو۔ اگر وہ خاتون حاملہ ہو تو وضع حمل تک نان نفقہ مہیا کرنا خاوند کے ذمے ہے۔

3 مطلقہ عورت کو عدت کے دوران شادی کے لئے اشارہ دینا شرعاً جائز ہے۔

4 غیر برادری میں شادی جائز ہے۔ جبکہ عورت اس کے لئے رضامند ہو۔ جیسا کہ فاطمہ بنت قیس قریشی خاتون تھی اور اُسامہ بن زید حبشی النسل تھے۔

5 نبی کریم ﷺ کے حکم کی تعمیل کرنا خیر و برکت کا ذریعہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 90

عِدَّتْ

حدیث: 312

عَنْ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةِ

اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بن خَوْلَةَ وَ هُوَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوِدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ- فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ فَقَالَ لَهَا: مَالِيْ اَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تُرَجِّيْنَ النِّكَاحَ؟ وَاللّٰهِ مَا اَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَ عَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ: لِيْ ذَالِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِينَ اَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَالِكَ فَأَفْتَانِيْ بِاَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَأَمَرَنِيْ بِالتَّزْوِيجِ اِنْ بَدَالِيْ- وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَا اَرٰى بَأْسًا اَنْ تَتَزَوَّجَ حِيْنَ وَضَعَتْ وَاِنْ كَانَتْ فِيْ دَمِهَا غَيْرَ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ-

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب المغازی' الباب الثانی من ابواب فضل من شهد بدر-
رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الطلاق' باب انقضاء عدة المتوفی عنها زوجها وغیرها بوضع الحمل-

معنی الحدیث: سبیعہ اسلمیہ سے روایت ہے کہ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی' وہ بنو عامر بن لوی میں سے تھا- اور وہ ان میں سے تھا جو غزوہ بدر میں حاضر ہوئے وہ حجۃ الوداع کے موقع پر فوت ہوا جبکہ وہ حاملہ تھی- خاوند کی وفات کے تھوڑی ہی دیر بعد اس نے بچے کو جنم دیا-

جب وہ نفاس سے فارغ ہوئی تو اس نے زیب و زینت اختیار کی شادی کی خواہش رکھنے والوں کے لئے اس کے پاس قبیلہ بنو عبدالدار کا ایک شخص ابو سنابل بن بعکک آیا- اُس نے کہا میں تجھے آراستہ دیکھ رہا ہوں-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاید تم کسی سے نکاح کرنا چاہتی ہو۔ بخدا تو اس وقت تک شادی نہیں کر سکتی جب تک چار ماہ دس دن نہ گذر جائیں۔

سبیعہ کہتی ہیں۔ جب اس نے میرے ساتھ یہ بات کی تو میں نے اپنے کپڑے بدلے اور شام کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے آپ سے اس بارے میں سوال کیا۔ آپ نے مجھے فتوی دیا کہ میں نے جب بچے کو جنم دیا اسی وقت حلال ہو چکی۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ اگر میں چاہوں تو شادی کر سکتی ہوں۔

ابن شہاب کہتے ہیں اگر عورت وضع حمل کے بعد نفاس کے دنوں میں بھی شادی کرلے تو میرے نزدیک کوئی حرج نہیں لیکن پاک ہونے سے پہلے خاوند اس کے ساتھ ہم بستری نہ کرے۔ (بحوالہ بخاری)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿هِيَ حَامِلٌ﴾ وہ حاملہ ہے۔ ❷ ﴿لَمْ تَلْبَثْ﴾ نہ ٹھہری یعنی کچھ ہی دیر بعد۔ ❸ ﴿وَضَعَتْ حَمْلَهَا﴾ اس نے اپنا حمل وضع کر دیا یعنی بچے کو جنم دیا۔ ❹ ﴿تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا﴾ اپنے ایام نفاس سے فارغ ہوئی۔ ❺ ﴿تَجَمَّلَتْ﴾ اس نے زیب و زینت اختیار کی۔ وہ آراستہ ہوئی۔ ❻ ﴿لِلْخُطَّابِ﴾ منگنی کرنے والوں کے لئے۔ ❼ ﴿مُتَجَمِّلَةٌ﴾ زیب و زینت سے آراستہ۔ ❽ ﴿لَعَلَّكِ﴾ شاید کہ تو۔ ❾ ﴿تُرَجِّيْنَ﴾ تو چاہتی ہے۔ تو امید لگائے ہوئے ہے۔ ❿ ﴿نَاكِحٌ﴾ شادی کرنے والا۔ نکاح کرنے والا۔ ⓫ ﴿جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ﴾ میں نے اپنے کپڑے سمیٹے۔ ⓬ ﴿حِيْنَ أَمْسَيْتُ﴾ جب میں نے شام کی۔ یعنی جب شام کا وقت ہوا۔ ⓭ ﴿أَفْتَانِيْ﴾ اُس نے مجھے فتوی دیا۔ ⓮ ﴿أَمَرَنِيْ بِالتَّزْوِيْجِ﴾ اُس نے مجھے شادی کرنے کا حکم دیا۔ ⓯ ﴿إِنْ بَدَا لِيْ﴾ اگر میرا جی چاہے۔ ⓰ ﴿لَا أَرٰى بَأْسًا﴾ میں کوئی حرج نہیں دیکھتا۔ ⓱ ﴿أَنْ تَتَزَوَّجَ﴾ کہ وہ عورت شادی کرلے۔ ⓲ ﴿حِيْنَ وَضَعَتْ﴾ جب وہ بچے کو جنم دے لے۔ ⓳ ﴿وَإِنْ كَانَتْ فِيْ دَمِهَا﴾ اگرچہ وہ ایام نفاس میں مبتلا ہو۔ ⓴ ﴿لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا﴾ اس کا خاوند اس کے قریب نہ جائے یعنی اس سے ہم بستری نہ کرے۔ ㉑ ﴿حَتّٰى تَطْهُرَ﴾ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔

مفہومُ الحدیث: حضرت سعد بن خولہ بدری صحابہ کرام میں سے تھے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فوت ہوئے اس کی بیوی سبیعہ اسلمیہ حاملہ تھی۔ خاوند کی وفات کے چند دنوں بعد اس نے بچے کو جنم دیا۔ وہ یہ مسئلہ جانتی تھی کہ عورت کی عدت وضع حمل پر پوری ہو جاتی ہے لہٰذا ایام نفاس گذر جانے کے بعد اس نے زیب و زینت کو اختیار کیا تاکہ شادی کی خواہش رکھنے والوں کے لئے رغبت کا باعث ہو۔ قبیلہ بنی عبدالدار کا ایک ابو سنابل نامی شخص اس کے پاس آیا جب اس نے اِسے آراستہ دیکھا تو اُس نے کہا بخدا جب تک تو چار ماہ دس دن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدت نہیں گذار لیتی کسی سے شادی نہیں کر سکتی- وہ یہ بات سن کر شام کے وقت رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا تذکرہ آپ کی خدمت میں کیا- آپ نے مجھے یہ فتویٰ دیا کہ اگر میں چاہوں تو شادی کر سکتی ہوں- کیونکہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے- یا عورت طلاق یافتہ ہو اس کی عدت وضع حمل پر ختم ہو جاتی ہے وضع حمل کے بعد وہ چاہے تو شادی کر سکتی ہے- ابن شہاب اپنی رائے کا اِظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں- وضع حمل کے بعد عورت شادی کر سکتی ہے- اگرچہ وہ ایام نفاس میں ہی کیوں نہ ہو ہاں البتہ نفاس کے دنوں میں خاوند اس عورت کے ساتھ ہم بستری نہیں کر سکتا-

اَحکَامُ الحدیث: 1 جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کے لئے عدت گذارنا واجب ہے-

2 جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے-

3 اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے-

4 عورت وضع حمل کے بعد ایام نفاس میں شادی کر سکتی ہے- لیکن ان دنوں میں خاوند اس کے ساتھ ہم بستری نہیں کر سکتا- وظیفہ اِزدواجیت نفاس کے دن ختم ہونے کے بعد ہی ادا کیا جا سکتا ہے-

حدیث: 313

عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا

قَالَتْ تُوُفِّیَ حَمِیْمٌ لِاُمِّ حَبِیْبَةَ فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِذِرَاعَیْهَا فَقَالَتْ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "لَا یَحِلُّ لِاَمْرَءَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا-

رواه البخاری: فی صحیحه بنحوه' کتاب الجنائز' باب حد المرأة علی غیر زوجها-

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الطلاق باب وجوب الاحداد

فی عدة الوفاة و تحریمه فی غیر ذالك الا ثلاثة ایام-

مَعْنَی الحدیث: حضرت زینب بنت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ ام حبیبہ کا کوئی عزیز فوت ہو گیا اس نے زرد رنگ کی خُوشبو منگوائی اور اپنے دونوں بازوؤں پر مل لی اور یہ بات کہی: کہ میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ کسی عورت کے لئے جس کا اللہ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت کے دن پر ایمان ہے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے ہاں خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ منانا اس کے لئے ضروری ہے۔

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿حَمِيمٌ﴾ عزیز، گہرا دوست۔ قرابت دار۔ ❷ ﴿صُفْرَةٌ﴾ زرد رنگ کی خوشبو۔ ❸ ﴿مَسَحَتْ﴾ اس نے مل لی۔ ❹ ﴿بِذِرَاعَيْهَا﴾ اپنے دونوں بازوؤں کے ساتھ۔ ❺ ﴿صَنَعْتُ هٰذَا﴾ میں نے یہ کیا ہے۔ ❻ ﴿لَا يَحِلُّ﴾ جائز نہیں ہے۔

مفہوم الحدیث: اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا والد فوت ہوا تو آپ نے تیسرے دِن خوشبو لگائی اور فرمایا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنا ہے۔ کہ کوئی مسلمان عورت کسی میت پر تین دِن سے زیادہ سوگ نہ منائے۔ ہاں البتہ اگر اِس کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ چار ماہ دس دِن سوگ منائے۔

اَحکام الحدیث: ❶ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں البتہ کسی خاتون کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ چار ماہ دس دن تک سوگ منائے۔

❷ تین دن سوگ کی حد امت مسلمہ کی خیر خواہی کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

❸ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کے لئے چار ماہ دس دن کی سوگ کی حد اس لئے مقرر کی گئی کہ بچے کی تخلیق کا عمل اس مدت میں پورا ہوتا ہے۔

حدیث: 314

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُحِدُّ اِمْرَاةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا وَلَا شَيْئًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْ أَظْفَارٍ۔

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الحيض باب الطيب للمرأة عند غسلها من المحيض و كتاب الطلاق۔
رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الطلاق باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة و تحريمه في غير ذلك الا ثلاثة ايام۔

معنی الحدیث: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے مگر خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ وہ رنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دار کپڑا نہ پہنے مگر دھاری دار کپڑا پہننے کی اِجازت ہے۔ سرمہ نہ لگائے' نہ خُوشبو اِستعمال کرے اور نہ ہی اِس قسم کی کوئی اور چیز۔ مگر جب وہ پاک ہو جائے تو قسط اور اظفار نامی خُوشبو تھوڑی سی مقدار میں اِستعمال کر سکتی ہے۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿لَا تُحِدُّ اِمْرَاۃٌ﴾ عورت سوگ نہ منائے۔ ❷ ﴿فَوْقَ ثَلَاثٍ﴾ تین دن سے اوپر یعنی تین دن سے زیادہ۔ ❸ ﴿مَصْبُوْغٌ﴾ رنگا ہوا۔ ❹ ﴿ثَوْبُ عَصْبٍ﴾ دھاری دار کپڑا۔ یہ کپڑا یمن سے درآمد ہوتا تھا۔ ❺ ﴿تَكْتَحِلُ﴾ وہ سرمہ نہ لگائے۔ ❻ ﴿وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا﴾ وہ خُوشبو نہ لگائے۔ ❼ ﴿قُسْطٍ﴾ قسط عود کو کہتے ہیں۔ جس کا دھواں خُوشبودار ہوتا ہے۔ آج بھی عرب دُنیا کی مجلسوں میں اس کا استعمال عام ہے۔ ❽ ﴿أَظْفَارٌ﴾ خُوشبو کی ایک قسم ہے سیاہ رنگ کے عطر کو کہتے ہیں۔ خشک صورت میں اس کی ڈلیاں ناخن کی مانند ہوتی ہے۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے مسلمان عورت کو کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع کیا ہے۔ ہاں البتہ اگر اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر چار ماہ دس دن سوگ منائے اس دوران وہ زیب و زینت سے اجتناب کرے۔ نہ وہ خُوشبو استعمال کرے۔ نہ سرمہ لگائے' نہ زیور پہنے اور نہ ہی خوبصورت بھڑکیلا لباس پہنے۔ ہاں اگر لباس دھاری دار ہو تو اس کے زیب تن کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

کوئی بھی خاتون جب حیض سے پاک ہو تو وہ بدبو کو زائل کرنے کے لئے خُوشبو کا ھنبہ اندام نہانی میں لگا لیا کرے۔

اَحکامُ الحدیث:
1. خاوند کے علاوہ کسی میت پر کسی بھی مسلمان خاتون کو تین دن سے زیادہ سوگ منانے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔
2. شریعت اسلامیہ میں میت پر تین دن سوگ منانے کی اجازت دل کا غم ہلکا کرنے کے لئے دی گئی ہے۔
3. کسی خاتون کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ چار ماہ دس دن سوگ منائے۔
4. اگر فوت ہونے والے کی بیوی حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہوگی۔
5. سوگ منانے والی خاتون زیب و زینت کے استعمال سے قطعی اجتناب کرے۔
6. حیض سے فراغت کے بعد بدبو کے اثرات زائل کرنے کے لئے اندام نہانی میں خُوشبو کا ھنبہ لگانا خاتون کے لئے مستحسن اقدام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 315

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

قَالَتْ جَاءَ تِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا" مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَالِكَ يَقُوْلُ "لَا" ثُمَّ قَالَ: "اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا" وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ" فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْءَ ةُ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَّلَبِسَتْ شَرَّثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا وَلَا شَيْئًا حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْهَا سَنَةٌ' ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ- حِمَارٍ أَوْ طَيْرٍ اَوْ شَاةٍ- فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ اِلَّا مَاتَ' ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعْرَةً فَتَرْمِيْ بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَ تْ مِنْ طِيْبٍ أَوْ غَيْرِهٖ-

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الطلاق باب تحد المتوفی عنها زوجها اربعة اشهر و عشرا-
رواه مسلم: فی صحیحه' بمعناه کتاب الطلاق' باب وجوب الاحداد فی عدة الوفاة و تحریمه فی غیر ذالك الا ثلاثة ایام-

معنی الحدیث: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی- اُس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری بیٹی کا خاوند فوت ہوگیا ہے- اُس کی آنکھ کو درد کی شکایت ہے- کیا ہم اس کو سرمہ لگادیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں- اُس نے دو یا تین دفعہ پوچھا آپ نے ہر دفعہ فرمایا نہیں- پھر آپ نے فرمایا یہ عدت چار ماہ دس دن ہے- زمانہ جاہلیت میں تم میں سے اس طرح کی کوئی ایک عورت سال کے بعد مینگنی پھینکتی تھی-

حضرت زینب فرماتی ہیں کہ جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا تو وہ ایک جھونپڑی میں داخل ہو جاتی- اور گھٹیا قسم کے کپڑے پہنتی- نہ وہ خوشبو لگاتی اور نہ ہی زیب و زینت کی کوئی چیز یہاں تک کہ اسی حالت میں سال گذر جاتا کہ پھر ایک چوپایہ لایا جاتا- گدھا' پرندہ یا بکری وغیرہ' وہ اس چوپائے کے ساتھ اپنا بدن رگڑتی- جس سے وہ اپنا بدن رگڑتی وہ کم ہی زندہ رہتا پھر وہ جھونپڑی سے نکلتی اسے ایک مینگنی دی جاتی تو وہ اسے پھینکتی اس کے بعد وہ اپنی منشاء کے مطابق خوشبو وغیرہ استعمال کرتی- (بحوالہ بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿تُوُفِّيَ زَوْجُهَا﴾ اُس کا خاوند فوت ہوگیا- ❷ ﴿أَفَنَكْحُلُهَا﴾ کیا ہم اس کو سرمہ لگادیں؟ ❸ ﴿تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ﴾ وہ مینگنی پھینکتی- ❹ ﴿عَلٰى رَأْسِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿الْحَوْلِ﴾ سال کے بعد۔ ❺ ﴿دَخَلَتْ حِفْشًا﴾ وہ جھونپڑی میں داخل ہوئی۔ ❻ ﴿لَبِسَتْ شَرَّثِیَابِهَا﴾ اُس نے اپنے گھٹیا کپڑے پہن لئے۔ ❼ ﴿وَلَمْ تَمَسَّ طِیْبًا﴾ اُس نے خوشبو نہ لگائی۔ ❽ ﴿ثُمَّ تُؤْتِیْ بِدَابَّةٍ﴾ پھر لایا جاتا ایک چوپایہ۔ ❾ ﴿فَتَفْتَضُّ﴾ وہ رگڑتی۔ ❿ ﴿تُعْطٰی بَعْرَةً﴾ اسے ایک مینگنی دی جاتی۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک خاتون حاضر ہوئی اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے۔ وہ آجکل سوگ کے دن گذار رہی ہے اس کی آنکھوں میں درد ہے کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ ڈال سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں! یہ سوال اس نے دو تین دفعہ دہرایا: آپ نے ہر دفعہ یہی ارشاد فرمایا: کہ نہیں!

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ چار ماہ دس دن عدت گذارے اس دوران ہر قسم کی زیب و زینت استعمال کرنے سے مکمل پرہیز کرے۔ کیا یہ تھوڑا سا عرصہ بھی اپنے خاوند کے سوگ میں گذارا نہیں جا سکتا؟

حالانکہ زمانہ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جب کسی خاتون کا خاوند فوت ہو جاتا وہ اپنے گھر سے گھاس پھوس کی جھونپڑی میں منتقل ہو جاتی۔ پھٹے پرانے میلے کچیلے گھٹیا قسم کے کپڑے پہن لیتی۔ پورا سال اسی حالت میں گذارتی۔ پورا سال گذر جانے کے بعد اس کے پاس گدھا، کوئی پرندہ یا بکری لائی جاتی وہ اس کے ساتھ اپنا بدن رگڑتی اکثر اوقات یہ ہوتا کہ جس جانور کے ساتھ وہ اپنا جسم رگڑتی وہ مر جاتا پھر وہ ایک مینگنی اپنے سر کے اوپر سے گھما کر پیچھے پھینکتی اس عمل سے اس کی مُراد یہ ہوتی۔ کہ میں نے اپنے خاوند کے ساتھ جو زندگی بسر کی اس کے مقابلے میں یہ غم اس مینگنی کے برابر ہے۔

اس کے بعد وہ نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے زیب تن کرتی، اور خوشبو وغیرہ اِستعمال کرتی۔ لیکن اسلام نے یہ سہولت بہم پہنچائی کہ جس خاتون کا خاوند فوت ہو جائے وہ صرف چار ماہ دس دن عدت گذارے۔

احکام الحدیث: ❶ جس خاتون کا خاوند فوت ہو جائے وہ چار ماہ دس دن عدت گذارے۔

❷ عدت کے دوران ہر قسم کے زیب و زینت، بھڑکیلے لباس، خوشبو پوڈر، زیور اور سرمہ وغیرہ سے مکمل پرہیز کرے۔

❸ عدت کے دوران خاتون علاج کے طور پر بھی اپنی آنکھ میں سرمہ نہیں لگا سکتی کیونکہ سرمہ آنکھ کی زینت کا باعث بنتا ہے ہاں علاج کی غرض سے کوئی ایسی دوا آنکھوں میں ڈالی جا سکتی ہے جو زینت کا باعث نہ بنے۔

❹ شریعت اسلامیہ کے جملہ احکامات میں آسانی پائی جاتی ہے۔ زمانہ جاہلیت کے تمام مشکلات آثار اِسلام نے ختم کر دیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 91

لِعَانْ

حدیث: 316

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

أَنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ لَوْوَجَدَ اَحَدُنَا اِمْرَاَتَهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى مِثْلِ ذَالِكَ- قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعدَ ذَالِكَ اَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ الَّذِیْ سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ' فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِیْ سُوْرَةِ "النُّوْرِ" "وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ" فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ' وَوَعَظَهٗ' وَذَكَّرَهٗ' وَأَخْبَرَهٗ' أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ-

فَقَالَ: لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا' وَوَعَظَهَا' وَأَخْبَرَهَا' أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ- فَقَالَتْ' لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّهٗ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةَ: أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ- ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْءَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهٰدَاتٍ بِاللّٰه' اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ' وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا-

ثُمَّ قَالَ: (اَللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ أَحَدَكُمَا لَكَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثَلَاثًا- وَفِیْ لَفْظٍ: "لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا" قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: مَالِیْ؟ قَالَ: "لَا مَالَ لَكَ" اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا' وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا-

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الطلاق باب قول الامام للمتلاعنین ان احدکما کاذب فهل منکما

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تائب۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب اللعان فی فاتحۃ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فلاں بن فلاں نے عرض کی یارسول اللہ آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی اپنی بیوی کو بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھ لے تو وہ کیا کرے؟ اگر وہ بات کرے تو ایک بڑے معاملے کے بارے میں بات کرے گا۔ اور اگر وہ خاموش رہے تو پھر بھی یہ بات اس جیسی بڑی ہی ہوگی۔

راوی نے کہا تو نبی کریم ﷺ خاموش رہے آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔

کچھ عرصے کے بعد وہ پھر آپ کے پاس آیا: تو اس نے کہا: جو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا اس معاملے میں میں خود آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں! تو اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں یہ آیات نازل کیں۔

"وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ" وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر یہ آیات اسے پڑھ کر سنائیں اسے وعظ و نصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کی نسبت زیادہ آسان ہے۔

اُس نے کہا نہیں! نہیں! قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ میں نے اس پر جھوٹا الزام عائد نہیں کیا۔

پھر آپ نے اس خاتون کو بلایا اسے وعظ و نصیحت کیا اور اُسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کی نسبت زیادہ آسان ہے۔

اُس نے کہا: نہیں! نہیں مجھے قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ وہ سراسر جھوٹا ہے۔

آپ نے آدمی سے آغاز کیا تو اُس نے چار مرتبہ اللہ کو گواہ بنا کر کہا کہ وہ سچوں میں سے ہے۔ اور پانچویں مرتبہ کہا: کہ اُس پر اللہ کی لعنت و پھٹکار ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔

پھر دوسرے نمبر پر عورت سے کہا: تو اس نے چار مرتبہ اللہ کو گواہ بنا کر کہا۔ کہ وہ شخص جھوٹوں میں سے ہے۔ اور پانچویں مرتبہ کہا: کہ اُس پر اللہ کی لعنت و پھٹکار ہو اگر وہ سچوں میں سے ہے۔ پھر آپ نے دونوں کے درمیان علیحدگی کر دی۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔

کیا تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنا چاہتا ہے؟ آپ نے یہ تین دفعہ ارشاد فرمایا۔

ایک روایت میں ہے کہ تیرا اس خاتون پر کوئی حق نہیں رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرا مال؟ آپ نے فرمایا: تیرا کوئی مال نہیں اگر تو سچا ہے تو وہ اس صحبت کا بدلہ ہے جو تو اس سے کرتا رہا ہے۔

اگر تو نے جھوٹ بولا تو اس مال کا ملنا اور بھی زیادہ دشوار ہے۔۔(بحوالہ بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿فَاحِشَةٌ﴾ بے حیائی۔ زناکاری۔ ❷ ﴿كَيْفَ يَصْنَعُ؟﴾ وہ کیا کرے؟ ❸ ﴿أَمْرٌ عَظِيمٌ﴾ بڑا معاملہ۔ بڑی بات۔ ❹ ﴿ابْتُلِيتُ بِهِ﴾ میں اس کی وجہ سے آزمائش میں ڈال دیا گیا۔ ❺ ﴿يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ﴾ اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں۔ ❻ ﴿تلاهُنَّ﴾ اُن کی تلاوت کی۔ ❼ ﴿وَعَظَهُ﴾ اُسے نصیحت کی۔ ❽ ﴿اَخْبَرَهُ﴾ اُسے بتایا۔ ❾ ﴿اَهْوَنُ﴾ زیادہ آسان ہے۔ ❿ ﴿وَالَّذِيْ﴾ قسم ہے اُس ذات کی۔ ⓫ ﴿بَعَثَكَ﴾ بھیجا تجھے۔ ⓬ ﴿بِالْحَقِّ نَبِيًّا﴾ برحق نبی بنا کر۔ ⓭ ﴿ثُمَّ دَعَاهَا﴾ پھر آپ نے اُسے بلایا۔ ⓮ ﴿اِنَّهُ لَكَاذِبٌ﴾ بلاشبہ وہ جھوٹا ہے۔ ⓯ ﴿فَبَدَءَ بِالرَّجُلِ﴾ آدمی سے آغاز کیا۔ ⓰ ﴿ثَنّٰى بِالْمَرْءَةِ﴾ دوسرے نمبر پر عورت سے کیا۔ ⓱ ﴿فَرَّقَ بَيْنَهُمَا﴾ ان دونوں کے درمیان علیحدگی کردی۔ ⓲ ﴿اِسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا﴾ تو نے اُس کی شرم گاہ کو حلال کیا۔ یعنی تو نے اُس سے صحبت کی۔

مفہومُ الحدیث: ایک شخص کو اپنی بیوی کے بارے میں اخلاقی گراوٹ کے حوالے سے کچھ شکوک و شبہات پیدا ہوئے تو اس نے ایک روز رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو بے حیائی کی مرتکب دیکھے تو وہ کیا کرے؟ اگر وہ اس بارے میں کوئی بات کہتا ہے تو یہ واقعی بہت بڑی بات ہے۔ اگر خاموش رہتا ہے تو پھر بھی اس کے لئے بڑا پیچیدہ معاملہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کی بات سن کر خاموشی اختیار کرلی: آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا: چند دنوں کے بعد وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ جو میں نے چند روز پہلے آپ سے بات کہی تھی میں تو خود اس میں مبتلا ہو چکا ہوں۔

اب میں کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں یہ آیات نازل کردیں "وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں۔"

آپ نے یہ آیات اسے پڑھ کر سنائیں: آپ نے اسے وعظ و نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دیکھئے دنیا کی سزا آخرت کے عذاب کی نسبت بہت آسان ہے۔ یعنی اگر تو نے اپنی بیوی پر بہتان باندھا ہے تو اس کی حد اسی درے ہے۔ وہ برداشت کرلو:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے قسم اُٹھا کر کہا کہ میں اپنے دعوے میں سچا ہوں- پھر آپ نے اس کی بیوی سے کہا دیکھو اگر تجھ سے خطا سرزد ہو گئی تو دنیا کی سزا آخرت کے عذاب کی نسبت بہت آسان ہے-

اُس نے بھی قسم اُٹھا کر کہا کہ یہ شخص جھوٹ بولتا ہے- میں بے گناہ ہوں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے آدمی سے آغاز کیا اس نے اللہ کی قسم کھا کر چار مرتبہ گواہی دی کہ میں سچا ہوں پانچویں مرتبہ کہا اگر میں نے جھوٹ بولا ہو تو مجھ پر اللہ کی لعنت پھٹکار ہو- پھر آپ نے عورت کو بلایا-

اُس نے بھی اللہ کی قسم کھا کر چار مرتبہ گواہی دی کہ یہ شخص جھوٹا ہے پانچویں مرتبہ یہ کہا- مجھ پر اللہ کی لعنت پھٹکار ہو اگر یہ شخص سچا ہو-

اس کے بعد آپ نے دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی- کہ اب تم بحیثیت میاں بیوی زندگی بسر نہیں کرسکتے ہو- اس کو شرعی اصطلاح میں لعان کہا جاتا ہے- یہ حکم سن لینے کے بعد آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے جو اسے مہر کی صورت میں مال دیا ہے وہ مجھے واپس دلایا جائے-

آپ نے فرمایا: وہ مال اب تجھے نہیں مل سکتا- اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو یہ اس عمل کا بدلہ ہے جو تم اس خاتون سے صحبت کرتے رہے ہو- اگر تم نے اس خاتون پر بہتان باندھا ہے تو پھر اس مال کا تجھے ملنا اور بھی زیادہ محال ہے-

اَحکام الحدیث: ❶ جو شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اگر وہ اپنے دعوے کی دلیل پیش نہ کرسکے تو اس پر یا تو حد قذف جاری ہوگی- یا پھر اللہ کی قسم کھا کر چار مرتبہ گواہی دے کہ میں سچا ہوں اگر جھوٹ بولوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت پھٹکار ہو-

اگر عورت زنا کا اعتراف کرلیتی ہے تو اس پر شرعی حد نافذ کردی جائے گی- لیکن اگر وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دیتی ہے کہ مجھ پر سراسر جھوٹا الزام عائد کیا گیا ہے- میں بے گناہ ہوں- پانچویں مرتبہ وہ یہ کہتی ہے کہ اگر وہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہو تو مجھ پر اللہ کی لعنت پھٹکار ہو- یہ انداز اختیار کرنے سے اس خاتون پر شرعی حد نافذ نہیں ہوگی- اِسے شرعی اصطلاح میں لعان کہتے ہیں-

❷ لعان کے بعد وہ عورت ہمیشہ کے لئے اُس آدمی کے لئے حرام ہو جائے گی- زندگی کے کسی موڑ پر بھی اب وہ دوبارہ اُسے اپنے حبالہ عقد میں نہیں لاسکتا یہ علیحدگی قطعی اور ابدی ہوگی-

❸ لعان کے وقت جب میاں بیوی قسم اُٹھانے لگیں تو انہیں نصیحت کی جائے- آخرت کے عذاب سے ڈرایا جائے شاید وہ اپنے موقف سے رجوع کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4. لعان میں پہلے مرد سے گواہی لی جائے گی اور دوسرے نمبر پر عورت سے۔
5. لعان کے بعد خاوند اپنی بیوی سے مہر کی رقم واپس لینے کا مجاز نہیں ہو گا۔
6. لعان صرف میاں بیوی کے درمیان ہو گا علاوہ ازیں تو حد قذف جاری ہو گی۔
7. جو مسائل وقوع پذیر ہی نہیں ہوتے ان میں بحث کرنا یا موشگافی کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔ خاص طور پر جن مسائل کا تعلق اخلاقیات سے ہو۔

حدیث: 317

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَجُلاً رَمَى امْرَءَ تَهُ وَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى ثُمَّ قَضٰى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْاَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب التفسیر باب تفسیر سورة النور۔
رواه مسلم: فی صحیحه، بمعناه کتاب اللعان فی فاتحة۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا اور اس کے بیٹے سے بھی انکار کر دیا (کہ یہ میرا نہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو حکم دیا تو ان دونوں نے لعان کیا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ پھر آپ نے بیٹے کا فیصلہ عورت کے حق میں کیا اور دونوں لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کر دی۔ (بحوالہ بخاری)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿رَمَى امْرَءَ تَهُ﴾ اُس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ الزام لگایا۔ ❷ ﴿وَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا﴾ اُس نے اس کے بیٹے سے انکار کر دیا۔ ❸ ﴿فَتَلَاعَنَا﴾ تو ان دونوں نے لعان کیا۔ ❹ ﴿قَضٰى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْاَةِ﴾ بیٹے کا فیصلہ عورت کے حق میں دے دیا۔ ❺ ﴿فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ﴾ علیحدگی کر دی دونوں لعان کرنے والوں کے درمیان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ایک شخص نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا۔ اور اُس نے بچے کا بھی انکار کر دیا کہ یہ میرا نہیں یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے میاں بیوی کا موقف سننے کے بعد دونوں کو لعان کا حکم دیا۔

خاوند نے چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دی کہ میں سچا ہوں۔ اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر میں نے جھوٹ بولا ہو تو مجھ پر اللہ کی لعنت و پھٹکار ہو۔

پھر بیوی نے اللہ کی قسم کھا کر چار مرتبہ گواہی دی کہ یہ شخص مجھ پر جھوٹا الزام لگا رہا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے بچے کا فیصلہ عورت کے حق میں کر دیا اور دونوں کے درمیان ہمیشہ کے لئے علیحدگی کا حکم سنا دیا:

احکام الحدیث: 1 لعان کا حکم اس وقت لاگو ہوگا جبکہ خاوند بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور بیوی اس سے انکاری ہو۔

2 لعان کا عمل مکمل ہو جانے کے بعد بچے کو ماں کی طرف منسوب کر دیا جائے گا۔

3 لعان کے بعد میاں بیوی کے درمیان ہمیشہ کے لئے علیحدگی ہو جائے گی کسی صورت میں بھی وہ اپنی زندگی میں میاں بیوی کی حیثیت سے اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

4 مرد کو محض وسوسوں اور شکوک وشبہات کی بنا پر اپنی بیوی پر زنا کا الزام عائد نہیں کر دینا چاہیے۔ جب تک اُسے یقین نہ ہو جائے محض کسی شک کی بنا پر اتنا بڑا اقدام اخلاقاً درست نہیں۔

حدیث: 318

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَءَ تِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "هَلْ لَّكَ اِبِلٌ" قَالَ: نَعَمْ: قَالَ "فَمَا اَلْوَانُهَا" قَالَ: حُمْرٌ۔ قَالَ: "فَهَلْ یَكُوْنُ فِیْهَا مِنْ اَوْرَقَ" قَالَ: اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقًا۔ قَالَ "فَاَنّٰی اَتَاهَا ذَالِكَ" قَالَ عَسٰی اَنْ یَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ: قَالَ "وَهٰذَا عَسٰی أَنْ یَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب الطلاق باب اذا عرض بنفی الولد و کتاب الحدود۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب اللعان فی فاتحۃ۔

معنی الحدیث: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی فزارہ کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ اُس نے کہا: میری بیوی نے کالے رنگ کے لڑکے کو جنم دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تیرے پاس اُونٹ نہیں؟ اس نے کہا: ہاں: ہیں! آپ نے کہا اُن کے رنگ کیا ہیں اُس نے کہا سرخ! آپ نے فرمایا: کیا ان میں خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ اُس نے کہا جی ہاں خاکی رنگ کے بھی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا وہ کہاں سے آگئے؟ اُس نے کہا: ہو سکتا ہے کہ کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو۔ آپ نے فرمایا: یہاں بھی ہو سکتا ہے کہ کسی رگ نے اپنی طرف کھینچ لیا ہو۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ﴾ اس نے ایک سیاہ رنگ کے لڑکے کو جنم دیا ہے۔ ❷ ﴿اِبِلٌ﴾ اُونٹ۔ ❸ ﴿اَلْوَانٌ﴾ بہت سے رنگ۔ ❹ ﴿اَوْرَقُ﴾ خاکی رنگ۔ ❺ ﴿نَزَعَهُ﴾ اسے کھینچا۔ ❻ ﴿عِرْقٌ﴾ رگ۔

مفہوم الحدیث: قبیلہ بنو فزارہ کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری بیوی نے ایک بیٹے کو جنم دیا ہے اُس کا رنگ کالا ہے جبکہ ہم دونوں میاں بیوی گورے رنگ کے ہیں۔

نبی کریم ﷺ اس کی مُراد سمجھ گئے کہ یہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

آپ نے اس سے پوچھا کہ تیرے پاس اُونٹ ہیں؟

اُس نے کہا ہاں ہیں!

آپ نے دریافت کیا کہ ان اُونٹوں کا رنگ کیا ہے؟

اُس نے کہا سرخ رنگ کے ہیں۔

آپ نے پوچھا کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا اُونٹ بھی ہے؟

اُس نے کہا جی ہاں خاکی رنگ کا بھی ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا سرخ رنگ کے اُونٹوں میں وہ خاکی رنگ کا اُونٹ کدھر سے آگیا۔

اُس نے کہا ہو سکتا ہے کہ اس کی نسل میں پہلے کوئی خاکی رنگ کا اُونٹ ہوا اور اس کا اس پر اثر ہو۔

آپ نے فرمایا یہاں بھی تو یہ ہو سکتا کہ تیرے آباؤ واجداد میں کوئی کالے رنگ کا ہوا اور اس کا اثر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں منتقل ہو گیا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ بات سن کر وہ شخص مطمئن ہو گیا۔

اَحکامُ الحدیث: 1 اشارہ کنایہ کرنے سے تہمت عائد نہیں ہو جاتی۔ اور نہ ہی یہ انداز موجب حد ہوتا ہے۔

2 بچے کے رنگ کا اپنے والدین کے رنگ سے مختلف ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ بچہ ان کا نہیں بلکہ کسی اور کا ہے۔

3 بعض مسائل کو قیاس کے ذریعے بھی حل کیا جاسکتا جس طرح کہ نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں انداز اپنایا۔

4 مسئلہ سمجھانے کے لئے مفتی سائل کی ذہنی صلاحیت کو پیش نظر رکھے۔ اور ایسا اسلوب اختیار کرے جس سے آسانی کے ساتھ اُسے مسئلہ سمجھ آجائے۔

حدیث: 319

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

اِخْتَصَمَ سَعْدُ بنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ أَخِيْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ اُنْظُرْ اِلٰى شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أَخِيْ يَارَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ وَلِيْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ: هُوَلَكَ يا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رواه البخاري: فی صحیحه' کتاب الفرائض باب من ادعی اخا او ابن اخ و کتاب البیوع۔
رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الرضاع باب الولد للفراش و توقی الشبهات۔

مَعنَی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ایک بچے کے بارے میں آپس میں جھگڑے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ اس کی شکل دیکھئے؟

عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے۔ یہ میرے باپ کے بستر پر اس کی لونڈی سے پیدا ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ شکل وشباہت واضح طور پر عتبہ سے ملتی ہے۔
آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ بچہ تیرا ہے۔
لڑکا اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر ہو زانی کے لئے پتھر ہیں۔
اے سودہ اس سے پردہ کرنا تو اُس نے سودہ کو کبھی نہیں دیکھا۔۔(رواہ البخاری)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اِخْتَصَمَ﴾ وہ جھگڑا۔ ❷ ﴿عَهِدَ اِلَيَّ﴾ اُس نے مجھ سے عہد کیا' یا اُس نے مجھے کہا: ❸ ﴿اُنْظُرْ اِلٰى شَبَهِهٖ﴾ اُس کی شکل دیکھئے۔ ❹ ﴿وَلِيْدَةٌ﴾ لونڈی۔ ❺ ﴿اَلْعَاهِرُ﴾ زانی۔ ❻ ﴿اَلْحَجَرُ﴾ پتھر۔ ❼ ﴿اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ﴾ تو اُس سے پردہ کر۔

مفہومُ الحدیث: واقعہ یہ ہوا کہ عتبہ نے زمعہ بن اسود کی لونڈی سے زنا کا ارتکاب کیا۔ جس کے نتیجے میں اُس کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اُس نے اپنے بھائی سعد سے کہا کہ یہ بچہ میرا ہے لہٰذا اس کا الحاق ہمارے خاندان سے ہونا چاہئے۔

فتح مکہ کے موقع پر سعد بن ابی وقاص نے یہ معاملہ رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ یہ لڑکا میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا ہے۔ لہٰذا اس کا الحاق ہمارے خاندان سے ہونا چاہئے میرے بھائی نے بھی مجھے کہا تھا آپ اس کی شکل وشباہت کو بھی دیکھئے یہ بالکل اسی کے ساتھ ملتی ہے۔

آپ نے غور سے دیکھا کہ واقعی شکل تو عتبہ سے ملتی ہے۔ لیکن آپ نے فیصلہ عتبہ بن زمعہ کے حق میں دیا کیونکہ اس کی ولادت ان کے ہاں ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو۔ زانی کے لئے رسوائی' ذلت اور محرومی ہے۔

چونکہ لڑکے کی شکل وشباہت عتبہ سے ملتی تھی لہٰذا آپ نے اپنی بیوی حضرت سودہ بنت زمعہ کو حکم دیا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا ہوگا۔۔(بحوالہ بخاری)

اَحکامُ الحدیث: ❶ بیوی مرد کے لئے بمنزلہ بستر ہوتی ہے اور لونڈی اپنے آقا کی بستر اس صورت میں کہلائے گی جبکہ وہ اُس سے ہم بستر ہو۔

❷ حضرت سودہ کو اُس لڑکے سے پردے کا حکم تقوی کی بنیاد پر دیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 320

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا

قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِیْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَیْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ فَقَالَ اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ" وَفِیْ لَفْظٍ کَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحه' الفرائض' باب القائف و فی فضائل الصحابه-

رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب الرضاع باب العمل بالحاق القائف الولد-

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے- آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس خوش باش تشریف لائے- آپ کے چہرے کے تیور چمک رہے تھے- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ ابھی ابھی مجزز نے زید بن حارثہ اور اُسامہ بن زید کو دیکھا اور کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں- ایک روایت میں آتا ہے کہ مجزز ایک قیافہ شناس کھوجی تھا- (بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿دَخَلَ عَلَیَّ﴾ میرے پاس تشریف لائے- ❷ ﴿مَسْرُوْرًا﴾ خوش باش- ❸ ﴿تَبْرُقُ﴾ چمکتی ہے- ❹ ﴿أَسَارِیْرُ﴾ نقوش' تیور- ❺ ﴿قَائِفٌ﴾ قیافہ شناس-

مفہوم الحدیث: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا رنگ سفید تھا اور اس کے بیٹے اُسامہ کا رنگ گندمی تھا- لوگوں کو باپ بیٹے کے رنگ مختلف ہونے کی وجہ سے ان کے حقیقی باپ بیٹا ہونے پر شک و شبہ تھا- لوگ بسا اوقات اس بارے میں باتیں بھی کیا کرتے تھے- جس سے رسول اقدس ﷺ کو بڑا دکھ ہوتا تھا-

ایک روز باپ بیٹا چادر اوڑھے سوئے ہوئے تھے ان دونوں کے پاؤں ننگے تھے- مجزز مدلجی کا وہاں سے گذر ہوا- وہ قیافہ شناس تھا اُس نے پاؤں دیکھتے ہی کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں- یعنی یہ باپ بیٹا معلوم ہوتے ہیں-

یہ بات سن کر رسول اقدس ﷺ کو انتہائی خوشی ہوئی- چہرہ خوشی سے چمک پڑا اور اُس دن خوشی خوشی گھر تشریف لائے- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے واقعہ بیان کیا-

اَحکام الحدیث: ❶ ایک ہی قیافہ شناس کا بیان کافی سمجھا جائے گا بشرطیکہ قیافہ شناس تجربہ کار ہو-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2 خوش آئند خبر سن کر خوشی کا اظہار کرنے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔

3 قیافہ شناس ماہر کھوجی کی اہمیت ہر دور میں تسلیم کی گئی ہے۔

حدیث: 321

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

ذُكِرَ الْعَزْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "وَلِمَ يَفْعَلُ اَحَدُكُمْ ذَالِكَ"؟

وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ ذَالِكَ اَحَدُكُمْ"

فَاِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَّخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب التوحید' باب قول الله هو الله الخالق البارئ المصور۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب النکاح باب حکم العزل۔

معنی الحدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عزل کا تذکرہ کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا "بھلا تم میں سے کوئی یہ کام کیوں کرتا ہے"

آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی یہ کام نہ کرے۔ کیونکہ کوئی جان ایسی نہیں کہ جس نے پیدا ہونا ہے مگر اللہ تعالیٰ اسے پیدا کر کے رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: 1 ﴿الْعَزْلُ﴾ عزل اسے کہتے ہیں کہ مرد جب اپنی بیوی سے صحبت کرے تو انزال باہر کرے۔ 2 ﴿لِمَ يَفْعَلُ﴾ کیوں کرتا ہے۔ 3 ﴿اَحَدُكُمْ﴾ تمہارا کوئی ایک۔ 4 ﴿وَلَمْ يَقُلْ﴾ نہیں کہا۔

مفہوم الحدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی گئی کہ بعض لوگ اپنی بیویوں سے عزل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ کیونکہ جس روح نے اس دنیا میں آنا ہو وہ تو آ کے رہے گی۔ یہ ظاہری تدبیر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو بدل نہیں سکتی۔

احکام الحدیث: 1 وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے۔ جو اللہ نہ چاہے وہ کام ہو نہیں سکتا۔

2 ظاہری اسباب تقدیر کو ٹال نہیں سکتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 322

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ

كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهٰى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْاٰنُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب النکاح باب العزل۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النکاح باب حکم العزل۔

معنی الحدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن حکیم اتر رہا تھا۔ اگر یہ کام منع ہوتا تو قرآن ہمیں ضرور اس سے روکتا۔۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿كُنَّا نَعْزِلُ﴾ ہم عزل کیا کرتے تھے۔ ❷ ﴿يُنْهٰى عَنْهُ﴾ اُس سے روکا جاتا منع کیا جاتا۔ ❸ ﴿لَنَهَانَا عَنْهُ﴾ ہمیں ضرور اس سے روکتا۔

مفہوم الحدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عہد رسالت میں لوگ اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے عزل کیا کرتے تھے لیکن انہیں اس عمل سے منع نہیں کیا گیا بعض کا خیال ہے کہ شاید رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عمل کی اطلاع نہ ہوتی ہو۔

لیکن اس دور میں قرآن نازل ہو رہا تھا اللہ تعالیٰ کے علم میں تو یہ بات تھی اگر عزل ممنوع ہوتا تو قرآن حکیم میں اس کی نہی کے بارے میں حکم نازل کر دیا جاتا۔

احکام الحدیث: ❶ عہد رسالت میں عزل کیا جاتا تھا اس سے قرآن و سنت میں منع نہیں کیا گیا۔

❷ عزل کا عمل مباح ہے اگر یہ عمل باطل ہوتا تو ضرور اس سے منع کر دیا جاتا۔

حدیث: 323

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَّجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ اِلَّا كَفَرَ' وَمَنْ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ' اَوْ قَالَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ كَذَا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَلِلْبُخَارِيِّ' نَحْوَهٗ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواه البخاري: في صحيحه بنحوه' في الادب باب ماينهى من السباب واللعن كتاب المناقب-
رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الايمان باب بيان حال ايمان من رغب عن ابيه وَهُوَ يعلم-

مَعْنَی الحدیث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے جان بوجھ کر اپنی نسبت باپ کی بجائے کسی دوسرے کی طرف کی اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

جو کوئی کسی ایسی چیز کی ملکیت کا دعوی کرے جو اُس کی نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔ جس نے کسی کو کہا: اے اللہ کے دشمن اور وہ ایسا نہ ہوا تو یہ بات کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گی۔

مُفردَاتُ الحدیث: ❶ ﴿اِدَّعٰی﴾ جس نے دعوی کیا جس نے اپنے آپ کو منسوب کیا۔ ❷ ﴿وَلْيَتَبَوَّأْ﴾ اور چاہئے کہ وہ پکڑے۔ ❸ ﴿مَقْعَدَهُ﴾ اپنا ٹھکانہ۔ ❹ ﴿عَدُوَّ اللّٰهِ﴾ اللہ کا دشمن۔ ❺ ﴿حَارَ عَلَيْهِ﴾ لوٹا اُس پر۔

مفہُومُ الحدیث: جو شخص جان بوجھ کر اپنی نسبت اپنے حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کرتا ہے یہ جرم شریعت کی نگاہ میں کفر کے مترادف ہے۔

جس نے کسی ایسی چیز کی ملکیت کا دعوی کیا جو حقیقتاً اس کی نہیں اس جرم کے ارتکاب سے وہ شخص امت محمدیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

اگر کسی نے کسی شخص کو اللہ کا دشمن کہہ کر پکارا اور اگر وہ ایسا نہ ہوا تو یہ بات کہنے والے کی طرف پلٹ آئے گی۔

اَحکَامُ الحدیث: ❶ جان بوجھ کر کسی دوسرے خاندان کی طرف اپنی نسبت کا اظہار کرنا شرعاً ممنوع ہے۔ اس پر سخت وعید سنائی گئی شریعت میں اس کو کفر کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔

❷ اگر لاعلمی کی بنا پر کسی دوسرے خاندان کی طرف نسبت مشہور ہو جاتی ہے تو اس پر شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر کوئی تکلیف نہیں دیتا۔

❸ دوسرے کی کسی چیز پر قبضہ جمانا یا ایسی چیز کی ملکیت کا دعوی کرنا جو اُس کی نہیں شرعاً ممنوع ہے۔ اس جرم کے ارتکاب سے انسان امت محمدیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

❹ جو کسی کو کافر' فاسق' منافق یا اللہ کا دشمن کہہ کر پکارے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ بات کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 92

کتاب الرضاع

رِضَاعُ

حدیث: 324

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بِنْتِ حَمْزَةَ "لَا تَحِلُّ لِیْ یَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، وَهِیَ ابْنَةُ أَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ"۔

رواہ البخاری: کتاب الشهادات باب الشهادات علی الانساب والرضاع المستفیض والموت القدیم۔
رواہ مسلم: فی صحیحه، کتاب الرضاع، باب تحریم ابنة الاخ فی الرضاعة۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی بیٹی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ (بحوالہ بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَا تَحِلُّ لِیْ﴾ وہ میرے لئے حلال نہیں ❷ ﴿یَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ﴾ دودھ پینے سے حرام ہو جاتے ہیں۔ ❸ ﴿مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ﴾ جس طرح نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ ❹ ﴿الرَّضَاعَةِ﴾ دودھ پینا۔

مفہوم الحدیث: دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے میں چچا تھے لیکن ابولہب کی لونڈی ثویبہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں نے ایک ساتھ دودھ پیا تھا۔ اس طرح دونوں رضاعی بھائی بن گئے۔ جب آپ کے سامنے رشتے کے لئے حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا نام لیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ میرے لئے جائز نہیں کیونکہ یہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ جس سے میرا نکاح نہیں ہو سکتا۔

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

❷ کسی خاتون کا دودھ پینے والا بچہ اس کے اپنے حقیقی بچے کی مانند ہو گا۔

حَدِیث: 325

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلرَّضَاعُ يُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ، کتاب النکاح، باب وامہاتکم اللاتی ارضعنکم و کتاب الجہاد۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الرضاع، باب یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ۔

مَعنَی الحَدِیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو رشتے پیدائش سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت یعنی دودھ پینے سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ (بحوالہ بخاری)

مُفرَدَاتُ الحَدِیث: ❶ ﴿اَلرِّضَاعُ﴾ دودھ پینا۔ ❷ ﴿یُحَرِّمُ﴾ حرام کر دیتا ہے۔ ❸ ﴿مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ﴾ جو رشتے حرام ہوتے ہیں ولادت سے۔

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں۔ جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

حَدِیث: 326

www.KitaboSunnat.com

وَعَنْهَا قَالَتْ

اِنَّ اَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اٰذَنُ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَرْضَعَتْنِي اِمْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي اِمْرَءَ تُهٗ۔

فَقَالَ "اِئْذَنِي لَهٗ" فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ۔

قَالَ عُرْوَةُ فَبِذَالِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ۔

حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ وَ۔

فِيْ لَفْظٍ "اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ اَفْلَحُ فَلَمْ اٰذَنْ لَهٗ فَقَالَ اَتَحْتَجِبِيْنَ مِنِّيْ وَاَنَا عَمُّكِ؟ فَقُلْتُ كَيْفَ ذَالِكَ؟ قَالَ اَرْضَعَتْكِ امْرَءَةُ أَخِيْ بِلَبَنِ أَخِيْ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ اَفْلَحُ ائْذَنِيْ لَهٗ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ اَیْ افْتَقَرَتْ وَالْعَرَبُ تَدْعُوْ عَلَى الرَّجُلِ وَلَا تُرِيْدُ وُقُوْعَ الْاَمْرِ بِهٖ۔

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الادب' باب قول النبي ﷺ تربت يمينك وعقرى حلقي و كتاب التفسير و كتاب الشهادات۔

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الرضاع' باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل۔

معنی الحدیث: اور اُس سے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو القعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی بعد اس کے کہ پردے کا حکم نازل کر دیا گیا تھا۔

میں نے کہا: بخدا میں تو اِسے اجازت نہیں دوں گی تاوقتیکہ میں خود نبی کریم رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہ لے لوں۔

ابو القعیس کے بھائی نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا مجھے دودھ تو ابو القعیس کی بیوی نے پلایا ہے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا مجھے تو اس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔

آپ نے اِرشاد فرمایا: اِسے اجازت دے دیجئے یہ تیرا چچا ہے "تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔"

حضرت عروۃ کہتے ہیں کہ اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ دودھ پینے سے وہ رشتے حرام قرار دے دو جو پیدائش کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔ (بحوالہ بخاری)

ایک روایت میں ہے کہ افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں نے اُسے اجازت نہ دی۔ تو اُس نے کہا کیا تو مجھ سے پردہ کرتی ہے۔ میں تیرا چچا ہوں؟ میں نے کہا وہ کیسے؟ اُس نے کہا: میرے بھائی کی بیوی نے میرے بھائی کے باعث تجھے دودھ پلایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا افلح نے سچ کہا ہے اسے اجازت دے دیجئے۔ تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو "تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ" سے مراد یہ ہے کہ تو تہی دامن ہو جائے۔ یہ جملہ عربوں کے ہاں عام طور پر کسی کے خلاف بد دعا کے تناظر میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس سے ان کا ارادہ بد دعا کا نہیں ہوتا۔

بلکہ اس جملے میں پیار کی آمیزش دکھائی دیتی ہے جیسے ہمارے ہاں عورتیں بسا اوقات بیٹے کو کہتی ہے کہ "وے تیرا کچھ نہ رہے"

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿إِسْتَأْذَنَ عَلَيَّ﴾ اُس نے مجھ سے اجازت طلب کی۔ ❷ ﴿بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ﴾ بعد اس کے کہ پردے کا حکم نازل کیا گیا۔ ❸ ﴿لَا أُذَنُ لَهُ﴾ میں اسے اجازت نہیں دوں گی۔ ❹ ﴿لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِيْ﴾ اس نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا۔ ❺ ﴿أَرْضَعَتْنِي امْرَءَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ﴾ مجھے ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا۔ ❻ ﴿تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ﴾ تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ یہ جملہ پیار بھرے انداز کی غمازی کرتا ہے۔ ❼ ﴿حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعِ﴾ رضاعت سے حرام قرار دے دو۔ ❽ ﴿مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ﴾ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ ❾ ﴿فَلَمْ أُذَنْ لَهُ﴾ تو میں نے اسے اجازت نہ دی۔ ❿ ﴿أَتَحْتَجِبِيْنَ مِنِّيْ﴾ کیا تو مجھ سے پردہ کرتی ہے؟

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ابو القعیس کا بھائی افلح آیا اُس نے اندر آنے کی اجازت طلب کی آپ نے اسے اجازت نہ دی اس نے تعجب سے پوچھا کیا آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں آپ نے کہا وہ کیسے؟

اُس نے کہا کیا میرے بھائی کی بیوی نے تجھے دودھ نہیں پلایا۔ آپ نے فرمایا وہ تو اُس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے تم سے میں آخر پردہ کیوں نہ کروں؟ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا آپ نے اِرشاد فرمایا:

وہ ٹھیک کہتا ہے وہ واقعی تیرا رضاعی چچا ہے اسے اندر آنے دیجئے۔

اَحْکَامُ الْحَدِیْث: ❶ رضاعت کی بنا پر دودھ پلانے والی خاتون کے جملہ رشتہ دار دودھ پینے والے کے رضاعی رشتہ دار قرار پاتے ہیں۔

❷ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کو غیر محرم سے لازمی طور پر پردہ کرنا چاہئے۔

❸ محبت بھرے انداز میں اگر کسی کو تلخ کلمات کہے جائیں تو اس سے مراد مخاطب سے سختی کرنا یا اسے جھڑکی دینا نہیں ہوتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 327

وَعَنْهَا قَالَتْ:

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ، مَنْ هٰذَا؟
قُلْتُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ
فَقَالَ: يَاعَائِشَةُ اُنْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ، فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الشھادات باب الشھادۃ علی الانساب والرضاع المستفیض والموت القدیم و کتاب النکاح۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الرضاع باب انما الرضاعۃ من المجاعۃ۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک شخص تھا، آپ نے ارشاد فرمایا عائشہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا: عائشہ دیکھ لیا کرو کہ تیرے بھائی کون ہیں؟ بے شک رضاعت بھوک سے ثابت ہوتی ہے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿دَخَلَ عَلَيَّ﴾ میرے پاس آئے۔ ❷ ﴿اُنْظُرْنَ﴾ دیکھ لو۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ ایک روز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لائے تو آپ نے دیکھا وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے۔ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟

انہوں نے عرض کی کہ یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو کہ کون رضاعی رشتہ دار ہے؟

کیونکہ رضاعت اس سے ثابت ہوتی ہے کہ کسی خاتون کا دودھ۔ دودھ پینے کی عمر میں پیا ہو اور اتنا پیا ہو کہ اس سے بھوک جاتی رہے۔ اور یہی "اِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ کا مفہوم ہے۔

احکام الحدیث: ❶ غیرت کا اظہار مردانگی کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔

❷ جب کسی شخص کو اپنے اہل خانہ کے بارے میں کوئی شک و شبہ گذرے تو ناراضگی کا اظہار کرنے سے پہلے تحقیق کر لی جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3. رضاعت کے درست ثابت ہونے پر محرم ہونے کی بنیاد رکھی جائے گی۔
4. حضرت علی رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ 'سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ 'قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ 'امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ دودھ تھوڑا پیا جائے یا زیادہ بس دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ دودھ دودھ پینے کی عمر میں پیا جائے۔ اور یہ مدت ولادت سے لے کر دو سال کی عمر تک ہے۔
5. ابو ثور' ابن منذر' اور داؤد کا موقف یہ ہے کہ تین گھونٹ سے کم پینے سے تحریم ثابت نہیں ہوتی۔
6. عبداللہ بن مسعود' عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما 'عطاء بن ابی رباح' طاؤس 'امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور ابن حزم رحمتہ اللہ علیہم کا موقف یہ ہے کہ کم از کم پانچ گھونٹ دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

حدیث: 328

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ

أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَجَاءَتْ أَمَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنِّيْ- قَالَ فَتَنَحَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ "وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا"- (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الشہادات' باب شہادۃ الاماء والعبید و کتاب النکاح و کتاب البیوع و فی العلم۔

معنی الحدیث: حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے ابو اھاب کی بیٹی ام یحییٰ سے شادی کی ایک کالے رنگ کی لونڈی اس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر کیا تو آپ نے مجھ سے منہ پھیر لیا کہتے ہیں کہ میں نے اُس طرف سے ہو کر اس بات کا دوبارہ ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے بیوی کی حیثیت سے کس طرح رکھ سکتے ہو جبکہ اُس نے اس خیال کا اظہار کر دیا ہے کہ میں نے تمہیں دودھ پلایا ہے۔ (بحوالہ بخاری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿تَزَوَّجَ﴾ اُس نے شادی کی۔ ❷ ﴿أَمَةٌ سَوْدَآءَ﴾ کالے رنگ کی لونڈی۔ ❸ ﴿اَرْضَعْتُكُمَا﴾ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ ❹ ﴿ذَكَرْتُ ذَالِكَ﴾ میں نے اس بات کا تذکرہ کیا۔ ❺ ﴿اَعْرَضَ﴾ آپ نے منہ پھیرلیا۔ ❻ ﴿تَنَحَّيْتُ﴾ میں ایک طرف ہو گیا۔ ❼ ﴿قَدْزَعَمَتْ﴾ اُس کا خیال ہے۔

مفہومُ الحدیث: عقبہ بن حارث نے ابواھاب کی بیٹی سے شادی کرلی تو وہاں ایک کالی کلوٹی لونڈی ان کے گھر آئی۔ اُس نے میاں بیوی سے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تم تو رضاعی بہن بھائی ہو۔ تمہارا تو نکاح ہو نہیں سکتا۔ تم میاں بیوی کی حیثیت سے زندگی بسر نہیں کرسکتے۔ یہ بات عقبہ بن حارث کو بڑی ناگوار گزری اُس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں یہ صورت حال پیش کی تو آپ نے اُس کی بات سن کر اپنا منہ دوسری طرف کرلیا انہوں نے اُس طرف سے ہو کر دوبارہ یہی بات آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا۔

یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا جب یہ کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تو پھر آپ دونوں میاں بیوی کی حیثیت سے نہیں رہ سکتے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ نکاح کے بعد اگر پتہ چل جائے کہ میاں بیوی نے بچپن میں کسی خاتون کا دودھ ایک ساتھ پیا ہے تو ان کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ وہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں۔

❷ ایک خاتون کی شہادت سے رضاعت کا حکم ثابت ہو جاتا ہے۔

❸ غلام کی گواہی اسی طرح قبول کی جائے گی جس طرح لونڈی کی گواہی قبول کی جاتی ہے۔

حدیث: 329

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ مِنْ مَّكَّةَ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ يَا عَمِّ يَا عَمِّ!۔

فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ فَاحْتَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَّجَعْفَرٌ وَّزَيْدٌ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّيْ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ۔ وَقَالَ زَيْدٌ بِنْتُ أَخِيْ۔ فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ "اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ" وَقَالَ لِعَلِيٍّ "أَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَامِنْكَ۔" وَقَالَ لِجَعْفَرٍ "أَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ" وَقَالَ لِزَيْدٍ "اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا"۔ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب المازي باب عمرة القضاء و كتاب الصلح

معنی الحدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو ان کے پیچھے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی چچا جان پکارتی ہوئی بولی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے لیا اُس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا یہ لیجئے اپنے چچا کی بیٹی اور اسے سنبھالئے انہوں نے اسے اپنے ساتھ سوار کرلیا۔

اس بچی کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے درمیان جھگڑا ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی پرورش کا میں زیادہ حق رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا فیصلہ خالہ کے حق میں کیا۔ فرمایا: خالہ ماں کے حکم میں ہے۔ حضرت علی کو فرمایا تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ حضرت جعفر کو فرمایا: تم شکل وصورت اور عادات واطوار کے اعتبار سے مجھ سے ملتے جلتے ہو۔ اور حضرت زید سے کہا۔

"تم ہمارے بھائی اور دوست ہو"۔ (بحوالہ بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿تَبِعَتْهُمْ﴾ ان کے پیچھے لگی یا ان کے پیچھے پیچھے ہولی۔ ❷ ﴿تُنَادِيْ﴾ وہ پکارتی ہے۔ ❸ ﴿تَنَاوَلَهَا﴾ اسے پکڑ لیا۔ ❹ ﴿اَخَذَ بِيَدِهَا﴾ اُس کا ہاتھ پکڑا۔ ❺ ﴿دُوْنَكِ﴾ اسے سنبھالو۔ ❻ ﴿خَالَتُهَا تَحْتِيْ﴾ اس کی خالی میری بیوی ہے۔ ❼ ﴿أَنَا اَحَقُّ بِهَا﴾ میں اس پر زیادہ حق رکھتا ہوں۔ ❽ ﴿اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ﴾ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ ❾ ﴿اَشْبَهْتَ﴾ تو مشابہہ ہے ہم شکل ہے۔ ❿ ﴿خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ﴾ میری بناوٹ اور میری عادات۔

مفہوم الحدیث: جب ۷ ہجری کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔ تو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کی چھوٹی بیٹی چچا چچا پکارتی ہوئی قافلے کے پیچھے پیچھے دوڑی آرہی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا پکڑا اور اپنی بیوی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اسے سنبھالئے تو انہوں نے اس بچی کو اپنے ساتھ اُونٹ پر سوار کرلیا۔

مدینہ منورہ پہنچ کر اس بچی کی پرورش کے لئے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بحث چھڑ گئی ہر ایک کا یہ موقف تھا کہ اس بچی کی پرورش کا زیادہ استحقاق مجھے ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اس کی پرورش کا میں زیادہ حق رکھتا ہوں اس لئے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔

کہ یہ میرے چچا کی بیٹی بھی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ لہٰذا وہ اس کی دیکھ بھال زیادہ اچھے طریقے سے کرے گی۔ حضرت زید بن حارثہ نے کہا کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حمزہ بن عبدالمطلب کو دینی بھائی قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس بچی کی پرورش میرا حق ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بچی کی کفالت کا فیصلہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے حق میں کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

چونکہ اس کے گھر بچی کی خالہ ہے اور خالہ ماں کے قائم مقام ہوتی ہے۔

لہٰذا بچی کا اس کے گھر رہنا زیادہ مناسب ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دلجوئی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

علی تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم شکل و صورت اور عادات و اطوار کے اعتبار سے مجھ سے ملتے جلتے ہو۔ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ تم ہمارے بھائی اور دوست ہو۔

اس فیصلے سے تینوں صحابہ خوش ہو گئے۔

اَحکام الحدیث: 1 کسی چھوٹے بچے یا بچی کو کفالت کے لئے گود میں لینا جائز ہے یہ ایک مستحسن عمل ہے۔

2 بچے کی پرورش کے حوالے سے ماں سب پر مقدم ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو بچے کو شفقت اور محبت دینے کے حوالے سے خالہ ماں کے قائم مقام ہوتی ہے۔

3 اس حدیث میں پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کے حسن اخلاق کی کیسی عمدہ جھلک دیکھائی دیتی ہے فیصلہ حضرت جعفر کے حق میں دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بھی ایسا محبت بھرا پیغام دیا کہ وہ خوش ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 93

کتاب القصاص

کتاب القصاص

حدیث: 330

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

"لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ۔

۱- الثَّيِّبُ الزَّانِیْ۔

۲- وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ

۳- وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الدیات باب قول اللہ تعالٰی ان النفس بالنفس والعین بالعین الآیہ۔
رواہ مسلم: کتاب القسامۃ۔ باب مایباح بہ دم المسلم

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی ایسے مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں جو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں مگر۔

① - وہ شادی شدہ زانی ہو۔

② - جان کو جان کے بدلے (یعنی اُس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③- اپنے دین کا تارک ہو اور جماعۃ المسلمین سے الگ ہو جانے والا ہو۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿لَا يَحِلُّ﴾ جائز نہیں ہے۔ ❷ ﴿دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ﴾ کسی مسلمان شخص کا خون بہانا۔ ❸ ﴿يَشْهَدُ﴾ وہ گواہی دیتا ہے۔ ❹ ﴿اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ﴾ مگر تین میں سے کوئی ایک۔ ❺ ﴿اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ﴾ شادی شدہ زانی۔ ❻ ﴿وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ﴾ جان کے بدلے جان۔ ❼ ﴿وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ﴾ اپنے دین کو چھوڑ دینے والا۔ ❽ ﴿اَلْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ﴾ جماعت المسلمین سے الگ ہو جانے والا۔

مفہومُ الحدیث: رسول اکرم ﷺ نے مسلم معاشرے میں امن قائم کرنے چادر اور چار دیواری کے تحفظ کے لئے یہ حکم جاری کیا۔

کہ کبھی ایسے مسلمان شخص کو قتل کرنا جائز نہیں ہے جو توحید و رسالت کا اقرار کرتا ہو۔ہاں اگر وہ درج ذیل تین جرائم میں سے کسی بھی جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو اسلامی حکومت اسے اس جرم کی پاداش میں قتل کر دے گی۔اور یہ قتل کرنا درست ہو گا۔

اور وہ تین گھناؤنے جرم یہ ہیں۔

1. کوئی شخص شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرتا ہے۔اسے سنگسار کر دیا جائے گا ایسے شخص کا مسلم معاشرے میں زندہ رہنا ٹھیک نہیں ہے۔
2. کوئی شخص اگر کسی مسلمان کو ناحق قتل کر دیتا ہے۔اس کے بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے گا۔بشرطیکہ مقتول کے وارث دیت یا معاف کرنے پر رضامند نہ ہوں۔اور وہ قصاص پر مصر ہوں۔حکومت ایسے مجرم کو قتل کر دے گی۔
3. کوئی شخص اسلام قبول کرنے کے بعد پھر مرتد ہو جاتا ہے۔اس طرح وہ مسلم جماعت کو چھوڑ کر کسی بھی غیر مسلم جماعت میں شامل ہو جاتا ہے اسلامی حکومت کے لئے ایسے شخص کو تہہ تیغ کر دینا جائز ہے۔ایسے اشخاص کو صفحہ ہستی سے مٹانے سے دین 'معاشرے' اور عزت و ناموس کو تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

احکامُ الحدیث: 1. کسی بھی مسلمان کو خواہ وہ چھوٹا یا بڑا ہو ناحق قتل کرنا حرام ہے۔

2. جو شخص توحید و رسالت کا اقرار کرے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔وہ مسلمان ہے۔اس کا خون' مال اور عزت محفوظ ہے۔

اسے اسلامی حکومت میں وہ تمام مراعات میسر ہوں گی۔جو مسلمانوں کا استحقاق ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3. کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا' شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرنا یا اسلام سے منحرف ہو کر کفر اختیار کر لینا ایسے بڑے جرم ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کی پاداش میں اس جرم کا ارتکاب کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا۔

اور یہ کام حکومت سرانجام دے گی نہ کہ معاشرے کا کوئی فرد۔

4. شادی شدہ مرد ہو یا عورت اگر ان میں سے کوئی زنا کا مرتکب ہوتا ہے تو سنگسار کر دیا جائے گا اور یہ سزا معاشرے کے لئے عبرت کا باعث بنتی ہے۔

حدیث: 331

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَآءِ۔

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الديات في فاتحته و كتاب الرقاق۔
رواه مسلم: في صحيحه' كتاب القسامة باب المجازاة بالدماء في الآخرة وانها اول ما يقضى فيه بين الناس يوم القيامة۔

مَعْنَى الْحَدِيْثِ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے درمیان قیامت کے دن سب سے پہلے فیصلہ خونوں کے بارے میں کیا جائے گا۔

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيْثِ: 1 ﴿اَوَّلُ مَا يُقْضٰى﴾ پہلے جو فیصلہ کیا جائے گا۔ 2 ﴿بَيْنَ النَّاسِ﴾ لوگوں کے درمیان۔ 3 ﴿يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ قیامت کے دن۔ 4 ﴿فِي الدِّمَآءِ﴾ خونوں کے بارے میں۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِيْثِ: قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوقات کا حساب لیں گے اور پھر عدل و انصاف کے ساتھ ان کے بارے میں فیصلے صادر فرمائیں گے قیامت کے دن سب سے پہلے فیصلہ قتل و غارت کے بارے میں ہوگا۔

قتل و غارت کے بارے میں فیصلے کو سب سے زیادہ اہمیت دی جائے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أحكام الحديث: 1 اس حدیث سے انسانی خون کی عظمت اور قدر و قیمت واضح ہوتی ہے۔

2 اس حدیث سے قیامت کے دن حساب کتاب کا ثبوت ملتا ہے۔

3 قیامت کے دن حقوق العباد میں سب سے پہلے فیصلہ قتل و غارت کے بارے میں کیا جائے گا۔ اور حقوق اللہ میں سب سے پہلے فیصلہ نماز کے بارے میں ہو گا۔

4 اس حدیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے دنیاوی عدالتوں کو بھی پہلے قتل و غارت کے کیس نپٹانے چاہئیں۔

حدیث: 332

عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

قَالَ اِنْطَلَقَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَّ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَأَتٰى مُحَيِّصَةُ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَّهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهٖ قَتِيْلاً فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَ حُوَيِّصَةُ اَبْنَاءُ مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمَانِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ "اَتَحْلِفُوْنَ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ قَاتِلِكُمْ أَوْصَاحِبِكُمْ؟ قَالُوْا وَ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ؟

قَالَ "فَتُبْرِءُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا"

قَالُوْا وَ كَيْفَ نَاخُذُ بِأَيْمَانِ قَوْمٍ كُفَّارٍ

فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔

وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهٖ۔

قَالُوْا أَمْرٌلَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ؟

قَالَ "فَتُبْرِءُكُمْ يَهُوْدُ بِأَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ؟"

قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ؟

وَفِيْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهٗ فَوَادَهٗ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمِائَةٍ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

رواه البخاري: كتاب الجزيه باب الموادعه والمصالحة مع المشركين۔

رواه مسلم: كتاب القسامة باب القسامة۔

معنی الحدیث: سھل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سھل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خیبر گئے اور ان دنوں صلح کا زمانہ تھا محنت مزدوری کی خاطر دونوں الگ الگ ہو گئے۔ محیصہ عبداللہ بن سھل کے پاس آئے کیا دیکھا! کہ وہ اپنے خون میں لت پت مقتول پڑا ہے۔ اِس نے اُسے دفن کیا پھر وہ مدینے چلا آیا۔

عبدالرحمان بن سھل اور مسعود کے بیٹے محیصہ حویصہ نبی کریم اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ عبدالرحمان بات کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دو۔ وہ قوم میں نو عمر تھا (یعنی اپنے ساتھیوں سے چھوٹا تھا) وہ خاموش ہو گیا۔ تو پھر دونوں بھائیوں نے بات کی (اور صورت حال سے آگاہ کیا) آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم قسم کھاؤ گے اور اس طرح اپنے ساتھی کے خون بہا کے طلبگار ہو گے؟

انہوں نے کہا ہم قسم کیسے کھائیں جبکہ ہم نہ موقع پر حاضر تھے اور نہ ہی ہم نے دیکھا ہے۔

آپ نے فرمایا پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔

انہوں نے کہا ہم کافروں کی قسم کا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں۔

تو نبی کریم ﷺ نے اس کی دیت اپنی طرف سے ادا کر دی۔

حماد بن زید کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے پچاس آدمی کسی شخص کا نام لے کر قسم کھائیں تو وہ ہتھکڑی کے ساتھ تمہارے حوالے کر دیا جائے گا۔

انہوں نے کہا یہ ایک ایسا معاملہ کہ ہم وہاں موقع پر موجود نہ تھے ہم کیسے قسم کھا لیں؟

آپ نے فرمایا پھر ان کے پچاس قسم اٹھائیں تو وہ بری ہو جائیں گے۔

انہوں نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ وہ کافر قوم ہے۔

سعد بن عبید کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ناپسند سمجھا کہ اس کا خون رائیگاں جائے۔ اس لئے صدقے کے اونٹوں سے سو اونٹ دے کر اس کی دیت ادا کر دی۔ (بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اِنْطَلَقَ﴾ وہ چلا۔ ❷ ﴿تَفَرَّقَا﴾ دونوں الگ ہو گئے۔ ❸ ﴿يَتَشَحَّطُ﴾ وہ لت پت ہے۔ ❹ ﴿فِيْ دَمِهِ﴾ اپنے خون میں۔ ❺ ﴿قَتِيْلًا﴾ مقتول۔ ❻ ﴿كَبِّرْ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿كَبِّرْ﴾ بڑے کو بڑے کو۔ ❼ ﴿فَسَكَتَ﴾ تو وہ خاموش ہو گیا۔ ❽ ﴿اَتَحْلِفُوْنَ﴾ کیا تم قسم کھاتے ہو۔ ❾ ﴿تُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ﴾ بری ہو جائیں گے تم سے یہودی۔ ❿ ﴿عَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ نبی کریم ﷺ نے اس کی دیت ادا کر دی۔ ⓫ ﴿يُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ﴾ وہ پیش کر دیا جائے گا یا حوالے کر دیا جائے گا اپنی ہتھکڑی کے ساتھ۔ ⓬ ﴿فَوَدَاهُ﴾ تو اُس کی دیت ادا کر دی۔ ⓭ ﴿كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ رسول اللہ ﷺ نے ناپسند کیا۔ ⓮ ﴿اَنْ يُّبْطِلَ دَمَهُ﴾ کہ اس کا خون رائیگاں جائے۔

مفہومُ الحدیث: صلح کا زمانہ تھا محنت مزدوری کی غرض سے عبداللہ بن سھل اور محیصہ بن مسعود خیبر گئے۔ وہاں دونوں کو الگ الگ کام ملا۔

ایک روز جب محیصہ عبداللہ بن سھل کو ملنے گیا تو وہ کیا دیکھتا ہے۔ کہ عبداللہ کو کسی نے قتل کر دیا ہے اور وہ خون میں لت پت پڑا ہے۔ اس نے اُسے دفن کر دیا اور غم واندوہ کی حالت میں مدینہ چلا آیا۔ اس کے اہل خانہ کو اطلاع دی مقتول کا بھائی عبدالرحمان بن سھل مسعود کے دو بیٹوں محیصہ اور حویصہ کے ہمراہ رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں بات کرنے لگا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

بڑے کو بات کرنے دو۔

تو پھر مسعود کے دونوں بیٹوں نے نبی کریم ﷺ کو سارا واقعہ سنایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کی تم کسی شخص کا نام لے کر قسم کھاتے ہو کہ یہ اس کا قاتل ہے؟

انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم قسم کس طرح کھا سکتے ہیں ہم تو وہاں موقع پر موجود نہ تھے۔

آپ نے فرمایا کہ پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو سکتے ہیں۔

بہر حال نبی کریم ﷺ نے یہ بات ناپسند کی کہ مقتول کا خون رائیگاں جائے لہٰذا آپ نے صدقے کے اونٹوں میں سو اونٹ بطور دیت مقتول کے وارثوں کو ادا کر دیئے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ یہ حدیث قسامہ کے مسئلے میں بطور دلیل پیش کی جاتی ہے۔ قسامہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ثبوت نہ ہونے کی صورت میں دعوی کرنے والے سے پچاس بار قسم لی جاتی ہے۔

وہ اگر قسم نہیں کھاتا تو جس پر دعوی کیا جاتا ہے اس سے قسم لے کر اُسے بری کر دیا جاتا ہے۔

❷ مقتول کے ورثا اگر یہ دعوے کرتے ہیں کہ فلاں شخص قاتل ہے لیکن ان کے پاس قتل کی کوئی دلیل یا ثبوت نہیں ہوتا۔ تو قاضی مدعی علیہ سے حلف لے گا اگر وہ پچاس مرتبہ حلف اٹھا لے کہ میں نے قتل نہیں کیا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے بری کر دیا جائے گا۔

3 اگر کوئی ایسا مقتول ہو کہ اس کا قاتل نامعلوم ہو لیکن مقتول کے ورثاء کو کسی شخص پر قتل کرنے کا شبہ ہو اور وہ اس کے خلاف قتل کا دعوی کر دیتے ہیں تو قاضی پچاس افراد سے اس دعوے پر قسم لے گا اگر پچاس افراد ایک ساتھ قسم اٹھا لیتے ہیں کہ یہی شخص قاتل ہے۔ تو پچاس افراد کی قسم بمنزلہ دلیل تصور کر لی جائے گی۔

4 اگر قتل کا الزام غیر مسلموں پر لگایا جاتا ہے اور وہ پچاس مرتبہ قسم کھا لیتے ہیں کہ نہ انہوں نے قتل کیا ہے اور نہ ہی قاتل کو جانتے ہیں تو انہیں اس الزام سے بری کر دیا جائے گا۔

5 مجلس میں بات کرنے کا زیادہ استحقاق بڑی عمر والے کو ہوتا ہے۔

حدیث: 333

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَنَّ جَارِيَةً وُّجِدَ رَأْسُهَا مَرْضُوْضًا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ مَنْ فَعَلَ هٰذَابِكِ؟ فُلَانٌ فُلَانٌ حَتّٰى ذُكِرَ يَهُوْدِيٌّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا۔

فَأُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّرَضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَلِمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى أَوْضَاحٍ فَأَقَادَهُ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رواه البخاری: فی صحیحه، بنحوه، کتاب الدیات باب اذا قتل بحجر او عصا۔
رواه مسلم: فی صحیحه، بنحوه کتاب القسامة، باب ثبوت القصاص فی القتل بالحجر وغیره من المحددات والمثقلات وقتل الرجل بالمرأة۔

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا اس سے دریافت کیا گیا کہ یہ تیرے ساتھ کس نے کیا فلاں نے، فلاں نے یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا یہودی کو پکڑ لیا گیا، تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ دو پتھروں کے درمیان اس کا سر رکھ کر کچل دیا جائے۔

مسلم اور نسائی نے حضرت انس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ کہ ایک یہودی نے زیورات کے لالچ میں ایک لڑکی کو قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس یہودی کو قصاص میں قتل کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿مَرْضُوضٌ﴾ کچلا ہوا۔ ❷ ﴿أَوْمَأَتْ﴾ اُس نے اشارہ کیا۔ ❸ ﴿أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ﴾ کہ اس کا سر کچل دیا جائے۔ ❹ ﴿أَوْضَاحٌ﴾ چاندی کے زیور۔ ❺ ﴿أَقَادَهُ﴾ اسے آگے بڑھایا۔اسے کھینچا۔مقتول کے بدلے قاتل کو قتل کیا۔

مفہومُ الحدیث: کسی شخص نے ایک لڑکی کا پتھر سے سر کچل دیا وہ ابھی سانس لے رہی تھی ہوش و حواس میں بھی تھی لیکن وہ بول نہیں سکتی تھی اس سے پوچھا گیا کہ تیرا سر کس نے کچلا ہے وہ بتا نہیں سکتی تھی اس کے سامنے مختلف نام لئے گئے جب ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر سے اشارہ کیا اسے گرفتار کر لیا گیا۔ اُس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔

نبی کریم ﷺ نے حکم صادر فرمایا کہ اسے بھی یہی سزا دی جائے اس کا سر بھی کچل دیا جائے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ مرد کو عورت کے بدلے قتل کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کہ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ کہ جان کے بدلے جان۔

❷ قاتل کو بدلے میں اسی طرح قتل کیا جائے گا جس طرح کہ اگر اُس نے تلوار سے قتل کیا تو اسے بھی تلوار سے قتل کیا جائے گا اگر اُس نے بندوق سے قتل کیا تو اسے بھی بندوق سے قتل کیا جائے گا۔ اگر اُس نے کسی کو پانی میں ڈبو کر قتل کیا تو اُسے بھی پانی میں ڈبو کر قتل کیا جائے گا۔

حدیث: 334

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلاً مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ بِقَتِيْلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّاِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَّا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا أَنْ يَّقْتُلَ وَاِمَّا أَنْ يُّفْدِيْ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ شَاهٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُبُوْا لِيْ۔
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ"
ثُمَّ قَامَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ، فَاِنَّا نَجْعَلُهُ فِيْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا۔
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ "اِلَّا الْاِذْخِرَ"۔ (رواہ البخاری)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب العلم باب کتابة العلم و کتاب اللقطة و کتاب الدیات۔
رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب الحج، باب تحریم مکة وصیدها وخلاها وشجرها ولقطتها الا لمنشد علی الدوام۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں فتح نصیب فرمائی۔ تو ھذیل قبیلے نے زمانہ جاہلیت میں اپنے کسی مقتول کے بدلے میں بنولیث کا ایک شخص قتل کر دیا۔ تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا اللہ عزیز و جلیل نے مکے سے ہاتھی کو روکا اور اس پر اپنے رسول اور مومنوں کو مسلط کر دیا۔ وہ نہ مجھ سے پہلے کسی پر حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہو گا۔

میرے لئے دن کے کچھ حصے میں حلال ہوا پھر اسی گھڑی حرام ہو گیا۔

اس کا درخت نہ کاٹا جائے۔ نہ اس کا گھاس کھودا جائے۔ نہ اس کی خاردار جھاڑیاں کاٹی جائیں۔ نہ وہاں کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے۔ مگر اس کی منادی کرنے والا اسے اٹھا سکتا ہے۔

اور جس کا کوئی شخص قتل کر دیا جائے اس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے۔ قاتل کو یا قتل کیا جائے گا یا اس سے خون بہا لے لیا جائے گا۔

یمن کے باشندوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے لکھ دیجئے۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابو شاہ کے لئے لکھ دیجئے۔

پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ خس کی اجازت دے دیں اسے ہم اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
خس کی اجازت ہے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿قَتِيْلٌ﴾ مقتول۔ ❷ ﴿حَبَسَ﴾ روک لیا۔ ❸ ﴿سَلَّطَ﴾ مسلط کر دیا۔ ❹ ﴿لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ﴾ کسی ایک کے لئے حلال نہ ہوا۔ ❺ ﴿لَا يُعْضَدُ﴾ نہ کاٹا جائے۔ ❻ ﴿لَا يُخْتَلٰى﴾ نہ کھودا جائے۔ ❼ ﴿لَا تُلْتَقَطُ﴾ نہ اٹھایا جائے۔ ❽ ﴿شَوْكُهَا﴾ اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانٹے۔ اس کی خار دار جھاڑیاں۔ ❾ ﴿أَنْ يُّقْتَلَ﴾ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ ❿ ﴿أَنْ يُّفْدِي﴾ کہ وہ فدیہ دے یعنی دیت ادا کرے۔ ⓫ ﴿إِذْخَرْ﴾ خوشبودار گھاس جیسے خس وغیرہ۔

مفہومُ الحدیث: فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ بنو ھذیل نے قبیلہ بنولیث کے ایک آدمی کو قتل کر دیا یہ قتل انہوں نے اس لئے کیا کہ زمانہ جاہلیت میں انہوں نے ان کا ایک آدمی مارا تھا۔ یہ خبر سنتے ہی رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا مکہ وہ عظیم الشان مقام ہے جہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ابرھہ کے ہاتھیوں کو حملہ آور ہونے سے روک دیا تھا۔ انہیں مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی ابابیل کے ذریعے بھسم کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا کرم ہے کہ اُس نے اپنے رسول اور اس کے ساتھ اہل ایمان کو یہاں غلبہ عطا کیا۔

یہاں کچھ دیر کے لئے مجھے لڑائی کرنے کی اجازت دی گئی اور پھر یہ اجازت ختم کر دی گئی۔

یہ جگہ حرم ہے یہاں نہ کسی درخت کو کاٹا جا سکتا ہے اور نہ یہاں سے گھاس کھودی جا سکتی ہے۔

نہ یہاں کی کوئی خار دار جھاڑی کاٹی جا سکتی ہے۔

اور نہ ہی حدود حرم میں کوئی گری ہوئی چیز اُٹھائی جا سکتی ہے ہاں اگر اس کی منادی کرنا مقصود ہو تا کہ اس چیز کا اصل مالک مل جائے تو اس کے لئے وہ چیز اٹھانا جائز ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی یہ باتیں سن کر ایک یمنی باشندہ کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ پیاری باتیں میرے لئے لکھ دیجئے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ ابو شاہ کے لئے لکھ دو۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے یا رسول اللہ ﷺ خوشبودار گھاس کھودنے کی اجازت دے دیجئے کیونکہ یہ گھاس ہم اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے حدود حرم سے خوشبودار گھاس کھودنے کی اجازت دے دی۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ مکہ قابل احترام جگہ ہے کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ یہاں سے کوئی درخت کاٹے۔ اور نہ ہی کسی خار دار جھاڑی کو کاٹے۔

❷ اس حکم سے وہ سبزیاں وغیرہ مستثنیٰ ہیں جو لوگ اپنی ضرورت کے لئے بوتے ہیں۔ اسی طرح حدود حرم میں چوپاؤں کا چرنا یا وہاں سے خوشبودار گھاس حاصل کرنا جائز ہے۔

❸ حدود حرم میں گری ہوئی چیز وہی اٹھا سکتا ہے جو اس کی منادی کر کے اصل مالک تک پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو۔

❹ یاد رکھنے کے لئے کسی علمی بات کو لکھنا زیادہ مناسب طریقہ ہے۔

❺ مقتول کے وارث چاہیں قاتل کو معاف کر دیں چاہیں اس سے دیت وصول کر لیں۔ چاہیں تو قصاص لے لیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تینوں اختیارات شرعاً انہیں حاصل ہوتے ہیں۔

حدیث: 335

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَنَّهُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِيْ إِمْلَاصِ الْمَرْءَةِ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ فَشَهِدَ مَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الديات باب جنين المرأة۔

رواه مسلم: في صحيحه بنحوه' كتاب القسامة باب دية الجنين

معنی الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عورت کے پیٹ میں مردہ بچے کے بارے میں مشورہ کیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ صادر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایک اور شخص لاؤ جو تمہارے ساتھ گواہی دے تو محمد بن مسلمہ نے اس کے ساتھ گواہی دی۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اِسْتَشَارَ﴾ اُس نے مشورہ طلب کیا۔ ❷ ﴿اِمْلَاصِ﴾ وہ بچہ جو جرم چھپانے کی غرض سے عورت ولادت کے وقت سے پہلے ہی ساقط کرا دیتی ہے۔
❸ ﴿شَهِدْتُّ﴾ میں حاضر تھا۔ ❹ ﴿عَبْدٌ﴾ غلام۔ ❺ ﴿اَمَةٌ﴾ لونڈی۔ ❻ ﴿لَتَأْتِيَنَّ﴾ تم ضرور لاؤ گے۔

مفہوم الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے بچے کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا جسے کوئی عورت اپنا جرم چھپانے کے لئے اپنا حمل ساقط کرا دیتی ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری موجودگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے بچے کے بارے میں یہ فیصلہ صادر فرمایا تھا کہ اس کے بدلے ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہوگی۔

امیرالمومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چونکہ شرعی احکام کے نفاذ کے سلسلے میں بڑا ہی محتاط انداز اختیار کرتے مکمل تحقیقات کے بعد آپ حکم نافذ کرتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے آپ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو اپنی تائید میں ایک اور ساتھی کو پیش کرنا ہوگا تو حضرت محمد بن مسلمہ نے ان کی تائید میں گواہی دی۔

اَحکامُ الحدیث: ① جرم چھپانے کی خاطر اگر کوئی عورت اپنا حمل ساقط کرا دیتی ہے اور وہ بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی دیت ایک غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا ہے۔ اگر وہ بچہ زندہ پیدا ہوتا ہے اور وہ عورت اسے خود مار دیتی ہے تو اسکی کامل دیت ادا کرنا پڑے گی۔

② اہل علم و دانش سے مشورہ لینا مستحب عمل ہے۔

③ نص اگر ثابت ہو جائے تو پھر اجتہاد کی ضرورت نہیں رہتی۔

حدیث: 336

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اِقْتَتَلَتْ اِمْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ، فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْءَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا، وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ۔ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لاَّ شَرِبَ وَلاَ اَكَلَ وَلاَ نَطَقَ وَلاَ اسْتَهَلَّ؟ فَمِثْلُ ذَالِكَ يُطَلُّ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا هُوَ مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ" مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِيْ سَجَعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب الطب، باب الكهانة، و كتاب الديات۔

رواه مسلم: في صحيحه، كتاب القسامة باب دية الجنين ووجوب الدية في قتل الخطأ وشبه العمد على عاقلة الجاني۔

مَعْنَی الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ھذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں ایک نے دوسری کو پتھر مارا تو اسے اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا۔ وہ جھگڑتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ پیٹ کے بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقتولہ عورت کی دیت کا فیصلہ قاتلہ کے عصبہ پر کیا۔ جب وہ مری تو اس کا وارث اس کی اولاد اور ان کے ساتھ دیگر مستحقین کو بنایا۔

حمل بن نابغہ ھذلی کھڑا ہوا اُس نے کہا یا رسول اللہ میں ایسے بچے کا تاوان کیسے ادا کروں جس بچے نے نہ کچھ پیا ہے' نہ کھایا ہے نہ ہی وہ بولا ہے اور نہ ہی اُس نے کوئی چیخ ماری ہے۔ اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کاہنوں یعنی نجومیوں کا بھائی ہے جس نے مسجع مقفع جملوں سے کام لیا ہے۔

(بحوالہ مسلم)

مُفْرَدَاتُ الحَدِیث: ❶ ﴿اِقْتَتَلَتْ اِمْرَأَتَانِ﴾ دو عورتیں لڑ پڑیں۔ ❷ ﴿رَمَتْ اِحْدَاهُمَا﴾ ان دونوں میں سے ایک نے پھینکا۔ ❸ ﴿وَمَا فِیْ بَطْنِهَا﴾ جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے۔ ❹ ﴿جَنِیْنَ﴾ وہ بچہ جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو۔ ❺ ﴿عَاقِلَةٌ﴾ قاتل کے وہ قریبی رشتہ دار جو قتل خطاء میں دیت کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں۔ ❻ ﴿وَرَّثَهَا﴾ وارث بنایا اس کا۔ ❼ ﴿کَیْفَ اَغْرَمُ﴾ میں کیسے تاوان ادا کروں۔ ❽ ﴿اِسْتَهَلَّ﴾ اس نے چیخ ماری۔ ❾ ﴿اَلْکُهَّانَ﴾ کاہن کی جمع ہے نجومی پامسٹ وغیرہ کو کہتے ہیں۔ ❿ ﴿مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ﴾ اپنی مقفع و مسجع گفتگو کی وجہ سے۔

مفہُومُ الحَدِیث: قبیلہ ھذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں ان میں سے ایک نے زمین سے ایک روڑا پکڑا اور دوسری عورت کے دے مارا جس سے وہ اور اس کے پیٹ میں موجود بچہ مر گئے۔ یہ مقدمہ رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی مقرر کی جس کی ادائیگی قاتلہ پر لازم ہوگی۔

اور مقتولہ عورت کی دیت کا فیصلہ کرتے ہوئے آپ نے اِرشاد فرمایا۔ چونکہ یہ قتل عمد نہیں بلکہ شبہ عمد ہے۔ لہٰذا اس کی دیت قاتلہ عورت کے ورثاء ادا کریں گے۔ یہ فیصلہ سنتے ہی حمل بن نابغہ قاتلہ کا والد پکار اُٹھا یا رسول اللہ جس بچے نے جنم نہیں لیا۔ اس نے اس دنیا میں کچھ کھایا پیا بھی نہیں اور نہ ہی اس نے کوئی سانس لی ہے۔ بھلا اس کی دیت کا تاوان میں کیسے ادا کروں۔

رسول اللہ ﷺ کو اس کا انداز تکلم ناگوار گزرا۔

آپ نے فرمایا: دیکھو یہ کسی نجومی کا بھائی لگتا ہے جو اپنی چرب زبانی سے اپنے آپ کو بچانا چاہتا ہے ایسے ہی باتونی لوگ باطل طریقے سے دوسروں کا مال ہڑپ کر جاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکام الحدیث: ❶ ایسا قتل جس میں یہ ثابت ہو جائے کہ قاتل کا ارادہ قتل کا نہیں تھا اسے قتل شبہ العمد کہتے ہیں۔ شبہ عمد میں دیت تو ادا کرنا ہوگی اس میں قصاص کا حکم نافذ نہیں ہوگا۔

❷ قتل شبہ عمد یا قتل خطاء کی دیت قاتل کے قریبی یا دور کے رشتہ دار ادا کریں گے۔ یہ حکم صرف باہمی مدد اور بھائی چارے کی بنا پر عائد کیا گیا ہے۔

❸ جرم کو چھپانے کی خاطر اگر بچے کا حمل ساقط کرا دیا جائے اگر وہ مردہ ساقط ہو تو اس کی دیت قاتل یا قاتلہ کو ایک غلام یا لونڈی کی صورت میں ادا کرنا ہوگی۔ فقہاء نے اس کی مقدار پانچ اُونٹ مقرر کی ہے۔
اگر بچہ زندہ ساقط ہو اور بعد میں اسے مار دیا جائے۔ تو اس کی مکمل دیت یعنی سو اونٹ ادا کرنا ہوگی۔

حدیث: 337

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ؟ إِذْهَبْ لَا دِيَةَ لَكَ۔

رواه البخاري: في صحيحه 'كتاب الديات' باب اذا عض رجلا فوقعت ثناياه۔
رواه مسلم: في صحيحه بنحوه' كتاب القسامة باب الصائل على نفس الانسان او عضوه اذا دفعه المصول عليه فاتلف نفسه او عضوه لا ضمان عليه۔

معنی الحدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک دوسرے شخص کا ہاتھ دانتوں سے کاٹا تو اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا جس سے اس کے اگلے دو دانت گر گئے۔ وہ دونوں جھگڑتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کو اس طرح کاٹتا ہے جس طرح کوئی سانڈ کاٹتا ہے۔ جاؤ تیرے لئے کوئی دیت نہیں۔

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿عَضَّ﴾ اس نے کاٹا۔ ❷ ﴿نَزَعَ﴾ اُس نے کھینچا۔ ❸ ﴿وَقَعَتْ ثَنَايَاهُ﴾ اُس کے دو دانت گر پڑے۔ ❹ ﴿إِخْتَصَمَا﴾ دونوں جھگڑے۔ ❺ ﴿اَلْفَحْلُ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سانڈ۔

مفہوم الحدیث: ایک شخص نے دوسرے پر زیادتی کرتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنے دانت ثبت کر دیئے اُس نے شدت تکلیف سے جھنجلا کر اپنے ہاتھ کو زور سے جھٹکا دے کر کھینچا جس سے کاٹنے والے کے دو دانت گر گئے وہ دونوں اپنا یہ معاملہ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

آپ نے صورت حال دیکھ کر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

یہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایک شخص اپنے بھائی کو اس طرح کاٹتا ہے جس طرح جانور ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں۔

پھر کاٹنے والے کو کہا جاؤ تمہیں کوئی دیت نہیں ملے گی کیونکہ جرم تیرا ہے۔ زیادتی تیری طرف سے ہوئی ہے۔

احکام الحدیث: 1 اگر کوئی انسان دوسرے کو اپنے دانتوں سے کاٹے اور وہ اپنے بچاؤ کے لئے اسے جھٹکا دے جس سے اس کے سارے دانت یا کچھ دانت گر جائیں تو اس کے دانتوں کی اسے کوئی دیت یا معاوضہ وغیرہ نہیں ملے گا۔

2 کوئی شخص اگر اپنے مال' اپنی جان یا اپنی عزت کے دفاع کی خاطر حملہ آور کو قتل کر دیتا ہے تو یہ قتل شرعاً جرم نہیں ہو گا۔ بلکہ یہ اس کا حق ہے۔ جو اس نے استعمال کیا۔ لہٰذا اس قتل پر اس کا کوئی مواخذہ نہیں ہو گا۔

حدیث: 338

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهِ قَالَ:

حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ وَمَا نَسِيْنَا مِنْهُ حَدِيْثًا' وَمَا نَخْشٰى أَنْ يَّكُوْنَ جُنْدَبٌ كَذَبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ' فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّبِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: عَبْدِيْ بَادَرَنِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الانبياء' باب ما ذكر عن بني اسرائيل۔

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الايمان باب تحريم قتل الانسان نفسه۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حسن بصری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں بات کی۔ نہ ہم اس کی بات کو بھولے ہیں اور نہ ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا ہوگا۔

اس نے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم سے پہلے ایک شخص کو زخم لگا تو وہ گھبرا گیا۔ اس نے چھری پکڑی اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ خون بند نہ ہوا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔ اللہ عزیز و جلیل نے فرمایا: میرے اس بندے نے اپنی جان ختم کرنے میں جلد بازی سے کام لیا تو میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا: (بخاری مُسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿مَا نَسِينَا﴾ ہم بھولے نہیں۔ ❷ ﴿وَمَا نَخْشٰى﴾ اور نہ ہمیں اندیشہ ہے۔ ❸ ﴿جُرْحٌ﴾ زخم۔ ❹ ﴿جَزِعَ﴾ وہ گھبرایا۔ ❺ ﴿أَخَذَ سِكِّينًا﴾ اس نے ایک چھری پکڑی۔ ❻ ﴿حَزَّ بِهَا يَدَهُ﴾ اس سے اپنا ہاتھ کاٹ دیا۔ ❼ ﴿مَا رَقَاءَ الدَّمُ﴾ خون بند نہ ہوا۔ ❽ ﴿حَتّٰى مَاتَ﴾ یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ ❾ ﴿حَرَّمْتُ﴾ میں نے حرام کر دیا۔

مفہوم الحدیث: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ حضرت جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ حدیث کوفہ کی مسجد میں سب لوگوں کے سامنے بیان کی۔ کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اِرشاد فرمایا کہ تم سے پہلے گزر جانے والی امتوں میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ ایک شخص کو بڑا گہرا زخم لگا وہ شخص اس زخم کی ٹیس برداشت نہ کر سکا۔ وہ گھبرا گیا۔ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو گیا اس نے خیال کیا کہ اب مجھے اس زخم سے شفا نہیں ملے گی اس نے جذبات میں آ کر چھری اُٹھائی اور اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ ہاتھ سے بڑی تیزی سے خون بہنے لگا کہ وہ رکنے کا نام نہیں لیتا زیادہ خون نکلنے کی وجہ سے وہ شخص فوت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی جنت کو حرام قرار دے دیا۔

اَحکام الحدیث: ❶ اسلام میں خودکشی کرنا حرام ہے۔

❷ مصائب کے وقت صبر کرنا انسانی عظمت کی علامت ہے۔ مصیبت کے وقت سینہ کوبی ' سر پیٹنے ' نوحہ کرنے اور گریبان چاک کرنے سے ہر مسلمان کو منع کر دیا گیا ہے۔

❸ انسان کا اپنی جان پر اختیار نہیں اس جان کا مختار و مالک اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے۔ لہٰذا انسان کو اپنی جان ختم کرنے کا شرعاً کوئی حق حاصل نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 94

کتاب الحدود

کتاب الحدود

حدیث: 339

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُكْلٍ- اَوْ عُرَيْنَةَ- فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا صَحُّوا' قَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْا النَّعَمَ-

فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ' فَبَعَثَ فِي اٰثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ' جِيْئَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَّسُمِّرَتْ اَعْيُنُهُمْ وَتُرِكُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ-

قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: فَهٰؤُلَاءِ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَخْرَجَهُ الْجَمَاعَةُ

اِجْتَوَيْتَ الْبِلَادَ اِذَا كَرِهْتَهَا وَاِنْ كَانَتْ مُوَافِقَةً وَاسْتَوْبَأْتَهَا اِذَا لَمْ تُوَافِقْكَ-

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الوضوء باب ابدال الابل والدواب والغنم و مرابضها-

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب القسامة باب حکم المحاربین والمرتدین-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ عکل اور عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ آئے انہیں مدینے کی آب و ہوا راس نہ آئی نبی کریم ﷺ نے انہیں دودھ دینے والی اونٹنیوں میں جانے کا حکم دیا۔ اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان کے پیشاب اور دودھ پئیں وہ چلے گئے جب صحت یاب ہوئے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور چوپاؤں کو ہانک کر لے گئے یہ خبر دن کے پہلے حصے میں آئی آپ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے جب دن کا سورج بلند ہوا تو انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ آپ نے ان کے بارے میں حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیئے جائیں۔ اور ان کی آنکھوں میں گرم سلایاں ڈالی جائیں۔ انہیں سنگلاخ زمین میں چھوڑ دیا گیا۔ وہ پانی طلب کرتے ہیں لیکن انہیں پانی نہیں دیا جاتا۔ ابو قلابہ کہتے ہیں کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا ایمان لانے کے بعد کفر کا ارتکاب کیا انہوں نے اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے لڑائی مول لی (جماعت المحدثین نے یہ روایت بیان کی)

اِجْتَوَیْتَ الْبَلَادَ یہ جملہ اس وقت بولتے ہیں جب تجھے کوئی علاقہ یا ملک ناپسند ہو اگرچہ وہ طبیعت کے موافق ہی ہو۔ اور اِسْتَوْبَاْتَ اُس وقت کہتے ہیں جبکہ اس ملک یا علاقے کی آب و ہوا طبیعت کے موافق نہ ہو۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اِجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ﴾ انہیں مدینے کی اب و ہوا راس نہ آئی۔ ❷ ﴿لِقَاحٌ﴾ دودھ دینے والی اونٹنیاں۔ ❸ ﴿أَبْوَالٌ﴾ بول کی جمع پیشاب۔ ❹ ﴿اَلْبَانٌ﴾ لبن کی جمع دودھ ❺ ﴿اِنْطَلَقُوا﴾ وہ چلے۔ ❻ ﴿صَحُّوا﴾ وہ صحت یاب ہوئے۔ ❼ ﴿قَتَلُوْا﴾ انہوں نے قتل کر دیا۔ ❽ ﴿رَاعِيْ﴾ چرواہا۔ ❾ ﴿اِسْتَاقُوْا﴾ وہ ہانک لے گئے۔ ❿ ﴿اَلنَّعَمَ﴾ چوپائے۔ ⓫ ﴿فِيْ آثَارِهِمْ﴾ ان کے پیچھے۔ ⓬ ﴿جِيْئَ بِهِمْ﴾ انہیں لایا گیا۔ ⓭ ﴿قُطِعَتْ اَيْدِيْهِمْ﴾ ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے۔ ⓮ ﴿سُمِرَتْ اَعْيُنُهُمْ﴾ ان کی آنکھوں میں گرم سلایاں ڈالی گئیں۔ ⓯ ﴿تُرِكُوْا﴾ انہیں چھوڑ دیا گیا۔ ⓰ ﴿فِي الْحَرَّةِ﴾ سنگلاخ زمین میں۔ ⓱ ﴿يَسْتَسْقُوْنَ﴾ وہ پانی طلب کرتے ہیں۔ ⓲ ﴿لَا يُسْقَوْنَ﴾ انہیں پانی نہیں دیا گیا۔ ⓳ ﴿حَارَبُوْا﴾ وہ لڑے۔

مفہوم الحدیث: قبیلہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے انہوں نے اسلام قبول کیا چند دنوں کے بعد مدینہ منورہ میں وہ بیمار پڑ گئے دن بدن ان کی بیماری بڑھنے لگی وہاں کی آب و ہوا انہیں راس نہیں آئی۔ نبی کریم ﷺ نے دودھ دینے والی اونٹنیاں انہیں مہیا کیں اور آپ نے اونٹنیوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک چرواہا بھی ہمراہ کر دیا آپ نے اِرشاد فرمایا کہ جاؤ جنگل میں جا کر رہو ان اونٹنیوں کا دودھ پیو ان کا پیشاب بھی تمہارے لئے اس بیماری میں تریاق کا کام دے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے جب دودھ استعمال کیا تو وہ صحت یاب ہو گئے۔ صحت یاب ہونے کے بعد وہ مرتد ہو گئے۔ انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا۔ اور اونٹنیاں لے کر اپنے علاقے کی طرف روانہ ہو گئے۔

صبح کے وقت یہ خبر مدینہ منورہ پہنچی رسول اللہ ﷺ کو جب پتہ چلا تو بہت رنجیدہ ہوئے آپ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے وہ دن چڑھے انہیں گرفتار کر کے لے آئے جب انہیں نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیئے جائیں اور لوہے کی سلاخیں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں ڈالی جائیں۔ آپ کے اس حکم کی تعمیل کی گئی پھر انہیں پتھریلی زمین پر پھینک دیا گیا وہ عبرت کا نشان بن گئے وہ پانی مانگتے کوئی انہیں پانی نہیں دیتا۔ اسی طرح وہ سنگلاخ زمین پر ایڑیاں رگڑتے رگڑتے مر گئے۔

ابو قلابہ کہتے کہ انہیں یہ سخت سزا اس لئے دی گئی کہ انہوں نے چوری' خیانت' قتل اور ارتداد کا بیک وقت ارتکاب کیا تھا۔

احکام الحدیث: 1 حاکم وقت مجرم کو جرم کی نوعیت سامنے رکھتے ہوئے سزا دے سکتا ہے۔ خواہ وہ سزا ہولناک ہی کیوں نہ ہو۔

2 اگر ایک جگہ کی آب و ہوا کسی کی طبیعت کو راس نہ آئے تو وہ وہاں سے نقل مکانی کر سکتا ہے۔

حدیث: 340

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

أَنَّهُمَا قَالَا اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ- فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخِرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ: نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ' وَائْذَنْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ فَقَالَ: اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ وَاِنِّيْ أُخْبِرْتُ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمُ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيْدَةٍ فَسَأَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّمَا عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ- وَاَنَّ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، اَلْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ اُغْدُ يَا اُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ اِلٰى اِمْرَأَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا-"
فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَبِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ-
اَلْعَسِيْفُ- اَلْاَجِيْرُ-

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الشروط، باب الشروط لا تحل فی الحدود و کتاب الحدود و کتاب الایمان والنذور-
رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الحدود باب من اعترف علی نفسه بالزنی-

معنی الحدیث: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جهنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بدوی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا- تو اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں-

دوسرا شخص جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا- اس نے بھی یہی کہا کہ ہاں آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کردیں- اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں واقعہ بیان کروں-

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہئے کیا ہوا؟ اُس شخص نے کہا میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا اُس نے اِس کی بیوی سے زنا کیا مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کردیا جائے گا-

میں نے اس کے بدلے ایک سو بکری اور لونڈی اسے دے دی- پھر میں نے اہل علم سے پوچھا انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ملے گی- اور اُس عورت کو سنگسار کیا جائے گا-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا-

قسم ہے مجھے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے-" میں تم دونوں کے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا-

لونڈی اور بکریاں تجھے واپس لوٹادی جائیں گی-

تیرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزادی جائے گی-

قبیلہ بنو اسلم کے ایک آدمی سے کہا اے انیس کل اس کی عورت کے پاس جاؤ اگر اس نے اعتراف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلیا تو اس کو رجم کردو راوی نے کہا۔ وہ دوسرے دن صبح اُس کے پاس گیا اس عورت نے اعتراف کرلیا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو اسے رجم کردیا گیا۔ (العسیف 'مزدور)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿العَسِیْفُ﴾ مزدور۔ ❷ ﴿هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ﴾ وہ اُس سے زیادہ سمجھ دار ہے۔ ❸ ﴿اِقْضِ بَیْنَنَا﴾ ہمارے درمیان فیصلہ کیجئے۔ ❹ ﴿ائْذَنْ لِیْ﴾ مجھے اجازت دیجئے۔ ❺ ﴿الرَّجْمُ﴾ سنگسار کرنا۔ ❻ ﴿اِفْتَدَیْتُ مِنْه﴾ اس کی طرف سے فدیہ دیا۔ ❼ ﴿وَلِیْدَةٌ﴾ لونڈی۔ ❽ ﴿لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا﴾ میں تم دونوں کے درمیان ضرور فیصلہ کروں گا۔ ❾ ﴿رُدَّ عَلَیْكَ﴾ تجھے لوٹا دیا جائے گا/ تجھے واپس کردیا جائے گا۔ ❿ ﴿مِائَةُ جَلْدَةٍ﴾ سو کوڑے۔ ⓫ ﴿تَغْرِیْبُ عَامٍ﴾ سال کی جلاوطنی۔ ⓬ ﴿اُغْدُ﴾ کل جاؤ۔ ⓭ ﴿اِعْتَرَفَتْ﴾ اُس عورت نے اعتراف کرلیا۔ ⓮ ﴿رُجِمَتْ﴾ اُس عورت کو سنگسار کردیا گیا۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک جنگلی شخص اور دوسرا اُس سے کچھ زیادہ سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص حاضر ہوئے۔ جنگلی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرا بیٹا اس شخص کے پاس محنت مزدوری کرتا تھا اُس نے اِس کی بیوی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا میں نے اس جرم کی پاداش میں اسے سو بکری اور ایک لونڈی دی۔ پھر میں نے علماء سے یہ مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور اُسے ایک سال کے لئے ملک بدر کردیا جائے گا۔ اور عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔

یارسول اللہ ﷺ اللہ کا واسطہ دے کر عرض ہے کہ جو قرآن مجید میں اللہ کا حکم ہے اس کے مطابق آپ فیصلہ فرمادیں۔

آپ نے حلف اٹھا کر ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان یقیناً اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سنو: سو بکریاں اور لونڈی تو تجھے واپس مل جائے گی۔ تیرے بیٹے کو اس جرم کی پاداش میں سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لئے اسے جلاوطن کردیا جائے گا پھر آپ نے بنو اسلم قبیلے کے ایک آدمی ضحاک اسلمی کے بیٹے اُنیس کو حکم دیا کہ کل صبح جائیں اُس عورت سے پوچھیں اگر وہ اعتراف کرلیتی ہے تو مجھے بتائیں وہ گیا اُس نے عورت سے پوچھا اُس نے اعتراف کرلیا:

رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اُس عورت کو سنگسار کردیا جائے۔

تو اس عورت کو سنگسار کردیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکام الحدیث: ❶ جنگلی لوگوں کا ترش لہجہ ان کی جہالت اور شرعی احکام و آداب سے ناواقفیت کی بناپر ہوتا ہے۔ ان بیچاروں کو اس بات کا علم ہی نہیں کہ نبی کریم ﷺ تو شریعت کی ہربات وحی الٰہی کی روشنی میں کرتے ہیں۔

❷ نبی کریم ﷺ کے حسن اخلاق پہ قربان جائیں آپ نے اس جنگلی آدمی کی بے ادبی و گستاخی پر کوئی تادیبی کارروائی نہیں کی۔ بلکہ یہ فرمایا ہاں ہاں میں آپ کا فیصلہ کتاب الٰہی کے مطابق ہی کروں گا!

❸ شادی شدہ زانی کی سزا رجم ہے۔ کہ اسے زمین میں گاڑ کر لوگوں کی موجودگی میں پتھر مارے جائیں گے یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہو جائے۔ اسے رجم یا سنگسار کرنا کہتے ہیں۔

❹ شرعی حدود کو معطل کرنے کے لئے معاوضہ لینا جائز نہیں۔

❺ اگر کسی نے زنا جیسے شنیع جرم کا معاوضہ لے لیا تو اسے واپس کیا جائے گا مجرم پر شرعی حد جاری کی جائے گی۔

❻ حدود نافذ کرنے کے لئے کسی کو وکیل بنانا جائز ہے۔

❼ حدود کا نفاذ حکمران کے دائرہ اختیار میں ہوتا ہے۔ عوام اپنی مرضی سے اس کے نفاذ کا اختیار نہیں رکھتے۔

❽ مجرم اگر ایک مرتبہ زنا کے ارتکاب کا اعتراف کرلے تو اُسے کافی سمجھا جائے گا۔

❾ غیر شادی شدہ زانی کو کوڑے اور شادی شدہ کو رجم کی سزا اس لئے دی جاتی ہے۔ کہ زنا کی لذت میں اِنسان کا پورا جسم ملوث ہوتا ہے۔

❿ مسئلے کی تحقیق کے لئے علماء سے رجوع کیا جائے۔ بڑے عالم کی موجودگی میں چھوٹے عالم سے بھی فتویٰ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

⓫ مفتی کو چاہئے کہ وہ ٹھنڈے دل سے سائل کی بات کو سنے اس کی کم علمی یا جہالت کی بناپر کبیدہ خاطر نہ ہو۔ بلکہ غور اور تسلی سے اس کی بات سن کر کتاب و سنّت کی روشنی میں اسے جواب دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 341

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالاَ:

سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّلاَ اَدْرِيْ اَبَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِالرَّابِعَةِ وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحدود' باب اذ زنت الامۃ و کتاب العتق و کتاب البیوع۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' فی الحدود باب رجم الیہود واہل الذمۃ فی الزنا۔

معنی الحدیث: عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ابوھریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں دونوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک ایسی لونڈی جو زنا کا ارتکاب کرے اور اس نے شادی نہ کی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو پھر اگر وہ زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر اُسے بیچ دو اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو!

ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ کے بعد بیچنے کا حکم دیا تھا۔ ضفیر رسی کو کہتے ہیں۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿سُئِلَ﴾ پوچھا گیا۔ ❷ ﴿اَلْاَمَةِ﴾ لونڈی۔ ❸ ﴿لَمْ تُحْصَنْ﴾ اُس نے شادی نہیں کی۔ ❹ ﴿فَاجْلِدُوْهَا﴾ اُسے کوڑے مارو۔
❺ ﴿ثُمَّ بِيْعُوْهَا﴾ پھر اُسے بیچ دو۔ ❻ ﴿وَالضَّفِيْرُ﴾ بالوں کی رسی۔ مینڈھی۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ سے غیر شادی شدہ لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے 'تو اُس کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا جائے۔

آپ نے فرمایا کہ اُس پر حد نافذ کر دی جائے غیر شادی شدہ لونڈی کے لئے زنا کی حد پچاس کوڑے ہے۔

اگر وہ دوسری مرتبہ اسی جرم کا ارتکاب کرتی ہے۔ تو اسے پھر پچاس کوڑے لگائے جائیں۔

اگر تیسری مرتبہ وہ پھر مرتکب ہوتی ہے۔ تو اس پر حد نافذ کر کے اسے بیچ دیا جائے خواہ اس کی حقیری رقم ملے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: ❶ لونڈی اگر زنا کا ارتکاب کرے تو اُس پر آزاد عورت کی نسبت آدھی حد نافذ کی جائے گی یعنی اسے پچاس کوڑے لگائے جائیں گے۔

❷ اگر لونڈی بار بار زنا کا ارتکاب کرتی ہے اور وہ بار بار حد نافذ ہونے کے بعد بھی باز نہیں آتی تو اسے بیچ دیا جائے۔

❸ آقا اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی حد نافذ کر سکتا ہے۔ البتہ قتل اور چوری کی حد امام وقت یعنی حکمران ہی نافذ کر سکتا ہے۔

❹ آزاد آدمی پر ہر قسم کی حد نافذ کرنے کا اختیار صرف امام وقت یعنی حکمران کو ہے۔

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 342

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ۔

فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰی تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰی ثَنّٰی ذَالِكَ عَلَیْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَا: قَالَ فَهَلْ اَحْصِنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ"

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَانِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ کُنْتُ فِیْمَنْ رَجَمَهٗ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰی فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَاَدْرَکْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

اَلرَّجُلُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ وَرَوٰی قِصَّتَهٗ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَمُرَةَ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ۔

رواہ البخاری: فی صحیحه، کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة،
باب لا یرجم المجنون والمجنونة و کتاب الاحکام۔
رواہ مسلم: فی صحیحه، کتاب الحدود باب من اعترف علی نفسه بالزنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے' اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی- اُس نے کہا- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے! آپ نے اُس سے منہ پھیر لیا- اور اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا وہ اُس طرف سے آپ کے سامنے آیا اور کہا-

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے! آپ نے اس سے منہ پھیر لیا یہاں تک اُس نے چار مرتبہ اس عمل کو دھرایا جب وہ اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دے چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تو پاگل ہے؟

اُس نے کہا نہیں!

آپ نے فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے؟

اُس نے کہا ہاں!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

اسے لے جاؤ اور اسے رجم کر دو-

ابن شہاب کہتے ہیں مجھے سلمہ بن عبدالرحمان نے بتایا کہ اُس نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے ہیں کہ میں اُن میں شامل تھا جنہوں نے اسے رجم کیا ہم نے اُسے عید گاہ کے میدان میں رجم کیا- جب اُسے پتھر لگا تو وہ بھاگ پڑا ہم نے اسے سنگلاخ زمین میں جا لیا اور اُسے رجم کر دیا- (بحوالہ بخاری و مُسلم)

وہ شخص ماعز بن مالک تھا- یہ قصہ جابر بن عبداللہ بن سمرہ' عبداللہ بن عباس اور ابو سعید خدری نے بیان کیا ہے-

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿فَنَادَاهُ﴾ تو اُس نے آپ کو آواز دی- ❷ ﴿أَعْرَضَ عَنْهُ﴾ آپ نے اُس سے منہ پھیر لیا- ❸ ﴿تِلْقَاءَ وَجْهِهِ﴾ اُس کے چہرے کے سامنے سے-

❹ ﴿ثَنّٰی﴾ دُھرایا- ❺ ﴿شَهِدَ عَلٰی نَفْسِهِ﴾ اُس نے اپنے خلاف گواہی دی-

❻ ﴿اَبِكَ جُنُوْنٌ﴾ کیا تو دیوانہ ہے؟ ❼ ﴿هَلْ اَحْصَنْتَ؟﴾ کیا تو نے شادی کی ہے؟

❽ ﴿اِذْهَبُوْا بِهِ﴾ اسے لے جاؤ- ❾ ﴿فَارْجُمُوْهُ﴾ اسے رجم کر دو- ❿ ﴿رَجَمْنَاهُ﴾ ہم نے اسے رجم کر دیا- ⓫ ﴿بِالْمُصَلّٰی﴾ عید گاہ میں- ⓬ ﴿اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ﴾ اسے پتھر لگا-

⓭ ﴿هَرَبَ﴾ وہ دوڑا-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم الحدیث: ماعز بن مالک اسلمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اُس وقت مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔

اُس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں زنا جیسے قبیح جرم کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے یہ بات سن کر اپنا منہ پھیر لیا اُس نے ادھر سے آپ کے سامنے آکر پھر یہی بات کی یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اس بات کو دھرایا۔

جب وہ چار مرتبہ اپنے خلاف یہ گواہی دے چکا تو نبی کریم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

آپ نے اُس سے دریافت کیا۔ کہ تو پاگل ہے اُس نے کہا نہیں!

آپ نے فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے۔

اُس نے کہا: ہاں:

آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔

اسے عید گاہ میں لے جا کر رجم کر دیا گیا۔

احکام الحدیث: 1 اگر کوئی زنا کے ارتکاب کا اقرار کر لیتا ہے اور وہ چار مرتبہ اپنے خلاف بقائمی ہوش و حواس خود اپنی زبان سے گواہی دے دیتا ہے۔ تو اس پر حد نافذ کر دی جائے گی۔

2 پاگل شخص کا اقرار و اعتراف معتبر تصور نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ ہی اُس پر حد نافذ کی جائے گی۔

3 قاضی اور مفتی کے لئے ضروری ہے کہ حقائق جاننے کے لئے اچھی طرح تفتیش کرے تاکہ وہ مسئلے کی تہہ تک پہنچ سکے۔

4 شادی شدہ زانی کی حد رجم ہے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔

5 حد کے نفاذ کے وقت حکمران یا اُس کے نائب کا وہاں میدان میں ہونا شرط نہیں۔

6 عید گاہ یا جنازگاہ میں حد نافذ کی جاسکتی ہے۔

7 حد اُس گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے جس گناہ کی حد نافذ کی گئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 343

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهُ اِنَّ امْرَاةً مِّنْهُمْ وَرَجُلاً زَنَيَا فَقَالَ

لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ' قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلاَمٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَءَ مَا قَبْلَهَا وَ مَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلاَمٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالَ صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فَاَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِيْ عَلَى الْمَرْءَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صُوْرِيَا

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب المناقب باب قوله تعالی
یعرفونه کما یعرفون ابناء هم الایة و کتاب المحاربین-
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحدود' باب رجم الیهود اهل الذمة فی الزنی-

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے- اور آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کا ارتکاب کیا ہے-

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم رجم کے بارے میں تورات میں کیا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم انہیں رسوا کرتے ہیں- اور انہیں کوڑے مارے جاتے ہیں-

عبداللہ بن سلام نے کہا' تم نے جھوٹ بولا ہے-

اس میں رجم کی آیت موجود ہے- وہ تورات لائے اسے کھولا- ان میں سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا- اس سے پہلے اور بعد کی آیت پڑھ دی- اُس سے عبداللہ بن سلام نے کہا اپنا ہاتھ اُٹھاؤ اس نے اپنا ہاتھ اُٹھایا تو اس میں رجم کی آیت موجود تھی- اس نے کہا یا محمد ﷺ اس نے سچ بولا ہے- لہٰذا نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا تو وہ دونوں رجم کر دیئے گئے- راوی نے کہا- میں نے اُس شخص کو دیکھا کہ وہ عورت پر جھکتا ہے کہ اُسے پتھر سے بچائے- راوی یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھا تھا وہ عبداللہ بن صوریا ہے- ((مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ﴾ تم تورات میں کیا پاتے ہو۔ یعنی تورات کے حوالے سے تمہاری معلومات کیا ہیں۔ ❷ ﴿فِيْ شَأْنِ الرَّجْمِ﴾ رجم کے بارے میں۔ ❸ ﴿نَفْضَحُهُمْ﴾ ہم انہیں رسوا کرتے ہیں۔ ❹ ﴿يُجْلَدُوْنَ﴾ انہیں کوڑے مارے جاتے ہیں۔ ❺ ﴿كَذَبْتُمْ﴾ تم نے جھوٹ بولا۔ ❻ ﴿أَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ﴾ وہ تورات لائے۔ ❼ ﴿نَشَرُوْهَا﴾ اسے کھولا۔ ❽ ﴿وَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ﴾ ان میں سے ایک نے اپنا ہاتھ رکھا۔ ❾ ﴿آيَةُ الرَّجْمِ﴾ رجم کی آیت۔ ❿ ﴿رُجِمَا﴾ ان دونوں کو رجم کردیا گیا۔ ⓫ ﴿يَحْنِيْ﴾ جھکتا ہے۔ ⓬ ﴿يَقِيْهَا﴾ وہ اُسے بچاتا ہے۔

مفہومُ الحدیث: عہد نبوت ﷺ میں ایک یہودی مرد نے یہودی عورت سے زنا کیا۔ یہودی یہ بات جانتے تھے کہ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ حق و انصاف کے ساتھ فیصلے کرتے ہیں اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپ ایک آسان نظام حیات لے کر تشریف لائے ہیں لوگوں کی مشکلات مکمل حل کرنا آپ کا مقصد حیات ہے یہودی زنا کا ارتکاب کرنے والے مرد و زن کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ان دونوں کے بارے کوئی فیصلہ صادر فرمادیں۔ ان کا خیال یہ تھا کہ ممکن ہے کہ یہ جو شریعت لے کر آئے ہیں اس میں اس جرم کی سزا قدرے ہلکی ہو۔

نبی کریم ﷺ کو اس بات کا علم تھا کہ تورات میں بھی شادی شدہ زانی کی سزا رجم ہی ہے!

نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا تورات میں اس جرم کی سزا کیا ہے؟

انہوں نے کہا ہم ایسے مجرم کو رسوا کرتے ہیں اور کوڑے لگاتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو تورات کے عالم تھے وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔

تورات میں رجم کی آیت موجود ہے۔ وہ تورات لائے رجم کی آیت تلاش کرنے لگے عبد اللہ بن صوریا نے اپنا ہاتھ اُس آیت پر رکھ دیا اور اس سے پہلی اور بعد کی عبارت پڑھ دی حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اُسے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اُٹھائیں اُس نے اپنا ہاتھ اُٹھایا تو اُس میں رجم کی آیت موجود تھی۔

نبی کریم ﷺ نے دونوں کو رجم کرنے کا حکم دیا۔

جب عورت کی طرف پتھر آتا تو اُسے بچانے کے لئے وہ شخص اس کی طرف جھکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام الحدیث: 1 مسلم معاشرے میں اگر کوئی کافرذمی کی حیثیت سے آباد ہو جرم سرزد ہونے کی صورت میں اس پر بھی حدود کا نفاذ ہو گا۔

2 غیر مسلم شادی شدہ زانی پر بھی وہی حد نافذ ہو گی جو مسلمان شادی شدہ پر ہوتی ہے۔

3 شریعت اسلامیہ دیگر تمام شریعتوں پر حاکم وغالب ہے۔

4 شادی شدہ اگر زنا کا ارتکاب کر بیٹھے تو رجم کیا جائے گا یہاں تک کہ اُس کی موت واقع ہو جائے۔

5 یہودیوں نے تورات میں تحریف کر دی اُس کے احکام کو اپنے اغراض و مقاصد کی خاطر بدل دیا۔

حدیث: 344

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

"لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَوْقَالَ اِمْرَءًا اِطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنِكَ فَحَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' كتاب الديات باب من اطلع فی بیت قوم ففقوا عينه فلا دية له۔
رواه مسلم: فی صحیحه' كتاب الاداب باب تحريم النظر فی بیت غیره۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک آدمی یا فرمایا ایک شخص بلا اجازت تیرے گھر جھانکتا ہے۔ تم اس کی طرف کنکر پھینکتے ہو اور اُس کی آنکھ پھوڑ دیتے ہو۔ تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔۔(بخاری و مُسلم)

مفردات الحدیث: 1 ﴿اِمْرَءٌ﴾ کوئی شخص۔ 2 ﴿اِطَّلَعَ﴾ اُس نے جھانکا۔ 3 ﴿حَذَفْتَهُ﴾ تو نے اس کی طرف پھینکا۔ 4 ﴿حَصَاةٌ﴾ کنکر۔ 5 ﴿فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ﴾ تو نے اُس کی آنکھ پھوڑ دی۔ 6 ﴿جُنَاحٌ﴾ گناہ۔

مفہوم الحدیث: انسان کی بڑی عظمت ہے۔ اور اس کا بہت بڑا مقام و مرتبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے مال' عزت اور خون کو بڑی اہمیت دی ہے لیکن جب یہ انسان کسی پر ظلم و زیادتی کرتا ہے۔ تو اس کی عظمت خاک میں مل جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کے گھر دروازے کی دراڑ یا دیوار کے اوپر تانک جھانک کرتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اہل خانہ اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے' تو شریعت کی نگاہ میں غیرت میں آکر آنکھ پھوڑنے والا حق بجانب ہوگا۔

اَحکامُ الحدیث: 1 لوگوں کے گھریلو پوشیدہ حالات معلوم کرنے کے لئے ان کے گھر تانک جھانک کرنا بڑا ہی معیوب فعل ہے۔ شریعت نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

2 جس نے کسی کے گھر تانک جھانک کی اور اہل خانہ نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو ان کا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ آنکھ پھوڑنے میں حق بجانب ہوں گے۔

3 کوئی شخص اگر کسی کے گھر جھانکتا ہے تو اہل خانہ بغیر اسے اِطلاع دیئے اس کی آنکھ کا نشانہ لے سکتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 95

چوری کی حد

حدیث: 345

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِیْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ وَ فِیْ لَفْظٍ ثَمَنُهُ۔

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الحدود باب قوله تعالٰی والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحدود باب حد السرقة ونصابها۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال چوری کرنے میں ہاتھ کاٹ دیا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ ایک روایت میں قیمتہ کی بجائے ثمنہ کے الفاظ مذکور ہیں۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿قَطَعَ﴾ کاٹ دیا۔ ❷ ﴿مِجَنٍّ﴾ ڈھال۔ ❸ ﴿ثَمَنُهُ﴾ اُس کی قیمت۔

مفہوم الحدیث: ایک شخص نے ایک ڈھال چوری کی اُس کی قیمت تین درہم تھی اُس پر چوری کی حد نافذ کرتے ہوئے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 346

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحدود باب قولہ تعالٰی والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الحدود باب حد السرقہ ونصابہا۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا ربع دینار یا اُس سے زیادہ مقدار میں چوری کرنے کے جرم میں۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿تُقْطَعُ الْيَدُ﴾ ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ ❷ ﴿رُبُعِ دِيْنَارٍ﴾ دینار کا چوتھائی۔ ❸ ﴿فَصَاعِدًا﴾ زیادہ

مفہوم الحدیث: ربع دینار کی مالیت کے برابر چوری کرنے والا کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

احکام الحدیث: ① چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا چور اُسے کہتے ہیں جو آنکھ بچا کر کسی کا مال ہتھیا لیتے ہیں۔

② چور کا ہاتھ کاٹنے کے لئے چوری کے مال کی کم از کم مقدار تین درہم یا ربع دینار مقرر کی گئی ہے۔

③ لوگوں کے مال و دولت کی حفاظت کی خاطر چور کا ہاتھ کاٹنے کی حد مقرر کی گئی ہے چور کو جب یہ معلوم ہو گا کہ مسلم معاشرے میں رہتے ہوئے اگر میں نے چوری جیسے جرم کا ارتکاب کیا تو مجھے اپنے ہاتھ سے محروم ہونا پڑے گا۔ یہ ساری زندگی کا روگ مجھ کو لگ جائے گا۔ میں خاندان اور معاشرے میں کسی کو منہ دکھلانے کے قابل نہیں رہوں گا۔
تو وہ کبھی بھی کسی کی کوئی چیز چرانے کی جرات نہیں کرے گا۔

حدیث: 347

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

اِنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلاَّ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟

ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، فَقَالَ "اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

وَفِيْ لَفْظٍ كَانَتْ اِمْرَءَةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا" ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الحدود باب کراھہ الشفاعۃ فی الحد اذا رفع الی السلطان۔
رواہ مسلم: کتاب الحدود باب قطع السارق الشریف وغیرہ۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ قریش کو ایک مخزومی عورت کے بارے میں بڑی فکر لاحق ہوئی۔ جس نے چوری کی تھی۔ انہوں نے کہا۔ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرتے گا انہوں نے کہا حبیب رسول ﷺ اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے علاوہ کون اس کی جرات کر سکتا ہے۔

اُسامہ نے آپ ﷺ سے بات کی۔

آپ نے فرمایا کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو۔ پھر آپ کھڑے ہوئے لوگوں سے خطاب کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کیا۔ ان میں سے کوئی چودھری چوری کرتا تو وہ اُسے چھوڑ دیتے تھے۔ جب کوئی کمزور چوری کرتا۔ تو اُس پر حد قائم کر دیتے تھے۔

اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت لوگوں سے سامان مانگ کر لیتی تھی پھر دینے سے انکار کر دیتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا بھی حکم صادر فرمادیا۔ (بخاری و مسلم)

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا﴾ اس کے بارے میں کون بات کرے گا؟ ❷ ﴿مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ﴾ اس کی کون جرات کرے گا؟ ❸ ﴿حِبٌّ﴾ محبوب۔ ❹ ﴿اَهْلَكَ﴾ ہلاک کر دیا تباہ کر دیا۔ ❺ ﴿الشَّرِيْفُ﴾ چودھری، معزز۔ ❻ ﴿الضَّعِيْفُ﴾ کمزور۔ ❼ ﴿اَيْمُ اللّٰهِ﴾ اللہ کی قسم۔ ❽ ﴿تَسْتَعِيْرُ﴾ عاریۃً لیتی/مانگ کر لیتی۔ ❾ ﴿الْمَتَاعُ﴾ سامان۔ ❿ ﴿تَجْحَدُهُ﴾ اس کا انکار کر دیتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت لوگوں سے استعمال کے لئے سامان مانگ کرلیتی جب وہ واپسی کا تقاضا کرتے تو وہ دینے سے انکار کر دیتی ایک دفعہ زیور مانگ کر لیا پھر واپس دینے سے انکار کر دیا یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے تفتیش کی تو یہ زیور اُس سے برآمد ہو گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ صادر فرما دیا۔ قریش یہ فیصلہ سن کر بڑے پریشان ہوئے۔ انہوں نے باہمی مشورے سے حضرت اُسامہ بن زید کو سفارش کے لئے منتخب کیا۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جب نبی کریم ﷺ سے اُس عورت کی سفارش کی تو آپ غضبناک ہو گئے اور اُسامہ کو ڈانٹ پلاتے ہوئے کہا۔ کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو۔ تمہیں یہ جرات کیسے ہوئی؟

پھر آپ لوگوں سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کو اسی طرز عمل نے تباہ و برباد کر دیا۔

جب ان میں کوئی چودھری معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اُسے کچھ نہ کہتے اور جب کوئی کمزور چوری کا ارتکاب کر بیٹھتا ہو تو وہ اس پر حد نافذ کر دیا کرتے تھے۔

سنو میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

اَحکامُ الحدیث:

1. حدود اللہ میں سفارش کرنا حرام ہے۔ سفارش کرنے والے کی دل شکنی کی جائے تاکہ اُسے دوبارہ اس کی جرات نہ ہو۔
2. عاریۃً چیز لے کر واپس نہ کرنے والا بھی چور متصور ہوگا۔ اس پر وہی حد نافذ ہوگی جو چوری کرنے والے پر ہوگی۔
3. حدود نافذ کرنے کے حوالے سے لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کو پیش نظر رکھا جائے گا اس میں امیر' غریب چودھری اور کمزور سب برابر ہیں۔ ان سب کو ایک نگاہ سے دیکھا جائے گا۔
4. کمزور پر حد کا نافذ کرنا اور چودھری کو نظر انداز کر دینا قومی ہلاکت و تباہی کا باعث بنتا ہے۔
5. اہمیت رکھنے والے معاملات میں قسم اُٹھانا ان کی اہمیت کو اور زیادہ بڑھا دیتا ہے۔
6. اس حدیث سے حضرت اُسامہ بن زید کی لوگوں کی نگاہ میں عظمت آشکار ہوتی ہے کہ تمام صحابہ کرام میں سے سفارش کے لئے حضرت اُسامہ پر قریش کی نگاہ پڑی سب یہ بات جانتے تھے کہ سفارش کی کوئی جرات کر سکتا ہے تو وہ صرف اُسامہ ہی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 96

شراب نوشی کی حد

حدیث: 348

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيْدَةٍ نَحْوَ اَرْبَعِيْنَ قَالَ وَفَعَلَهُ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ عَوْفٍ اَخَفُّ الْحُدُوْدِ ثَمَانُوْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، بمعناہ کتاب الحدود، باب ماجاء فی ضرب شارب الخمر و باب الضرب بالجرید والنعال۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الحدود، باب حد الخمر و اللفظ لہ۔

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبی صلی اللہ کے پاس لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ آپ نے اُسے تقریباً چالیس کوڑوں کی سزا دی۔ راوی نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی پر عمل کیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ لیا تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا سب سے خفیف حد اسی کوڑے ہیں۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حد کے نفاذ کا حکم صادر کر دیا۔

مفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿أُتِيَ بِرَجُلٍ﴾ ایک شخص کو لایا گیا۔ ❷ ﴿الْخَمْرُ﴾ شراب۔ ❸ ﴿جَلَدَهُ﴾ اسے کوڑے لگائے۔ ❹ ﴿بِجَرِيْدَةٍ﴾ کھجور کی چھڑی کے ساتھ۔ ❺ ﴿نَحْوَ اَرْبَعِيْنَ﴾ تقریباً چالیس۔ ❻ ﴿اِسْتَشَارَ﴾ اُس نے مشورہ لیا۔ ❼ ﴿أَخَفُّ الْحُدُوْدِ﴾ تمام حدود سے ہلکی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ایک شخص نے شراب پی اسے پکڑ کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے اس کے لئے چالیس کوڑوں کی سزا تجویز کی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اسی پر عمل کیا۔

لیکن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے لوگوں سے شراب نوشی کی سزا کے بارے میں مشورہ لیا۔

حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کم از کم اسی کوڑے تو لگنے چاہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی سزا اسی کوڑے مقرر کر دی۔

احکام الحدیث: 1 دور نبوت اور حضرت ابو بکر صدیق کے دور خلافت میں شراب نوشی کی حد چالیس کوڑے نافذ رہی۔

2 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورے کے بعد اپنے دور حکومت میں شراب نوشی کی سزا اسی کوڑے مقرر کر دی۔

3 مسائل میں اجتہاد اور علماء سے مشورہ مستحسن عمل ہے۔

حدیث: 349

عَنْ أَبِیْ بُرْدَةَ هَانِئِ بْنِ نَيَارٍ الْبَلَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب المحاربين من اهل الكفر فی الردة باب كم التعزير والادب۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الحدود باب قدر اسواط التعزير۔

معنی الحدیث: ابو بردہ ھانی بن نیا ربلوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں اللہ کی مقرر کردہ حدوں میں سے کسی حد کے علاوہ کسی بھی جرم کی پاداش میں دس کوڑوں سے زیادہ نہ لگائے جائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿لَا يُجْلَدُ﴾ کوڑے نہ لگائے جائیں۔ ❷ ﴿فَوْقَ عَشْرَةِ﴾ دس سے اوپر۔ ❸ ﴿أَسْوَاطٍ﴾ کوڑے یہ "سَوْطٌ" کی جمع ہے۔

مفہومُ الحدیث: حدود کے دائرے میں آنے والے جرائم کے علاوہ اگر کسی سے کوئی دوسرا جرم سرزد ہو جائے تو ایسے مجرم کو دس کوڑوں سے زائد کی سزا نہ دی جائے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ اللہ کی حدود وہ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یا ان کے بارے میں نہی صادر فرمائی ہے۔ اور نصوص شرعیہ سے صادر ہیں۔

❷ بچوں، عورتوں یا ملازمین کے ساتھ تادیبی کارروائی کرنے کی صورت میں دس دس چھڑیوں سے زیادہ سزا نہیں دی جا سکتی۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ بغیر پٹائی کے ان کی تربیت کی جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 97

کتاب الایمان والنذور

کتاب الایمان والنذور

حدیث: 350

عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تعالٰی عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا عَبْدَالرَّحْمَانِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاحکام' باب من لم یسال الامارۃ اعانہ اللہ و کتاب الکفارات و کتاب الایمان والنذور۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الامارۃ باب النھی عن طلب الامارۃ والحرص علیھا۔

معنی الحدیث: حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمان بن سمرہ امارت و حکومت کا سوال نہ کرنا۔ اگر تجھے یہ سوال کرنے پر دے دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیئے جاؤ گے اگر یہ تجھے بغیر سوال کے ملی تو تیری اس سلسلے میں مدد کی جائے گی۔ جب تو کوئی قسم کھالے پھر تو دیکھے کہ کوئی دوسرا عمل اس سے بہتر ہے تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ عمل کر جو اس سے بہتر ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ﴾ سربراہی کا سوال نہ کر امارت و حکومت کا مطالبہ نہ کر۔ ❷ ﴿إِنْ أُعْطِيتَهَا﴾ اگر تجھے یہ دے دی گئی۔ ❸ ﴿عَنْ مَسْأَلَةٍ﴾ مانگنے سے۔ ❹ ﴿وُكِلْتَ إِلَيْهَا﴾ تو اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ ❺ ﴿أُعِنْتَ عَلَيْهَا﴾ اس پر تیری مدد کی جائے گی۔ ❻ ﴿كَفِّرْ﴾ کفارہ دے۔ ❼ ﴿عَنْ يَمِينِكَ﴾ اپنی قسم کا۔ ❽ ﴿وَإِذَا حَلَفْتَ﴾ جب تو قسم کھائے۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمان بن سمرہ کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ اپنی زندگی میں کسی عہدے یا منصب کا سوال نہ کرنا یاد رکھنا کہ اگر تیرے طلب کرنے کی بنا پر کوئی عہدہ منصب یا ذمہ داری تجھے سونپ دی گئی تو وہ تیرے گلے پڑ جائے گی۔ تم اس میں بے یار و مددگار الجھ کر رہ جاؤ گے۔ وہ منصب تیرے گلے کا طوق بن جائے گا۔

ہاں اگر تجھے کوئی منصب بن مانگے دے دیا جاتا ہے اور تم اُسے بادل نخواستہ قبول کر لیتے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں بایں صورت اللہ تعالیٰ کی مدد تیرے شامل حال ہو گی۔

دوسری بات یہ کہ

اگر تم کسی کام کے کرنے کی قسم کھا لیتے ہو اس کے بعد تجھے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا کام اس سے بہتر ہے۔ تو اس صورت میں تم اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو اور دوسرا بہتر کام سرانجام دو

اَحکامُ الحدیث: ❶ کسی حکومتی عہدے کا مطالبہ کرنا شرعاً ناپسندیدہ عمل ہے۔ اگر مانگنے پر کوئی عہدہ مل جائے تو وہ شخص بے شمار مسائل کا شکار ہو کر الجھ کر رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت شامل حال نہیں ہوتی لہٰذا کوئی منصب یا عہدہ حاصل کرنے کے لئے کوئی سا بھی ہتھکنڈا استعمال کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

❷ جس کو کوئی منصب بغیر مانگنے کے دے دیا جائے اور وہ اسے قبول کرلے تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

❸ اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے کے لئے حلف اٹھاتا ہے پھر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بہتر دوسرا کام ہے تو اُس شخص کے لئے بہتر یہ ہے کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور بہتر کام سرانجام دے۔

❹ قسم کا کفارہ ایک گردن آزاد کرنا۔ تین دن کے روزے رکھنا یا دس مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 351

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"اِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا أَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُا وَ تَحَلَّلْتُهَا۔"

رواه البخاری: فی صحیحه 'کتاب الکفارات' باب الکفارة قبل الحنث وبعده۔

رواه مسلم: فی صحیحه 'کتاب الایمان' باب ندب من حلف یمینا فرأی غیرها خیرا منها...... الخ۔

معنی الحدیث: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں بخدا ان شاء اللہ کوئی قسم نہیں کھاؤں گا پھر دیکھوں اُس سے بہتر کام مگر آنکہ میں بہتر کام کو سرانجام دوں گا۔ اور قسم کا کفارہ دے دوں گا۔"

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اِنِّيْ﴾ میں۔ ❷ ﴿وَاللّٰهِ﴾ بخدا۔ اللہ کی قسم۔ ❸ ﴿لَا اَحْلِفُ﴾ قسم نہیں کھاؤں گا۔ ❹ ﴿فَاَرٰى﴾ پھر میں دیکھ لوں۔ ❺ ﴿غَيْرَهَا﴾ اس کے علاوہ دوسرا۔ ❻ ﴿خَيْرًا مِّنْهَا﴾ اُس سے بہتر۔ ❼ ﴿تَحَلَّلْتُهَا﴾ اس کا کفارہ دیدیتا ہوں۔

مفہوم الحدیث:

نبی کریم ﷺ نے قسم کے حوالے سے اپنی ذاتی ترجیحات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر مجھے زندگی میں کبھی کسی کام کو سرانجام دینے پر قسم اٹھانے کی نوبت آجائے اور پھر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ اس سے بہتر دوسرا کام ہے تو میں قسم کا کفارہ ادا کرکے بہتر کام انجام دینے کو ترجیح دوں گا۔

و صلی اللہ تعالٰی علی النبی محمد و علی الہ واصحابه وسلم

احکام الحدیث: ❶ کسی کام کو سرانجام دینے کے لئے قسم اٹھانا شرعاً جائز ہے۔

❷ جس کام کے سرانجام دینے کے لئے قسم اُٹھائی وہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے ورنہ قسم کا کفارہ دینا پڑتا ہے۔

❸ اگر قسم کھا لینے کے بعد پتہ چل جائے کہ اس سے دوسرا کام بہتر ہے تو پھر قسم کا کفارہ ادا کرکے بہتر کام کو انجام دینا چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 352

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلِمُسْلِمٍ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ" وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهَا ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا يَعْنِيْ حَاكِيًا عَنْ غَيْرِيْ أَنَّهُ حَلَفَ بِهَا۔

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب الادب، باب من لم ير اكفار من قال ذالك متاولا او جاهلا و كتاب الايمان والنذور۔

رواه مسلم: في صحيحه، كتاب الايمان، باب النهى عن الحلف بغير الله تعالى۔

معنی الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"بلاشبہ اللہ تمہیں منع کرتا ہے کہ تم اپنی باپوں کی قسم کھاؤ۔"

مسلم شریف کی روایت ہے۔

"جو بھی قسم کھانے والا ہو اسے چاہیئے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔"

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ اس سے منع کرتے ہیں۔

نہ میں نے خود غیر اللہ کی قسم کھائی ہے اور نہ کسی دوسرے کی طرف سے غیر اللہ کی قسم نقل کی ہے کہ اُس نے یہ قسم کھائی تھی۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿يَنْهَاكُمْ﴾ وہ تمہیں منع کرتا ہے۔ ❷ ﴿أَنْ تَحْلِفُوْا﴾ کہ تم قسم کھاؤ۔ ❸ ﴿حَالِفٌ﴾ قسم کھانے والا۔ ❹ ﴿فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ﴾ اسے چاہیئے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے۔ ❺ ﴿أَوْ لِيَصْمُتْ﴾ یا وہ خاموش رہے۔ ❻ ﴿آثِرًا﴾ نقل کرنے والا۔ ❼ ﴿حَاكِيًا عَنْ غَيْرِيْ﴾ اپنے علاوہ کسی دوسرے سے بیان کرنے والا۔

مفہوم الحدیث: تعظیم حقیقی کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے کیونکہ وہی قادر مطلق ہے وہی فائدہ دینے والا۔ اور نقصان دینے والا ہے۔

قسم اگر کھائی جا سکتی ہے تو اس کی اُس کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا شرعاً جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے ہر فرد کے نام یہ پیغام ہے۔ کہ قسم کھانی ہو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کھاؤ یا خاموش رہو اپنے آباء واجداد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قسم نہ کھایا کرو۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے۔
میں نے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ خود قسم کھائی ہے اور نہ غیر اللہ کی قسم کو کسی دوسرے کی جانب سے نقل ہی کیا ہے۔

احکام الحدیث:

1. غیر اللہ کی قسم کھانا شرعاً حرام ہے۔
2. قسم کھانی ہو تو اللہ کی کھائی جائے ورنہ خاموشی اختیار کی جائے۔
3. آباء واجداد کی قسم کھانا شرعاً ممنوع ہے۔

حدیث: 353

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰی تِسْعِيْنَ امْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَءَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُّقَاتِلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقِيْلَ لَهٗ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَءَةٌ وَّاحِدَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ ذَالِكَ دَرْكًا لِحَاجَتِهٖ- قَوْلُهٗ قِيْلَ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ يَعْنِیْ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب الکفارات، باب الاستثناء فی الایمان و کتاب النکاح۔
رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب الایمان باب الاستثناء۔

معنی الحدیث: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سلیمان بن داوٗدؑ نے کہا کہ میں رات کو نوے بیویوں کے پاس چکر لگاؤں گا۔ ان میں سے ہر بیوی سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔

آپ سے کہا گیا کہ ان شاء اللہ کہو۔ لیکن انہوں نے یہ نہ کہا۔ آپ نے ان کے پاس چکر لگایا لیکن ان میں سے صرف ایک عورت نے ادھورے بچے کو جنم دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو اُس کی قسم نہ ٹوٹتی۔ اور ان کی حاجت پوری ہو جاتی۔ (بخاری و مُسلم)

جس نے انہیں ان شاء اللہ کہنے کو کہا تھا وہ فرشتہ تھا۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿لَاَ طُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ﴾ رات کو میں ضرور چکر لگاؤں گا۔ ❷ ﴿تِسْعِيْنَ اِمْرَاَةً﴾ نوے عورتیں۔ ❸ ﴿تَلِدُ كُلُّ اِمْرَءَةٍ﴾ جنم دے گی ہر عورت۔ ❹ ﴿غُلَاماً﴾ لڑکا۔ ❺ ﴿يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ وہ اللہ کی راہ میں لڑے گا۔ ❻ ﴿طَافَ بِهِنَّ﴾ ان کے پاس چکر لگایا۔ بیوی کے پاس چکر لگانے سے مراد اُس سے ہم بستری کرنا ہوتا ہے۔ ❼ ﴿لَمْ تَلِدْ﴾ نہ جنم دیا۔ ❽ ﴿مِنْهُنَّ﴾ ان عورتوں میں سے۔ ❾ ﴿اِلَّا وَاحِدَةٌ﴾ مگر ایک عورت نے۔ ❿ ﴿اَلْمَلَكُ﴾ فرشتہ۔

مفہومُ الحدیث: حضرت سلیمان علیہ السلام ایک ایسے پیغمبر تھے جسے اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز بادشاہت سے بھی نوازا ہوا تھا۔ ایسی بادشاہت کسی اور کو عطا نہ کی گئی تھی۔ ہواؤں اور جنات پر ان کا حکم چلتا تھا۔ انہیں بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ نیکی اور خیر خواہی کے جذبے سے سرشار ہو کر ایک روز کہنے لگے کہ آج رات میں اپنی نوے بیویوں کے ساتھ ہم بستری کروں گا۔ اور ہر بیوی سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہو گا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ انہوں نے ان شاء اللہ نہ کہا۔ فرشتے نے یاد دہانی کراتے ہوئے کہا کہ آپ انشاء اللہ کہہ لیں۔ لیکن پھر بھی انہوں نے یہ نہ کہا۔ انہوں نے اپنے ارادے کے مطابق عمل کیا لیکن اللہ قادر مطلق کی قدرت دیکھئے کہ صرف ایک بیوی کے ہاں بچہ ہوا اور وہ بھی ادھورا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھلا دیا کہ میں جو چاہتا ہوں وہی ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ لیتے تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کی ضرور لاج رکھ لیتا اور نتیجہ ان کی منشاء کے مطابق نکلتا۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ کسی کام کے کرنے کا اعلان کرتے وقت ان شاء اللہ کہہ لینا چاہئے اس سے برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو جاتی ہے۔

❷ قسم کے الفاظ میں اگر ان شاء اللہ کے کلمات شامل کر دے تو قسم اُٹھانے والا حانث نہیں ہوتا۔

❸ اس حدیث میں امت کے لئے ایک نصیحت آموز سبق ہے۔ کہ اگر انبیاء کے ساتھ یہ معاملہ ہوتا ہے۔ تو عام اِنسان کے ساتھ کیوں نہ ہو گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4. اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو چاہتا ہے۔ وہی ہوتا ہے۔
5. انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام کی عادات اپنی صالح نیتوں کی بنا پر عبادت بن جاتی ہیں۔
6. غافل لوگوں کی عبادتیں ان کی عادتوں کی مانند ہوتی ہیں۔ وہ مساجد میں نماز ادا کرنے کے لئے تو آتے ہیں لیکن ان کے دل ذکر الٰہی کے خوگر نہیں ہوتے۔
7. اللہ کی ذات' صفات اور احکام میں کوئی شریک نہیں۔
8. گمان اور تخمینے کی بنا پر کسی چیز کے وقوع پذیر ہونے کی خبر دینا جائز ہے۔

حدیث: 354

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ- وَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ-

-مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الايمان والنذور
باب قول الله تعالى ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم الاية۔
رواه مسلم: في صحيحه' الايمان باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایسی قسم کھائی جس پر فیصلے کا دارومدار ہو اور وہ اُس قسم کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا مال ہڑپ کرتا ہے۔ وہ ایسی قسم اٹھانے میں فاجر اور جھوٹا ہے۔ وہ اللہ سے ملے گا اس حال میں کہ وہ اس پر ناراض ہو گا۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا"

مفردات الحدیث:

1. ﴿يَمِيْنِ صَبْرٍ﴾ ایسی قسم جس پر کسی معاملے کے فیصلے کا دارومدار ہو۔
2. ﴿يَقْتَطِعُ بِهَا﴾ اس کے ذریعے کاٹتا ہے' ہڑپ کرتا ہے۔ 3. ﴿مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ﴾ کسی مسلمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کا مال۔ ④ ﴿فَاجِرٌ﴾ گنہگار۔ ⑤ ﴿لَقِيَ اللّٰهَ﴾ وہ ملے گا اللہ کو۔ ⑥ ﴿غَضْبَانُ﴾ ناراض۔

مفہومُ الحدیث: مندرجہ بالا حدیث میں ایسے شخص کے لئے بڑی سخت وعید ہے جو جھوٹی قسم کھا کر کسی دوسرے مسلمان بھائی کا مال ہڑپ کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص پر سخت ناراض ہوں گے۔ اپنی رحمت سے ایسے شخص کو محروم رکھیں گے۔

آخرت میں ایسے شخص کو کچھ نہیں ملے گا۔ سوائے محرومی اور ذلت و رسوائی کے۔

اَحکامُ الحدیث: ① جھوٹا دعوی دائر کر کے دوسروں کے مال کو حاصل کرنا' اسے اپنی ملکیت میں لینا یا بزور بازو کسی کے مال پر قبضہ کرنا حرام ہے۔

② حدیث میں مسلمان ہونے کی شرط اغلبیت کے اعتبار سے لگائی گئی ہے ورنہ غیر مسلم ذمی کے مال پر ناجائز قبضہ کرنا بھی حرام ہے۔

③ کسی کا مال ہڑپ کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے جس سے ہر مسلمان کے لئے توبہ لازمی ہے۔

حدیث: 355

عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِيْ بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "شَاهِدَاكَ اَوْيَمِيْنُهُ" قُلْتُ اِذًا يَّحْلِفُ وَلَا يُبَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- "مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ-

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الشهادات الباب الثاني من ابواب اليمين على المدعى عليه في الاموال والحدود و كتاب الايمان والنذور كتاب التفسير و كتاب الرهن-

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الايمان باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار-

معنی الحدیث: حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میرے اور ایک شخص کے درمیان ایک کنوئیں کی ملکیت کے بارے میں جھگڑا تھا۔

ہم نے یہ جھگڑا رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گواہ لاؤ یا اس کی قسم پر فیصلہ صادر ہو جائے گا۔
میں نے عرض کیا یہ شخص تو قسم اُٹھا لے گا اور اسے کچھ پرواہ نہ ہوگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ایسی جھوٹی قسم کھائے جس پر فیصلے کا دارومدار ہوتا ہے۔ وہ اس قسم کے ذریعے مسلمان شخص کا مال ہڑپ کر لینا چاہتا ہو۔ وہ اس سلسلے میں گنہگار ہوگا وہ اللہ سے ملے گا اس حال میں کہ اللہ اُس پر ناراض ہوگا۔

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿خُصُومَةٌ﴾ جھگڑا۔ ❷ ﴿بِئْرٍ﴾ کنواں۔ ❸ ﴿اخْتَصَمْنَا﴾ ہم جھگڑے۔ ❹ ﴿شَاهِدَاكَ﴾ تیرا گواہ ❺ ﴿يَمِينُهُ﴾ اُس کی قسم ❻ ﴿لَا يُبَالِي﴾ وہ پرواہ نہیں کرے گا۔ ❼ ﴿فَاجِرٌ﴾ گنہگار۔

مفہومُ الحدیث: اشعث بن قیس اور کسی ایک دوسرے شخص کے درمیان ایک کنوئیں کی ملکیت کے بارے میں آپس میں جھگڑا ہوا۔ دونوں فیصلے کے لئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
میں نے صورت حال آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی آپ نے فرمایا گواہ پیش کرو کہ یہ کنواں واقعی تیری ملکیت ہے ورنہ تیرے فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ سنا دیا جائے گا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ تو قسم اُٹھالے گا اس کے لئے قسم اٹھانا بڑی معمولی بات ہے۔
آپ نے فرمایا جو کسی دوسرے کے مال کو ہڑپ کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ قیامت کے دن ذلیل و خوار ہوگا اللہ تعالیٰ اسے رحمت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ دعوی کرنے والا دلیل پیش کرے گا اور اگر وہ دلیل پیش نہ کر سکے تو انکار کرنے والے سے قسم لی جائے گی۔

❷ جھوٹی قسم کھانا جس سے کسی دوسرے کا مال ہڑپ کرنا مقصود ہو کبیرہ گناہ ہے۔ جو اللہ کی ناراضگی اور عذاب کا باعث بنتی ہے۔

❸ حاکم تو ظاہری دلائل کی روشنی میں فیصلے کرنے کا مجاز ہے حقیقت کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے یا ان حضرات کو جو معاملہ عدالت میں لے کر آتے ہیں۔ کسی کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر اگر قاضی اُس کے حق میں فیصلے دے اور وہ مال حقیقتاً اُس کا نہ ہو۔ تو قیامت کے دن یہ مال اس کے لئے وبال جان بن جائے گا۔

❹ قاضی پہلے دعوے کرنے والے کی بات سنے اور پھر مدعی علیہ کا بیان لے قاضی مدعی سے دلیل طلب کرے اور مدعی علیہ سے قسم لے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 356

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا' مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ' وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْئٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ" وَفِيْ رِوَايَةٍ "وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ" وَفِيْ رِوَايَةٍ "مَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا' لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا قِلَّةً-

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الادب' باب ما ينهي عن السباب واللعن-

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الايمان باب غلظ تحريم قتل الانسان نفسه....الخ-

معنی الحدیث: حضرت ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درخت کے نیچے بیعت کی- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی ایسے مذہب کی قسم کھائی جو اسلام کے علاوہ ہو- اور وہ قسم کھانے میں جھوٹا ہو اور جان بوجھ کر قسم کھائے- تو وہ ایسے ہی ہو گا جیسا اُس نے کہا- جس نے اپنے آپ کو کسی چیز کے ساتھ قتل کیا- اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا- کسی شخص کے لئے ایسی نذر کو پورا کرنا لازم نہیں جس کا وہ مالک نہیں-

ایک روایت میں ہے

"مسلمان کو لعن طعن کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے-" ایک روایت میں ہے-

جس نے جھوٹا دعویٰ کیا تاکہ وہ اس کے ذریعے مال زیادہ کر لے- اللہ تعالیٰ اس کی تنگی اور کمی میں اضافہ کر دیتا ہے-

مفردات الحدیث: (1) ﴿بَايَعَ﴾ اُس نے بیعت کی- (2) ﴿تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ درخت کے نیچے- (3) ﴿مِلَّةٍ﴾ قوم' مذہب- (4) ﴿كَاذِبَ﴾ جھوٹا- (5) ﴿مُتَعَمِّدً﴾ جان بوجھ کر کرنے والا- (6) ﴿مَنْ قَتَلَ﴾ جس نے قتل کیا- (7) ﴿نَفْسَهُ﴾ اپنی جان کو- (8) ﴿بِشَيْئٍ﴾ کسی چیز کے ساتھ- (9) ﴿عُذِّبَ بِهِ﴾ اسے اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا- (10) ﴿فِيْمَا لَا يَمْلِكُ﴾ جس کا وہ مالک نہیں- (11) ﴿لَعْنُ الْمُؤْمِنِ﴾ مومن کو لعن طعن کرنا- (12) ﴿لِيَتَكَثَّرَ﴾ تاکہ وہ زیادہ کر لے اِضافہ کر لے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم الحدیث: حضرت ثابت بن ضحاک انصاری ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے رسول اقدس ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔

بیان کرتے ہیں کہ رسول اقدس ﷺ نے اس تاریخی موقع پر یہ ارشاد فرمایا کہ جس کسی نے جان بوجھ کر یہ دعوی کیا کہ میں یہودی، عیسائی، مجوسی ہوں میرا اسلام سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ تو اسے وہی کچھ تصور کیا جائے گا جس کا اُس نے دعوی کیا۔ اور جس نے جس آلے سے خودکشی کی ہوگی اسے قیامت کے دن اُسی سے عذاب دیا جائے گا۔ اس لئے کہ اُس کی جان اُس کی ملکیت نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہوتی ہے۔

جس کسی نے کسی مسلمان کو لعن طعن کیا گویا اُس نے اُسے قتل کرنے کا ارتکاب کیا۔

جس نے اپنا مال بڑھانے کے لئے جھوٹی قسم کھا کر کسی دوسرے کے مال کو ہڑپ کرنے کی حرکت کی اللہ تعالیٰ اس کی غربت، مسکینی، تنگ دستی میں مزید اضافہ کر دیتے ہیں۔

احکام الحدیث: 1 جس کسی مسلمان نے یہ حلف اٹھایا کہ میرا اسلام سے کوئی تعلق واسطہ نہیں بلکہ میں یہودی ہوں یا میں عیسائی ہوں یا میں آگ پرست ہوں۔ تو اسے وہی تصور کیا جائے گا جس کی اُس نے قسم کھائی ہو۔

2 خودکشی کرنا حرام ہے۔ اسے اس طرح خیال کیا جائے گا جیسے اُس نے کسی دوسرے کو قتل کر دیا ہو۔

3 کسی مسلمان کو لعن طعن کرنا بڑا قبیح عمل ہے۔ اس سے اِجتناب کیا جائے۔

4 اس نذر کو پورا کرنا لازمی نہیں جس کا مالک انسان نہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 98

نذر

حدیث: 357

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً وَ فِيْ رِوَايَةٍ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف لیلا و کتاب الایمان-

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الایمان' باب نذر الکافر وما یفعل اذا اسلم-

معنی الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات اعتکاف کروں گا- ایک روایت میں ہے ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کرو-

مفردات الحدیث: ❶ ﴿كُنْتُ نَذَرْتُ﴾ میں نے نذر مانی تھی- ❷ ﴿فِي الْجَاهِلِيَّةِ﴾ زمانہ جاہلیت میں- ❸ ﴿اَنْ اَعْتَكِفَ﴾ کہ میں اعتکاف کروں- ❹ ﴿أَوْفِ﴾ پورا کرو-

مفہوم الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ جاہلیت میں مانی ہوئی نذر کے بارے میں اسلام لانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا- تو آپ نے ارشاد فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو-

احکام الحدیث: ❶ اعتکاف عبادت ہے جو نذر ماننے سے واجب ہو جاتا ہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2 کافر کی نذر کو بھی صحیح تسلیم کیا جائے گا۔

3 مجرد اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں۔

حدیث: 358

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ "اِنَّ النَّذْرَ لَایَأْتِیْ بِخَیْرٍ وَّ اِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ"

۔(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الایمان باب الوفاء بالنذر۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النذر باب النہی عن النذر وانہ لا یرد شیئا۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے نذر ماننے سے منع فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ نذر کوئی خیرو بھلائی نہیں لاتی' بلاشبہ یہ تو اس کے ذریعے بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔(رواہ مسلم)

مفردات الحدیث: 1 ﴿نَھٰی عَنِ النَّذْرِ﴾ نذر ماننے سے منع کیا۔ 2 ﴿لَایَأْتِیْ بِخَیْرٍ﴾ وہ کوئی خیر بھلائی نہیں لاتی۔ 3 ﴿یُسْتَخْرَجُ﴾ نکالا جاتا ہے۔ 4 ﴿بِہٖ﴾ اس کے ذریعے۔ 5 ﴿مِنَ الْبَخِیْلِ﴾ کنجوس سے۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے نذر ماننے سے منع کرتے ہوئے اس کا سبب یہ بیان فرمایا کہ یہ کسی خیرو بھلائی کا پیش خیمہ ثابت نہیں اس کے ذریعے تو محض بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔

احکام الحدیث: 1 نذر ماننے سے انسان کی تقدیر تبدیل نہیں ہوتی۔

2 نذر کے ذریعے بخیل سے محض مال نکالا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 359

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:

نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ حَافِيَةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه' ابواب العمرة والمحصر باب من نذر المشی الی الکعبه۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب النذر باب من نذر ان یمشی الی الکعبة۔

معنی الحدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میری ہمشیرہ نے بیت اللہ الحرام تک پیدل چل کر جانے کی نذر مانی اس نے مجھے حکم دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے لئے فتوی طلب کروں۔ میں نے آپ ﷺ سے فتوی طلب کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ "وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔"۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿نَذَرَتْ﴾ اس نے نذر مانی۔ ❷ ﴿أُخْتِي﴾ میری بہن۔ ❸ ﴿أَنْ تَمْشِيَ﴾ کہ وہ چلے۔ ❹ ﴿حَافِيَةً﴾ ننگے پاؤں۔ ❺ ﴿أَمَرَتْنِي﴾ اس نے مجھے حکم دیا۔ ❻ ﴿أَنْ أَسْتَفْتِيَ﴾ کہ میں فتوی طلب کروں۔ ❼ ﴿فَاسْتَفْتَيْتُهُ﴾ میں نے اس سے فتوی طلب کیا۔ ❽ ﴿لِتَمْشِ﴾ چاہئے کہ وہ پیدل چلے۔ ❾ ﴿لِتَرْكَبْ﴾ چاہئے کہ وہ سوار ہو۔

مفہوم الحدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری ہمشیرہ نے یہ نذر مانی کہ وہ پیدل ننگے پاؤں بیت اللہ تک سفر کرے گی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کروں مجھے کیا کرنا چاہئے۔ میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ دوران سفر کبھی پیدل چلے اور کبھی سوار ہو جایا کرے۔

احکام الحدیث: ❶ بیت اللہ کی طرف ننگے پاؤں چل کر جانے کی نذر ماننا یا کسی بھی مسجد کی طرف ننگے پاؤں چل کر جانے کی نذر ماننا ایسا نہیں کہ اسے من و عن اسی طرح پورا کیا جائے جس طرح اس نے نذر مانی' یہ کوئی عبادت نہیں کہ اُسے نذر کے مطابق پورا کیا جائے۔

❷ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ نے ننگے پاؤں' پیدل چلنے کی نذر تو مان لی لیکن جب اُس نے محسوس کیا کہ اسے پورا کرنا دشوار ہے تو پھر آسانی حاصل کرنے کی غرض سے اپنے بھائی سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ پوچھے۔ لہٰذا آپ نے صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کبھی پیدل چلے اور کبھی سوار ہو جائے۔

حدیث: 360

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

أَنَّهُ قَالَ اِسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهٗ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَاقْضِهٖ عَنْهَا۔" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الحیل' باب من الزکوۃ وان لا یفرق بین مجتمع ولا یجمع بین مفترق خشیۃ الصدقۃ و کتاب الوصایا۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب النذر' باب الامر بقضاء النذر۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اُس نذر کے بارے میں پوچھا جو اُس کی والدہ کے ذمے تھی وہ اسے پورا کرنے سے پہلے فوت ہو گئی۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کہ تم اس کی طرف سے پورا کردو۔"۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اِسْتَفْتٰى﴾ اُس نے فتویٰ طلب کیا۔ ❷ ﴿تُوُفِّيَتْ﴾ وہ فوت ہو گئی۔ ❸ ﴿اِقْضِهٖ عَنْهَا﴾ تو اس کی طرف سے پوری کردے۔

مفہوم الحدیث: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے نذر مانی لیکن اسے پورا کرنے سے پہلے وہ فوت ہو گئی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا تم خود اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کردو۔

احکام الحدیث: ❶ نذر عبادت ہے اس کو پورا کرنا اور اُس کی ادائیگی ضروری ہے۔

❷ جس نے نذر مانی لیکن وہ اسے پورا کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کا وارث اسے پورا کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کا رویہ اختیار کرنا مستحسن عمل ہے۔

4 والدین کے ساتھ ان کی وفات کے بعد حسن سلوک یہ ہے کہ ان کا قرض ادا کیا جائے۔ وہ تمام حقوق و فرائض ادا کئے جائیں جن کا تعلق خواہ اللہ کے ساتھ ہو یا بندوں کے ساتھ۔

حدیث: 361

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الوصايا' باب اذا تصدق او اوقف بعض ماله او بعض رقيقه و كتاب التفسير و كتاب الايمان والنذور و كتاب المغازي-

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب التوبة' باب حديث توبة كعب بن مالك-

معنی الحدیث: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی توبہ کی خوشی میں اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنا سارا مال بطور صدقہ نکال دوں۔

آپ ؐ نے ارشاد فرمایا اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو یہ تیرے لئے بہتر ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: 1 ﴿اَمْسِكْ عَلَيْكَ﴾ اپنے پاس رکھو۔ 2 ﴿بَعْضَ مَالِكَ﴾ اپنا کچھ مال۔ 3 ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ﴾ وہ تیرے لئے بہتر ہے۔

مفہوم الحدیث: حضرت کعب بن مالک انصاری ان تین صحابہ کرام میں سے ہیں۔ جو غزوہ تبوک سے بغیر کسی عذر کے پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ مجاہدین کے ساتھ شامل نہ ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت ناراض ہوئے صحابہ کرام نے ان کا بائیکاٹ کر دیا؟ جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا آپ ان کی توبہ کی قبولیت سے بہت خوش ہوئے صحابہ کرام نے بھی انہیں مبارک باد دی۔

اپنی توبہ کی قبولیت کا مژدہ جاں فزا سن کر حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت عالیہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی توبہ کی خوشی میں اپنا تمام مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دینا چاہتا ہو آپؐ نے ارشاد فرمایا اس میں سے کچھ مال تو اپنے اخراجات کے لئے اپنے پاس رکھ لے یہ تیرے حق میں بہتر ہو گا۔

احکام الحدیث: 1 جو شخص اپنا تمام مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی نذر مان لیتا ہے' وہ اپنے مال میں سے اتنا اپنے پاس باقی رکھنے کا مجاز ہے جو اس کے اہل و عیال کے اخراجات کے لئے کافی ہو۔

2 اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا بہتر اور احسن طریقہ یہ ہے کہ اپنی ذات اور اہل و عیال کے اخراجات کے لئے مال رکھ کر بقیہ اللہ کی راہ میں دے۔

3 مال کو اپنی ذات' بیوی بچوں اور رشتہ داروں پر خرچ کرنا عبادت ہے۔

4 صدقہ گناہ مٹانے کا باعث بنتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 99

فیصلہ

حدیث: 362

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ"

وَفِيْ لَفْظٍ "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الصلح' باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الاقضیۃ' باب نقض الاحکام الباطلۃ ورد محدثات الامور۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ "جس نے ہمارے مذہب میں کوئی چیز ایجاد کی جو اُس میں سے نہیں وہ مردود ہوگی۔" ایک روایت میں "جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔"۔(بحوالہ بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿مَنْ اَحْدَثَ﴾ جس نے ایجاد کیا۔ نیا پیدا کیا۔ ❷ ﴿فِيْ اَمْرِنَا﴾ ہمارے معاملے میں' مذہب میں۔ ❸ ﴿رَدٌّ﴾ مردود' ناقابل قبول۔ ❹ ﴿مَنْ عَمِلَ﴾ جس نے عمل کیا۔

مفہوم الحدیث: یہ حدیث اِسلامی شریعت کی بنیاد ہے۔ یہ ایک ایسی کسوٹی ہے جس سے تمام شرعی امور کو پرکھا جاسکتا ہے۔ جس عمل پر کتاب و سنت کی مہر نہیں ہوگی وہ مردود ہوگا۔ ناقابل اعتبار ہوگا۔ باطل قرار پائے گا۔ عمل وہی مقبول ہوگا جس کے لئے اللہ و رسول کا حکم ثابت ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام الحدیث: ❶ جملہ بدعات مردود ہیں اور وہ ضلالت کا باعث ہوتی ہے۔

❷ شرعی احکام میں اپنی مرضی سے کمی بیشی نہیں کی جاسکتی۔

❸ غیر شرعی معاہدہ باطل قرار پائے گا۔

❹ بدعت کا موجد اور مرتکب گنہگار ہو گا۔

حدیث: 363

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ:

دَخَلَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ' اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ' لَا يُعْطِيْنِيْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِيْنِيْ وَيَكْفِيْ بَنِيَّ' اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْ مَّالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمِهٖ فَهَلْ عَلَيَّ فِيْ ذَالِكَ مِنْ جُنَاحٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خُذِيْ مِنْ مَّالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ مَا يَكْفِيْكِ وَيَكْفِيْ بَنِيْكِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رواه البخاری: فی صحیحه بنحوه' کتاب البیوع' باب من اجری امر الامصار علی مایتعارفون بینهم و کتاب الاحکام و کتاب النفقات۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الاقضیه' باب قضیة هند۔

معنی الحدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابو سفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اُس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ابو سفیان بخیل آدمی ہے۔ وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو۔ مگر آنکہ میں اُس کے مال میں سے اسے بتائے بغیر لے لیتی ہوں کیا میرے لئے ایسا کرنے میں کوئی گناہ ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دستور کے مطابق اس کا اتنا مال لے لیا کرو جو تیرے لئے اور تیرے بچوں کے لئے کافی ہو۔۔(بحوالہ مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿رَجُلٌ شَحِيْحٌ﴾ ایک بخیل آدمی۔ ❷ ﴿لَا يُعْطِيْنِيْ﴾ وہ مجھے نہیں دیتا۔ ❸ ﴿النَّفَقَةُ﴾ خرچ۔ ❹ ﴿مَا يَكْفِيْنِيْ﴾ جو میرے لئے کافی ہو۔ ❺ ﴿يَكْفِيْ بَنِيَّ﴾ میرے بچوں کے لئے کافی ہو۔ ❻ ﴿جُنَاحٍ﴾ گناہ۔ ❼ ﴿خُذِيْ﴾ لے لو۔ پکڑ لو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❽ ﴿بِالْمَعْرُوْفِ﴾ دستور کے مطابق۔

مفہوم الحدیث: خاوند اگر بخیل ہو وہ اپنے بال بچوں کو بقدر کفایت گھریلو اخراجات مہیا نہ کرتا ہو تو بیوی گھریلو اخراجات کے لئے اپنے خاوند کو بتائے بغیر اس کا مال استعمال کر سکتی ہے۔ جیسا کہ اس حدیث میں ابوسفیان کی شکایت کرنے پر نبی کریم ﷺ نے اس کی بیوی کو اجازت دی۔

خاوند کی کمائی سے گھریلو اخراجات حاصل کرنا بیوی کا شرعی حق ہے۔ خاوند اگر محض بخل کی وجہ سے اپنے فرض میں کوتاہی برتے تو بیوی اسے بتائے بغیر اُس کے مال کو اپنے استعمال میں لا سکتی ہے۔

احکام الحدیث: ❶ مرد پر بیوی اور اولاد کے اتنے اخراجات کی ادائیگی واجب ہے۔ جس سے ان کا گذارہ ہو سکے۔

❷ بوقت ضرورت اجنبی عورت کی بات کو سننا جائز ہے۔

❸ اگر غیبت مقصود نہ ہو فتویٰ حاصل کرنا یا مسئلہ دریافت کرنا پیش نظر ہو تو کسی کے خلاف بات کرنے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔

حدیث: 364

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ جَلَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ:

اَلَا اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَاِنَّمَا يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسَبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهٗ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا اَوْيَذَرْهَا۔" (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رواه البخاری: کتاب المظالم باب اثم من خاصم فی باطل وهو یعلمه۔

رواه مسلم: کتاب الاقضیه باب الحکم بالظاهر واللحن بالحجة۔

معنی الحدیث: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑنے والوں کی ملی جلی آوازیں سنیں تو آپ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور ارشاد فرمایا۔ دیکھو! میں تم جیسا ایک انسان ہوں میرے پاس باہمی جھگڑنے والے آتے ہیں۔ شائد تم میں سے کوئی کسی سے زیادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصیح و بلیغ ہو۔

میں اُسے سچا سمجھ لوں اور اُس کے حق میں فیصلہ دے دوں۔ تو جس کو میں کسی مسلمان کا حق دے دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ چاہے اُسے اُٹھالے یا اُسے چھوڑ دے۔ (بحوالہ مسلم)

مُفردَاتُ الحَدِیث:

❶ ﴿جَلَبَةَ﴾ شور۔ ملی جلی آوازیں۔ ❷ ﴿خَصْمٍ﴾ جھگڑنے والے۔
❸ ﴿اَبْلَغَ﴾ زیادہ فصیح و بلیغ' زیادہ واضح انداز میں بات کرنے والا۔ ❹ ﴿اَحْسَبُ﴾ میں گمان کرتا ہوں۔ میں خیال کرتا ہوں۔ ❺ ﴿أَقْضِیَ لَهُ﴾ میں اس کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں۔ ❻ ﴿قِطْعَةٌ﴾ ٹکڑا۔ ❼ ﴿فَلْیَحْمِلْهَا﴾ چاہے وہ اسے اٹھالے۔ ❽ ﴿یَذَرْهَا﴾ اُسے چھوڑ دے۔

مفہُومُ الحدیث:

ایک روز نبی کریم ﷺ نے اپنے حجرے کے باہر جھگڑنے والے لوگوں کی ملی جلی آوازیں سنیں تو آپ ان کے پاس باہر تشریف لائے۔ وہ لوگ آپ سے فیصلہ کروانے کے لئے وہاں جمع ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا۔

دیکھو غور سے میری بات سنو! میرے پاس لوگ اپنے جھگڑے لے کر آتے ہیں ان میں سے بعض کا انداز گفتگو بڑا ہی صاف ستھرا اور بلیغانہ ہوتا۔ اگر میں کسی کی فصاحت و بلاغت پر مبنی گفتگو سنکر اُس کی حق میں فیصلہ دے دیتا ہوں۔ تو میرا یہ فیصلہ ظاہری دلائل کی روشنی میں ہوگا۔ باطن کا حال تو اللہ جانتا ہے۔ اگر میں کسی کے دلائل سن کر اس کے حق میں فیصلہ دیدوں اور وہ شخص جانتا ہے کہ وہ اس کا حقدار نہیں تو یہ مال آگ کا ایک ٹکڑا ہے وہ چاہے اسے لے لے یا اسے چھوڑ دے۔

اَحکَامُ الحَدِیث:

1. نبی کریم ﷺ کو غیب کا علم نہ تھا۔ باطنی امور کے بارے میں اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے آپ کو آگاہ فرماتے تو آپ کے علم میں وہ باتیں آتیں۔
2. نبی کریم ﷺ لوگوں کے فیصلے ظاہری دلائل کی روشنی میں کیا کرتے تھے۔
3. ہر قاضی اور حاکم ظاہری دلائل کی بنیاد پر ہی لوگوں کے فیصلے کرنے کا مکلف ہے۔
4. حاکم کا حکم کسی حلال چیز کو حرام نہیں کر سکتا اور نہ کسی حرام چیز کو حلال کر سکتا ہے۔
5. کسی مسلمان کو دوسرے کا حق حاصل کرنے کے لئے جھوٹا دعوی دائر نہیں کرنا چاہئے۔ اگر وہ جھوٹے دلائل دے کر مقدمہ جیت لیتا ہے تو اس سے جو مال اس کو ملے گا وہ جہنم کی آگ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 365

عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ اَبِيْ وَ كَتَبْتُ لَهُ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِيْ بِسِجِسْتَانَ لَا تَحْكُمْ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔"
وَ فِيْ رِوَايَةٍ "لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاحکام باب ھل یقضی الحاکم او یفتی و ھو غضبان۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الاقضیہ باب کراھۃ قضا القاضی و ھو غضبان۔

معنی الحدیث: حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میرے باپ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جبکہ وہ سجستان میں قاضی تھا۔ وہ خط میں نے تحریر کیا تھا۔ کہ تم دو کے درمیان فیصلہ نہ کرنا جبکہ تم غصے میں ہو۔" اس لئے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جبکہ وہ غصے میں ہو۔ ایک روایت میں ہے۔ "کوئی حاکم دو کے درمیان فیصلے نہ کرے اس حال میں کہ وہ ناراض ہو۔"

مفردات الحدیث:
❶ ﴿وَهُوَ قَاضٍ﴾ وہ جج ہے۔ ❷ ﴿غَضْبَانُ﴾ ناراض' غضبناک۔
❸ ﴿لَا يَحْكُمُ﴾ فیصلہ نہیں دیتا ہے۔ ❹ ﴿بَيْنَ اثْنَيْنِ﴾ دو کے درمیان۔
❺ ﴿لَا يَقْضِيَنَّ﴾ فیصلہ نہ کرے۔

مفہوم الحدیث: حضرت ابوبکرہ نے سجستان کے قاضی اپنے بیٹے عبداللہ کو خط لکھا اور یہ خط حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما نے اپنے قلم سے تحریر کیا تھا۔
اُس میں یہ پیغام لکھا گیا کہ جب تم غصے کی حالت میں ہو تو کرسی عدالت پر بیٹھ کر لوگوں کے درمیان فیصلے نہ دیا کرو کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ کوئی قاضی یا حاکم غصے کی حالت میں فیصلے نہ کیا کرے۔

احکام الحدیث: ❶ غصے کی حالت میں کرسی عدالت پر بیٹھ کر فیصلے صادر کرنا کسی بھی مسلمان قاضی کے لئے جائز نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2 قاضی غصے کی صورت میں ٹھنڈے دماغ سے کام لیتے ہوئے صحیح نتیجے پر نہیں پہنچ سکتا۔

3 فیصلہ کرنے کے دوران قاضی کے لئے پر امن ماحول کا میسر آنا ضروری ہے اس پر قیاس کرتے ہوئے فقہاء نے کہا ہے کہ کوئی قاضی جب اسے زیادہ بھوک لگی ہو' زیادہ پیٹ بھر کر کھایا ہو' وہ کسی جان لیوا غم میں مبتلا ہو' شدید سردی یا شدید گرمی میں بے چین و پریشان ہو تو وہ بایں صورت کرسی عدالت پر نہ بیٹھے۔

4 اگر کوئی قاضی مذکورہ حالات میں کوئی فیصلہ صادر کر دیتا ہے تو وہ فیصلہ نافذ ہو جائے گا۔

حدیث: 366

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ" ثَلَاثًا:

قُلْنَا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَکَانَ مُتَّکِأً فَجَلَسَ فَقَالَ "اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَ شَھَادَۃُ الزُّوْرِ" فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا: لَیْتَہٗ سَکَتَ: - (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الادب' باب عقوق الوالدین من الکبائر و کتاب الشھادات و کتاب الاستئذان۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ بنحوہ' کتاب الایمان بیان الکبائر واکبرھا۔

معنی الحدیث: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں یہ جملہ آپ نے تین مرتبہ دھرایا:

ہم نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے' اچانک بیٹھ گئے۔ اور فرمایا جھوٹا بول اور جھوٹی گواہی آپ اس بات کو بار بار دہرانے لگے۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا: کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ بحوالہ بخاری

مفردات الحدیث: 1 ﴿اَلَا اُنَبِّئُکُمْ﴾ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں؟ 2 ﴿اَکْبَرُ الْکَبَائِرِ﴾ سب سے بڑا گناہ۔ 3 ﴿بَلٰی﴾ ہاں۔ کیوں نہیں۔ 4 ﴿اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ﴾ اللہ کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو شریک ٹھہرانا۔ ❺ ﴿عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ﴾ والدین کی نافرمانی۔ ❻ ﴿وَقَوْلُ الزُّوْرِ﴾ جھوٹی بات۔ ❼ ﴿شَهَادَةُ الزُّوْرِ﴾ جھوٹی گواہی۔ ❽ ﴿كَانَ مُتَّكِأً﴾ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ❾ ﴿مَازَالَ﴾ لگاتار۔ ❿ ﴿يُكَرِّرُهَا﴾ وہ اِسے دہراتا ہے۔ ⓫ ﴿لَيْتَهُ﴾ کاش کہ وہ۔ ⓬ ﴿سَكَتَ﴾ وہ خاموش ہوا۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے اپنے جان نثار صحابہ کرام کو تباہ و برباد کرنے والے گناہوں سے آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ شرک' والدین کی نافرمانی' جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا سب سے بڑے گناہ ہیں۔

جب آپ نے جھوٹی گواہی کا تذکرہ کیا تو بار بار اسے دہرایا آپ کی طبیعت میں اس قدر زیادہ گھبراہٹ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش رسول اقدس ﷺ اب خاموشی اختیار کر لیں تاکہ آپ کی طبیعت سے اضطراب جاتا رہے۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں کبیرہ گناہ اور صغیرہ گناہ۔

❷ کبیرہ گناہ وہ ہے جس کے بارے میں دنیا میں حد آخرت میں وعید سنائی گئی ہو۔ یا اُس کا ارتکاب کرنا لعنت' پھٹکار اللہ کی ناراضگی ایمان کے خاتمے اور جنت سے محرومی کا باعث بنے۔

❸ شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔

❹ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔

❺ جھوٹی گواہی دینا بہت بڑا اخلاقی جرم ہے۔

❻ نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو ہر مفید عمل کی ترغیب دی اور ہر نقصان دہ عمل سے اجتناب کرنے کی تلقین کی۔

حدیث: 367

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعَاوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعِىْ عَلَيْهِ-"

رواه البخاري: كتاب التفسير قوله تعالىٰ ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم الايه-

رواه مسلم: فى صحيحه' كتاب الاقضيه' باب اليمين' على المدعى عليه واللفظ له-

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو اگر ان کے دعووں کی بنا پر دیا جائے تو لوگ آدمیوں کے خونوں اور مالوں کا دعوی دائر کردیں گے۔ لیکن فیصلہ میں مدعی علیہ پر قسم ہوگی۔

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿لَوْ يُعْطَى﴾ اگر دیا جائے۔ ❷ ﴿اِدَّعٰی﴾ دعوے کردے گا۔ ❸ ﴿دِمَآءُ﴾ دم کی جمع ہے۔خون ❹ ﴿اَلْيَمِيْنُ﴾ قسم۔ ❺ ﴿مُدَّعٰى عَلَيْهِ﴾ جس پر دعوی کیا گیا ہو۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کے خلاف کوئی دعوے دائر کیا ہو اُس پر لازم ہے کہ ثبوت مہیا کرے۔ اگر وہ ثبوت مہیا نہیں کرسکتا تو جس شخص پر دعوے کیا گیا ہے اُس سے قسم لی جائے گی۔ اور فیصلہ اُس کی قسم پر کردیا جائے گا۔

اَحْکَامُ الْحَدِیْث:

1. یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فیصلہ شرعی قانون کے مطابق کیا جائے۔
2. مدعی اپنے دعوے کی صداقت کے لئے ثبوت پیش کرنے کا پابند ہوگا اگر وہ ثبوت پیش نہ کرسکے تو مدعی علیہ سے قسم کا مطالبہ کیا جائے گا۔
3. وہ قسم اٹھالے تو فیصلہ اس قسم کی بنیاد پر کردیا جائے گا۔
4. اس حدیث کو عدالتی قوانین میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 100

کتاب الاطعمہ

كِتَابُ الاطْعِمَةِ

حدیث: 368

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :وَأَشَارَ النُّعْمَانُ بِاِصْبِعَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ- اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ' وَّاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَاتٌ لَّا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ-"
فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَا لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ- اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى' اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ- اَلَاَ وَ اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ" -(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحه بنحوه' کتاب الایمان' باب فضل من استبرأ لدینه-
رواہ مسلم: فی صحیحه' کتاب المساقاۃ باب اخذ الحلال و ترك الشبهات-

معنی الحدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں حضرت نعمان نے اپنی انگلی سے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا۔
"حلال واضح ہے اور حرام بھی بالکل واضح ان دونوں کے درمیان مشتبہات (غیرواضح) معاملات ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ جو شخص شبہات سے بچا۔ اُس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی' اور جو شخص شبہات میں مبتلا ہوا۔ وہ حرام میں پڑ گیا۔ اُس چرواہے کی مانند جو چراگاہ کی باڑ کے ارد گرد چراتا ہے۔ قریب ہے کہ وہ باڑ کے اندر سے بکریاں چرانے لگے۔ آگاہ رہنا ہر بادشاہ کی ایک باڑ ہوتی ہے خبردار اللہ کی باڑ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔

خبردار جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ ٹھیک ہو جاتا ہے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار وہ دل ہے۔ (بحوالہ بخاری)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيْثِ: ❶ ﴿اَشَارَ﴾ اُس نے اشارہ کیا۔ ❷ ﴿اِصْبَعٌ﴾ اُنگلی۔ ❸ ﴿بَيِّنٌ﴾ واضح۔ ❹ ﴿اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَاتٌ﴾ غیر واضح معاملات۔ ❺ ﴿اِتَّقَى﴾ بچا۔ ❻ ﴿اِسْتَبْرَأَ﴾ اُس نے براءت حاصل کرلی۔ وہ بچ گیا۔ ❼ ﴿عِرْضٌ﴾ عزت۔ ❽ ﴿اَلرَّاعِيْ﴾ چرواہا۔ ❾ ﴿حَوْلَ﴾ ارد گرد۔ ❿ ﴿اَلْحِمٰى﴾ باڑ۔ ⓫ ﴿مَحَارِمُهٗ﴾ اُس کی حرام کردہ چیزیں۔ ⓬ ﴿مُضْغَةٌ﴾ ٹکڑا۔ ⓭ ﴿اَلْجَسَدُ﴾ جسم۔ ⓮ ﴿صَلَحَ﴾ درست ہوا۔ ٹھیک ہوا۔ ⓯ ﴿فَسَدَ﴾ خراب ہوا۔ ⓰ ﴿اَلْقَلْبُ﴾ دل۔

مفہوم الحدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اپنے کانوں کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے اپنے کانوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے بڑے ہی دلپذیر انداز میں فرمایا۔

حلال چیزیں بالکل واضح ہیں جیسے روٹی پانی' پھل' شہد' دودھ اور کھانے پینے کی دیگر پاکیزہ اشیاء۔

اور اسی طرح حرام کردہ اشیاء بھی بالکل واضح ہیں جیسے خنزیر کا گوشت' شراب' زنا' غیبت' کینہ' حسد وغیرہ۔

بعض امور غیر واضح ہوتے ہیں ان میں احتیاط سے کام لینا چاہئے جس نے مشتبہ امور میں اپنے آپ کو بچالیا گویا اُس نے اپنی عزت اور دین کو بچالیا۔ اور جس نے مشتبہ امور میں اپنے آپکو ملوث کرلیا وہ گناہوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔

تقوی کا تقاضا یہ ہے کہ مشتبہ امور سے اجتناب کیا جائے۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے جسم میں ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ اور وہ ٹکڑا دل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکامُ الحدیث: ❶ حلال چیزیں بالکل واضح ہیں اور حرام بھی بالکل واضح ہیں- حلال کا استعمال اور حرام سے اجتناب کا ہر مسلمان کو حکم ہے-

❷ غیر واضح امور میں ان سے اجتناب کرنا تقوی کی علامت ہے-

❸ دل انسانی جسم کا وہ اہم ترین ٹکڑا ہے جس کے درست ہونے سے سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور اُس کے خراب ہونے سے سارا جسم خراب ہو جاتا ہے-

حدیث: 369

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:

أَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوْا وَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذِهَا فَقَبِلَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الهبة و فضلها والتحریض علیها'
باب قبول هدية الصيد و کتاب الذبائح والصيد-
رواه مسلم: فی صحیحه بنحوه' کتاب الصيد والذبائح' باب اباحة الارنب-

مَعنَی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نے مر الظہران یعنی وادی فاطمہ کے پاس ایک خرگوش کو دوڑایا لوگ دوڑے اور انہوں نے شور و غل مچایا میں اسے جاملا اور اسے پکڑ لیا اور اسے ابو طلحہ کے پاس لے آیا' انہوں نے اُسے ذبح کیا اور اُس کی سرین اور ران کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا-

آپ نے اسے قبول فرمالیا- (بحوالہ بخاری)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿أَنْفَجْنَا﴾ ہم نے دوڑایا- ❷ ﴿اَرْنَبًا﴾ خرگوش- ❸ ﴿مَرَّ الظَّهْرَانِ﴾ مدینہ منورہ کی جانب مکہ سے دو کلو میٹر فاصلے پر ایک جگہ کا نام جسے اب وادی فاطمہ کہتے ہیں- ❹ ﴿سَعَى الْقَوْمُ﴾ قوم دوڑی- ❺ ﴿لَغِبُوْا﴾ انہوں نے شور مچایا- ❻ ﴿اَدْرَكْتُهَا﴾ میں اسے جاملا- میں نے اسے پالیا- ❼ ﴿ذَبَحَهَا﴾ اُس نے اُسے ذبح کیا- ❽ ﴿وَرِكٌ﴾ سرین- ❾ ﴿فَخِذٌ﴾ ران-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑩ ﴿قَبِلَہٗ﴾ اُس نے اُسے قبول کرلیا۔

مفہومُ الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خرگوش پکڑ کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اسے ذبح کیا اُس کے سرین اور ران کا گوشت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا جو آپ نے بخوشی قبول کیا۔

اَحکامُ الحدیث: ① خرگوش کا گوشت حلال ہے اور یہ عمدہ اور نفیس قسم کا ہوتا ہے۔

② نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تحائف قبول کرلیا کرتے تھے خواہ ان کی مقدار کم ہی کیوں نہ ہوتی۔

③ ایک دوسرے کو تحائف دینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اہل ایمان کو اس کا التزام کرنا چاہیے۔

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 370

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ:

نَحَرْنَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَکَلْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَنَحْنُ فِی الْمَدِیْنَۃِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الذبائح والصید باب النحر والذبح۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصید والذبائح باب من اکل لحوم الخیل۔

معنی الحدیث: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اُسے کھایا: ایک روایت میں ہے کہ ہم مدینہ میں تھے۔ (بحوالہ بخاری)

مُفرداتُ الحدیث: ① ﴿نَحَرْنَا﴾ ہم نے ذبح کیا۔ ② ﴿فَرَسٌ﴾ گھوڑا۔ ③ ﴿اَکَلْنَاہُ﴾ ہم نے اُسے کھایا۔

مفہومُ الحدیث: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

یہ واقعہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران کا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے۔

حَدِیث: 371

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ -(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

وَلِمُسْلِمٍ وَحْدَهٗ قَالَ اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ۔

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الذبائح' والصید باب لحوم الحمر الانسیة۔

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الصید والذبائح' باب اکل لحوم الخیل۔

مَعنَی الحَدِیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع کیا۔ اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت دے دی۔ (بحوالہ بخاری)

اور مسلم شریف کی روایت ہے کہ ہم نے خیبر کے دنوں میں گھوڑے اور نیل گاؤ کا گوشت کھایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا۔ (بحوالہ مسلم)

مُفرَدَاتُ الحَدِیث: ❶ ﴿لُحُوْمِ﴾ لحم کی جمع گوشت۔ ❷ ﴿اَلْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ﴾ گھریلو گدھے۔ ❸ ﴿اَلْخَيْلِ﴾ گھوڑا۔ ❹ ﴿حُمُرَ الْوَحْشِ﴾ نیل گاؤ۔

مَفهُومُ الحَدِیث: گھریلو گدھے کا گوشت حرام ہے نیل گاؤ کا گوشت حلال ہے۔ اور گھوڑے کا گوشت بھی حلال ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے غزوہ خیبر کے دوران گھوڑے کا گوشت تناول کیا۔

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ گھریلو گدھے کا گوشت حرام ہے۔ ❷ گھوڑے کا گوشت حلال ہے۔ ❸ نیل گاؤ حلال ہے۔

حَدِیث: 372

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِیَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِی الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُوْرُ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنْ اَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ لُّحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ شَيْئًا" - (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

رواه البخاری: فی صحیحه' فی فرض الخمس من کتاب الجهاد

باب ما یصیب من الطعام فی ارض الحرب-

رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الصید' والذبائح' باب تحریم اکل لحم الحمر الانسیه-

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا غزوہ خیبر کی راتوں میں ہمیں بھوک لگی- جس دن خیبر کی فتح کا دن تھا- ہم نے گھریلو گدھوں پر ہاتھ ڈالا ہم نے انہیں ذبح کیا جب ہنڈیاں کھولنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی نے اعلان کر دیا کہ ہنڈیاں اُلٹا دو اور گھریلو گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ-" (بحوالہ بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اَصَابَتْنَا﴾ ہمیں لاحق ہوئی- ❷ ﴿مَجَاعَةٌ﴾ بھوک- ❸ ﴿لَيَالِیَ خَيْبَرَ﴾ خیبر کی راتیں- ❹ ﴿وَقَعْنَا﴾ ہم واقع ہوئے- ہم نے ہاتھ ڈالا- ہم ٹوٹ پڑے- ❺ ﴿اَلْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ﴾ گھریلو گدھے- ❻ ﴿اِنْتَحَرْنَاهَا﴾ ہم نے انہیں ذبح کیا- ❼ ﴿غَلَتْ بِهَا﴾ اس کے ساتھ کھولنے لگی- ❽ ﴿اَلْقُدُوْرُ﴾ ہنڈیاں- ❾ ﴿اَكْفِئُوا﴾ الٹا دو- ❿ ﴿لَا تَاْكُلُوْا﴾ نہ کھاؤ-

مفہوم الحدیث: غزوہ خیبر میں شریک صحابہ کرام کو بھوک لگی تو گھریلو گدھوں کا گوشت پکایا گیا جب سالن تیار ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروا دیا کہ پکا ہوا سالن ضائع کر دیا جائے کیونکہ گھریلو گدھوں کا گوشت آج اُمت کے لئے حرام کر دیا گیا ہے-

احکام الحدیث: ❶ غزوہ خیبر میں اُمت کے لئے گھریلو گدھوں کا گوشت حرام قرار دے دیا گیا-

❷ گھریلو گدھوں کا گوشت جب حرام قرار دیا گیا اس گوشت کی ہنڈیاں اُس وقت پک کر تیار ہو چکی تھیں حکم سنتے ہی سب ہنڈیاں انڈیل دی گئیں- کسی صحابی نے بھی حرمت کا اعلان سننے کے بعد اس گوشت کو ہاتھ نہیں لگایا-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 373

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ:

دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْتَ مَیْمُوْنَةَ فَأُتِیَ بِضَبٍّ مَّحْنُوْذٍ فَاَھْوٰی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ۔

فَقَالَ: بَعْضُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَةَ: اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا یُرِیْدُ أَنَّ یَاْکُلَ فَقُلْتُ تَاکُلُہٗ؟ ھُوَ ضَبٌّ:

فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ فَلَمْ یَاْکُلْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَرَامٌ ھُوَ؟ قَالَ لَا وَلٰکِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُہٗ" قَالَ خَالِدٌ فَاَجْتَرَرْتُہٗ فَاَکَلْتُہٗ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَیَّ:۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ بنحوہ، کتاب الاطعمة، باب ما کان النبیؐ لا یاکل حتی یسمی لہ فیعلم ما ھو و کتاب الذبائح۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصید والذبائح، باب اباحة الضب۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ میں اور خالد بن ولید رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوئے۔ ایک بھنی ہوئی گوہ لائی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود کسی خاتون نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ کو بتادو جو وہ کھانا چاہتے ہیں۔

میں نے کہا: آپ یہ کھانا چاہتے ہیں؟ یہ تو گوہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھالیا نہ کھایا

میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حرام ہے؟

آپ نے فرمایا نہیں لیکن یہ میری قوم کی سرزمین سے نہیں میں اس سے اپنے دل میں نفرت محسوس کرتا ہوں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اسے کھینچ لیا۔ اُسے کھایا اس حال میں نبی کریم ﷺ میری طرف دیکھ رہے ہیں۔۔(بحوالہ بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اُتِیَ﴾ لائی گئی۔ پیش کی گئی۔ ❷ ﴿ضَبٌّ﴾ گوہ۔ ❸ ﴿مَحْنُوْذٍ﴾ بھنی ہوئی۔ ❹ ﴿اَھْوٰی اِلَیْہِ﴾ اس کی خواہش کی۔ اُس طرف متوجہ ہوئے۔ ❺

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿بَعْضُ النِّسْوَةِ﴾ کوئی ایک خاتون۔ ❻ ﴿اَخْبِرُوْا﴾ اطلاع کر دو۔ بتادو۔ ❼ ﴿اَعَافُهُ﴾ مجھے اُس سے نفرت ہے۔ ❽ ﴿اِجْتَرَرْتُهُ﴾ میں نے اسے اپنی طرف کھینچا۔

مفہُومُ الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ کے گھر تشریف لے گئے۔ کھانے کے وقت بھنی ہوئی ایک گوہ سامنے رکھی گئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ گوہ ہے۔ آپ نے گوہ کا نام سنتے ہی اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

آپ سے دریافت کیا گیا کیا یہ حرام ہے۔

آپ نے فرمایا نہیں حرام تو نہیں چونکہ یہ ہمارے علاقے میں نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا میرا دل نہیں مانتا کہ اسے تناول کروں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ گوہ اپنی طرف کھینچ لی اور اسے کھانا شروع کر دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے رہے آپ نے مجھے منع نہیں کیا۔

احکام الحدیث: ❶ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گوہ کا گوشت حلال ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب یہ پوچھا گیا کہ کیا یہ حرام ہے آپ نے فرمایا: نہیں۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ کھائی آپ نے اسے منع نہیں کیا۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ اہل خانہ نے پکائی ہی اسی لئے تھی وہ سب اس کی حلت کے قائل تھے۔

نبی کریم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اس لئے بتایا گیا تھا کہ اہل خانہ آپ ﷺ کی نفاست طبع کے بارے میں جانتے تھے۔

❷ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی چیز کو طبعاً پسند نہیں کرتے تو اِس سے وہ چیز حرام قرار نہیں پاتی۔

❸ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حسن اخلاق تھا کہ آپ ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہ نکالا پسند آیا کھالیا نہ پسند آیا تو اُسے چھوڑ دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 374

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ:

قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ رواہ البخاری۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الذبائح والصید' باب اکل الجراد۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصید والذبائح' باب اباحۃ الجراد۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات جنگیں لڑیں ہم ٹڈی کھاتے رہے۔(بحوالہ بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿غَزَوْنَا﴾ ہم نے جنگ لڑی۔ ❷ ﴿سَبْعَ غَزَوَاتٍ﴾ سات جنگیں۔ ❸ ﴿اَلْجَرَادَ﴾ ٹڈی۔

مفہوم الحدیث: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سات جنگیں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مجھے لڑنے کی سعادت حاصل ہوئی۔اس دوران ٹڈی دل عام دیکھنے میں آتی ہم اسے بھون کر کھالیا کرتے تھے۔

احکام الحدیث: ❶ ٹڈی حلال ہے۔اسے بھون کر کھایا جاسکتا ہے۔

❷ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

کہ میری اُمت کے لئے دو مردار اور دو خون حلال ہیں۔

مردار۔ ٹڈی اور مچھلی

خون۔ جگر اور تلی

اس فرمان سے بھی ٹڈی کا حلال ہونا ثابت ہوتا ہے۔

حدیث: 375

عَنْ زَهْدَمِ بْنِ مُضَرِّبٍ الْجَرْمِیِّ قَالَ:

کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ فَدَعَا بِمَائِدَةٍ وَّ عَلَیْهَا لَحْمُ دَجَاجٍ' فَدَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَیْمِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ أَحْمَرُ شَبِيْهٌ بِالْمَوَالِيْ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ فَتَلَكَّأَ

فَقَالَ لَهُ: هَلُمَّ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ:- رواہ البخاری

رواه البخاری: فی صحیحه بنحوه' فی حدیث طویل کتاب التوحید'

باب قول الله تعالٰی والله خلقكم وما تعملون انا كلی شئ خلقناه بقدر-

رواه مسلم: فی صحیحه' من حدیث طویل کتاب الایمان' باب ندب من حلف یمینا فرای غیرها خیرا منها-

معنی الحدیث: زہدم بن مضرب الجرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے- کہتے ہیں کہ ہم ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھے انہوں نے دستر خواں منگوایا- اس پر مرغی کا گوشت تھا- بنو تیم اللہ کا ایک سرخ رنگ آدمی اندر آیا جو شکل و صورت سے غلام دکھائی دیتا تھا- اس سے کہا کہ آؤ تو وہ ہچکچایا-

پھر کہا کہ آؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ یہ کھالیا کرتے تھے-(بحوالہ بخاری)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿مَائِدَةٌ﴾ دستر خوان- ❷ ﴿دَجَاجٌ﴾ مرغی- ❸ ﴿شَبِيْهٌ بِالْمَوَالِيْ﴾ غلاموں سے ملتا جلتا ہے- ❹ ﴿فَتَلَكَّأَ﴾ وہ ہچکچایا- ❺ ﴿هَلُمَّ﴾ آؤ-

مفہوم الحدیث: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مہمانوں کے لئے مرغی کا گوشت تیار کیا- کھانے لگے تو ایک سرخ رنگ آدمی جس کا تعلق قبیلہ بنو تیم اللہ سے تھا وہ اندر آیا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسے کھانے کی دعوت دیتے ہوئے کہا-

کہ آیئے کھانا تناول کیجئے- اس نے کھانے سے ہچکچاہٹ محسوس کی تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کھانے کی دعوت دیتے ہوئے کہا آیئے کھالیجئے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مرغی کا گوشت تناول فرمالیا کرتے تھے-

احکام الحدیث: ❶ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مرغی کا گوشت حلال ہے یہ جانور طیبات میں سے ہے-

❷ اگر مرغی کوڑے کرکٹ کے ڈھیر سے گندگی کھاتی ہے تو اسے ذبح کرنے سے پہلے گھر میں روک کر رکھ لیا جائے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 376

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلاَ یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الاطعمۃ' باب لعق الاصابع ومصہا قبل ان تمسح بالمندیل۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الاشربۃ' باب استحباب لعق الاصابع والقصعۃ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم نے فرمایا۔ جب کوئی تم میں سے کھانا کھائے۔ تو وہ اپنا ہاتھ صاف نہ کرے یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ کو چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ لے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿طَعَامًا﴾ کھانا۔ ❷ ﴿یَمْسَحْ﴾ وہ صاف کرتا ہے۔ ❸ ﴿یَدَہٗ﴾ اپنا ہاتھ۔ ❹ ﴿حَتّٰی یَلْعَقَھَا﴾ یہاں تک کہ اسے چاٹ لے۔ ❺ ﴿اَوْ یُلْعِقَھَا﴾ یا اسے چٹوائے۔

مفہوم الحدیث: کھانا کھانے کے بعد ہاتھ پانی کے ساتھ دھونے سے پہلے یا تولئے وغیرہ سے صاف کرنے سے پہلے اگر ہاتھ کی انگلیاں چاٹ لی جائیں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

احکام الحدیث: ❶ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ کھانے کی برکات سے محرومی نہ رہے۔ یہ کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ کھانے کے کس حصے میں برکات کی زیادہ مقدار ہوتی ہے۔ اس لئے برتن کو اچھی طرح صاف کرنے اور انگلیوں کو چاٹنے کا حکم ہے۔

❷ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے سے نظام ہضم پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

❸ انگلیاں اور برتن صاف کرنے سے کھانے کی عزت' تعظیم اور اکرام بھی ہوتا ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اسے نالیوں میں نہیں پھینکنا چاہئے۔

❹ برتن میں سالن اتنا ڈالا جائے جتنا کھانا مطلوب ہو۔ تاکہ برتن صاف ہو سکے۔ برتن کی صفائی کھانے کی تکریم کی علامت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 101

شکار

حدیث: 377

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ اَھْلِ کِتَابٍ اَفَنَأْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِھِمْ؟

وَفِیْ اَرْضِ صَیْدٍ اُصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِکَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِکَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ، فَمَا یَصْلُحُ لِیْ؟ قَالَ اَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ آنِیَۃِ اَھْلِ الْکِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَیْرَھَا فَلَا تَأْکُلُوْا فِیْھَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْھَا وَکُلُوْا فِیْھَا وَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِکَ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَکُلْ، وَمَا صِدْتَّ بِکَلْبِکَ الْمُعَلَّمِ فَذَکَرْتَ اِسْمَ اللّٰہَ عَلَیْہِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَّ بِکَلْبِکَ غَیْرِ الْمُعَلَّمِ فَاَدْرَکْتَ ذَکَاتَہٗ فَکُلْ"۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الذبائح والصید، باب صید القوس۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الصید والذبائح باب الصید بالکلاب المعلمۃ۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم اہل کتاب یعنی یہود و نصاری کی سرزمین میں رہتے ہیں۔ کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیا کریں؟ اور میں شکار کی زمین میں اپنی کمان اور تربیت دیئے گئے کتے سے شکار کرتا ہوں۔ اور کبھی غیر تربیت یافتہ کتے سے تو میرے لئے درست کیا ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: جو تم نے اہل کتاب کے برتنوں کا ذکر کیا۔ اگر تم ان کے علاوہ برتن پالو تو پھر ان میں نہ کھاؤ۔ اور اگر تم نہ پاؤ تو پھر انہیں دھولو اور ان میں کھالو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو تم نے اپنی کمان سے شکار کیا اور اس پر اللہ کا نام لیا تو اسے کھالو۔ اور جو تم نے اپنے تربیت یافتہ کتے کے ذریعے شکار کیا اور اسے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا اسے کھالو۔ اور جو تو نے اپنے غیر تربیت یافتہ کتے کے ذریعے شکار کیا اور پھر تو نے اسے ذبح کیا تو اسے کھالے۔ (بحوالہ بخاری)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اٰنِیَةٌ﴾ برتن۔ اناء کی جمع ہے۔ ❷ ﴿صَیْدٌ﴾ شکار۔ ❸ ﴿کَلْبٌ مُعَلَّمٌ﴾ سدھایا ہوا کتا۔ وہ کتا جسے شکار کی تربیت دی گئی ہو۔ ❹ ﴿اِنْ وَّجَدْتُّمْ﴾ اگر تم نے پالیا۔ ❺ ﴿قَوْسٌ﴾ کمان۔ ❻ ﴿اَدْرَکْتَ ذَکَاتَهٗ﴾ تو نے پالیا اُس کے ذبح کرنے کو۔

مفہومُ الحدیث: حضرت ابو ثعلبہ خشنی ایسے علاقے میں رہائش پذیر تھے۔ جہاں یہود و نصاری آباد تھے۔ اسی علاقے میں شکار بھی بہت زیادہ تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سوال کیا۔

یا رسول اللہ ﷺ میری رہائش ایسے علاقے میں ہے جہاں یہود و نصاری آباد ہیں کیا میں ان کے برتنوں میں کھانا تناول کر سکتا ہوں۔ اور جب میں شکار کے لئے جاتا ہوں تو کبھی اپنے تیر کمان سے شکار کرتا ہوں۔ تیر جانور کو لگتا ہے جس سے وہ ڈھیر ہو جاتا ہے اور کبھی اپنے ہمراہ سدھائے ہوئے کتے لے جاتا ہوں۔ جو جانور شکار کرکے میرے پاس لاتے ہیں۔

اور کبھی ان میں ایسے کتے بھی ہوتے ہیں جن کو شکار کرنے کی بقاعدہ تربیت دی نہیں ہوتی وہ بھی جانور کو مار کر لے آتے ہیں۔

ایسی صورت میں میرے لئے کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہود و نصاری کے برتنوں کے علاوہ تمہیں برتن مل جائیں تو ان میں کھایا کرو اگر ایسے برتن میسر نہیں آتے صرف یہود و نصاری کے ہی برتن ہیں تو ان کے استعمال کرنے سے پہلے دھو لیا کرو۔

شکار کی طرف تیر پھینکتے وقت اگر تم نے بسم اللہ اکبر پڑھ لیا ہے۔

اور اس تیر سے جانور شکار ہو کر گر پڑا ہے اور اس کی جان نکل گئی ہے تو اس کا گوشت حلال ہے تم اسے کھا سکتے ہو۔

اگر شکار کے لئے سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑا ہے۔ اور وہ جانور کو شکار کر کے تمہارے پاس لے آتا ہے تم اسے کھا سکتے ہو بشرطیکہ تم نے اسے چھوڑتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ لیا۔

اگر غیر تربیت یافتہ کتے کو شکار کے لئے چھوڑا اور وہ جانور کو زندہ پکڑ کر تمہارے پاس لے آتا ہے۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کر لیتے ہو تو وہ تمہارے لئے جائز ہے۔

اَحکامُ الحدیث: 1 کفار کے برتن اور کپڑے استعمال میں لانا جائز ہیں بشرطیکہ ان کے علاوہ برتن اور کپڑے میسر نہ ہوں۔

ایسے برتن اور کپڑے استعمال کرنے سے پہلے دھو لئے جائیں۔

2 زیر استعمال کپڑوں اور برتنوں کا پاکیزہ ہونا ضروری ہے۔

3 تیر کمان اور سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کرنا جائز ہے۔

4 شکار کی طرف تیر پھینکتے وقت گولی چلاتے وقت' یا شکار کے لئے کتے کو چھوڑتے وقت تکبیر پڑھ لینی چاہیے۔ اور تکبیر کے الفاظ یہ ہیں بسم اللہ اللہ اکبر۔

5 غیر سدھائے ہوئے کتے کا شکار کیا ہوا جانور اس صورت میں جائز ہے جبکہ وہ زندہ ہو اور اسے ذبح کر لیا جائے۔ اگر شکار کا جانور مر چکا ہے تو اسے کھانا جائز نہیں۔

حدیث: 378

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ:

قُلتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ و ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَالَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ لَهُ فَاِنِّيْ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدِ فَاُصِيْبُ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهُ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْهُ۔"

وَحَدِيْثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ نَحْوَهُ وَ فِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْكُلَ الْكَلْبُ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِّنْ غَيْرِهَا فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ وَفِيْهِ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَاذْكُرْ اِسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قُتِلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَاِنَّ اَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاتُهُ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِیْهِ "اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ" وَفِیْهِ وَاِنْ غَابَ عَنْكَ یَوْمًا اَوْیَوْمَیْنِ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَلْیَوْمَیْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَلَمْ تَجِدْ فِیْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَّجَدْتَّهٗ غَرِیْقًا فِی الْمَآءِ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِی الْمَاءُ قَتَلَهٗ اَمْ سَهْمُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' بمعناہ مختصرا کتاب الذبائح والصید' باب ما اصاب المعراض بعرضہ و کتاب التوحید۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الصید والذبائح' باب الصید بالکلاب المعلمۃ۔

معنی الحدیث: ہمام بن حارث عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سکھلائے ہوئے کتے چھوڑتا ہوں اور "بسم اللہ اللہ اکبر" بھی کہہ دیتا ہوں۔ اور وہ شکار کو پکڑ کر میرے پاس لاتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب تو اپنا سکھلایا ہوا کتا چھوڑے اور تو نے اللہ کا نام بھی لیا ہو یعنی تکبیر پڑھی ہو۔ تو وہ شکار کھالو جو اس نے تیرے لئے پکڑا ہے میں نے عرض کی اگرچہ وہ اُسے قتل کردیں۔ آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ اسے قتل کردیں۔ بشرطیکہ کوئی اور کتا ان کے ساتھ شریک نہ ہوا ہو۔

میں نے عرض کی میں اپنا چوڑا تیر شکار پر پھینکتا ہوں اور میں شکار کرلیتا ہوں۔

آپ نے ارشاد فرمایا جب تم اپنا چوڑا تیر شکار پر پھینکو اور وہ شکار کے جسم کو پھاڑ دے۔ تو اسے کھالو اگر وہ اسے اپنی چوڑائی کی جانب سے لگے اور را سے مار دے تو پھر تم اُسے مت کھاؤ۔ شعبی کی عدی کے حوالے سے روایت بھی اسی کی مانند ہے۔ اور اس روایت میں ہے۔ مگر آنکہ کتا اُسے نہ کھائے۔ اگر کتا شکار کا جسم کھا جائے تو پھر تم اسے نہ کھاؤ۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اُس نے وہ شکار اپنے لئے پکڑا ہے۔

اگر تمہارے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے بھی شریک ہوجائیں تو پھر اس شکار کو نہ کھاؤ۔ کیونکہ تم نے اپنے کتے کو چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا یعنی تکبیر پڑھی ہے۔ دوسروں پر تو تکبیر نہیں کہی تھی۔

اس روایت میں ہے کہ جب تو اپنے سکھلائے ہوئے کتے کو چھوڑے تو اللہ کا نام لو۔ اگر وہ تیرے پاس شکار پکڑ لائے تم اسے زندہ پاؤ تو اسے ذبح کرو۔ اگر تم اسے اس حالت میں پاؤ کہ وہ مار دیا گیا ہے۔ کتے نے اس میں کچھ نہیں کھایا تو تم کھاؤ۔ کیونکہ کتے کا پکڑنا ذبح کے مترادف ہے۔ اس روایت میں ہے "جب تم اپنا تیر پھینکو تو اس پر اللہ کا نام لو۔

اس روایت میں ہے۔ اگر شکار تجھ سے ایک یا دو دن اوجھل رہے۔

ایک روایت میں ہے "دو دن یا تین دن اوجھل رہے اور تم اس کے جسم میں اپنے تیر کے علاوہ کوئی اور نشان نہ پاؤ۔ اگر تمہارا دل چاہے تو کھالو۔ اگر تم اسے پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ۔ تو اسے مت کھانا۔ تم نہیں جانتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ پانی نے اسے مارا ہے۔ یا تیرے تیر نے۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث:

❶ ﴿اَلْکِلَابُ الْمُعَلَّمَۃُ﴾ سکھلائے ہوئے کتے۔ ❷ ﴿یُمْسِکْنَ عَلَیَّ﴾ وہ پکڑ لائیں میرے پاس۔ ❸ ﴿اِنْ قَتَلْنَ﴾ اگرچہ وہ قتل کر دیں۔ ❹ ﴿مَالَمْ یَشْرَکْھَا﴾ جب تک شریک نہ ہو ان کے ساتھ۔ ❺ ﴿اَلْمِعْرَاضُ﴾ چوڑا نیزہ۔ چوڑا تیر جس کے پر نہیں ہوتے کھونڈی۔ ❻ ﴿اَدْرَکْتَہٗ حَیًّا﴾ تو اُس کو زندہ پالے۔ ❼ ﴿ذَکَاتُہٗ﴾ اُس کا ذبح کرنا۔ ❽ ﴿اَثَرٌ﴾ نشان۔ ❾ ﴿غَرِیْقًا﴾ ڈوبا ہوا۔

مفہُومُ الحدیث:

سکھلائے ہوئے کتے اگر شکار پکڑ کر مالک کے پاس لے آئیں اگر انہیں تکبیر پڑھ کر چھوڑا گیا ہو کتوں کے جھپٹنے سے شکار مرجائے تو اُس کا گوشت حلال ہے اگر وہ شکار زندہ ہو تو ذبح کر لینا چاہیئے۔

اگر ایک مالک کے شکاری کتوں کے ساتھ دوسرے کتے بھی شریک ہو جائیں اس صورت میں کتے جو شکار پکڑ کر لائیں گے اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہو گا۔

اگر شکار پر تیر پھینکا جائے اور تیر تکبیر پڑھ کر پھینکا گیا ہو وہ شکار دو تین روز او جھل رہنے کے بعد ملے اور اس پر شکاری کے تیر کے نشان کے علاوہ اور کوئی دوسرا نشان نہ ہو اس کا دل مانے تو اسے کھالے۔

اگر شکار پانی میں ڈوبا ہوا ملے تو اسے نہیں کھانا چاہیئے کیونکہ یہ پتہ نہیں کہ وہ شکاری کے تیر سے مرا ہے یا پانی میں ڈوب کر مرا ہے۔

اَحکامُ الحدیث:

❶ سدھایا ہوا کتا یا باز وغیرہ اگر تکبیر پڑھ کر چھوڑا جائے اور وہ جانور کو شکار کرے تو اسے کھانا جائز ہے اگرچہ وہ مرکیوں نہ جائے۔

❷ سدھائے ہوئے کتوں کے ہمراہ اگر دوسرے عام کتے شامل ہو جائیں تو ان کا شکار کیا ہوا جانور نہیں کھانا چاہیئے۔

❸ شکار پر تیر پھینکتے وقت' کتے چھوڑتے وقت یا گولی چلاتے وقت تکبیر پڑھ لینی چاہیئے۔

❹ جس شکار کو کتے کھا جائیں اس کا بچا ہوا گوشت کھانا جائز نہیں۔

❺ اگر شکار کا جانور کتے زندہ پکڑ کر مالک کے پاس لے آئیں تو اُس کے لئے ضروری ہے کہ اُسے ذبح کرلے۔

❻ اگر شکار کا جانور زخمی ہو کر پانی میں گر جاتا ہے اور وہ ڈوب کر مر جاتا ہے اسے کھانا جائز نہیں کیونکہ وہ مشتبہ ہو جاتا ہے۔ پتہ نہیں وہ تیر یا گولی سے مرا یا پانی میں ڈوب کر مرا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں اگر پانی تھوڑا ہو شکاری کا غالب گمان یہ ہو کہ وہ اس کے تیر یا گولی سے مرا تو اُس کا گوشت حلال ہے۔

❋ اگر کھونڈی یا چوڑے نیزے کی ضرب سے شکار کیا گیا ہو۔ اگر جانور کا جسم اُس سے پھٹ جائے اور لہو نکل آئے تو جائز اگر خفیہ ضرب سے اس کی موت واقع ہو تو اس کا گوشت حلال نہیں۔

حدیث: 379

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا:

عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "یَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَةٍ فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ قَالَ سَالِمٌ وَکَانَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ "اَوْ کَلْبَ حَرْثٍ" وَکَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الذبائح والصید، باب من اقتنی کلبا لیس بکلب صید او ماشیة۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب المساقاۃ باب الامر بقتل الکلاب
و بیان نسخہ و بیان تحریم اقتنائها الا لصید او زرع او ماشیة۔

معنی الحدیث: سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ جس نے شکار یا جانوروں کی رکھوالی کے علاوہ کوئی کتا پالا ہر روز اس کے اجر و ثواب سے دو قیراط کم ہو جائیں گے۔

سالم نے کہا: کہ حضرت ابو ھریرہ فرمایا کرتے تھے۔ "یا کھیتی باڑی کے لئے کتا۔" اور وہ خود کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿کَلْبَ صَیْدٍ﴾ شکار کا کتا۔ ❷ ﴿مَاشِیَةٍ﴾ مویشی۔ ❸ ﴿یَنْقُصُ﴾ کم ہو جاتا ہے۔ ❹ ﴿مِنْ اَجْرِهٖ﴾ اُس کے اجر و ثواب میں سے۔ ❺ ﴿قِیْرَاطَانِ﴾ دو قیراط یاد رہے کہ ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہوتا ہے۔ ❻ ﴿صَاحِبَ حَرْثٍ﴾ کھیتی باڑی والے۔ زمیندار۔

مفہوم الحدیث: کتا ایک نجس جانور ہے۔ اس کا شوقیہ اپنے گھر میں رکھنا ممنوع ہے۔ رکھنے والے کے لئے یہ نحوست کا باعث بنتا ہے۔ جس گھر میں کتا ہو فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔ کتا اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے جس وقت تک اسے اچھی طرح سات مرتبہ دھو نہ لیا جائے اسے استعمال نہیں کیا جا سکتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس برتن کو ایک مرتبہ مٹی سے رگڑنا بھی ضروری ہے تاکہ جراثیم اچھی طرح صاف ہو جائیں۔ کیونکہ کتے کے جراثیم مہلک ہوتے ہیں۔ ہاں اگر مویشیوں کی رکھوالی۔ چوروں سے حفاظت مقصود ہو یا کھیتی باڑی کی رکھوالی کے لئے ضرورت محسوس ہو تو ان مقاصد کے لئے کتا رکھا جا سکتا ہے۔

اَحکامُ الحدیث: 1 شوقیہ کتا پالنا حرام ہے پالنے والے کے اجر و ثواب سے دو قیراط یومیہ کم کر دیا جاتا ہے۔

2 جس گھر میں کتا ہو اُس گھر میں رحمت کے فرشتے نازل نہیں ہوتے۔

3 کتے کے منہ میں خطرناک مہلک جراثیم کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

4 کھیتی باڑی کی دیکھ بھال۔ مویشیوں کی حراست اور شکار کی غرض سے کتا رکھنا جائز ہے۔

5 یورپ کی نقالی میں کتوں سے پیار کرنا انہیں نہلانا، کپڑے پہنانا، بسکٹ کھلانا۔ بستر پر سلانا انہیں چومنا پرلے درجے کی حماقت ہے۔

حدیث: 380

عَنْ رَافِعِ بنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَاَصَابُوْا اِبِلاً وَّ غَنَمًا وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوْا وَذَبَحُوْا وَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَّمَ فَعَدَلَ عَشْرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَاَهْوٰى رَجُلٌ مِّنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ: اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدُ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَالِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب الجهاد، باب مایکره من ذبح الابل والغنم فی المغانم۔

رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب الاضاحی، باب جواز الذبح بکل ما انہر الدم الا السن والظفر وسائر العظام۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے- کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تہامہ کے علاقے ذوالحلیفہ میں تھے- لوگوں کو سخت بھوک لگی- مال غنیمت میں انہیں اونٹ اور بکریاں ملیں- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں آنے والے لوگوں میں سے تھے- لوگوں نے جلدی کی اونٹ ذبح کیے اور ہنڈیاں چڑھا دیں- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنڈیوں کے بارے میں حکم دیا تو وہ اُلٹا دی گئیں- پھر آپ نے مال غنیمت تقسیم کیا- آپ نے ایک اونٹ کے بدلے دس بکریاں دیں- اُن میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا- لوگوں نے اس کا پیچھا کیا لیکن اُس نے ان سب کو عاجز کر دیا-

قوم میں گھوڑے بھی تھوڑے تھے- ایک شخص نے اسے تیر مارا تو اللہ نے اسے روک دیا- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا- ان مویشیوں میں بعض چوپائے جنگلی جانوروں کی طرح بھاگ کھڑے ہوتے ہیں-

جو جانور ان میں سے اس طرح بھاگ کھڑا ہو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح سلوک کیا کرو- راوی نے کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کل دشمن سے نبرد آزما ہوں گے- ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں کیا ہم بانس کی پھانک سے ذبح کر لیں-

آپ نے ارشاد فرمایا- جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام بھی لے دیا گیا ہو- اسے تم کھاؤ- خون نکالنے کے لئے دانت اور ناخن کا استعمال نہ کیا جائے-

میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے-

مفردات الحدیث: ❶ ﴿أَصَابَ النَّاسَ﴾ لوگوں کو لاحق ہوئی- ❷ ﴿جُوْعٌ﴾ بھوک- ❸ ﴿فِيْ أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ﴾ آخر میں آنے والے لوگوں میں- ❹ ﴿عَجِلُوْا﴾ انہوں نے جلدی کی- ❺ ﴿ذَبَحُوْا﴾ انہوں نے ذبح کیا- ❻ ﴿نَصَبُوا الْقُدُوْرَ﴾ انہوں نے ہنڈیاں چڑھا دیں- ❼ ﴿بَعِيْرٌ﴾ اُونٹ- ❽ ﴿أَعْيَاهُمْ﴾ انہیں عاجز کر دیا- ❾ ﴿خَيْلٌ يَّسِيْرَةٌ﴾ تھوڑے گھوڑے- ❿ ﴿أَهْوٰى﴾ اُس نے قصد کیا- ⓫ ﴿حَبَسَهُ اللّٰهُ﴾ اللہ نے اسے روکا- ⓬ ﴿نَدَّ﴾ وہ دم دبا کر بھاگا- ⓭ ﴿أَوَابِدُ﴾ بدکنے والے اور وحشت والے جانور- ⓮ ﴿مُدًى﴾ چھریاں- "مدی" مدیہ کی جمع ہے- ⓯ ﴿السِّنُّ﴾ دانت- ⓰ ﴿الظُّفُرُ﴾ ناخن-

مفہوم الحدیث: حلیفہ کی تصغیر حلفہ ہے- جو ایک جڑی بوٹی کو کہتے ہیں جو اس جگہ عام پائی جاتی ہے- اسی مناسبت سے اس جگہ کو ذا الحلیفہ کہا جاتا ہے-

اس وادی میں لشکر اسلام نے پڑاؤ کیا مجاہدین کے پاس مال غنیمت کے اونٹ تھے- جب بھوک لگی تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے جلدی میں انہیں ذبح کیا اور گوشت پکانا شروع کر دیا چونکہ نبی کریم ﷺ کی اجازت کے بغیر یہ عمل کیا گیا تھا آپ نے بطور انہیں ادب سکھلانے کے حکم دے دیا کہ سب دیگیں الٹادی جائیں۔ پکاپکایا گوشت ضائع کر دیا جائے آپ کے حکم کی تعمیل کی گئی۔

یہ دراصل تعلیم دی گئی کہ مال غنیمت تقسیم سے پہلے کیوں استعمال میں لایا گیا۔

بعد میں آپ نے غنیمت کا مال تقسیم کیا۔ اس موقع پر ایک صحابی نے یہ سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا چھری اگر موجود نہ ہو تو بانس کی پھانس یا کسی دوسری چیز کے ذریعے جانور کو ذبح کیا جاسکتا ہے۔

آپ نے فرمایا جس چیز سے خون بہایا جاسکے اُس سے ذبح کرنا جائز ہے۔ البتہ دانت یا ناخن کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ناخن حبشیوں کا ہتھیار ہے۔

اَحکامُ الحدیث: 1 نبی کریم ﷺ عموماً لشکر اسلام کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔

2 حکمران اپنی رعایا کی اور جرنیل اپنے لشکر کی اصلاح کے لئے فوری طور پر اپنی حسب منشاء مناسب کارروائی کر سکتا ہے۔

3 نبی کریم ﷺ نے پکی ہوئی دیگوں کو الٹانے کا حکم اس لئے دیا تھا تاکہ وہ آئندہ بغیر اجازت کے کوئی اقدام نہ کریں۔ عسکری قانون کا یہ تقاضا تھا جسے بروئے کار لایا گیا۔

4 حکمران کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ عدل و انصاف سے پیش آئے۔

5 مال غنیمت تقسیم کرتے وقت عدل کو پیش نظر رکھا جائے۔

6 اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ اگر بھاگ نکلے اور پکڑی نہ جائے تو کوئی اگر تیر مار کر اسے ڈھیر کر دیتا ہے تو اس کا گوشت کھایا جاسکتا ہے۔

7 جس آلے سے خون بہایا جاسکے اس کے ساتھ جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔

8 ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا یعنی تکبیر پڑھنا ضروری ہے ورنہ ذبح کیا گیا جانور حلال نہیں ہوگا۔

9 دانت یا ناخن سے کسی جانور کو ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔

10 ہڈی خواہ کتنی ہی تیز کیوں نہ ہو اس سے کسی جانور کو ذبح نہیں کیا جاسکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 102

قربانی

حدیث: 381

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ:

ضَحَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ أَقْرَنَیْنِ ذَبَحَهُمَا بِیَدِهٖ وَكَبَّرَ وَ وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰی صِفَاحِهِمَا - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الاضاحی، باب التکبیر عند الذبح۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الاضاحی، باب استحباب الضحیۃ و ذبحھا مباشرۃ بلا توکیل والتسمیۃ والتکبیر۔

معنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے دو چتکبرے سینگوں والے مینڈھے قربان کئے تکبیر پڑھی۔ اور اپنا پاؤں انکی گردنوں پر رکھا۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿ضَحَّی﴾ اُس نے قربان کیا۔ ❷ ﴿كَبْشَیْنِ﴾ کبش کی تثنیہ کبشین دو مینڈھے۔ ❸ ﴿اَمْلَحَیْنِ﴾ املح کی تثنیہ املحین ایسا جانور جس کا جسم رنگ برنگا ہو۔ جس کے جسم پر سیاہ سفید ڈبیاں ہوں۔ ایسا جانور زیادہ خوبصورت دیکھائی دیتا ہے۔ ❹ ﴿أَقْرَنَیْنِ﴾ اس کا مفرد اقرن دو سینگ والا جانور۔ ❺ ﴿ذَبَحَهُمَا﴾ ان دونوں کو ذبح کیا۔ ❻ ﴿وَضَعَ رِجْلَهٗ﴾ اپنا پاؤں رکھا۔ ❼ ﴿صِفَاحِهِمَا﴾ ان دونوں کی گردن پر۔ ❽ ﴿كَبَّرَ﴾ اس نے تکبیر کہی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے دو ڈبی دار' سینگ والے' موٹے تازے مینڈھے قربان کیے۔ ذبح کرتے وقت دونوں کو لٹایا انکی گردنوں پر اپنا پاؤں رکھا۔ گلے پر چھری چلانے سے پہلے بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔ اور آپ نے اس موقع پر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اے میرے اللہ یہ جانور تو نے ہی مجھے عطا کیے اور تیرے نام پر ہی میں انہیں قربان کر رہا ہوں۔

احکام الحدیث: 1 قربانی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں ایک پسندیدہ عمل ہے۔

2 جس طرح کے جانور نبی کریم ﷺ نے اللہ کی راہ میں قربان کیے۔ قربانی کے لئے اسی طرح کے جانور کا انتخاب کرنا زیادہ افضل ہے۔

3 افضل اور بہتر یہ ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے جانور ذبح کیا جائے بشرطیکہ قربانی دینے والا ذبح کرنے کا تجربہ رکھتا ہو۔

4 جانور ذبح کرنے سے پہلے بسم اللہ واللہ اکبر کہنا ضروری ہے۔

5 دنبے' بکرے یا چھترے وغیرہ کو ذبح کرتے وقت اگر ان کی گردن پر پہلے پاؤں رکھ کر اسے دبا لیا جائے تو بہتر ہے اس سے جانور قابو رہتا ہے اسے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔

6 دنبے' بکرے' چھترے یا گائے کو لٹا کر ذبح کیا جائے البتہ اونٹ کو کھڑا کر کے نیزہ اس کے حلقوم میں پیوست کیا جاتا ہے اور اس طریق سے اونٹ ڈھیر ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 103

کتاب الاشربہ

کِتَابُ الاشْرِبَةِ

حدیث: 382

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا:

أَنَّ عُمَرَ قَالَ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ۔

وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ ثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ اِلَیْنَا فِیْهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِیْ اِلَیْهِ۔

اَلْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِّنْ أَبْوَابِ الرِّبَا - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه بنحوه، کتاب الاشربة، باب ما جاء فی ان الخمر ما خامر العقل من الشراب و کتاب التفسیر۔

رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب التفسیر باب فی نزول تحریم الخمر۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ کہا- حمد و صلوٰۃ کے بعد لوگو شراب کے حرام ہونے کا حکم نازل ہوا جبکہ یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی- انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے- شراب اسے کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے- تین چیزوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں میری دلی خواہش تھی- کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے واضح طور پر ہدایت فرمادیتے- کہ ہم اس پر عمل کرنے پر اکتفا کرتے- دادا' کلالہ اور سود کے مسائل-

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيْث: ❶ ﴿تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ﴾ شراب کا حرام ہونا- ❷ ﴿الْعِنَبُ﴾ انگور- ❸ ﴿التَّمْرُ﴾ کھجور- ❹ ﴿الْعَسَلُ﴾ شہد- ❺ ﴿الْحِنْطَةُ﴾ گندم- ❻ ﴿الشَّعِيْرُ﴾ جو- ❼ ﴿مَا خَامَرَ الْعَقْلَ﴾ جو عقل کو ڈھانپ لے- ❽ ﴿اَلْكَلَالَةُ﴾ وہ شخص جو فوت ہو جائے اور دنیا میں نہ اس کا بیٹا ہو اور نہ ہی باپ زندہ ہو-

مَفْهُوْمُ الْحَدِيْث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک روز منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا- کہ جب شراب کے حرام ہونے کا حکم نازل ہوا تھا اُس وقت یہ شراب پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی- انگور' کھجور' شہد' گندم اور جو سے- بہر حال شراب کسی چیز سے بھی تیار کی جائے جو عقل کو ڈھانپ لے- عقل میں فتور پیدا کر دے- جس کے پینے سے انسان بہک جائے وہ شراب ہے- خواہ وہ کسی چیز سے بھی تیار کی گئی ہو خواہ اس کا نام کوئی بھی رکھ لیا جائے-

شراب شرعی طور پر قطعاً حرام ہے- بلکہ یہ ام الخبائث یعنی برائیوں کی جڑ ہے- اس کے پینے سے ایک نئی بلکہ کئی برائیاں سرزد ہوتی ہیں-

اَحْكَامُ الْحَدِيْث: ❶ شراب کا اطلاق ہر اُس مشروب پر ہو گا جس کے پینے سے عقل ماؤف ہو جائے-

❷ شریعت نے ہر نشہ آور چیز کو حرام قرار دے دیا ہے-

❸ عالم خواہ کتنا ہی بڑا اور جید کیوں نہ ہو پھر بھی اُس سے بہت سی معلومات مخفی رہ جاتی ہیں-

❹ مکمل شرعی علوم کا احاطہ جو رسول اقدس ﷺ لے کر آئے کسی کے بس کی بات نہیں-

❺ کلالہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جو اس حال میں فوت ہو کہ نہ اس کا پیچھے بیٹا ہو اور نہ اس کا باپ زندہ ہو-

❻ سود کی جملہ اقسام حرام ہیں جن سے ہر مسلمان کو اجتناب کرنا ضروری ہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 383

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الاشربة باب الخمر من العسل-

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الاشربه' باب بيان ان كل مسكر خمر وان كل خمر حرام-

معنی الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ سے شہد سے تیار کئے گئے نبیذ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿سُئِلَ﴾ پوچھا گیا۔ ❷ ﴿اَلْبِتْعُ﴾ شہد سے تیار کیا گیا نبیذ۔ ❸ ﴿أَسْكَرَ﴾ اس نے نشہ پیدا کیا۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ سے جب شہد سے تیار کردہ نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے تسلی بخش جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

ہر وہ مشروب جو نشہ آور ہو وہ قطعی طور پر حرام ہے۔

احکام الحدیث: 1 شراب خواہ کسی چیز سے بھی تیار کی جائے اس کا استعمال شرعاً حرام ہے۔

2 شراب ہر اُس مشروب کو کہتے ہیں جو عقل میں فتور پیدا کردے۔

3 تمام منشیات کا استعمال شرعاً حرام ہے۔

حدیث: 384

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا: (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب البیوع، باب لا یذاب شحم المیتة ولا یباع۔
رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب المساقاة باب تحریم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام۔

مَعْنَی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی کہ فلاں شخص نے شراب بیچی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اُس شخص کو ہلاک کرے کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے۔ جب ان پر چربی کو حرام کیا گیا۔ تو انہوں نے اُسے پگھلایا اور بیچ دیا۔ (بخاری و مسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿بَلَغَ﴾ خبر ہوئی۔ بات پہنچی۔ ❷ ﴿بَاعَ خَمْرًا﴾ شراب بیچ دی۔ ❸ ﴿قَاتَلَ اللّٰهُ﴾ اللہ ہلاک کرے۔ ❹ ﴿حُرِّمَتْ﴾ حرام کی گئی۔ ❺ ﴿الشُّحُوْمُ﴾ چربی۔ ❻ ﴿جَمَلُوْهَا﴾ اسے پگھلایا ❼ ﴿بَاعُوْهَا﴾ اسے بیچ دیا۔

مفہومُ الحدیث: جس طرح شراب پینا حرام ہے اسی طرح شراب کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ ایک شخص نے شراب فروخت کی ہے آپ بڑے کبیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا اللہ اسے تباہ و برباد کرے یہ تو یہودیوں کا طرز عمل ہے۔

نبی کریم رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ اللہ یہودیوں کو تباہ و برباد کرے جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے چربی کا استعمال حرام قرار دے دیا تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا۔

أحکام الحدیث: ❶ شراب کی خرید و فروخت حرام ہے۔

❷ حیلہ سازی کے ساتھ کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی۔ جس طرح حرام چیز کا استعمال ممنوع ہے اسی طرح اُس کی خرید و فروخت بھی شرعاً ممنوع ہے۔

❸ جس نے شراب بیچنے کا دھندا کیا اس نے یہودیوں کے طرز عمل کو اپنایا۔

❹ جو چیز حرام ہے اُس کو بیچ کر جو رقم وصول کی جائے گی وہ بھی حرام ہو گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 104

کتاب اللباس

کِتَابُ اللِّبَاس

حدیث: 385

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ:

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ فَإِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب اللباس' باب لبس الحریر وافتراشه للرجال وقدر ما یجوز۔

رواہ مسلم: کتاب اللباس' باب تحریم استعمال اناء الذهب والفضة علی الرجال والنساء...... الخ۔

معنی الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ریشم نہ پہنو یاد رہے کہ جس نے دنیا میں اسے پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

(بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿لَا تَلْبَسُوْا﴾ مت پہنو۔ ❷ ﴿اَلْحَرِیْرَ﴾ ریشم۔ ❸ ﴿مَنْ لَبِسَهٗ﴾ جس نے اسے پہنا۔ ❹ ﴿لَمْ یَلْبَسْهُ﴾ وہ نہیں پہنے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو دنیا میں ریشم کا لباس پہننے سے منع فرمادیا ہے۔ آپ نے تنبیہہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس نے اسے دنیا میں پہنا وہ آخرت میں اس سے محروم ہو جائے گا۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ مردوں کو ریشم کا لباس زیب تن کرنا ممنوع ہے۔

❷ جس نے دنیا میں ریشمی لباس پہناوہ آخرت میں اس نعمت سے محروم ہو جائے گا۔

حدیث: 386

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ، وَلَا الدِّيْبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهِمَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاری: فی صحیحه، کتاب الاطعمه، باب الاکل فی اناء مفضض و کتاب الاشربه۔

رواه مسلم: فی صحیحه، کتاب الاشربه، باب تحریم استعمال اناء الذهب والفضة علی الرجال والنساء۔

معنی الحدیث: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں باریک ریشم نہ پہنو، موٹی ریشم نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ۔ یہ ان کے یعنی کافروں کے لئے ہے دُنیا میں اور آخرت میں تمہارے یعنی مسلمانوں کے لئے ہے۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿اَلْحَرِيْرَ﴾ باریک ریشم۔ ❷ ﴿اَلدِّيْبَاجَ﴾ موٹی ریشم۔ ❸ ﴿لَا تَلْبَسُوْا﴾ نہ پہنو۔ ❹ ﴿اَلذَّهَبُ﴾ سونا۔ ❺ ﴿اَلْفِضَّةُ﴾ چاندی۔ ❻ ﴿لَا تَاْكُلُوْا﴾ نہ کھاؤ۔ ❼ ﴿صِحَافٌ﴾ تھالی۔ پلیٹ

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو ہر قسم کی ریشم کا لباس پہننے سے منع فرمادیا ہے اور اسی طرح سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا کھانے یا پانی پینے سے بھی منع فرمایا۔

آپ نے اپنے صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا کہ یہ اشیاء کافروں کے لئے دنیا میں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے لئے آخرت میں ہوں گی۔

احکام الحدیث: ❶ مسلمان مردوں کو کسی بھی قسم کا ریشمی لباس زیب تن کرنا شرعاً ممنوع ہے اور دنیا میں اس کے پہننے پر آخرت میں محرومی کی وعید سنائی گئی ہے۔

❷ ریشمی لباس مسلمان عورتوں کے لئے زیب تن کرنا جائز ہے۔

❸ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا تناول کرنا مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے ناجائز ہے۔

❹ سونے کی بنی ہوئی اشیاء مثلاً انگوٹھی، قلم عینک گھڑی وغیرہ کا استعمال مرد کیلئے ناجائز اور عورت کیلئے جائز ہے۔

حدیث: 387

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

قَالَ مَارَئَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَّضْرِبُ اِلٰى مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالْقَصِيْرِ وَلاَ بِالطَّوِيْلِ۔ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه، بمعناه كتاب اللباس، باب صفة النبي ﷺ۔

رواه مسلم: في صحيحه، كتاب الفضائل، باب صفة النبي ﷺ وانه كان احسن اللباس وجها۔

معنی الحدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کسی لمبے بالوں والے سرخ چوغے میں ملبوس کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک کندھوں کو چھوتے تھے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا آپ نہ چھوٹے قد کے تھے اور نہ زیادہ لمبے قد کے۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿ذِیْ لِمَّةٍ﴾ پٹے والا۔ لمبے بالوں والا۔ ❷ ﴿حُلَّةً حَمْرَآءَ﴾ سرخ چوغہ۔ ❸ ﴿أَحْسَنَ﴾ زیادہ خوبصورت۔ ❹ ﴿يَضْرِبُ اِلٰى مَنْكِبَيْهِ﴾ اس کے کندھوں کو چھوتے ہیں۔ ❺ ﴿اَلْقَصِيْرِ﴾ پست قد۔ ❻ ﴿اَلطَّوِيْلِ﴾ لمبا۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ پوری نوع انسانی میں سب سے زیادہ حسین و جمیل تھے۔ آپ کے سر کے بال کندھوں کو چھوتے تھے۔ یعنی آپ نے پٹے رکھے ہوئے تھے۔ آپ کا سینہ چوڑا تھا۔ قد نہ زیادہ چھوٹا اور نہ زیادہ لمبا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکَامُ الحَدِیث: ❶ سرخ رنگ کا لباس پہننا جائز ہے۔

❷ سر کے بال پٹوں کی صورت میں رکھنا مسنون ہے۔

❸ نبی کریم ﷺ حسن و جمال میں بے مثال تھے۔

حَدِیث: 388

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ، وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ اَوْعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ، وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه، كتاب الاشربة، باب أنية الفضه

و كتاب الاستئذان و كتاب الادب و كتاب النكاح و كتاب الجنائز و كتاب اللباس۔

رواه مسلم: في صحيحه، كتاب اللباس، باب تحريم استعمال اناء الذهب والفضة على الرجال والنساء۔

مَعنَی الحَدِیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا اور سات سے منع فرمایا ہمیں بیمار کی تیمارداری، جنازے کے ساتھ جانے چھینک لینے والے کو جواب دینے۔ قسم یا قسم کھانے والے کو پورا کرنے، مظلوم کی مدد کرنے دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے، اور سلام پھیلانے کا حکم دیا۔ اور ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتن میں پانی پینے ریشمی گدیاں استعمال کرنے، مصر کی قسی بستی کا بنا ہوا ریشمی لباس یا عام ریشم، موٹا یا باریک ریشم پہننے سے منع فرمایا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مُفرَدَاتُ الحَدِیث: ❶ ﴿اَمَرَنَا﴾ ہمیں حکم دیا۔ ❷ ﴿عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ﴾ بیمار کی تیمار داری کرنا۔ ❸ ﴿اِتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ﴾ جنازے کے پیچھے چلنا۔ ❹ ﴿تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ﴾ چھینکنے والے کو جواب دینا۔ ❺ ﴿اِبْرَارِ الْقَسَمِ﴾ قسم کو پورا کرنا۔ ❻ ﴿الْمُقْسِمِ﴾ قسم کھانے والا۔ ❼ ﴿وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ﴾ مظلوم کی مدد کرنا۔ ❽ ﴿وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ﴾ دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنا۔ ❾ ﴿وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ﴾ سلام کو عام کرنا۔ ❿ ﴿نَهَانَا﴾ ہمیں منع کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑪ ﴿التَّخَتُّمِ﴾ انگوٹھی پہننا۔ ⑫ ﴿اَلْفِضَّةُ﴾ چاندی۔ ⑬ ﴿الْقَسِّيِّ﴾ قس مصر کی بستی کا نام ہے اس بستی میں اعلیٰ عمدہ قسم کا ریشم تیار ہوتا تھا۔ جسے قسی کہتے ہیں۔ ⑭ ﴿لُبْسِ الْحَرِيْرِ﴾ ریشم کا پہننا۔ ⑮ ﴿اِسْتَبْرَقْ﴾ موٹا ریشم ⑯ ﴿الدِّيْبَاجِ﴾ ریشمی کپڑا۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے ایک مجلس میں اپنے جاں نثار صحابہ کرامؓ کو سات کام کرنے کا حکم اور سات کاموں سے منع فرمایا۔ جن کاموں کے سرانجام دینے کا حکم دیا وہ یہ تھے۔

① بیمار کی تیمارداری کرنا۔ ② جنازے میں شرکت کرنا۔ ③ چھینکنے والے کا جواب دینا۔ ④ قسم کو پورا کرنا۔ ⑤ مظلوم کی مدد کرنا۔ ⑥ دعوت قبول کرنا۔ ⑦ سلام پھیلانا۔

جن کاموں سے منع فرمایا وہ درج ذیل ہیں۔ ① سونے کی انگوٹھی پہننا۔ ② چاندی کے برتن میں پانی پینا۔ ③ ریشمی گدیاں استعمال کرنا۔ ④ مصر کی قس نامی بستی کا بنا ہوا ریشم پہننا۔ ⑤ عام ریشم پہننا۔ ⑥ باریک ریشم زیب تن کرنا یا اس کے پردے وغیرہ بنانا۔ ⑦ موٹے ریشم کو استعمال میں لانا غرض یہ کہ ریشم کی کوئی بھی قسم مردوں کے لئے جائز نہیں۔

اَحکامُ الحدیث: ① مریض کی تیمارداری مستحب عمل ہے۔ اگر والدین بیمار ہوں تو ان کی تیمارداری اور دیکھ بھال اولاد کے لئے واجب ہے۔

② چھینک مارنے والا الحمد للہ کہے اور یہ کلمات سننے والا ساتھی یرحمک اللّٰہ کہے پھر اس کے جواب میں چھینک مارنے والا یہ کلمات کہے۔ "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ"

③ چھینک مارنے والے کو الحمد اللہ کہنے کی تلقین اس لئے کی گئی ہے کہ ایک چھینک کے ذریعے بے شمار ایسے خطرناک جراثیم خارج ہوتے ہیں کہ اگر وہ اندر رک جائیں تو اس سے دماغ میں خلل پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے چھینک لینے والا اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرے۔

④ قسم کو پورا کرنا مستحب عمل ہے۔

⑤ اگر کوئی مسلمان بھائی کھانے کی دعوت پر بلائے تو اس کی دعوت کو قبول کرنا چاہیے۔

⑥ ایک دوسرے کو سلام کہنے سے باہمی محبت بڑھتی ہے۔

⑦ مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔

⑧ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا ممنوع ہے۔

⑨ مردوں کے لئے ہر قسم کا ریشمی کپڑا پہننا ممنوع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 389

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهِ اِذَا لَبِسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبِسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ" فَرَمٰى بِهِ ثُمَّ قَالَ "وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَفِيْ لَفْظٍ جَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى" - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الايمان والنذور باب من حلف على الشيء وان لم يحلف-

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب اللباس' باب تحريم خاتم الذهب على الرجال...... الخ-

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی' آپ جب اسے پہنتے تو اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی اندرونی جانب رکھا کرتے تھے- لوگوں نے بھی ایسے ہی کیا- پھر آپ منبر پر بیٹھے- اُسے اتارا اور ارشاد فرمایا- میں یہ انگوٹھی پہنتا تھا- اور اس کا نگینہ اندرونی طرف رکھتا تھا- پھر اسے پھینک دیا- اور فرمایا: اللہ کی قسم میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا- لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں- ایک روایت میں ہے- آپ ﷺ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے- (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿اِصْطَنَعَ خَاتِمًا﴾ ایک انگوٹھی بنوائی- ❷ ﴿ذَهَبٍ﴾ سونا- ❸ ﴿فَصَّهُ﴾ اس کا نگینہ- ❹ ﴿فِيْ بَاطِنِ كَفِّهِ﴾ اپنی ہتھیلی کی اندرونی جانب- ❺ ﴿اِذَا لَبِسَهُ﴾ جب اُسے پہنتے- ❻ ﴿رَمٰى بِهِ﴾ اسے پھینک دیا- ❼ ﴿نَبَذَ النَّاسُ﴾ پھینک دیا لوگوں نے- ❽ ﴿خَوَاتِيْمَهُمْ﴾ اپنی انگوٹھیوں کو-

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے اپنے لئے سونے کی انگوٹھی کو تیار کروایا آپ اسے پہنتے وقت نگینہ ہتھیلی کی اندرونی جانب کرلیا کرتے ایک روز آپ منبر پر بیٹھ کر لوگوں سے مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا- کہ میں یہ انگوٹھی پہلے پہنا کرتا تھا پھر آپ نے اُسے پھینک دیا اور فرمایا بخدا آج کے بعد میں یہ نہیں پہنوں گا صحابہ کرام نے بھی آپ کی اقتداء کرتے ہوئے اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں-

احکام الحدیث: ❶ مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا شرعاً ممنوع ہے-

❷ صحابہ کرامؓ بہت جلد نبی کریم ﷺ کی اتباع کیا کرتے تھے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 مردوں کے لئے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

4 انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی جائے۔

حدیث: 390

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطٰى۔

وَلِمُسْلِمٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاريّ: في صحيحه' كتاب اللباس باب لبس الحرير وافتراشه للرجال و قدر مايجوز منه۔

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب اللباس باب تحريم استعمال اناء الذهاب والفضه على الرجال والنساء الخ۔

معنی الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع کر دیا مگر اتنے سے ریشم کی اجازت دی اور رسول اللہ ﷺ اپنی دو انگلیاں شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی ہمیں دکھانے کے لئے اٹھائی۔ مسلم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع کر دیا۔ مگر دو، تین یا چار انگلیوں کی جگہ کے برابر ریشم استعمال کی جا سکتی ہے۔

مفردات الحدیث: 1 ﴿نَهٰى﴾ منع کر دیا۔ روک دیا۔ 2 ﴿لُبْسِ الْحَرِيْرِ﴾ ریشم کا پہننا۔ 3 ﴿اِصْبَعٌ﴾ انگلی۔ 4 ﴿السَّبَابَةَ﴾ انگشت شہادت۔ 5 ﴿مَوْضِعَ﴾ جگہ۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو تین چار انگشت کے برابر ریشم کا کپڑا بوقت ضرورت استعمال کرنے کی اجازت دی یہ پابندی صرف مسلمان مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں کے لئے ریشم پہننا جائز ہے۔

احکام الحدیث: 1 مردوں کے لئے ریشم کا لباس پہننا حرام ہے۔

2 اگر کبھی ضرورت پیش آئے تین چار انگشت ریشم پہناوے میں استعمال کی جا سکتی ہے۔

3 عورتیں ریشم کے کپڑے زیب تن کر سکتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 105

کتاب الجهاد

كِتَابُ الْجِهَاد

حدیث: 391

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰى اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيْهِمْ فَقَالَ "اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ". (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجھاد' باب کان النبی ﷺ اذا لم یقاتل اول النہار اخر القتال حتی تزول الشمس۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الجھاد والسیر باب کراھۃ تمنی لقاء العدو والامر بالصبر عند اللقاء۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض ان دنوں میں جن میں آپ ﷺ نے دشمن سے جنگ کی تھی انتظار کیا یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا آپ ان میں کھڑے ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا "لوگوں دشمن سے لڑائی کی تمنا نہ کیا کرو اللہ سے عافیت مانگو۔ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم ان سے نبرد آزما ہو جاؤ- تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے-

پھر نبی کریم ﷺ نے کہا- الٰہی! کتاب کو نازل کرنے والے' بادل کے چلانے والے لشکروں کو شکست دینے والے' انہیں شکست سے دوچار کر اور ہمیں ان پر غالب کر دے- (بخاری و مُسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ﴾ جن دنوں میں آپ نے دشمن سے لڑائی کی- ❷ ﴿اِنْتَظَرَ﴾ اس نے انتظار کیا- ❸ ﴿لَا تَتَمَنَّوْا﴾ نہ تمنا کرو- ❹ ﴿لِقَآءَ الْعَدُوِّ﴾ دشمن سے لڑنے کی- ❺ ﴿اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ﴾ جب تم ان سے لڑ پڑو- ❻ ﴿وَاعْلَمُوْا﴾ جان لو- ❼ ﴿تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ﴾ تلواروں کے سائے تلے- ❽ ﴿مُنْزِلَ الْكِتَابِ﴾ کتاب کو نازل کرنے والا- ❾ ﴿مُجْرِيَ السَّحَابِ﴾ بادلوں کو چلانے والے- ❿ ﴿هَازِمَ الْأَحْزَابِ﴾ لشکروں کو شکست دینے والے-
⓫ ﴿اِهْزِمْهُمْ﴾ ان کو شکست دے دے- ⓬ ﴿اُنْصُرْنَا عَلَيْهِمْ﴾ ہمیں ان پر غالب کر دے- ہماری ان کے مقابلے میں مدد کر-

مفہُومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو مخاطب ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا- کہ دشمن سے کبھی نبرد آزما ہونے کی تمنا نہ کرنا ہاں اگر ایسا وقت آجائے کہ لڑائی تم پر مسلط کر دی جائے تو پھر مردانہ وار دشمن کا مقابلہ کرنا- پھر ہمت نہ ہارنا- ایسے حالات میں نبی کریم ﷺ کا اسوہ مبارک یہ تھا- کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دشمن کے مقابلے میں کامیابی و کامرانی اور فتح و نصرت کی دعا کیا کرتے تھے-

اَحکامُ الحدیث: ❶ دشمن سے قتال کی تمنا کرنا مستحسن عمل نہیں ہے- اس لئے کہ تمنا کرنے والا نہیں جانتا کہ اس کا انجام کیا ہو گا- اور ایسا کرنے سے غرور اور خود پسندی کا شائبہ بھی پایا جاتا ہے- ہاں اگر لڑائی مسلط کر دی جائے تو پھر دشمن کا صبر و استقلال سے مقابلہ کیا جائے- اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر فتح و نصرت کی دُعائیں کی جائیں-

❷ دشمن کے مقابلے میں صبر و استقلال کامیابی و کامرانی کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے-

❸ جہاد جنت میں داخلے کا باعث بنتا ہے-

❹ دشمن سے لڑائی کے دوران خلوص دل سے دعائیں مانگی جائیں-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 392

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الجهاد والسير' باب فضل رباط يوم في سبيل الله

وروى مسلم طرفا منه كتاب الامارة باب فضل الغدوة والروحة في سبيل الله۔

معنی الحدیث: حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ فرمایا "اللہ کی راہ میں ایک دن کا پہرہ' دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔

جنت میں تم میں سے کسی ایک کے کوڑے کی جگہ دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔

شام کے وقت بندہ اللہ کی راہ میں جاتا ہے یا صبح کے وقت یہ اس کے لئے دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿رِبَاطٌ﴾ مجاہدین کے لئے پہرہ دینا۔ سرحد پر پہرہ دینا۔ ❷ ﴿مَوْضِعٌ﴾ جگہ۔ ❸ ﴿سَوْطٌ﴾ کوڑا۔ ❹ ﴿الرَّوْحَةُ﴾ شام کے وقت جانا۔ ❺ ﴿الْغَدْوَةُ﴾ صبح کے وقت جانا۔ ❻ ﴿يَرُوْحُهَا﴾ وہ اس میں جاتا ہے۔ ❼ ﴿خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا﴾ دنیا سے بہتر ہے۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ عمل دنیا بھر کی نعمتوں سے بہتر ہے۔

اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے صبح یا شام کے وقت نکلنا دنیا بھر کی نعمتوں سے بہتر ہے۔

جنت میں اگر کسی کو بالشت بھر زمین مل جائے تو یہ اس کے لئے دنیا بھر کی نعمتوں سے بہتر ہے۔

احکام الحدیث: ❶ میدان جہاد میں ایک دن کا پہرہ دنیا بھر کی نعمتوں سے بہتر ہے۔

❷ آخرت کے مقابلے میں دنیا اس قدر حقیر ہے۔ کہ اگر کسی کو جنت میں ایک چھوٹی سی چھڑی کے برابر جگہ مل جائے تو وہ جگہ پوری دنیا سے زیادہ قیمتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی یہ فضیلت ہے۔ کہ اگر کوئی خوش نصیب صبح یا شام کے وقت اللہ کی راہ میں جہاد کی نیت سے نکلتا ہے تو یہ عمل اس کے حق میں دنیا بھر کی نعمتوں سے بہتر ہے۔

حدیث: 393

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْتَدَبَ اللّٰهُ وَ لِمُسْلِمٍ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِیْ وَ اِیْمَانٌ بِیْ وَ تَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ فَهُوَ عَلَیَّ ضَامِنٌ أَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهٗ اِلٰی مَسْکَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَّا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ وَلِمُسْلِمٍ "مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ وَ تَوَكَّلَ لِلْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِهٖ اِنْ تَوَفَّاهُ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یَرْجِعَهٗ سَالِمًا مَعَ اَجْرٍ وَّ غَنِیْمَةٍ۔

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الایمان' باب الجهاد من الایمان۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ نے خوشخبری دی۔ مسلم شریف میں ہے کہ اللہ نے ضمانت دی اس شخص کو جو اُس کے راستے میں نکلا۔ اللہ فرماتا ہے کہ اسے صرف میرے راستے میں جہاد' مجھ پر ایمان اور میرے رسول کی تصدیق کرنے کا جذبہ ہی نکالتا ہے۔ میری ذمے داری ہے کہ میں اُسے جنت میں داخل کروں۔ یا اُس کو اُس کے گھر لٹاؤں جس سے وہ نکلا ہے۔ پانے والا جو بھی پائے اجر و ثواب یا مالِ غنیمت۔ مسلم کی روایت ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال' اللہ ہی جانتا ہے کہ کون اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ روزہ دار کی طرح ہے اور اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کی ضمانت دی ہے۔ اگر اسے فوت کردے تو جنت میں داخل کرے یا اُسے ثواب اور غنیمت کے ساتھ گھر میں سالم واپس لوٹائے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث:

1 ﴿اِنْتَدَبَ اللّٰهُ﴾ اللہ نے بلاوے کا جواب دیا اللہ نے خوشخبری دی۔
2 ﴿تَضَمَّنَ اللّٰهُ﴾ اللہ نے ضمانت دی۔ 3 ﴿اِیْمَانٌ بِیْ﴾ مجھ پر ایمان لانا۔ 4 ﴿تَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے رسول کی تصدیق کرنا۔ ❺ ﴿عَلَيَّ ضَامِنٌ﴾ میری ذمے داری ہے۔ ❻ ﴿أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ﴾ میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔ ❼ ﴿أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ﴾ میں اسے اُس کے گھر لٹاؤں گا۔ ❽ ﴿نَائِلًا﴾ پانے والا۔ ❾ ﴿مَا نَالَ﴾ جو اُس نے پایا۔ ❿ ﴿إِنْ تَوَفَّاهُ﴾ اگر اُسے فوت کرے۔ ⓫ ﴿سَالِمًا﴾ درست۔

مفہومُ الحدیث: جو شخص خالص نیت کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کی غرض سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کا ضامن بن جاتا ہے۔ یا اُسے جام شہادت عطا کر کے سیدھا جنت میں داخل کر دیتا ہے۔ یا دشمن پر غلبہ دے کر مال غنیمت سے شاد کام کر کے گھر واپس لوٹاتا ہے۔

احکامُ الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجاہدین کے ضامن بن جانے کا اعلان یہ اُس کا جود و کرم ہے۔

❷ خلوص نیت سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے خوش قسمت ہے۔ اللہ تعالیٰ یا انہیں شہادت کا عظیم مرتبہ عطا کرتا ہے یا مال غنیمت سے سرفراز کرتا ہے۔

❸ مجاہد اگر میدان جہاد میں شہادت حاصل کر جائے تو سیدھا جنت میں بایں صورت اُسے انبیاء' صدیقین اور اولیاء کا ساتھ نصیب ہوتا ہے۔ اگر زندہ گھر واپس آجائے تو اس کے نامہ اعمال میں بے انتہا نیکیاں درج کر دی جاتی ہے۔ گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔ مال غنیمت سے بھی اسے شاد کام کیا جاتا ہے۔

حدیث: 394

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُوْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمِي اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجہاد والسیر باب فی من یخرج فی سبیل اللہ و کتاب الرقاق۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الامارہ باب فضل الجہاد والخروج فی سبیل اللہ عزوجل۔

معنی الحدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے۔ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا۔ اُس کے زخم سے خون بہہ رہا ہو گا۔ اس کا رنگ خون کا ہو گا۔ اور خوشبو کستوری کی خوشبو ہو گی۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿مَكْلُوْمٍ﴾ زخمی۔ ❷ ﴿يُكْلَمُ﴾ جسے زخم لگایا جائے۔ ❸ ﴿كَلْمُهُ﴾ اُس کا زخم۔ ❹ ﴿لَوْنَ الدَّمِ﴾ خون کا رنگ۔ ❺ ﴿رِيْحُ الْمِسْكِ﴾ کستوری کی خوشبو۔

مفہومُ الحدیث: شہید کو جب قیامت کے دن اُٹھایا جائے گا اُس کے جسم سے خون بہہ رہا ہو گا۔ دیکھنے میں تو خون کا رنگ ہو گا لیکن اُس سے خوشبو کستوری کی آ رہی ہو گی۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ اللہ کی راہ میں زخم کھانا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آتا ہے۔

❷ اللہ کی راہ میں لگے ہوئے زخم کو قیامت کے دن اس صورت میں نمایاں کیا جائے گا۔ دیکھنے میں زخم سے خون بہہ رہا ہو گا۔ لیکن اُس سے کستوری کی خوشبو فضا میں خوشگوار مہک پیدا کر رہی ہو گی۔

❸ اللہ کی راہ میں جام شہادت نوش کر جانا بہت بڑا اعزاز ہے۔ جو کسی خوش نصیب کو ہی میسر آتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 395

عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ غَرَبَتْ - (اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ)

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الامارۃ، باب فضل الغدوۃ والروحۃ فی سبیل اللہ۔

معنی الحدیث: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں صبح جانا یا شام جانا ساری دنیا سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔ (مسلم شریف)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿غَدْوَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ اللہ کی راہ میں صبح کو نکلنا۔ ❷ ﴿رَوْحَةٌ﴾ شام کو نکلنا۔ ❸ ﴿طَلَعَتْ﴾ طلوع ہوا۔ ❹ ﴿غَرَبَتْ﴾ غروب ہوا۔

مفہومُ الحدیث: اللہ کی راہ میں جہاد کی غرض سے نکلنا ساری دنیا کی دولت سے بہتر ہے۔ جتنی دولت اللہ تعالیٰ نے تمام روئے زمین پر اتاری ہے۔ یا جتنی دولت کے خزانے زمین کی تہوں اور سمندر کی گہرائیوں میں مخفی ہیں وہ ایک طرف اور صرف اللہ کی راہ میں جہاد کی غرض سے نکلنا اس تمام دولت سے کہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ بہتر ہے۔

اَحکام الحدیث: ❶ اللہ کی راہ میں خلوص نیت سے جہاد کرنا بڑا قیمتی عمل ہے۔

❷ جہاد فی سبیل اللہ کی قیمت پوری دنیا کی دولت ادا کر کے بھی پوری نہیں کی جاسکتی۔

❸ مجاہد کو اگر اسکے جہاد کے بدلے پورا امریکہ، برطانیہ، فرانس، چائینہ، جرمن غرض یہ کہ پوری دنیا بھی دے دی جائے تو جہاد کی قیمت پھر بھی پوری نہیں ہوگی۔

حدیث: 396

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا - (اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، کتاب الجہاد والسیر باب الغدوۃ والروحۃ فی سبیل اللہ و کتاب الرقاق۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الامارۃ باب فضل الغدوۃ والروحۃ فی سبیل اللہ۔

مَعنی الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام نکلنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں موجود ہے اُس سے بہتر ہے۔

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿غَدْوَةٌ﴾ صبح نکلنا۔ ❷ ﴿رَوْحَةٌ﴾ شام نکلنا۔

مفہوم الحدیث: اللہ کی راہ میں جہاد کی غرض سے اگر کوئی صرف صبح کے وقت نکلتا ہے یا شام کے وقت نکلتا ہے یہ اُس مجاہد کے حق میں دنیا کی ساری دولت و نعمت سے کہیں زیادہ بہتر اور قیمتی ہے۔

اَحکام الحدیث: ❶ اللہ کی راہ میں تھوڑے سے وقت کے لئے جہاد کی قدر و قیمت ساری دنیا سے بڑھ کر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 397

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ:

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی حُنَیْنٍ وَ ذَکَرَ قِصَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلاً لَهُ عَلَیْهِ بَیِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَهَا ثَلَاثًا - (اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ، فی کتاب الخمس من کتاب الجہاد باب من لم یخمس الاسلاب۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ، کتاب الجہاد والسیر باب استحقاق القاتل سلب القتیل۔

معنی الحدیث: حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین کی طرف نکلے آپ نے ایک قصہ بیان کیا- کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی دشمن کو قتل کیا اُس کے پاس اس کا واضح ثبوت ہو تو اس کا سارا سامان غنیمت کے طور پر اسے دے دیا جائے' یہ بات آپ نے تین مرتبہ کہی-

مفردات الحدیث: ❶ ﴿خَرَجْنَا﴾ ہم نکلے- ❷ ﴿ذَکَرَ قِصَّةً﴾ آپ نے ایک قصہ بیان کیا- ❸ ﴿مَنْ قَتَلَ﴾ جس نے قتل کیا- ❹ ﴿قَتِیْلَ﴾ مقتول- ❺ ﴿بَیِّنَةٌ﴾ دلیل- ❻ ﴿سَلَبُهُ﴾ اُس کا سامان-

مفہوم الحدیث: غزوہ حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کیا کہ جس نے میدان جہاد میں دشمن کو تہہ تیغ کیا اُس کا سارا سامان مال غنیمت کے ضمن میں اس کے سپرد کر دیا جائے گا- یہ اعلان تین دفعہ دہرایا گیا-

احکام الحدیث: ❶ لشکر کا قائد مال غنیمت تقسیم کرتے وقت یہ طریقہ بھی اختیار کر سکتا ہے- کہ ہر مجاہد کو جس نے جس دشمن کو قتل کیا ہو اُس سے حاصل شدہ مال اُس مجاہد کو دے دیا جائے جس کے ہاتھوں وہ قتل ہوا ہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 398

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ" فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَنِيْ سَلَبَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوْا ابْنُ الْاَكْوَعِ فَقَالَ لَهُ سَلَبُهُ اَجْمَعُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الجهاد والسير' باب الحربي اذا دخل دار السلام بغير امان۔
۔ رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الجهاد والسير' باب استحقاق القاتل سلب القتيل۔

معنی الحدیث: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس مشرکوں میں سے ایک جاسوس آیا آپ سفر میں تھے۔ وہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ پھر وہ پلٹ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اُسے تلاش کرو۔ اور اسے قتل کر دو۔ میں نے اُسے قتل کر دیا۔ آپ نے اس کا سارا سامان مجھے دے دیا۔

ایک روایت میں ہے۔ اس شخص کو کس نے قتل کیا لوگوں نے کہا اکوع کے بیٹے نے آپ نے ارشاد فرمایا اس کا سارا سامان اُس کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿عَیْنٌ﴾ جاسوس۔ ❷ ﴿یَتَحَدَّثُ﴾ وہ باتیں کرتا ہے۔ ❸ ﴿اِنْفَتَلَ﴾ وہ واپس پلٹا۔ ❹ ﴿اُطْلُبُوْهُ﴾ اُسے تلاش کرو۔ ❺ ﴿اُقْتُلُوْهُ﴾ اسے قتل کرو۔ ❻ ﴿سَلَبُهٗ﴾ اُس کا سامان۔ ❼ ﴿اَجْمَعُ﴾ تمام۔

مفہوم الحدیث: نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ جنگ کے سفر پر روانہ ہوئے ایک جگہ پڑاؤ کیا دشمن کا ایک جاسوس بعض صحابہ کے پاس بیٹھ کر کچھ دیر باتیں کرتا رہا پھر وہ اٹھ کر چلا گیا۔

نبی کریم ﷺ کی بحیثیت سپہ سالار پورے لشکر پر نظر تھی۔ آپ کو جب وہ دیکھائی نہ دیا تو آپ نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے مجاہدین کو حکم دیا اُسے تلاش کرو جہاں کسی کو ملے اُسے قتل کر دیا جائے لہٰذا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے اس کا پیچھا کیا تھوڑی دور جا کر اسے دبوچ لیا اور اسے قتل کر دیا۔ جب اس بات کا علم نبی کریم ﷺ کو ہوا تو آپ نے اس کا سارا سامان بطور انعام سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکام الحدیث: ❶ حالت جنگ میں اگر دشمن کا جاسوس پکڑا جائے تو اسے فوری طور پر ختم کر دیا جائے تاکہ اس کی مخبری سے لشکر اسلام کو کوئی ناقابل تلافی نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

❷ جو بھی جاسوس کو پکڑے اس کی حوصلہ افزائی کے لئے اُسے انعام دیا جائے۔

❸ اگر کوئی جاسوس کو قتل کر دے تو اس کا جملہ سامان قتل کرنے والے کو بطور انعام دے دیا جائے۔

❹ اس بات کی تصدیق کر لی جائے کہ پکڑا جانے والا واقعی جاسوس ہے۔

❺ کسی کو شبے کی بنیاد پر یہ سزا نہیں دی جاسکتی۔

حدیث: 399

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ:

قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اِلٰی نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَّغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَیْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا بَعِيْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: کتاب الخمس من کتاب الجہاد' باب ومن الدلیل علی ان الخمس لنوائب المسلمین۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الجہاد والسیر' باب الانفال۔

مَعنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا' میں بھی اس لشکر کے ہمراہ نکلا اس معرکے میں بہت سے اونٹ اور بکریاں ہمارے ہاتھ لگیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو بارہ بارہ اُونٹ حصے میں آئے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک اونٹ ہمیں بطور انعام عطا کیا۔ (بخاری و مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿بَعَثَ﴾ بھیجا۔ روانہ کیا۔ ❷ ﴿سَرِيَّةً﴾ لشکر۔ ❸ ﴿اَصَبْنَا﴾ ہم پہنچے۔ ❹ ﴿سُهْمَانُنَا﴾ ہمارا حصہ۔ ❺ ﴿نَفَّلَنَا﴾ ہمیں بطور انعام دیا۔ ہمیں زیادہ عطا کیا۔ ❻ ﴿بَعِيْرًا﴾ اُونٹ۔

مفہُومُ الحدیث: نجد کی طرف نبی کریم ﷺ نے مجاہدین کا ایک لشکر بھیجا اس لشکر کو وہاں سے کافی تعداد میں اونٹ اور بکریاں ہاتھ لگیں بارہ بارہ اونٹ ہر ایک کے حصے میں آئے ایک ایک اونٹ ہر مجاہد کو دربار رسالت کی جانب سے بطور انعام دیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحْكَامُ الْحَدِيث: ① سریہ کا اطلاق پانچ افراد سے لے کر چار سو کی نفری کے لشکر پر کیا جاتا ہے۔

② اگر مجاہدین کا جتھا مستقل حیثیت میں کسی مہم پر روانہ کیا جائے اور اسے امیر نے کسی لشکر کے تابع نہ کیا ہو وہ جتھا اگر مہم سر کر کے مال غنیمت لے کر واپس آئے تو وہ سارا انہی مجاہدین میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

③ امیر اگر مناسب سمجھے تو مال غنیمت کے علاوہ بھی انہیں حوصلہ افزائی کے لئے بطور انعام مال دے سکتا ہے۔

حدیث: 400

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ فَيُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواه البخاري: في صحيحه' كتاب الادب' باب ما يدعى الناس بابائهم۔

رواه مسلم: في صحيحه' كتاب الجهاد باب تحريم الغدر۔

مَعْنَى الْحَدِيث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ پہلوں اور پچھلوں کو جمع کرے گا۔ ہر غدار کی نشاندہی کے لئے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کی غداری کی علامت ہے۔ (بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِيث: ① ﴿إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ﴾ جب اللہ جمع کرے گا۔ ② ﴿يُرْفَعُ﴾ بلند کیا جائے گا۔ ③ ﴿لِكُلِّ غَادِرٍ﴾ ہر دھوکے باز غدار کے لئے۔ ④ ﴿لِوَآءٌ﴾ جھنڈا۔ ⑤ ﴿غَدْرَةٌ﴾ غداری۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِيث: میدان محشر میں جب اللہ تعالیٰ تمام اگلے پچھلے لوگوں کو اکٹھا کریں گے تو غداروں کو لوگوں کی نظروں میں رسوا کرنے کے لئے ان کی نشاندہی کردی جائے گی۔ اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ ہر غدار کی پشت پر ایک جھنڈا نصب کر دیا جائے گا اور پھر بھرے مجمع میں اعلان کر دیا جائے گا۔ یہ دیکھو! فلاں بن فلاں ہے اس نے اپنی زندگی غدار کی حیثیت سے بسر کی تھی۔

أَحْكَامُ الْحَدِيث: ① قومی اور دینی غدار کو میدان محشر میں رسوا کیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2 ہر غدار کی جھنڈے کے ذریعے نشاندہی کی جائے گی۔

3 ہر غدار کے بارے میں میدان محشر میں اعلان کیا جائے گا تاکہ اس کی رسوائی پوشیدہ نہ رہ جائے۔

حدیث: 401

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا:

اَنَّ اِمْرَءَ ةً وُّجِدَتْ فِیْ بَعْضِ مَغَازِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجہاد والسیر باب قتل الصبیان فی الحرب۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الجہاد والسیر باب تحریم قتل النساء والصبیان۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دور میں کسی جنگ میں ایک عورت مقتول پائی گئی۔ تو نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے سختی سے منع کر دیا۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿وُجِدَتْ﴾ پائی گئی۔ ❷ ﴿مَغَازِیْ﴾ جنگیں۔ ❸ ﴿مَقْتُوْلَةً﴾ قتل کی گئی۔ ❹ ﴿اَنْكَرَ﴾ برا جانا۔ سختی سے منع کر دیا۔ ❺ ﴿النِّسَآءِ﴾ عورتیں۔ ❻ ﴿وَالصِّبْیَانِ﴾ بچے۔

مفہوم الحدیث: جنگ کے دوران دشمن کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا شرعاً ممنوع ہے۔

احکام الحدیث: 1 حالت جنگ میں کسی بھی مجاہد کو دشمن کی عورت اور بچے کو مارنے کی اجازت نہیں ہے۔

حدیث: 402

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ:

اَنَّ عَبْدَالرَّحْمَانِ بْنَ عَوْفٍ وَّالزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَیَا الْقُمَّلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ لَهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قَمِيْصِ الْحَرِيْرِ فَرَاَيْتُهُ عَلَيْهِمَا۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجهاد والسیر باب الحریر فی الحرب۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب اللباس باب اباحة لبس الحریر للرجل اذا کان به حکة و نحوها۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمان بن عوفؓ اور زبیر بن عوامؓ نے ایک غزوے میں دونوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جوؤں کی شکایت کی آپ ﷺ نے دونوں کو ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دی میں نے ریشم کی قمیص دونوں کے بدن پر دیکھی۔

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿شَكَيَا﴾ دونوں نے شکایت کی۔ ❷ ﴿رَخَّصَ﴾ رخصت دی۔ اجازت دی۔ ❸ ﴿قَمِيْصَ الْحَرِيْرِ﴾ ریشم کی قمیص۔

اَحْکَامُ الْحَدِیْث: ❶ عام حالات میں زیب و زینت کی خاطر ریشم کو زیب تن کرنا مسلمان مردوں کے لئے حرام ہے جیسا پہلے احادیث میں ثابت ہو چکا ہے۔

❷ بدن میں خارش کے علاج کی خاطر۔ جوؤں کے کاٹنے کے اثرات سے بچاؤ کی خاطر' حالت جنگ میں دشمن کو مرعوب کرنے کی خاطر ریشم کا لباس زیب تن کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔

حَدِیْث: 403

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ اَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الجهاد والسیر باب المجن و من یترس' بترس۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الجهاد والسیر باب حکم الفیی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو نضیر کے اموال کی یہ صورت تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کے لئے مال غنیمت قرار دے دیئے تھے۔ جن کے حصول کے لئے مسلمانوں نے گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے تھے۔ یہ مال رسول اللہ ﷺ کے لئے مخصوص تھے۔ آپ اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا خرچ وصول کر لیا کرتے تھے اور باقی بچنے والے مال سے گھوڑے' اسلحہ اللہ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لئے خرید لیتے۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ﴾ جسے اللہ نے مال غنیمت بنا دیا۔ ❷ ﴿مِمَّا لَمْ يُوجِفْ﴾ جس میں نہیں دوڑائے۔ ❸ ﴿خَيْلٌ﴾ گھوڑا۔ ❹ ﴿يُعْزِلُ﴾ الگ کر لیتے۔ وصول کر لیتے۔ ❺ ﴿الْكُرَاعِ﴾ گھوڑے وغیرہ۔ ❻ ﴿بَنُوْ نَضِيْرٍ﴾ یہ یہودیوں کے ایک قبیلے کا نام ہے جو مدینہ منورہ کے قریب آباد ہے۔ ❼ ﴿رِكَابٌ﴾ اونٹ۔ ❽ ﴿أَوْجَفَ يُوْجِفُ إِيْجَافًا﴾ جلدی کرنا۔ ❾ ﴿الْفَيْئُ﴾ وہ مال غنیمت جو دشمن سے لڑے بغیر حاصل ہو جائے۔

مفہوم الحدیث: جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینے کے قرب و جوار میں یہودی قبائل آباد تھے۔ ان سے یہ معاہدہ طے پایا کہ وہ اس شرط پر یہاں آباد رہ سکتے ہیں کہ نہ وہ خود مسلمانوں سے مقابلہ کریں گے اور نہ ہی کسی سے مل کر حملہ آور ہوں گے۔

ایک روز حضرت عمرو بن امیہ ضمری نے جو قبیلہ بنو عامر کے تھے دو آدمی مار دیئے نبی کریم ﷺ نے دونوں کی دیت ادا کرنے کی ذمہ داری اٹھائی۔

دیت کی رقم اکٹھی کرنے کے لئے آپ اپنے چند صحابہ کو لے کر بنو نضیر کے پاس گئے۔ آپ وہاں ایک بازار میں تشریف فرما تھے کہ بنو نضیر نے آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا آپ کو وحی کے ذریعے ان کے گھناونے منصوبے کا علم ہو گیا۔ آپ وہاں سے اپنے صحابہ کو بتائے بغیر اٹھ کر چلے گئے صحابہؓ نے خیال کیا کہ شائد آپ کسی ذاتی ضرورت کے پیش نظر اچانک اُٹھ کر کہیں گئے ہیں۔ ابھی آ جائیں گے۔ جب آپ کافی دیر تک واپس نہ آئے تو صحابہ کو تشویش ہوئی تلاش میں اُٹھے کافی فاصلے پر آپ ملے آپ نے بنو نضیر کے منصوبے کے بارے میں انہیں بتایا جس کے نتیجے میں ان کی بستی کا محاصرہ کیا گیا۔

انہوں نے پھر امن کی درخواست کی۔ پھر دوبارہ معاہدہ طے پایا کہ وہ شام' حیرہ وغیرہ جائیں گے۔

ان کے جملہ اموال مال غنیمت کے طور پر بحق رسول کریم ﷺ وقف ہو جائیں گے۔

ان کے اموال میں سے نبی کریم ﷺ سال بھر کے لئے گھریلو اخراجات وصول کرنے کے بعد جو مال بچ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا اس سے سامان جنگ اور گھوڑے ' اونٹ خرید لیتے۔

بنونضیر کے اموال کو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے لئے مخصوص کر دیا تھا۔

احکام الحدیث: 1 بنو نضیر کے اموال کو مال فی قرار دے دیا گیا۔ مال فئ اسے کہتے ہیں جو دشمن سے جنگ کئے بغیر ہی دستیاب ہو جائے۔

2 جو مال دشمن سے بغیر لڑائی کئے وصول ہو وہ کسی مصلحت کے لئے خرچ کیا جائے گا۔

3 امیر مال فئ سے اپنی گھریلو ذاتی ضروریات کے لئے بقدر کفایت وصول کر سکتا ہے۔

4 اہل خانہ کے لئے غذا کو جمع رکھنا جائز ہے جس طرح سال بھر کے اخراجات نبی کریم ﷺ وصول کر لیا کرتے تھے۔

5 مال فئ کو امیر جہادی مصلحتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضروری مدوں میں استعمال کر سکتا ہے۔ اس مال سے اسلحہ ' سواریاں اور دیگر مجاہدین کی ضرورتیں خریدی جاسکتی ہیں۔

حدیث: 404

عَنْ عَبدِاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

قَالَ اَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَآءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَاَجْرٰى مَالَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيْمَنْ أَجْرٰى۔ قَالَ سُفْيَانُ مِنَ الْحَفْيَآءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ اَمْيَالٍ اَوْ سِتَّةٌ وَمِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدَ بَنِيْ زُرَيْقٍ ' مِيْلٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ ' کتاب الجہاد والسیر باب السبق بین الخیل۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ ' کتاب الامارۃ باب المسابقۃ بین الخیل و تضمیرھا۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تضمیر شدہ گھوڑے دوڑائے۔ مقام حفیاء سے ثنیہ الوداع تک اور غیر تضمیر شدہ گھوڑے دوڑائے۔ ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تک۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اس گھڑدوڑ میں حصہ لیا تھا۔ سفیان کہتے ہیں۔ حفیاء سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثنیۃ الوداع تک پانچ میل یا چھ میل کا فاصلہ ہے۔ اور ثنیہ الوادع سے مسجد بنی زریق تک ایک میل کا فاصلہ ہے۔۔ (بخاری و مسلم)

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿أَجْرٰی﴾ دوڑایا۔ ❷ ﴿مَا ضُمِّرَ﴾ وہ گھوڑا جسے تضمیر کیا گیا ہو۔ تضمیر اسے کہتے ہیں کہ پہلے گھوڑے کو زیادہ چارا کھلایا جائے تاکہ وہ خوب موٹا تازہ ہو جائے پھر آہستہ آہستہ خوراک میں کمی کی جائے اور اسے خوب ورزش کرائی جائے اس طرح گھوڑا تیز اور پھرتیلا ہوتا ہے۔ ❸ ﴿حَفْیَاء﴾ مدینہ منورہ کے باہر ایک جگہ کا نام ہے۔ ❹ ﴿ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ﴾ پہاڑی راستہ۔

مفہومُ الحدیث: نبی کریم ﷺ ہر وقت جہاد کے لئے تیار رہتے تھے۔ جنگی ساز و سامان کو ہر دم تیار رکھا جاتا۔ جہاد کی تربیت اور مشق بھی جاری رہتی۔ گھوڑوں کو بھی تیار رکھا جاتا۔ اور ان کی ورزش کا خاص خیال رکھا جاتا تاکہ گھوڑے پختہ دم رہیں دوران جنگ پسپائی اور کمزوری کا شکار نہ ہوں۔ آپ نے ایک دفعہ حفیاء سے مقام ثنیۃ الوداع کے مقام تک تقریباً پانچ چھ میل کا فاصلہ بنتا ہے گھڑ دوڑ کروائی اور یہ دوڑ جنگی مقاصد کے لئے تھی۔

اَحکامُ الحدیث: ❶ دشمن کے مقابلے کے لئے عسکری علوم حاصل کرنا اور جنگی مشقیں کرنا شرعاً جائز اور ضروری ہیں۔

❷ جنگی ساز و سامان اور اس کی تیاری ہر دور کے تقاضے کے مطابق ہوگی۔

❸ جنگی مقاصد کے لئے گھڑ دوڑ جائز اور ضروری ہے۔

❹ گھڑ دوڑ کے لئے گھوڑوں کی مناسبت سے مسافت کا تعین کیا جائے گا۔

❺ جنگی مقاصد کے لئے گھوڑوں کی تضمیر مستحسن عمل ہے۔

❻ تضمیر گھوڑے کی خاص تربیت کے عمل کو کہتے ہیں جس میں پہلے خوراک زیادہ دی جاتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ کم کر دی جاتی ہے۔ اور اسے خوب ورزش کرائی جاتی ہے۔ جس سے گھوڑا طاقت ور اور پھرتیلا ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 405

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا:

قَالَ عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ یُجِزْنِیْ فِی الْمُقَاتِلَةِ وَعُرِضْتُ عَلَیْهِ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِیْ۔

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الشهادات' باب بلوغ الصبیان و شهاداتهم۔
رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الامارة باب بیان بلوغ الصبیان۔

وَعَنْهُ یَعْنِیْ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَسَّمَ فِی النَّفْلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَیْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا۔

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الجهاد باب سهام الفرس۔
رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الجهاد والسیر باب کیفیة قسمة الغنیمة بین الحاضرین۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ یَّبْعَثُ مِنَ السَّرَایَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰی قَسْمِ عَامَّةِ الْجَیْشِ۔

رواه البخاری: فی صحیحه' کتاب الخمس' باب ومن الدلیل علی ان الخمس لنوائب المسلمین۔
رواه مسلم: فی صحیحه' کتاب الجهاد والسیر باب الانفال۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غزوہ احد کے دن پیش کیا گیا میری عمر اُس وقت چودہ سال تھی آپ نے مجھے لڑائی میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی۔

پھر مجھے غزوہ خندق کے موقع پر آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میری عمر اُس وقت پندرہ برس تھی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ انہی سے یعنی عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے سوار کے لئے دو حصے اور پیدل کے لئے ایک حصہ مقرر کیا۔ انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعض لشکروں کو انعامات سے نوازتے جنہیں آپ بعض مہمات پر بھیجتے تھے۔ وہ انعام خاص ان کے لئے ہوتا عام لشکر کے علاوہ۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُفرداتُ الحدیث: ❶ ﴿عُرِضتُ﴾ مجھے پیش کیا گیا۔ ❷ ﴿لَمْ یُجِزْنِی﴾ مجھے آپ نے اجازت نہیں دی۔ ❸ ﴿فِي الْمُقَاتِلَهِ﴾ لڑائی میں۔ ❹ ﴿كَانَ يُنَفِّلُ﴾ آپ انعام دیتے تھے۔

مفہومُ الحدیث: صحابہ کرام کو دلی شوق تھا کہ ان کے بچے بھی جنگ میں شریک ہوں۔ بسا اوقات بچوں کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا کہ آپ انہیں جنگ میں شریک ہونے کی اجازت عنایت فرمادیں۔ آپ چھوٹی عمر کے بچوں کو جنگ میں شریک ہونے کی اجازت نہیں دیا کرتے تھے۔ غزوہ احد میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ لیکن آپ نے اسے جنگ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی۔ اُس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی۔ اور جب غزوہ خندق میں شریک ہونے کی اجازت طلب کی گئی تو انہیں اجازت دے دی گئی اس وقت ان کی عمر پندرہ برس تھی۔

احکامُ الحدیث:

1. جنگ میں شرکت کے لئے امیر کی اجازت طلب کرنا ضروری ہے۔
2. چھوٹی عمر کے بچوں کو جنگ میں شریک نہ کیا جائے۔ بچوں کی شرکت مجاہدین کے لئے فائدے کی بجائے رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔
3. امیر کو حق حاصل ہے کہ وہ جنگ میں شریک مجاہدین کو انعام واکرام سے نواز سکتا ہے۔
4. شہسوار کو پیدل کی بجائے دوگنا حصہ ملنا چاہیئے۔
5. امیر المجاہدین کو موقع کی مناسبت سے لشکر میں نئی بھرتی کا اختیار حاصل ہے۔
6. صحابہ کرام اپنے بچوں کو جنگ کے لئے باقاعدہ تربیت دیا کرتے تھے۔
7. صحابہ کرام کا دلی شوق تھا کہ ان کے بچے جنگ میں شریک ہوں۔
8. بچوں کے دلوں میں بھی شہادت حاصل کرنے کا شوق موجزن تھا۔
9. امیر المجاہدین لشکر کے علاوہ بھی مجاہدین کا گروپ تشکیل دے کر کسی مہم پر روانہ کر سکتا ہے۔
10. اس مہم میں جو مال ہاتھ لگے گا وہ سب ان میں برابر تقسیم کردیا جائے گا۔
11. امیر محترم ایسے مہم جو مجاہدین کو اپنی طرف سے انعام سے بھی نواز سکتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث: 406

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا"۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الفتن' باب قول النبی ﷺ من حمل علینا السلاح فلیس منا۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الایمان' باب قول النبی ﷺ من حمل علینا السلاح فلیس منا۔

مَعْنَی الْحَدِیْث: حضرت ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔۔(بخاری و مسلم)

مُفْرَدَاتُ الْحَدِیْث: ❶ ﴿مَنْ حَمَلَ﴾ جس نے اُٹھایا۔ ❷ ﴿عَلَيْنَا﴾ ہم پر۔ ❸ ﴿السِّلَاحَ﴾ ہتھیار۔ ❹ ﴿لَيْسَ مِنَّا﴾ ہم سے نہیں۔

مَفْهُوْمُ الْحَدِیْث: جس نے کسی مسلمان پر ہتھیار اُٹھایا۔ وہ امت محمدیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

اَحْكَامُ الْحَدِیْث:

1. کسی مسلمان کے خلاف ناحق ہتھیار استعمال کرنا ممنوع ہے۔
2. کسی مسلمان پر ناحق ہتھیار کا وار کرنے سے وہ امت سے خارج ہو جاتا ہے۔
3. اسلحے کو اپنے پاس اس انداز سے پکڑے کہ اس کا رخ کسی کی طرف نہ ہو۔ تاکہ اچانک اسلحہ چلنے سے کسی کا نقصان نہ ہو۔
4. کسی کی طرف اسلحے سے اشارہ کرنا بھی شرعاً ممنوع ہے۔

حدیث: 407

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَّ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً اَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب التوحید' باب قولہ تعالٰی ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواه مسلم: في صحيحه، كتاب الامارة، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو سبيل الله۔

معنیٰ الحدیث: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بہادری ظاہر کرنے کے لئے لڑتا ہے۔ اور اس شخص کے بارے میں جو قومی غیرت کی خاطر لڑتا ہے۔ اور اس شخص کے بارے میں جو دکھلاوے کے لئے لڑتا ہے ان میں سے اللہ کی راہ میں کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اس غرض سے لڑتا ہے۔ تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔

مفردات الحدیث: ❶ ﴿سُئِلَ﴾ پوچھا گیا۔ ❷ ﴿يُقَاتِلُ﴾ لڑتا ہے۔ ❸ ﴿شُجَاعَةً﴾ بہادری۔ ❹ ﴿حَمِيَّةً﴾ قومی غیرت۔ ❺ ﴿هِيَ الْعُلْيَا﴾ وہ بلند ہے۔ وہ اللہ عزیز و جلیل کی راہ میں لڑتا ہے۔

مفہوم الحدیث: جہاد میں شریک مختلف اغراض رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں کسی کے دل میں یہ ہوتا ہے کہ لوگ مجھے بہادر کہیں کسی کی غرض یہ ہوتی ہے کہ قوم کی عزت پر آنچ نہ آئے۔ کسی کے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ لوگ میرے کارناموں سے آگاہ ہوں۔

اللہ کی راہ میں مجاہد وہ کہلائے گا۔ جس کی غرض صرف اللہ کے کلمے کو بلند کرنا ہو۔

احکام الحدیث: ❶ اعمال کی عظمت اور ان کے ناقص ہونے کا دارومدار نیت پر ہوگا۔

❷ جس نے کفار سے جنگ قومی غیرت، اپنی بہادری کے اظہار یا دکھلاوے کے لئے کی تو یہ تمام تر مقاصد دنیاوی ہیں۔ اس کا جہاد کے اجر و ثواب میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

❸ جس مجاہد نے اپنے دل میں یہ نیت کی کہ میں محض اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لئے جہاد میں حصہ لے رہا ہوں۔ اس کا جہاد درحقیقت فی سبیل اللہ ہے۔

❹ جو وطن کا دفاع کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنی عزت اور مال کا دفاع کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 106

غلام آزاد کرنا

حدیث: 408

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِیْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ عَدْلٍ فَأُعْطِیَ شُرَكَاءُهٗ حِصَصَهُمْ وَ عَتَقَ عَلَيْهِ وَإِلَّا فَقَدْ عُتِقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب العتق' باب اذا اعتق عبدا بین اثنین او امۃ بین الشرکاء۔
رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب العتق فی فاتحتہ۔

معنی الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا۔ اور اُس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو۔ تو غلام کی نئے سرے سے قیمت لگائی جائے گی اور دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کر دیئے جائیں۔ تو وہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو گا۔ ورنہ اس کی جانب سے جتنا آزاد ہوا سو ہوا۔ (بخاری و مُسلم)

مُفردات الحدیث: ❶ ﴿مَنْ اَعْتَقَ﴾ جس نے آزاد کیا۔ ❷ ﴿شِرْكًا لَّهٗ﴾ اپنا حصہ۔ ❸ ﴿فِی الْعَبْدِ﴾ غلام میں۔ ❹ ﴿قُوِّمَ عَلَيْهِ﴾ اُس کی قیمت لگائی گئی۔ ❺ ﴿أُعْطِیَ شُرَكَاءُهٗ﴾ دے دیا گیا اس کے حصہ داروں کو۔ ❻ ﴿حِصَصَهُمْ﴾ ان کے حصے۔

مفہوم الحدیث: اگر زیادہ افراد نے مل کر ایک غلام خریدا ہو تو وہ سب اُس میں برابر کے حصہ دار ہوں گے۔ اگر کوئی چاہے کہ اپنے حصہ کو آزاد کر دے تو وہ کر سکتا ہے۔ اگر اس کے پاس مالی گنجائش ہو تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ سب کے حصے ادا کر کے اسے آزاد کر دے تو یہ بڑا افضل کام ہے۔

اَحکامُ الحدیث: 1 غلام میں اشتراک جائز ہے۔

2 غلام میں جو کوئی اپنا حصہ آزاد کرنا چاہتا ہے تو اس کا حق ہے۔

3 اگر ایک حصہ دار دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کر کے اس غلام کو آزاد کر دیتا ہے۔ تو یہ بڑا افضل کام ہے۔

4 غلام آزاد کرنے کی شریعت نے ہر مرحلے پر ترغیب دلائی ہے۔

حدیث: 409

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَّهُ مِنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ كُلُّهُ فِيْ مَالٍ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ۔

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الشرکۃ' باب تقویم الاشیاء بین الشرکاء بقیمۃ عدل و کتاب العتق۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب العتق' باب ذکر سعایۃ العبد۔

مَعنَی الحدیث: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پورا غلام آزاد کرے۔ اگر اُس کے پاس مزید مال نہ ہو تو غلام کی منصفانہ قیمت لگائی جائے گی۔ اور غلام سے کوشش کا مطالبہ کیا جائے اور اس پر مشقت نہیں ڈالی جائے گی۔

مُفرداتُ الحدیث: ① ﴿مَنْ اَعْتَقَ﴾ جس نے آزاد کیا۔ ② ﴿شِقْصًا لَّهُ﴾ اپنا حصہ۔ ③ ﴿مَمْلُوْكٍ﴾ غلام۔ ④ ﴿قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ﴾ غلام کی قیمت لگائی جائے گی۔ ⑤ ﴿قِيمَةَ عَدْلٍ﴾ منصفانہ قیمت۔ ⑥ ﴿اُسْتُسْعِيَ﴾ کوشش کا مطالبہ کیا جائے گا۔ ⑦ ﴿غَيْرَ مَشْقُوقٍ﴾ نہ مشقت میں ڈالا گیا۔

مفہومُ الحدیث: ایک سے زیادہ افراد مل کر ایک غلام خرید سکتے ہیں۔ ہر حصے دار اپنا حصہ آزاد کر سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دوسرے شرکاء کے حصے ادا کر کے کوئی ایک حصہ دار اس پورے غلام کو آزاد کر دے۔

اَحکامُ الحدیث: 1 اسلام میں کسی کو غلام بنا کر رکھنے کی کسی موقع پر بھی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی۔

2 غلام رکھنے کا رواج پہلے سے چلا آرہا تھا۔ اسلام نے بتدریج ختم کرنے کی ترغیب دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 107

مدبر غلام کو فروخت کرنا

حدیث: 410

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

قَالَ دَبَّرَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ غُلَامًا لَّهُ وَ فِيْ لَفْظٍ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ أَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ دُبُرٍ وَّلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَبَاعَهٗ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اَرْسَلَ بِثَمَنِهٖ اِلَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رواہ البخاری: فی صحیحہ' کتاب الکفارات باب قول اللہ تعالٰی او تحریر رقبۃ۔

رواہ مسلم: فی صحیحہ' کتاب الایمان' باب جواز بیع المدبر۔

معنی الحدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کردیا۔

ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ کو یہ خبر ملی۔ کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کردیا ہے۔ اور اُس کے پاس اُس کے علاوہ کوئی مال نہیں۔ آپ نے اُسے آٹھ سو درہم میں فروخت کیا اور قیمت اُس کے پاس بھیج دی۔ (بخاری و مسلم)

مفردات الحدیث: ❶ ﴿دَبَّرَ رَجُلٌ﴾ ایک شخص نے غلام کو مدبر کردیا۔ ❷ ﴿مُدَبَّرٌ﴾ مدبر اسے کہتے ہیں کہ کوئی اپنے غلام کو کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔
❸ ﴿بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ یہ بات نبی کریم ﷺ کو پہنچی۔ ❹ ﴿اَعْتَقَ﴾ اُس نے آزاد کیا۔ ❺ ﴿بَاعَهٗ﴾ اسے بیچ دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم الحدیث: ایک انصاری کے پاس صرف ایک غلام تھا اُس کے علاوہ اُس کے پاس کوئی اور چیز ملکیت میں نہیں تھی اُس نے اسے کہہ دیا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے- نبی کریم ﷺ کو جب یہ خبر ملی اور اس کی مالی حیثیت کا پتہ چلا تو آپ نے اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرتے ہوتے اُس غلام کو آٹھ سو درہم میں بیچ ڈالا- اور اُس کی قیمت اُس انصاری کے گھر بھیج دی-

احکام الحدیث: ❶ مدبر غلام کو کسی بھی اپنی ذاتی ضرورت کی خاطر فروخت کیا جاسکتا ہے-

❷ اگر کسی کی ملکیت میں صرف مدبر غلام ہو- اور اس کے علاوہ اس کی ملکیت میں کوئی مال نہ ہو تو حاکم وقت اسے بیچ کر اس کی قیمت اُس کے مالک کے حوالے کر سکتا ہے-

"وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ"

www.KitaboSunnat.com

المكتبة الرحمانية
۹۹- جے ماڈل ٹاؤن- لاہور
نمبر........
17885

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ